مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ

(سارے) ملک کے مالک تو وہی جس کو چاہے سلطنت دے اور تو وہی جس سے چاہے سلطنت چھین لے

شاہ ہوں یا ہوں گدا محکوم ہوں یا حکمران
وہ نہیں مرتے کبھی جیتی ہیں جن کی نیکیاں

مرتبہ

خاکسار بشیر الدین احمد دہلوی۔ ایم۔ آر۔ اے۔ اس (لندن)
اوّل تعلقہ دار (کلکٹر) پنشنر سرکارِ عالی حضور نظام دکن خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

جس میں شاہانِ سلف و حال کے ۱۰۰ فرامین اور فرمانوں وغیرہ کے (۸) عکسی فوٹو ہیں

حسبِ فرمائش مولوی منذر احمد صاحب۔ بی۔ اے

سنہ ۱۳۴۴ھ
۱۹۲۶ء

مطبوعہ دلی پرنٹنگ ورکس فائن آرٹ لیتھو برانچ دریا گنج۔ لال کوٹھی دہلی

طبع اوّل ایک ہزار۔ قیمت بلا جلد ۱ روپیہ مجلّد ۱ للعہ محصول ڈاک مجلّد ۱ سہ ار بلا جلد

میرے والد ماجد مولوی نذیر احمد صاحب مرحوم و مغفور کی کتب تصانیف

نمبر	نام کتاب	قیمت بلا جلد	محصول ڈاک
۱	**مولوی نذیر احمد** صاحب کا ترجمہ کلام مجید اردو کا بہترین ترجمہ مان لیا گیا ہے جس کی قریب قریب ایک لاکھ کاپیاں اب تک ہدیہ ہو چکی ہیں کلام مجید کا ترجمہ مختلف تقطیع پر چھپا ہے جس کی صراحت ذیل میں ہے۔ بڑا قرآن شریف۔ جلی قلم۔ کاغذ سفید عمدہ چکنا ولایتی سطور پر حنائی رنگ صفحہ ۸۷۰ تقطیع ۲۲-۲۹ دو صفحہ مع فہرست مضامین و فرہنگ الفاظ اردو۔ مجلد عـ۵ر	عـ۵ر	۱۰ر
۲	**جامع المصاحف** متوسط قرآن تقطیع ۲۲-۲۹ چو صفحہ صفحہ ۸۰۰ کاغذ سفید چکنا ولایتی سطور پر حنائی رنگ با ترجمہ اردو مع فہرست مضامین و فرہنگ الفاظ اردو مجلد صمہ ر	صمر	۱۴ر
۳	**غرائب القرآن** تقطیع ۲۲-۲۹ صفحہ ۱۱۴۸ اس میں ایک طرف کلام مجید ہے صفحہ مقابل پر ترجمہ حاشیہ پر حل لغات عربی۔ کاغذ حنائی اور سفید دو قسم کا ہے کاغذ سفید مجلد عـہ	ســـ ر	۸ر
۴	**حمائل شریف**۔ ترجمہ بین السطور سطور پر حنائی رنگ تقطیع ۱۲x۱۶ صفحہ ۷۶۴ مع فہرست مضامین و فرہنگ لغات اردو سفر میں ساتھ رکھنے کے قابل مجلد للعہ	للعہ	۸ر
۵	**دہ سورہ** فی حسن الصورۃ مترجم پنج سورہ کی جگہ یہ دہ سورہ ہے وظیفہ پڑھنے والوں کے لئے بہت ضروری تقطیع ۱۶x۲۲ صفحہ ۱۴۴		
۶	**ادعیۃ القرآن** قرآن شریف کی ساری دعائیں مع ترجمہ و خواص تقطیع ۱۶x۲۲ صفحہ ۱۰۰ (ٹائٹیل سادہ رنگین)	ار	۳ر
۷	**الحقوق والفرائض** تقطیع ۲۲x۲۹ صفحہ ۱۰۲۶ مذہب اسلام کے سارے مسائل کا مجموعہ قرآن شریف کی آیات اور احادیث کے ترجمہ کے ساتھ ہر مسلمان کے گھر میں جو مذہب سے واقفیت رکھنا چاہتا ہو اس کتاب کا ہونا لازمی ہے۔ یہ حصہ اول ہے	۱۰ر / ۱۲ر	۳ر

نمبر	نام کتاب	قیمت بلا جلد	محصول ڈاک
	حقانیت کا دلائل و براہین قاطعہ سے اثبات جو مسلمان اپنے عقیدہ میں پکا ہونا چاہئے وہ اس کتاب کو ضرور دیکھے	۸ر	۵ر
۸	**حیات النذیر** مولانا کی مفصل سوانح عمری مع فوٹو اور دو عکسی خطوط کے تقطیع ۲۲x۲۹ صفحہ ۶۷۸	ے ر	۱۱ر
۹	**نظم بے نظیر** تقطیع ۲۰x۲۶ مولانا کی کل نظموں کا مجموعہ بصراحت اس امر کے کہ کہاں اور کس موقع پر پڑھی گئیں	۸ر	۵ر
۱۰ تا ۱۲	**مراۃ العروس۔ بنات النعش۔ توبۃ النصوح** یہ تینوں کتابیں اس کثرت سے مروج ہیں کہ کسی مزید تقریب کی ضرورت نہیں بازار میں کثرت سے سستی قیمت پر ملتی ہیں مگر خط اچھا نہ کاغذ اچھا ہمارے خاص اہتمام اور نگرانی سے چھپوائی ہوئی۔ کاغذ عمدہ لکھائی چھپائی دیدہ زیب اور فٹ نوٹ میں تمام الفاظ کے معانی تقطیع ۲۰x۲۶ صفحات علی الترتیب ۱۸۸-۱۵۰-۸۶	فی نسخہ عہ ر	۵ر
۱۳	**محصنات** تقطیع ۲۰x۲۶ صفحہ ۲۱۲ تعدد ازدواج کے روح فرسا نتائج	۸ر	۵۰ر
۱۴	**ایامیٰ** بیواؤں کی حالت کا دردناک فوٹو تقطیع ۲۰x۲۶ صفحہ ۲۱۲	۸ر	۵ر
۱۵	**رویائے صادقہ** تقطیع ۲۰x۲۶ صفحہ ۲۱۵ مختلف مذاہب کا مقابلہ اسلام سے	۸ر	۵ر
۱۶	**ابن الوقت** تقطیع ۲۰x۲۶ صفحہ ۲۰۶ انگریزی وضع کی کورانہ تقلید کے تباہ کن نتائج	۸ر	۵ر
۱۷	**موعظۂ حسنہ** مولانا کے اصلی نصیحت آمیز خطوط اپنے فرزند کے نام تقطیع ۲۰x۲۶ صفحات ۱۷۴	۸ر	۵ر
۱۸	**منتخب الحکایات** بچوں کے لئے چھوٹی چھوٹی دلچسپ نتیجہ خیز کہانیاں تقطیع ۲۰x۲۶ صفحات ۸۰	۸ر	۳ر
۱۹	**چند پند** مفید و نصیحت آمیز مختلف مضامین کا مجموعہ بچوں کے لئے تقطیع ۲۰x۲۶ صفحات ۴۲	۸ر	۳ر
۲۰	**صرف صغیر** اردو زبان میں فارسی گرامر تقطیع ۲۰x۲۶ صفحہ ۴۴	۶ر	۳ر

His Exalted Highness The Nizam of Hyderabad Deccan

سال و فال و مال و حال و اصل و نسل و تخت و بخت

یارب اندر ہر دو گیتی برقرار و بر دوام

سالِ خورم فالِ نیکو مالِ وافر حال خوش

اصل ثابت نسل باقی تخت عالی بخت رام

اس مجموعہ فرامینِ سلاطین کو یہ خانہ زاد نمک خوار آبائی ہز اگزالٹیڈ ہائینس اعلیٰ حضرت قدر قدرت بندگان عالی متعالی سپہ سالار مظفر الملک و الممالک نظام الدولہ نظام الملک نواب میر عثمان علیخان بہادر فتح جنگ آصف جاہ سابع یار وفادار سلطنت برطانیہ جی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ جی۔ سی۔ بی۔ ای۔ خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ کے نام نامی اور اسم گرامی سے نہایت فخر و مباہات سے معنون کرنے کی عزت حاصل کرتا ہے۔

آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند

آیا بود کہ گوشۂ چشمے بما کنند

گزیدہ نمک خوار جانثار

ندوی بشیر الدین احمد تعلقدار

هو الناصر

دیباچہ کتاب نزہت آئین فرامین سلاطین از فقیر ناصر نذیر فراق جانشین حضرت درد رحمۃ اللہ علیہ

گردش ساغر صد جلوۂ رنگیں تجھ سے
آئینہ داری یک دیدۂ حیراں مجھ سے

کلیاں ہوں یا پھول میوے ہوں یا پھل ویسے تو ان کی ہر وقت چاہت ہوتی ہے مگر جب رت ختم ہو جاتی ہے تو پھر اُن کی اللہ آمین ہونے لگتی ہے ایک طرف سے صدا آتی ہے ختم بہار ہے دوسری طرف سے کہنے والا کہتا ہے ؎ آغوش گل کشودہ برائے وداع ہے + اے عندلیب چل کہ چلے دن بہار کے + اس وقت گاہک ٹوٹے پڑتے ہیں ان چیزوں کی مانگ حد سے بعید ہو جاتی ہے آدمی کی اولاد کا بھی یہی حال ہے بڑے چھوٹے ننھے تنھرے سب ہی پیارے ہوتے ہیں کولے کولے آنچ ہے مگر سب سے پچھلا بچہ جسے عورتیں پیٹ پونچھن کہتی ہیں اس پر ماں باپ جی جان سے فدا ہوتے ہیں کیونکہ اس بچہ کی پیدایش خبر دیتی ہے کہ آگے اللہ کا نام ہے اب نخل امید کبھی نہ پھلے پھولے گا اسی طرح ہمارے دل میں اگلے مسلمان بادشاہوں کی جیسے قطب الدین ایبک شمس الدین التمش تغلق خلجی لودی ہیں ضرور محبت ہے مگر چونکہ اسلامی سلطنت کا خاتمہ ہندوستان میں آل تیمور نے کیا اس لیئے ہماری نگاہوں میں مغل بادشاہوں کی ساری ادائیں ابتک سما رہی ہیں اور ہمارے بچوں کی زبان پر بابر اور ہمایوں کی داستانیں رہتی ہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا الا لا ایمان لمن لا محبتہ لہ الا لا ایمان لمن لا محبتہ لہ الا لا ایمان لمن لا محبتہ لہ یوں تو ان مٹنے والوں نے اپنی بہت سی نشانیاں چھوڑیں ہیں آگرہ میں تاج گنج فتح پور سیکری میں قصر و ایوان۔ دلی میں ہمایوں کا مقبرہ لال قلعہ جامع مسجد۔ الہ آباد لاہور احمد آباد گجرات وغیرہ اکثر بلاد و امصار میں اُن کے آثار موجود ہیں جنہیں دیکھکر ہمارا دل ٹھنڈا ہوتا ہے مگر ان چیزوں کے علاوہ اُن کی یادگار اُن کے فرمان اُن کے منشور اُن کے دستور العمل ہیں جو دار الانشا شاہی سے وقتاً فوقتاً جاری ہو کر ممالک میں پہنچے اُن کے پڑھنے سے ہمیں اُن کے جبروت اور اُن کی سطوت اُن کی ہمت اُن کی شجاعت اُن کی سخاوت اُن کی لیاقت کا

سعد اللہ خاں وزیر اُس کا قلمدانِ وزارت لیکر کس طرح حاضر ہوتا ہوگا حضور والا کے سامنے عرضیاں کیونکر پیش ہوتی ہونگی جہاں پناہ اُس پر صاد کیونکر کرتے ہوں گے احکامِ شاہی کیونکر نفاذ پاتے ہوں گے درباری جامے پہنے گُھنڈی دار پگڑیاں سر پر رکھے کمر پٹکے سے باندھے سر جُھکائے کس طرح چپ کھڑے ہوتے ہونگے۔ نقیب چوبدار کس قاعدے سے راجہ اور والیانِ ملک سے کورنش اور مجرے کرواتے ہونگے خلعت ہفت پارچہ جیغہ سرپیچ گوشوارہ مالائے مروارید سپر و شمشیرِ مرصع ماہی مراتب جڑاؤ پالکی نالکی کیسی ہوگی جو خارج میں وجود نہ رکھتی ہو اُسے ہم کیونکر دیکھ سکتے ہیں یہ سماں ہماری نظروں میں کیونکر آسکتا ہے مگر مرکزِ دائرہ سخنوری وسخن دانی فیضی و ابو الفضلِ ثانی مخدومی محترمی مولانا بشیر الدین احمد صاحب المخاطب دار سرکارِ نظام نے اعجاز کیا ہمیں شاہجہاں اور اورنگ زیب کا دور آنکھوں سے دکھا دیا یعنی ان دونوں شاہانِ عالی تبار کے متعدد فرامین کا مجموعہ مرتب کرکے ہم ندیدوں کے روبرو رکھدیا جن کے مطالعہ سے ہمیں گمان ہوتا ہے کہ ان سلاطین کا دربار اُن کے جاہ و حشم اُن کی داد و دہش سب کچھ دیکھ رہے ہیں سبحان اللہ صلِ علی بات یہ ہے کہ یہ کام مولانا بشیر الدین احمد صاحب کا حصہ تھا کیونکہ آپ اقلیم دکن میں سالہا سال ایک رکن سلطنت بنکر رہے ہیں جو بالکل اور سر تا سر آئین و قوانین اور مراسم و رواج میں مغلیہ سلطنت کا نمونہ ہے اور آپ نے اس ملک کے چپہ چپہ کو عاقلانہ اور حکیمانہ طور پر دیکھا ہے اور خطۂ بیجاپور کی ایک بہت بڑی تاریخ لکھ کر اپنے آقا کے حضور میں گذرانی ہے آپنے یہ مجموعہ کیا مرتب کیا ہے گویا خزاں کے موسم میں جس کے اندر پھول کی ایک پنکھڑی دستیاب نہ ہوتی ہو ایک فردوس بریں اور ایک بہشت نگاریں ہمارے سیر کے لیئے لاکر ہمارے آگے رکھدی ہے یہ کام کسی دوسرے کے بوتے کا ہر گز نہ تھا آپ ایک ذی اثر ذی اعتبار ذی علم رئیس ابنِ رئیس اور امیر ابنِ امیر شخص ہیں جس دوست سے آپنے کہدیا کہ مغلیہ کے یادگار اگر آپ کے پاس کوئی کاغذ یا سند ہے تو لے آیئے اُس نے سرِ تسلیم خم کیا اور اپنے گھر سے سینکڑوں برس کے نایاب اور چھپے چھپائے گوہرِ آبدار لے آئے اور آپ نے اپنے مجموعہ کی لڑی میں پرو لیا۔

مگر اس کے ساتھ ہی ایک دقت یہ بھی تھی کہ اگلے زمانے کے کتابوں کے انداز تحریر اس وقت کی خط و کتابت سے بالکل جدا ہیں کوئی فرمان خطِ نستعلیق میں کوئی شکستہ میں کوئی شفیعہ میں پھر جن جن کارکنوں کے ہاتھ میں وہ فرمان پہنچا ہے انھوں نے ضرور تاً اُس پر کہیں ثلث میں کہیں طغرا میں کہیں خطِ بہار میں اپنی توضیحات ارقام کی ہیں اُن کا پڑھنا اور پڑھانا اور سمجھنا اور سمجھانا دشوار تھا مگر چونکہ آپ دلن ہیں بیجاپور کی عمارتوں کے کتابے اور دہلی کی تاریخ لکھنے کے وقت یہاں کے قدیم جدید الواح

اندازہ ہوتا ہے ابوالفضل کے پہلے اور دوسرے دفتر کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ عبد اللہ خاں سپہدار
توران شاہ عباس تخت نشین ایران والی کاشغر شرفائے مکۂ معظمہ شاہزادہ مراد خانخاناں ولد
محمد بیرم خاں حکیم ہمام اعظم خاں کوکلتاش عمالانِ ممالکِ محروسہ فرمانروائے خاندیس برہان نظام الملک
سند نشینِ احمد نگر دانایانِ فرنگ وغیرہ وغیرہ کے نام جو فرمان خطاب نامجات جلال الدین اکبر کی طرف سے
لکھے گئے ہیں اُس میں نظمِ دفتر کے کیا پہلو ہیں ہمسر بادشاہوں کے مراتب کا کیا پاس و لحاظ ہے تورۂ چنگیزی کی
کیا آن بان ہے ملک داری سیاست سفارت مذاہب مشارب فوج کشی حملہ آوری یلغاروں کو کس
اسلوب سے ادا کیا ہے ابوالفضل جب کشمیر کا ذکر چھیڑتا ہے تو ہماری نگاہوں کے روبرو وہ خطۂ جنت نظیر
اور اُس کی شادابی زعفران و بنفشہ گل و ریاحین کی تازگی و سیرابی سیب و انگور کی فراوانی دریاؤں کی
روانی برف کا پہاڑ بادشاہ کا جنگلی ودشتوں کے سنسنے پڑھنے راہ میں درختوں کا ہجوم قطار قطار ہاتھیوں کی دھوم
ہماری آنکھوں کے سامنے آجاتی ہیں نہ وہ اطفال دبستان جو منشی و عمل پاس کرنے کیلئے ان دفتروں کو
درساً درساً پڑھتے ہیں بلکہ وہ عقلاء اور اہل الرائے جن کے ہاتھ میں اس وقت ہندوستان کی عنانِ حکومت
ہے ان فرامین کو پڑھتے ہیں اور جب غور سے دیکھتے ہیں تو بھونچکا حیران ہو جاتے ہیں کہ اکبر اعظم کیا چیز تھا اور
اُس کا منشی کتنا باتمیز تھا جس کا قلم ایران توران کے بادشاہوں کو کس طرح دھمکی دیتا ہے پھر کس طرح تھپکتا
ہے اپنے خزانوں کی معموری اپنی سپاہ کی کثرت اپنی فتح مندیاں کس خوبی سے ان پر جتاتا ہے بادشاہزادوں
اور امرا اور علماء اور مشایخ کی کس طرح دلجوئی کرتا ہے اگر پوچھا جائے ان فرامین کا مجموعہ کب مرتب ہوا
کس نے مرتب کیا تو یہی کہا جائیگا کہ اکبر کے عہد میں مرتب ہوا ابوالفضل کے نورعین عبدالرحمن نے مرتب
کیا فرمانوں کے مسودے گھر میں موجود تھے ہونہار بیٹے نے اُن کے دفتر بنا دیئے جمہور کے سامنے پیش کئے
زمانہ اگر مسلمانوں کے آجتک موافق رہتا تو ابوالفضل کے تین دفتروں جیسے سینکڑوں دفتر ہمارے پاس
ہو جاتے مگر ع بہر ساعت بہر لحظہ بہ ہر دم + دگرگوں میشود احوالِ عالم - شاہجہاں آگرہ کے قید میں
معتکف ہوئے اورنگ زیب عالمگیر دکن کے جھگڑوں میں اُلجھ گئے اور اُن کے بعد تو مسلمان اور اُن کے
مشغلے ایسے اُلٹ پلٹ ہوئے کہ آجتک اُن کے قفل بشرے کا پتہ ہی نہیں کیسی تصنیف و تالیف اور فی زمانہ
تو سلطنتِ ہند انگریزی سانچہ میں ڈھل گئی بادشاہ وقت کا مذہب کچھ اور اُس کے آئین و قوانین الگ
اُنکی زبان اُسکی اِنشا جدا النّاس علیٰ دینِ ملوکہم ہم بھی مذہب کے سوا بادشاہ بلکہ اپنے شاہنشاہ کی سب
باتوں میں مقلد اور پیرو ہوگئے مگر جس طرح دودھ چھٹے بچہ کو دودھ کا کھٹکا ہوتا ہے ہمیں مغلیہ کی مٹی ہوئی
شان و شوکت یاد آجاتی ہے اور دل یا کہتا ہے تختِ طاؤس کیسا ہوگا اور شاہجہاں کیونکر دربار کرتا ہوگا

دیباچۂ دوم [۱]

برآر از مدِ بسم اللہ تیغِ خوش مقالی را
مسخر کن سوادِ اعظمِ نازک خیالی را

واللہ جو سرِ لوح ترا نام نہ ہوتا + ہرگز کسی آغاز کا انجام نہ ہوتا

حمد و نعت کا عقدہ مالاینحل ہے عقلِ انسانی یہاں دنگ ہے رسائی وہاں تک محال۔

؎ اگر یک سرِ موئے برتر پرم + فروغِ تجلی بسوزد پرم

جب خود رسولِ مقبول علیہ تحیۃ والسلام جیسے مقربِ بارگاہِ ایزدی فرمائیں کہ ماعرفناک حق معرفتک تو ہم بیچارے کس شمار قطار میں ہیں اور ہماری کیا بساط اور کیا مجال ہے کہ گام فرسائی و تنگ دو کریں ؎

تو ہے خیال سے بلند، تیرا خیال ہو تو کیا + تیری صفت میں عقل کو، لافِ کمال ہو تو کیا
تیرا حریمِ ناز جب اونچا ہو لامکان سے بھی + لاکھ بلند و تیز رو مرغِ خیال ہو تو کیا

رباعی
ہر شان میں ہے شان نرالی تیری + سر جھکتے ہیں درگاہ ہے عالی تیری
آباد ہے ہر نام سے دل کا مندر + آنکھوں میں ہے تصویرِ خیالی تیری

اب دوسرا مرحلہ نعت کا ہے اس راہ کا کماحقہٗ طے کرنا بھی قوتِ بشری اور امکانِ انسانی سے خارج ہے یہاں بھی قدم نہیں ٹکتا۔

رباعی
تاج ہے فرقِ نبی کا فتدلّٰی کیا ہے + قابَ قوسین سے ظاہر ہے کہ رتبہ کیا ہے
منکرِ قولِ شفاعت سے یہ پوچھے کوئی + معنیِ آیت یُعطیکَ فترضیٰ کیا ہے (حضور نظام)

جس کی شان میں خود رب العالمین فرماتا ہے کہ لَولَاکَ لَمَا خَلَقتُ الاَفلَاکَ۔ اس سے بڑھ کے اور کوئی کیا کہے گا۔ ہم یہ کہہ کر چپ ہیں۔ ع بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر۔ ؎

محمد پیشوا اور رہنمائے خلق و عالم ہیں + معزز ہیں مقدس ہیں معظم ہیں مکرم ہیں

---

[۱] جناب فراق صاحب نے بہری محنت بٹالے کو دیباچہ لکھدیا ہے۔ دیباچہ کیا لکھا ہے کتاب کا عطر کھینچ دیا ہے۔ ایسا لکھا ہے کہ بہت خوب لاجواب۔ دریا کو کوزے میں بند کر دیا ہے جو کہنا تھا وہ بلا کم و کاست کہدیا ہے مجھے اب دیباچہ لکھنے کی اسوجہ سے ضرورت نہ تھی کہ جو لکھا ہے مجھ سے بہتر لکھا ہے پھر اس سے بڑھکر میں کیا لکھتا ؎ اتر نوٹ لیا بات بتری رہا نہ کچھ بھی میرے عرض مدعا کیلئے۔ اب میں نے جو کچھ عرض کیا ہے وہ محض اس خیال سے کہ ع تصنیف را مصنف نیکو کند بیاں میں بھی لہو لگا کے شہیدوں میں مل جاؤں ۱۲۔

اورنگزیب نوشتوں کو حل کر چکے اس لیئے آپ نے ان فرامین کی عبارات اور املا اور انشا کو بخوبی معلوم کر لیا اس مجموعہ میں آپ نے چند فرامین کا فوٹو بھی بنوا کر شامل کیا ہے جن کے دیکھنے سے ناظرین گویا اصل فرمان دیکھ لیں گے اس مجموعہ کے جس کا نام **فرامین سلاطین** ہے آپ مولف ہیں مگر فی الواقع آپ اس دور کے بڑے مصنفوں میں شمار ہوتے ہیں اور آپ نے بے شمار کتابیں لکھکر شائع فرما دی ہیں جو ملک کی بہبودی اور قوم کی آسودگی کے لیئے اکسیر اور آبحیات کا حکم رکھتی ہیں جس طرح آپ نثار بے بدل ہیں اسی طرح آپ شاعر خوش بیان بھی ہیں چند روز ہوئے جو آپ نے دیوان مرتب کر کے چھاپا ہے اور ہاتھوں ہاتھ نکل رہا ہے۔ اس میں تو کوئی شبہ نہیں کہ آپ بڑے باپ کے بیٹے ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ آپ بذاتِ خاص علم و ہنر کے باپ ہیں۔ ؎ گرد نام پدر چہ میگردی + پدر خویش باش گر مردی۔

تاریخ ترتیب فرامین سلاطین از فقیر حقیر ناصر نذیر فراق جانشین حضرت درد دہلوی

کیوں نہ جھک جائے ادب سے سرو پیر چرخ کا — دیکھ لی شانِ بشیر الدین احمد واہ وا
سر کہیں ہے دھڑ کہیں ہے حاسدِ ناشاد کا — تیغ برانِ بشیر الدین احمد واہ وا
رشک کرتے ہیں ملایک اور حوریں خلد میں — ساز و سامانِ بشیر الدین احمد واہ وا
غیرتِ باغ ارم ہے روکشِ خلد بریں — پہ شبستانِ بشیر الدین احمد واہ وا
دے رہے ہیں گنج علم و فن کے اپنی قوم کو — پُر ہے دامانِ بشیر الدین احمد واہ وا
چھاپ ڈالے خط سلاطینِ سلف کے بے دریغ — واہ فیضانِ بشیر الدین احمد واہ وا
دیکھیں عالمگیر اور شاہجہاں کے ہم خطوط — لطف و احسانِ بشیر الدین احمد واہ وا

مصرعہ تاریخ کی گر فکر ہے تجھکو فراق
کہہ خیابانِ بشیر الدین احمد واہ وا"

۱۳۴۴ھ
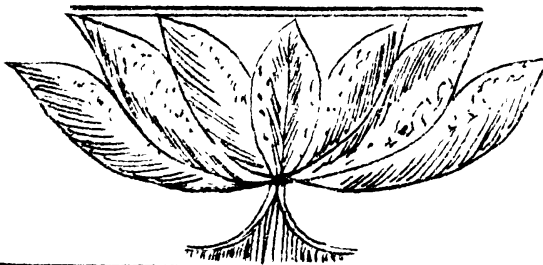
موت سے کسے رستگاری ہے سب کے لیئے یہ منزل بھاری ہے۔ امیر غریب اسی سفر میں یکساں ہیں۔ آج مرے کل دوسرا دن۔ زمانہ دیر سویر سب کی یاد کو حرفِ غلط کی طرح مٹا دیتا ہے۔ قطعہ

بس نامور بزیرِ زمیں دفن کردہ اند ✤ کز ہستیش بروئے زمیں یک نشاں نماند
آں پیرِ لاشہ را کہ سپردند زیرِ خاک ✤ خاکش چناں بخورد کزو استخواں نماند
زندہ است نامِ فرخِ نوشیرواں بعدل ✤ گرچہ بسے گذشت کہ نوشیرواں نماند
خیرے کن اے فلاں وغنیمت شمار عمر ✤ زاں پیشتر کہ بانگ بر آید فلاں نماند

مرے بعد دنیا میں اگر کچھ نام رہ جاتا ہے تو مرنے والوں کے وہ کارنامے ہیں جو لوگوں کو بار بار اُن کی یاد دلاتے اور اُن کے غم کو تازہ کرتے ہیں جن سے ما بعد مستفید ہوتے رہتے ہیں۔ عطائے مناصب و جاگیرات وہ خلعتہائے فاخرہ کا وہ دفتری گاؤ خورد ہو گیا۔ اب ہم جب کبھی پہلے زمانے کی تاریخ البالی بادشاہوں کی داد دہش کے قصے اپنے بزرگوں سے سنتے ہیں تو محوِ حیرت ہو جاتے ہیں اور بے ساختہ کہہ اٹھتے ہیں کہ یاد ش بخیر وہ زمانہ بھی کیسا زمانہ تھا جس کا تصور اب تک بھی قالبِ مردہ میں جان ڈال دیتا ہے ؎

یاد ایامیکہ در کوہت مکانے داشتم ✤ ہمچو بلبل در چمن ہم آشیانے داشتم

علی برید شاہ (۹۴۹ھ تا ۹۸۷ھ) کے مقبرے پر جو بیدر ملکِ دکن میں ہے بڑے دردناک اشعار لکھے ہوئے ہیں جو دنیا کی بے ثباتی کا سچا فوٹو ہیں میں اُس کا صرف ایک بند لکھنے پر اکتفا کرتا ہوں ؎

یاران و عزیزاں بسرِ خاکِ من آیند ✤ از خاک بپرسند نشان و خبرِ من
گر خاکِ جہاں جملہ بغربال بپیزند ✤ حقّا کہ نیابند نشان و اثرِ من

اُن بادشاہوں کی بہترین یادگاریں اُن کی سربفلک عمارتیں اب تک تو موجود ہیں آگے کی خبر خدا جانے۔ ایک یورپین مورخ کل افشانی فرماتے ہیں کہ شاہ جہاں بڑا احمق تھا جس نے لاکھوں روپیہ تعمیر پر لٹا دیا (گویا مٹی میں ملا دیا) مگر اس حماقت میں اب تک بھی بادشاہ مبتلا ہیں ہر شخص اپنی مستقل اور پائیدار یادگار چھوڑنی چاہتا ہے اور شاہجہاں تو بادشاہوں میں عمارت کی تعمیر میں تفوق لے گیا ہے آج تک بھی دہلی اور آگرہ کا قلعہ دہلی کی جامع مسجد اور سب سے بڑھ کے آگرہ کا تاج گنج اُس کی ایسی یادگاریں ہیں جس کو زمانہ بھی اب تک نہ مٹا سکا اور اغلب ہے کہ ابھی صدیوں تک نہ مٹا سکے گا شاہجہاں کی لیاقت جو کوتاہ اندیشوں کی نظر میں حماقت ہے مصداق ؎

چشم بد اندیش کہ برکندہ باد ✤ عیب نماید ہنرش در نظر ✤ تعبیر کی جاتی ہے وہ حماقت ایسی تھی کہ دنیا کی سات حماقتوں (عجائبات) میں سے وہ بھی ایک ہے اور ایسی ہے کہ ؎ اگر فردوس بر روئے زمین ست

فروغِ محفلِ ہستی ہیں نورِ عرشِ اعظم ہیں + حبیبِ حق، ممدوحِ ملک ہیں فخرِ آدم ہیں
انہیں کے رنگ سے رنگِ گلِ ہستی کی رنگت ہے
انہیں کی بو سے عطر آگیں بنی آدم کی طینت ہے

دنیا میں جو چیز جتنی نادر اور کمیاب ہے اُتنے ہی لوگ اُس کی خواہش اور تمنا کرتے ہیں۔ دیکھیئے سونے اور جواہر کی قدر کیسی ہے۔ کیوں؟۔ یہ صرف اس لیئے کہ یہ چیزیں سخت مشکل اور دقت سے دستیاب ہوتی ہیں گوگردِ احمر۔ سنگِ پارس۔ کیمیا۔ ہما۔ عنقا سب جتنی ناپید اور مشکل الحصول ہیں اُتنے ہی ان کی تلاش میں ہر شخص سرگرداں و پریشان ہے۔ ؎ اے ہمتِ مردانہ تیری شان بڑی ہے + پارس ہے تو اکسیر ہے لالوں کی جڑی ہے + (۲) اکسیر پہ مت بھول استانہ نانہ کرنا + ہے کیمیا سے بہتر دل کا گداز کرنا (۳) اگر ہے نام کی خواہش تو عنقا کی طرح رہیئے + کہ ڈھونڈے لاکھ کوئی پر نہ ظاہر ہو نشاں اپنا + ریڈیم کو لیجیئے۔ وہ ایک بہت نادر الوجود کمیاب دھات ہے اس واسطے اُس کی ایک رتی کی قیمت بھی ایسی گراں ہے کہ دھری جائے نہ اُٹھائی جائے۔ غرض معلوم ہوا کہ دنیا میں نادر چیزوں کی سب سے بڑھ کر قدر ہے۔ فرامینِ سلاطین بھی اسی صنف میں داخل ہیں۔ ڈھونڈے اُن کا پتہ نہیں ملتا۔ فنا کے ہاتھوں سب فنا ہیں ؎ اچھوں کے لیئے گرمئ بازارِ فنا ہے + پہلے وہی چُنتا ہے جو کھوٹا نہیں ہوتا جب وہ بادشاہت ہی نہ رہی جن کی عظمت اسطوت اور جبروت کا مشرق سے مغرب تک چار دانگ عالم میں ڈنکا بجتا تھا اور جن کی نسبت یہ قول فیصل تھا کہ "سلاطینِ ہند بادشاہی نمی کنند بلکہ خدائی می کنند" تو یہ کاغذ کے پُرزے فرامین دستبردِ زمانہ سے کیسے محفوظ و مصئون رہ سکتے تھے؟۔ ؎ آں قدح بشکست واں ساقی نماند ؎ صورتیں آنکھوں میں پھرتی ہیں وہ نقشے یاد ہیں + کیسی کیسی صحبتیں خواب پریشاں ہو گئیں

رباعی

چمن کی تخت پر جس دم شہِ گل کا تجمل تھا + ہزاروں بلبلوں کا شور تھا فریاد تھی غل تھا
خزاں کے دن گئے تو کچھ نہ تھا جز خار گلشن میں + بتاتا باغباں رو رو یہاں غنچہ یہاں گل تھا

دنیا کا یہی کارخانہ ہے ایک آتا ہے ایک جاتا ہے ؎

کیا دل لگائیں گلشنِ عالم ہے بے ثبات + آئے ہیں چار دن کے لیئے اس چمن میں ہم
؎ بہارِ زندگی اک خوابِ غفلت کا زمانہ ہے + خیالی پیچھے ہیں اور ہوائے آشیانہ ہے
صدائے کوسِ رحلت نغمہ سنجوں کا ترانہ ہے + جسے کہتے ہیں دنیا وہ کہانی ہے فسانہ ہے

جو لائیں کام میں چشمِ بصیرت دیکھنے والے
نہیں محوِ تماشا اُس کی قدرت دیکھنے والے

سچ ہے کہ روزِ بد میں کسی کا کوئی نہیں ✣ پتّے بھی بھاگتے ہیں خزاں میں شجر سے دور

جب ان لوگوں کے ذرائع آمدنی ہی مسدود ہوگئے تو یہ کاغذ کے ٹکرے اُن کے کس کام کے رہے کیا ان کو شہد لگا کر چاٹیں؟ یہی وجوہ ہیں کہ فرامین کی نگہداشت نہ ہوئی اور اُن کا بڑا حصہ ناکارہ ہونے سے ضائع ہوگیا جو بچ رہے تھے وہ ۱۸۵۷ء کے غدر میں جانوں کے ساتھ تلف ہوئے چنانچہ قلعہ کے عجائب خانہ میں نکاح نامہ مرزا شہاب الدین و مداری بیگم مہری قاضی مرزا خلیل الرحمن جو نہایت مطلّا اور مذہب ہے موجود ہے یہ نکاح نامہ قلعہ سے بیگمات کی بھاگڑ میں جب کہ اُن کو اپنے تن بدن کا بھی ہوش نہ تھا ۲۰ ستمبر ۱۸۵۷ء کو بروقت قبضہ و عمل دخل انگریزی مسٹر امری شو ٹیگر کو ملا اُنھوں نے بڑا کرم کیا کہ عجائب خانے میں اس دُرِ بے بہا کو جو اس طرح بے آب ہو رہا تھا پہنچا دیا۔ ؎

آبروِ جنسِ گراں ہے کہیں بیکار نہ جائے ✣ آپ لے لیں تو یہ سودا سرِ بازار نہ جائے

اسی طرح خدا جانے کتنے فرامین تلف ہوئے جو ادھر اُدھر پڑے پڑے رُل رہے تھے اُن کو سمیٹ سماٹ کے عجائب خانے میں آویزاں کیا گیا ہے باوجود اس لُٹس اور تباہی کے اب بھی بہت سے فرامین دہلی اور نواحِ دہلی میں ہیں مگر جن کے پاس ہیں وہ بتاتے نہیں۔ ایسے فرامین کو وثیقہ سمجھکر حرزِ جان بنا لیا ہے ہوا تک لگنے نہیں دیتے ماوشما کو دکھانا تو درکنار۔ بمصداق گوری کا جوبن چٹکیوں ہی میں گیا۔ غرض یہ کہ اُس زمانے کی تحریرات دیکھنے کو ہماری آنکھیں ترس گئیں ہیں۔ غدر سے پہلے تو فرامین کا کچھ توڑا نہ تھا مگر غدر کے بعد سے خال خال رہ گئے اور آگے چل کر پچاس برس کے بعد ایسا کال ہو جائے گا کہ ڈھونڈے نہ ملیں گے۔ میں نے بچشمِ خود دیکھا ہے کہ کباڑیوں نے ان دُرہائے نایاب کو صرف اُن کی ظاہر چمک دمک دیکھ کر کوڑیوں کے مول لیا۔ خریدا کن سے انہیں شاہزادوں سے جن کے آباؤ اجداد موردِ مراحم خسروانہ و عواطف شاہانہ صاحب مناصب جلیلہ و جاگیرات کثیرہ امیر ابن امیر تھے مگر آج انہیں کی اولاد ایسی تباہ ہے کہ اُنھوں نے فاقہ کشی سے بچنے کے لیے ان کو جدا کیا نہ بہ طیبِ خاطر بلکہ بمجبوری کہ بھاگتے بھوت کی لنگوٹی ہے جو مل جائے بسا غنیمت۔ باہر والے شاید نہ جانتے ہوں مگر دلی والا ایسا کون ہے جو اس قضیہ نامرضیہ سے بخوبی واقف نہیں ہے کہ آج کل جو **شہدے** کہلاتے ہیں وہ دراصل کون تھے کیا تھے اور اب کیا ہوگئے۔ اُن کی حالت کیا ہے اور زندگی کے دن کیونکر بسر کر رہے ہیں؟ - میرا ہاتھ لکھتے ہوئے کانپتا ہے اور قلم لرزتا ہے۔ قلم کا سینہ شق ہے۔ صفحۂ قرطاس پر اشکِ خونی برساتا ہے۔ یہ اُجڑے اور مٹے ہوئے خاندانِ مغلیہ کے نام لیوا ہیں وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ **رباعی** دل نے غمِ بے حساب کیا کیا دیکھے ✣ آنکھوں نے جہاں میں خواب کیا کیا دیکھے

ہمین ست وہمین ست وہمین است *۔ آج تک لوگوں کو اس کا شوق سمندر پار دور دراز ملکوں مثل یورپ اور امریکہ سے کھینچ لاتا ہے اور جس نے ایک دفعہ ان کو دیکھ لیا وہ محوِ حیرت رہ جاتا ہے اور اس کے نظارے سے کبھی سیری نہیں ہوتی۔ دشمن کی زبان سے بھی بے اختیار نکل پڑتا ہے کہ لا عینٌ رأت ولا اُذُنٌ سمعت (نہ آنکھ سے دیکھا نہ کانوں سے سنا) ~ ز فرق تا بقدم ہر کجا کہ می نگرم * کرشمہ دامنِ دل می کشد کہ جا اینجا ست *

چنانچہ ایک بڑی متمول یورپین لیڈی تاج گنج کو دیکھکر بے اختیار بول اٹھی کہ "جان بڑی پیاری ہے اور مرنا بڑی کٹھن بات ہے لیکن اگر مجھے یقین ہو جاتا کہ میں مرے بعد تاج گنج میں دفن کر دی جاؤنگی تو آج ہی مرنے کو طیار ہوں"۔ علاوہ ان مستقل اور دیر پا یادگاروں کے ذرا نیچے اُتر کر داد و دہش، عطا و بخشش کی اگر جیتی جاگتی تصویریں ہیں تو یہی بچے کھچے فرامینِ شاہی ہیں بشرطیکہ اُن کا دیدار میسر ہو۔

~ آ جائے اگر ہاتھ تو کیا چین سے رہیئے * سینے سے لگائے تری تصویر ہمیشہ

دہلی جو کسی زمانے میں سلاطینِ مغلیہ کا دار السلطنت تھا اور زیادہ شاہجہان آباد کے نام سے مشہور تھا یہی مرکز فرامین و احکام کی اجرا و اشاعت کا تھا۔ اس سرزمین سے سارے ہندوستان کی کل موڑی جاتی تھی۔ وہ لوگ جو اس ملک پر حکمراں تھے مدتیں ہوئیں مر کھپ گئے اب اُن کی اولاد تک باقی نہیں اور جو کوئی پشت کی فصل سے اولاد در اولاد ڈھونڈھ نکالی جائے بھی تو وہ برائے نام "بدنام کنندۂ نکو نامے چند"۔ اُن کا وجود بے سود ہوا نہ ہوا برابر۔ وہ ایسے تباہ و خستہ حال اور نانِ شبینہ کو محتاج ہیں کہ محتاجِ بیان نہیں۔ صورت بیں حالش مپرس۔ گردشِ زمانہ کی چکی میں وہ ایسے پسے ہیں کہ پلیتھن نکل گیا۔

رباعی

تکلیف دکھاتا ہے زمانہ ہم کو * دیتا ہے نہ دولت نہ خزانہ ہم کو
او گردشِ افلاک ہم سمجھتے ہیں تجھے * تو پیستا ہے جان کے دانہ ہم کو
(دبیر)

وہ شرم کے مارے منھ سے بھاپ تک نہیں نکال سکتے کہ ہم فلاں کے فلاں ہیں۔ یا ہم فلاں کے نام لیوا اور فلاں کے باقیات الصالحات ہیں۔ وہ ایک گوشے میں منھ چھپائے زندگی کے دن تنگی ترشی سے کاٹ رہے ہیں اور کہتے ہیں اور سچ کہتے ہیں کہ ایسے جینے سے تو مرنا بہتر۔ ~

زندگی ہے یا کہ ایک طوفان ہے * ہم تو اس جینے کے ہاتھوں مر چلے۔

اگر کبھی اُن کی زبان سے اپنے حسب نسب کی کیفیت بے اختیار نکل بھی جائے تو اُن کی فلاکت اور سقیم حالت کب اُن کے قول کی تائید کرے گی۔ ~ کون سنتا ہے کہانی میری۔ اور پھر وہ بھی زبانی میری۔ ان کی باتیں سنکر لوگ کہتے ہیں "رہیں جھونپڑے میں اور خواب دیکھیں محلوں کا"۔ یہ سوائے اس کے اور کیا سمجھ سکتے ہیں کہ "یکے نقصانِ مایہ دیگرے شماتتِ ہمسایہ" ~

من دیگرم تو دیگری + اُن کا شکریہ تو میں جب ادا کروں کہ سب سے پہلے میں اپنا شکریہ ادا کروں۔
مجھے اور بھی بہت سے فرمانوں کا پتہ ملا ہے اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ جن کے پاس ہیں مگر وہ نا دہندوں
کی قید میں ہیں۔ وہ نہ خود اُن کو پبلک کے سامنے لانا چاہتے ہیں نہ دوسروں کو جھلک تک دکھانا پسند
کرتے ہیں۔ ؎ نہ خود خورد نہ کس دہد + گندہ کند لبسگ دہد۔ ایسوں کے سامنے دستِ
سوال پھیلانا بے سود۔ ع بات بھی کھوئی التجا کر کے +۔
مثالاً ایک صاحب کا ذکر بے موقع نہ ہوگا۔ میں چاہتا ہوں کہ ناظرین کو میری مشکلات اور روداد وش
کا کچھ تو اندازہ ہو۔ یہ صاحب گورنمنٹ کے خطاب یافتہ ہیں ان کا شمار منتخب لوگوں میں ہے معمّر ہیں سن
ہیں ۲۳ء کی ایجوکیشنل کانفرنس میں اواخر ماہِ دسمبر میں میرا علی گڈھ جانا ہوا۔ وہ صاحب (جن کا نام
میں ظاہر کرنا نہیں چاہتا) میرے باپ کو جانتے تھے اور مجھے بھی پہلے سے آپ کی خدمت میں نیاز تھا
مانا کہ میں بالذات کچھ نہ ہوں مگر بالصفات ایک بڑے باپ کا بیٹا تو ضرور ہوں وہ کتی بہ فخراً۔ مجھے
معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا کہ ان کے پاس ایک کافی ذخیرہ فرامینِ شاہی کا ہے۔ مجھے کامل توقع تھی کہ وہ
علم دوست بزرگ ہیں کبھی میری درخواست کو رد نہ کریں گے مگر اُنھوں نے نہایت بے اعتنائی اور
کج خلقی سے ٹکا ایسا توڑ سے انکاری جواب دیا میں اپنا سا منھ لیکر رہ گیا جسکی ندامت مجھے آج تک ہے۔
اُنھوں نے پہلے تعلقات پہ پانی پھیر دیا اور ایسے کورے ہو گئے کہ ع ان تلوں میں تیل ہی نہ تھا گویا۔
میں نے یہ بھی عرض کیا کہ اچھا تو آپ خود چھاپیے اور میرے پاس جو فرامین ہیں اُن کو بھی شامل کر لیجیے
مگر اُنھوں نے جو نا کی تو پھر ہاں نہ کی۔ ظاہر ہے کہ یہ فرامین جب تک پبلک میں نہ لائے جائیں بے کار
محض ہیں یہ اُن کے ہاں کچھ انڈے بچے نہ دیں گے۔ ع برائے نہادن چہ سنگ وزر۔ خیر وہ جانیں
اُن کا کام جانے۔ معلوم ہوا کہ جبلّی بخل اور طبعی حسد اُن کو مانع تھا غضب کے سامنے کسی کی نہیں چلتی
دوسرے کو فائدہ پہونچانا انہیں گوارا نہیں۔ حسد اس بات کا کہ جو کام ہم سے نہ ہو سکا دوسرے کے
سر اس کا سہرا کیوں رہے۔ ؎
بیچ کچھ اس کا نہیں اُس کو کہ وہ ایسا ہے کیوں + بلکہ ساری کوفت ہے اس کی کہ میں ویسا نہیں
تجربہ ہوا اور آیندہ کو سبق ہوا کہ خدا کسی سے کام نہ ڈالے ؎
کیا نبھائے گا زمانے میں وفا ایک سے ایک + دل کے دو حرف ہیں سو وہ بھی جدا ایک سے ایک
خیر اُن کی دست کشی سے میرا کام رکا نہیں ع شوق در ہر دل کہ باشد رہبرے در کار نیست۔
شکر ہے پروردگار کا کہ خداوند تبارک و تعالیٰ نے اس بے دست و پا سے یہ کام اپنی مدد سے پورا کرا دیا۔

طفلی و شباب عیش و رنج و راحت + اس عمر میں انقلاب کیا کیا دیکھے

برٹش انڈیا میں فرامین کم یاب ہیں ان کا دیدار بھی محال ہے مگر ریاستوں میں جو سلاطینِ مغلیہ کی یادگار رہیں اور نہیں کے قدم بقدم چلتے ہیں اور معاش داروں کی معاشیں اور جاگیر داروں کی جاگیریں بحال ہیں وہاں کثرت سے نظر سے گزرتے ہیں جب سرکارعالی **نظام** خلد اللہ ملکہ و سلطنتہٗ کی ملازمت میں تھا تو مجھے تحقیقاتِ عطیات اور فصلِ خصومات میں بہت سے فرامین دیکھنے کا اتفاق ہوا مگر اس وقت ان کے جمع کرنے کا کچھ خیال نہ ہوا البتہ اواخر زمانِ ملازمت میں کچھ فرامین جمع کیے اور جب سے اب تک متلاشی ہوں جو نیدہ یابندہ یہ کیا کم غنیمت ہے کہ با ایں ہمہ مشکلات میں نے اتنے بہت جمع کر لیے۔ دل چاہتا تھا اور یہ تھے بھی اسی قابل کہ کتاب میں ان سب کے فوٹو دیے جاتے مگر اتنی قیمت کون دیتا، ناچار نقل پر اکتفا کیا مگر پھر بھی دل نہ مانا کہ ناظرین کو اس نعمتِ عظمیٰ کے دیدار سے بالکل محروم رکھوں اور ان کے شوق کو سرد کردوں لہذا مشتے نمونہ از خروارے بعض بعض کے فوٹو بھی ہدیۂ ناظرین ہیں۔ کچھ فرامین تو میری کتاب **تاریخ بیجاپور** میں ہیں یہ وہی ہیں جو میں نے دکن میں جمع کیے تھے۔ کچھ دہلی کے قلعہ کے عجائب خانے سے میں نے بہ اجازت **ہزاکسلنسی سر میلکم ہیلی صاحب بہادر بالقابہ** سابق چیف کمشنر دہلی و حال گورنر صوبۂ پنجاب نقل کیے۔ کچھ متفرق ذرائع سے بہزار مشکل دیکھنے کو ملے۔ ایک فرمان اکبری جیپور کے عجائب خانے میں ملا ایک اورنگ زیب کا نادر فرمان سعید برادرز فوٹو گرافر بنارس سے منگایا کچھ جناب منشی مظفر حسین صاحب سلیمانی رئیس شاہ آباد ضلع ہردوئی کی کتاب نامۂ مظفری سے بہ اجازت ان کے لیے اور کچھ فرمان صاحب معزز نے بطور مزید احسان میری خواہش پر جا بجا تلاش کر کے بھیجے۔ ایک فرمان تاریخ پالن پور مصنفہٗ جناب سید گلاب میاں صاحب مرحوم میرمنشی ریاستِ پالن پور سے لیا ایک اور فرمان ان کے برادر سید صاحب میاں صاحب چیف الخبیہ پالن پور نے بھیجا کچھ فرامین مولوی ابوالحسن صاحب خلف مولوی محمد عبدالحق صاحب مصنفِ تفسیرِ حقانی نے دیے۔ جناب خان صاحب نواب محمد علی خاں صاحب دہلوی ممبر کونسل ٹونک نے دو لاجواب فرمان مجھے دیے۔ حضرت جناب سید آلِ رسول صاحب سجادہ و دیوان درگاہ اجمیر شریف نے ایک کتاب دی جس میں (۲۲) فرمان متعلق بدرگاہ شریف ہیں ان سب صاحبوں کی مہربانی کا میں بہت شکر گزار ہوں جزاھم اللہ احسن الجزاء عنا وعن سائر الناس وکان سعیھم مشکوراً۔ ہاں بھولا میرے عزیز منشی اشتیاق احمد صاحب چشتی نظامی خدا جانے کہاں کہاں دوڑ دھوپ کر کے کچھ فرمان لائے ان کا شکریہ اس سبب سے مجھ پر واجب نہیں ہے کہ میرا اور ان کا کام جدا نہیں ؎ من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی + تا کس نگوید بعد ازیں

ابھی ابھی ہم نے اخبارِ صحیفہ مورخہ ۱۲ / اگست ۵۲ء میں پڑھا کہ مرزا بیدار بخت ولد خجستہ بخت متعلقۂ خاندانِ مغلیہ کے لئے تاحیات پانسو روپیہ ماہانہ مقرر ہوا ہے اور اس سے پہلے بھی کئی بار ایسی خوشخبریاں متواتر سنی ہیں خدا اس ریاست کو تاقیامت سلامت و برقرار رکھے کہ پیٹ کو روٹی تو مل جاتی ہے۔

دہلی کے آخر تاجدار بہادر شاہ کے مقبرے اور مکان کے چشم دید حالات جو مولوی مظہر الدین صاحب شیر کوٹی نے اخبارِ کشمیر امرتسر ۱۲ / اگست ۵۲ء میں لکھے ہیں دل پر چھریاں چلاتے ہیں اور ہم اُس کا اقتباس کرنے سے کسی طرح باز نہیں رہ سکتے۔ ؎

گرچہ ہے سوسو بُرائی سے مگر پھر اے امیر ✢ ذکر میرا اس سے بہتر ہے کہ اُس محفل میں ہے

ہم دکھانا چاہتے ہیں کہ سلاطینِ مغلیہ کی ابتدا کیا تھی اور انتہا کیا ہے تاکہ زمانے کی کج رفتاری دلوں پر نقش کالحجر ہو جائے۔ ؎

حقیقت پر نظر کرتا ہوں جب دنیائے فانی کی ✢ بہاریں خاک میں مل جاتی ہیں سب زندگانی کی

اس بدنصیب بادشاہ کی وفات کی "تاریخ" کسی نے کیا خوب کہی ہے۔ ؎

سراج الدین ظفر بہادر جو سوئے جنت ہوئے روانہ ✢ کہ جن کی باعث تھی خوشی سے جھلک رہا تھا چراغِ دہلی
جلوس اُن کا چراغِ دہلی سو اب بھی دیکھو مطابق اُسکے ✢ سروشِ غیبی نے سالِ رحلت کہا "بجھا ہے چراغِ دہلی"
۱۲۵۳ھ ۱۲۷۹ھ

مغلیہ خاندان کا آخری تاجدار ✢ بہادر شاہ کے مقبرے اور مکان کی زیارت

"میں جب رنگون پہنچا تو قدرتی طور پر تاریخ کا وہ عبرت انگیز انقلاب یاد آ گیا جس نے تیموری جاہ جلال کی آخری یادگار (بہادر شاہ) کو قیدی بنا کر رنگون پہنچایا اور بالآخر پانچ سال بعد ٹمٹماتی ہوئی شمع بھی گل ہو گئی۔ میں نے رنگون کے محترم احباب سے ذکر کیا کہ میں اس مٹی کے ڈھیر کی زیارت کرنا چاہتا ہوں جس کے نیچے تیموری خاندان کا آخری تاجدار محوِ آرام ہے۔ ہم لوگ عثمان غنی صاحب کی رہنمائی کے مطابق ایک نہایت معمولی احاطے میں داخل ہوئے۔ یہ احاطہ ایک سڑک کے کنارے واقع ہے اور اسی لیے شاید معمولی خودرو گھاس سے گھیر دیا گیا ہے کہ وہ سیر کرنے والے صاحب بہادروں کے سامنے کوئی بے جوڑ قطعہ معلوم نہ ہو۔ ورنہ بہادر شاہ مرحوم کی قبر کے لئے اہتمام نہیں کیا گیا۔

مقبرے کی کیفیت یہ احاطہ شاید ستر فٹ طویل اور پچاس فٹ چوڑا ہو گا۔ اندر گھاس چڑھی ہوئی تھی اور سڑک و صفائی کا کچھ انتظام نہ تھا بے کسی و کس مپرسی کا منظر دیکھ کر میرا دل قابو میں نہ رہا۔ کہ اللہ اللہ جس تاجدار کا مُلک لینے والے اپنے غسل خانوں میں نل لگاتے ہیں اس کی قبر تک پہنچنے کیلئے کوئی ایسی بٹیا بھی نہیں

ع شکرِ نعمتہائے تو چنداں کہ نعمتہائے تو +

وَفَّقَنَا اللّٰہُ بِمَا یُحِبُّ وَیَرْضٰی وَخَتَمَ اَحْوَالَنَا وَاٰمَالَنَا وَاٰجَالَنَا بِالْخَیْرِ وَالْحُسْنٰی ہاں نواس علجان میں شہدوں کا ذکر رہ گیا۔ ان بے چاروں خانماں برباد وں کی بچی بنائی عیش و آرام کی زندگی بگڑ بگڑا کر یہ نوبت پونہچی کہ سلاطین کی اولاد اور شادی بیاہوں میں پلنگ چھپرکھٹ اور جہیز کا سامان صرف کہاروں مزدوروں کی طرح بلکہ بھک منگوں اور کنگلوں کی طرح اپنے سروں پر اُٹھائیں اور بطور بھیک کے جو مل جائے لے کر قناعت کریں۔ یہ لوگ - بادشاہ زادوں۔ شہزادوں صاحبزادوں اور مرشد زادوں کی جگہ شہدے کہلانے لگے - فَاعْتَبِرُوا یَا اُولِی الْاَبْصَار۔ ے

آگ تھے ابتدائے عشق میں ہم + ہو گئے خاک انتہا یہ ہے

حیران ہوں کہ ان کی ناگفتہ بہ حالت کہاں تک لکھوں اور پتھر کا کلیجہ کہاں سے لاؤں۔ ہر جمعرات کو ہمارے گھر میں ایک برقعہ پوش بیوی آتی ہیں جن کے چہرے سے آثارِ امارت و جلالت چمکتے ہیں اُن کی شستہ گفتگو سے شرافت ٹپکتی ہے۔ یہ اپنے آپ کو بہادر شاہ کی پوت بہو کہتی ہیں اور عجب نہیں کہ ہوں مگر حالت ان کی اس درجہ ردی ہے کہ بھیک مانگ کر پیٹ پالتی ہیں ے

تنگدستی کے سبب جان سے بیزار ہیں ہم + دار پہ کھینچ دے اے چرخ کہ نادار ہیں ہم

اب بھی دہلی میں مرزا نثریا جاہ صاحب کے خاندان کے پس ماندہ لوگ کچھ معقول پنشن پاتے ہیں مگر اُنکی آپس کی نزاع اور کثرتِ شرکا کا نتیجہ یہ ہے کہ ہر ہر شخص کے حصے بخرے ہو گئے ہیں اور وہ رقم جو ایک شخص کے لیئے بھی بہ مشکل کفتی تھی وہ اب گھٹ گھٹا کر دس پر اُتری تو کہیئے کیا رہی، برائے نام۔ علاوہ اس خاندان کے جناب فرخندہ جمال صاحب اور جناب امیر الملک مرزا بلاقی بیگ صاحب دو شاہزادوں کی خدمت میں کمترین کو دیرینہ نیاز حاصل ہے کیونکہ میرے نانا مولوی محمد عبد القادر صاحب خلف جناب مولوی محمد عبد الخالق صاحب جن کا ذکر خیر سرسید کی کتاب آثار الصنادید میں ہے، متوسلانِ شاہی میں سے تھے یہ دونوں صاحب آتے جاتے تھے ان دونوں بزرگوں کو برٹش گورنمنٹ سے کچھ وظیفہ ہے جسکی مقدار نہ اُنہوں نے ظاہر کی نہ میں نے پوچھنا مناسب سمجھا مگر حیدرآباد کے تعلق سے اتنا میں جانتا ہوں کہ مرزا بلاقی صاحب کو سو روپیہ ماہانہ سرکار عالی نظام سے ملتا ہے اور اس دستگیری اور قدر افزائی نے اُنہیں سنبھال دیا اور اسی طرح اور کئی شاہزادوں اور بیگمات کو اُسی منبعِ وجود و کرم ریاستِ ابد مدت سے بطور اشک شوئی کچھ ملتا ہے ے

صدف کو چاہیئے کیا ایک قطرہ چشمۂ یم سے + بجھا لیتا ہے اپنی پیاس کامِ غنچہ شبنم سے

ہے۔ یہ مرزا جواں بخت کی بیٹی اور بہادر شاہ مرحوم کی پوتی ہیں۔ دادا کا تخت تاراج ہونے کے غم میں انھوں نے آج تک شادی نہیں کی۔ غدر کے واقعات نہایت گداز سے بیان کرتی ہیں کہ انسان دل پکڑ کر بیٹھ جائے۔ ان کے ایک بھائی جمشید بخت تھے۔ ۱۲ر جون ۱۹۲۱ء کو ان کا انتقال ہوا مسلمانوں کے عام قبرستان میں مدفون ہوئے ان کی ایک شادی لکھنؤ میں ہوئی تھی جس سے دو لڑکیاں ہیں۔ اور دو شادیاں انھوں نے برہمی عورتوں سے کی تھیں۔ ایک سے ایک لڑکا تین سال کا ہے جسکی والدہ کا بھی انتقال ہو گیا ہے اور اس کے نانا لے کر ہندوستان چلے آئے معلوم نہیں وہ آج کل کہاں ہیں۔ دوسری شادی سے ایک جوان لڑکا ہے جس کا نام سکندر بخت ہے۔ اس اُجڑے دیار کی رونق یہی ہیں۔ انٹرنس پاس ہیں بائیس سال کی عمر ہے جو آتا ہے۔ ان ہی سے ملتا ہے بیچارے نہایت عسرت سے گذر کرتے ہیں۔ باپ کے مرتے ہی گورنمنٹ نے وظیفہ بند کر دیا غریب کو ایک حبہ نہیں ملتا۔ ان کی پھوپی رونق زمانی بیگم کو صرف ڈیڑھ سو ماہوار تنخواہ حیات ملتے ہیں۔ ان کے ساتھ رہکر تنگی سے گذر کرتے ہیں۔ وضع داری کا یہ حال ہے کہ دادا مرحوم (بہادر شاہ) کے زمانے کے بعض ملازمین کو اب تک علیحدہ نہیں کیا۔ اس مکان کے ساتھ ہی یہ شرط ہے کہ وہ رہ سکتے ہیں مگر فروخت نہیں کر سکتے۔ رونق زمانی بیگم کے بعد غالباً مکان بھی چھن جائے گا اور ان تیموری شہزادوں کے لیے تن ڈھانکنے کے لیے کپڑا او پیٹ بھرنے کے لیے لقمہ اور سر چھپانے کیلئے جھونپڑا بھی نہ ہوگا۔ یہ اشعار حسب حال میں اپنی طرف سے پڑھتا ہوں:۔

جن کی عمارتیں فلک سر کشیدہ تھیں + نسلوں میں اُن کے رہنے کو اب جھونپڑا نہیں

جن کے گھروں میں مخمل رومی کے فرش تھے + اب اُن کے پاس بیٹھنے کو بوریا نہیں

تنّور گرم رہتے تھے جن کے شبانہ روز + نوبت یہ ہے کہ چولھے پہ اُن کے توا نہیں

عموماً بادشاہ ہند اور خاصکر سلاطین مغلیہ کی داد و دہش، عطا و بخشش کی مثالیں اس کثرت سے ہیں کہ ان کے لیئے ایک جداگانہ کتاب درکار ہے مگر چونکہ فرمانوں کا زیادہ تر تعلق داد و دہش ہی سے ہے لہذا چند واقعات کا علی سبیل الاختصار پیش کر دینا کوتاہ نظروں کی آنکھیں کھول دے گا اور وہ جان لیں گے داد و دہش اسکو کہتے ہیں۔ سلطان محمد تغلق کے غیر معمولی اور فوق العادت بخششوں کا حال بہت طول طویل ہے لہذا بخوفِ طوالت نظر انداز کرنا پڑا جن کو شوق ہو شوق سے کتب تاریخ ملاحظہ فرمالیں۔

ع آفتاب آمد دلیل آفتاب + اس پرسے ناظرین اس بحر سخاوت کا اندازہ فرمالیں کہ بعض دفعہ ایک ایک دن میں ساڑھے سات لاکھ روپیئے تک دے دیئے ہیں۔

دکن کی بہمنیہ سلطنت (۱۵۲۵-۱۳۴۷ء) کا حال کون نہیں جانتا سلطان احمد شاہ ولی البہمنی نے دار السلطنت بیدر مملکت سرکار عالی نظام میں قلعہ ارک کے اندر ایک عالیشان محل بنوایا تھا جس کا نام تخت محل تھا

جو خود رو گھاس اور جنگل کے کانٹوں سے صاف ہو۔ دس بیس قدم آگے بڑھا اور چھوٹا سا احاطہ نظر آیا جو بانس کی کھپچیوں اور لکڑیوں سے گھرا ہوا تھا۔ اس کے گوشہ میں مجاور کی چھوٹی سی جھونپڑی تھی جس کا چھپر بارش سے سیاہ ہو گیا تھا۔ اس چھوٹے سے احاطے کے اندر دو چار تختے پڑے تھے۔ جو شاید نماز پڑھنے اور تلاوتِ قرآن کے لیئے ہیں۔ اس کے اندر ہی ایک بیری کا درخت ہے اور اس درخت کے نیچے ٹین کی دو چار چادریں ملا کر چار معمولی لکڑیوں کے ستون پر ڈال دی گئی ہیں۔ اس ٹین کے نیچے پرانے گاڑھے کی چھتگیری لگی ہوئی ہے جو شاید مجاور کی کرم فرمائی کی ممنونِ منّت ہے۔ اس کے نیچے تیموری نسل کا آخری چراغ، اکبری جاہ و جلال کی آخری یادگار شاہجہانی شکوہ کا آخری مرقّع اور عالمگیری نسل کا آخری تاجدار اور اُس کی بیگم محو آرام ہیں قبر زمین سے ڈیڑھ فٹ بلند ہوگی۔ تعویذ ذرا چوڑا اسفید پتّھر کا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دونوں قبروں کو ایک کر دیا گیا ہے۔ اس تعویذ پر لکھا ہے۔

ظفر شاہ بہادر شاہ دہلی کا انتقال ہوا۔ ۷ نومبر سنہ ۱۸۶۲ء میں۔ زینت محل بیگم شاہ دہلی کا انتقال ہوا۔ جولائی سنہ ۱۸۶۲ء میں۔

ہم لوگ ایک طرف بیٹھ گئے اور فاتحہ خوانی سے فارغ ہو کر میں نے کہا کہ قبر اس قدر معمولی حالت میں کیوں ہے؟ مجھے بتایا گیا۔ کہ ٹین وغیرہ کا چھپر بھی اب دو تین سال سے پڑا ہے۔ اس سے پہلے یہ قبر بھی بے نام و نشان ہو گئی تھی نشان دہی کے لیئے یہ بیری کا درخت تھا۔ جب مسلمان برہمانے کچھ ایجی ٹیشن کیا تو تیموری تخت کی مالک گورنمنٹ نے مسلمانوں کو اجازت دے دی کہ وہ قبر کا نشان کر سکتے ہیں۔ یہ قبر چھاؤنی اور بڑے پھایہ (مشہور برہمی معبد) کے قریب ہے۔ کچھ اندھیرا ہو گیا۔ اس لیئے ہم لوگ واپس ہوئے اور اس روز اس مکان کی زیارت نہ کر سکے جس میں بہادر شاہ مرحوم نظر بند تھے۔

شہنشاہِ مرحوم کے قید خانہ کی زیارت

ہندوستان واپس آنے سے ایک روز پیشتر اس کا موقعہ ملا کہ ہم آخری شاہِ دہلی کے مسکن کو دیکھ سکیں اور تیموری نسل کے جو بدقسمت افراد وہاں رہتے ہیں اُن سے ملیں۔ اس روز بھی سیٹھ حاجی عثمان غنی صاحب اپنی موٹر لیئے ہمراہ تھے۔ ایک بجے ہم لوگ وہاں پہنچے۔ یہ مکان سنٹرل جیل رنگون کی پشت پر ہے اور صرف ایک سڑک درمیان میں ہے لکڑی کا مکان ہے جو بہت معمولی ہے اور اب تو نہایت بوسیدہ ہو گیا ہے۔ بہادر شاہ کے نوکروں کے حلال خوروں کے مکان اس سے اچھے ہوں گے کئی برس سے اس میں قلعی نہیں اور نہ مرمت کرائی گئی

مرحوم شہنشاہ کی اولاد۔ ستّر برس کی ایک ضعیفہ اس مکان میں رہتی ہیں جن کا نام رونق زمانی بیگم

وعطا سے خالی نہیں جاتا۔ جب ہی خداوند تعالیٰ نے ملک کو خوشحال اور رعایا کو فارغ البال او مالامال کر دیا ہے۔

اِن فرمانوں کا مختصر حال یہ ہے کہ شہنشاہ اکبر سے لے کر دورِ مغلیہ کے آخر زمانے تک کے ہیں۔ میں نے اس سلسلے کو مکمل کرنے کے لئے برٹش ہیپیرڈ یعنی ملکۂ وکٹوریہ قیصرۂ ہند۔ ملکِ معظم ایڈورڈ ہفتم اور ملکِ معظم جارج پنجم کے کچھ فرامین بھی اس کتاب میں شامل کئے ہیں۔

پہلے زمانے میں فنِ خطاطی نے بڑی ترقی کی تھی۔ اُس زمانے میں کئی قسم کے خط رائج تھے نستعلیق نسخ۔ ثلث۔ شفیعہ شکست۔ طغریٰ۔ گلزار۔ غبار۔ اور کیا کیا ہم نواب ان کے نام بھی پوری طرح نہیں جانتے اُس زمانے میں لوگ برسوں خط کی مشق کرتے تھے۔ اُستادوں کے سامنے زانوئے شاگردی تہ کرتے تھے تختیوں پر موٹے قلم سے لکھتے تھے۔ آگے چل کر کاغذ کی وصلیاں بنائی جاتی تھیں اُن پر نہایت صفائی سے آہار دے کر مہرہ کیا جاتا تھا۔ وہ ایسی چمک اٹھتی تھیں کہ منھ دیکھ لو روشنائی کو کئی کئی دن گھوٹا جاتا تھا اور خدا جانے اُس میں کیا کیا ڈالتے تھے کہ صدہا برس تک اُس کی سیاہی اور چمک دمک جوں کی توں باقی رہتی تھی اب کون کرسکتا ہے مگر وضع الشیئ فی غیر محلہ ضروری ہے سطریں سیدھی الفاظ نوک پلک سے درست نشست۔ و کرسی الفاظ معقول۔ جب ہی وہ خط دلوں کو مسرور اور آنکھوں کو روشن کرتا تھا۔ دیکھنے والا پھڑک جاتا تھا۔ اب فنِ خطاطی حرفِ غلط کی طرح مٹا دیا گیا ہے یعنی خوش خطی نہ کوئی ہنر رہا نہ اُس کی ضرورت رہی اب طلباء تمام قابلیت کردڑوں کے حساب کا قاعدہ مالانخل کرنے اور بال کی کھال نکالنے اور ریاضی کی پہیلیاں بوجھنے اور گتھیاں سلجھانے اور تاریخ کے واقعات ازبر کرنے اور اُن کے سن یاد کرنے دنیا بھر کے جغرافئے یعنی ساری خدائی کی بھوسیاں جانے سے ان غریبوں کو فرصت کہاں جو خطاطی کی طرف توجہ کریں ان کے لئے درِ یک سعر و ہزار سودا" بالکل سچ ہے۔ اب لکھنے کا حال یہ ہے کہ لوہے کی نب سے لکھا جاتا ہے جس میں نہ کافی لچک ہے نہ اُن کا قط درست نہ وہ کسی طرح اردو کے لیئے موزوں اس سے بڑھ کے موجد کا اصلی مقصود انگریزی تحریر تھی اور یہاں یہ حال ہے کہ دو دکھو لو تو لکھو لو ہاں۔ قلم بنہ سے بہتر واسطی تلاش کیا جاتا تھا جس میں ریشہ نہ ہو جو عادہ نہ گھسے لچک والا ہو۔ شگاف درست ہو قط محرف ہو فونٹن پین جب سے نکلی ہیں اُس سے لکھنے میں گو آسانی ہو مگر ایک تنکے سے اور اُس سے لکھنا برابر ہے کہ اُس کی نوک پنسل کی طرح گول ہوتی ہے نوک پلک پتلے موٹے سے کچھ بحث نہیں ۔ ہر چہ آید در گھسیٹ۔ غرض تحریر پڑھ لینے سے ہے لیکن پڑھا جانا بھی مدارج رکھتا ہے ایک ایسا صاف لکھا ہوتا ہے کہ اندھا پڑھ لے ایک ایسا گھچ پچ اور گھسیٹ ہے کہ نہ سر نہ پیر لکھیں موسیٰ پڑھیں خدا

اور جس کے کھنڈر اب تک موجود ہیں جو زبانِ حال سے اپنی وسعت اور عظمت کا نشان دے رہے ہیں اس محل کی طیاری پر شیخ آذری اسفرائینی نے ذیل کی رباعی کہی جسے مُلّا اشرف الدین مازندرانی مشہور خوش نویس نے نہایت جلی قلم سے لکھ کر بادشاہ کے حضور میں گذرانا۔ یہ رباعی اب تک اُس محل کے روکار پر موجود ہے۔ وہو ہذا۔ رباعی

حبذا قصرِ مشید کز فرطِ عظمت ٭ آسماں شُدہ از پایۂ ایں درگاہ است
آسماں ہم نہ تواں گفت کہ ترکِ ادب است ٭ قصرِ سلطانِ جہاں احمد بہمن شاہ است

بادشاہ نے شاعر کو مالامال کر دیا۔ بادشاہ کی قدر دانی دیکھیئے کہ شیخ آذری اس قدر مقربِ بارگاہ سلطانی اور مورد مراحم خسروانی تھا کہ گھڑی بھر کو اُس کی جدائی گوارا نہ تھی آخر کار اُس نے شہزادہ علاء الدین سے سفارش کرائی اور عرض کر ایا کہ اگر مجھے وطن جانے کی اجازت مل جائے توجِ اکبر کا جس کا میں نے ارادہ کیا ہے) آدھا ثواب حضور کی خدمتِ اقدس میں پیش کروں گا۔ بادشاہ بہت خوش ہوا اور خزانچی کو بلا کر حکم دیا کہ چالیس ہزار تنگۂ سفید (جو ایک تولہ نقرۂ خالص کا ہوتا ہے) دیا جائے۔ شیخ تنگوں کا اتنا بڑا ڈھیر دیکھتے ہی بے ساختہ پکار اٹھا لا یحمل مطایا کم عطایا کم (حضور کی اس قدر گراں بہا عطیئے کو آپ کے مویشی بھی اُٹھا نہیں سکتے) بادشاہ ہنسا اور فرمایا "بیس ہزار تنگے اور دو" اس کے علاوہ خلعتِ خاصہ اور پانچ غلام ہندی دیکر رخصت کیا۔

مآثر الامراء میں عبد الرحیم خانِ خاناں کی نسبت لکھا ہے کہ "مکرر شعراء را در صلہ بزر بسرخ سنجید۔ روزے ملّا نظیری گفت "یک لک روپیہ چہ قدر تودہ می شود؟ نہ دیدہ ام" فرمود از خزانہ بیارند و چوں جمع کردند ملّا گفت "شکر اللہ کہ بسبب نواب ایں قدر زر دیدم" فرمود کہ "ہمہ بہ ملّا بدہند" یہ ایک وزیر کا حوصلہ تھا رہی بادشاہوں کی جود و عطا وہ تو بے حد لا تحصیٰ ولا تعد تھی۔ دور کیوں جائیے۔ ؎

ترا دیدہ یوسف را شنیدہ۔ شنیدہ کے بود مانند دیدہ۔ غفران مکان حضور پُر نور نواب میر محبوب علی خاں بہادر جعل اللہ الجنۃ مثواہ بادشاہِ دکن کی داد و دہش کیا کچھ کم تھی؟ داغ صاحب کو جب سرفرازی ہوئی تو ایک دم پچاس ہزار روپیہ کی بھاری رقم اس طرح دے دی گویا کچھ بات ہی نہ تھی۔

بادشاہِ حال حضور پُر نور نواب میر عثمان علی خاں بہادر خلد اللہ ملکہٗ وسلطنتہٗ بمصداقِ الولد سر لابیہ وہ بھی غفران مکان سے اس امر میں کچھ کم نہیں بلکہ زیادہ ہی ہیں۔ ابھی سلطان ٹرکی کے لیئے تین سو پونڈ ماہانہ مقرر فرمایا ہے۔ شہزادہ محمد عمر خاں خلف امیر عبد الرحمن خاں مرحوم شاہِ افغانستان کے نام پانسو روپیئے ماہوار کی اجرائی انہیں دنوں ہوئی ہے اور کوئی دن ایسی بخشش

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
فہرست فرامین سلاطین							**متعلق درگاہ اجمیر شریف**					
نمبر سلسلہ	قسم حکم	بعہد سلطنت	موسومہ	صاحب فرمان	محل عطا	تاریخ و ماہ	سنہ جلوس	سنہ ہجری	سنہ عیسوی	خلاصۂ فرمان	صفحۂ کتاب	کیفیت
۱	فرمان	جلال الدین محمد اکبر بادشاہ	حکام و عمال و متصدیان	شیخ حسین	موضع ہیڑہ	×	×	×	×	عطائے معاش یک لک تنکہ	۱	
۲	فرمان	جلال الدین محمد اکبر بادشاہ	وکلا و حاکم و متعہدان اجمیر	خواجہ حسین	درگاہ شریف	ذی قعدہ	×	سنہ ۹۶۹ھ	سنہ ۱۵۶۱ء	ممانعت تدفین اموات	۱	
۳	فرمان	"	شیخ حسین سجادہ نشین	شیخ حسین سجادہ نشین	"	شعبان	(۵)	سنہ ۹۶۷ھ	سنہ ۱۵۶۱ء	درباب اہتمام لنگرخانہ	۲	
۴	فرمان	محمد نور الدین جہانگیر	حکام و عمال	شیخ حسین	"	×	×	سنہ ۱۰۲۱ھ	سنہ ۱۶۱۲ء	منصبِ تولیت	۳	
۵	فرمان	"	"	"	"	×	×	سنہ ۱۰۲۶ھ	سنہ ۱۶۱۷ء	تولیت و اثبات اولاد	۴	
۶	فرمان	"	"	شیخ علیم الدین	موضع گیلوتہ	۱۵ شہریور	(۲۲)	سنہ ۱۰۳۶ھ	سنہ ۱۶۲۶ء	عطائے موضع گیلوتہ ندوسوش	۸	
۷	فرمان	محمد شہاب الدین شاہجہان بادشاہ غازی	"	شیخ ولی محمد	درگاہ شریف	ربیع الاول	(۲)	سنہ ۱۰۳۹ھ	سنہ ۱۶۲۹ء	عطائے منصب سجادگی	۹	

ٹانک ٹوٹیے مار اکرو۔ ہم نے ایک فوٹو عبدالرشید خوش نویس کی تحریر کا دیا ہے اُس زمانے کے لکھے
آج کے کج مج خط سے بشوق ملالیں آج کل کا خط تو مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے روشنائی میں ٹھڑی ہوئی
[illegible] معلوم دیتی ہیں

چراغِ مردہ کجا شمعِ آفتاب کجا + ببیں تفاوتِ راہ از کجاست تا بکجا

رہی املا اُس کی اور بھی مٹی پلید ہے۔ ایک صاحب نے آگرہ کے مشہور رئیس مرزا عرفان علی بیگ صاحب کو خط لکھا اور ارفان علی لکھا۔ محرر سے کہا گیا کہ صحیح املا ع سے ہے۔ جواب یہ ملا کہ ع۔ الف تو میں جانتا نہیں غرض تو خط کے صحیح ٹھکانے پر پہنچ جانے سے تھی۔ میری تحریر کی صحت کا یہی کافی ثبوت ہے کہ آپ کو خط پہنچ گیا۔ چلو چھٹی ہوئی۔ ع ایں ہم اندر عاشقی بالائے غمہائے دگر۔ ان فرامین کی خطاطی پر بے اختیار دل لوٹ جاتا ہے۔ تحریر ایسی خوبصورت جیسے کہ موتی جڑ دیئے ؎

دیکھ کر ہوتی ہے تسکین وہ پیارا خط ہے + نسخۂ دردِ جگر ہے کہ تمھارا خط ہے +

وہ مثل عارضِ معشوق گھٹا ہوا چمکدار مطلا کاغذ۔ وہ قلم جیسے قلم قدرت کہیے تو بجا ہے وہ نوک پلک وہ نشستِ الفاظ اب کہاں۔ روشنائی ایسی کہ حورانِ بہشتی کے سوا مردمکِ چشم سے مقابلہ کرے صدہا سال تک اس کی چمک دمک میں ذرا فرق نہ آئے شنجرف کو دیکھئے دلِ عشاق کا خون کر رہی ہے جس کا وہ چہچہاتا ہوا سرخ رنگ عقل کو دنگ کرتا ہے ؎

آں حسنِ دلرباست کہ ہنگامِ دیدنش + بے دست و پا شود دل و بے اختیار چشم

خدا جانے وہ کاتب کیسے تھے اُن کی خطاطی قدرتِ خدا کا نمونہ ہے ؎

خطت می بینم و گردِ سوادِ نامہ می گردم + فدائے جنبشِ آں دست و طرزِ خامہ می گردم

علاوہ خط کی خوبی کے عبارت کی بندش ایسی مسجع اور مقفّٰی اور فصیح و بلیغ کہ اب دیکھنے میں نہیں آتی ؎

قافیہ سنجاں کہ علم برکشند　گنجِ دو عالم بقلم درکشند
خاصہ کلیدے کہ درِ گنج راست　زیرِ زبانِ مردِ سخن سنج راست

میں امید کرتا ہوں کہ ناظرین اس مجموعۂ بے نظیر کو دیکھ کے بشیرؔ کے حق میں دعائے خیر فرمائیں گے

تیری جناب میں آیا ہوں یا الٰہ نہ پوچھ
یہی کہ بخش دے اور مجھ سے تو گناہ نہ پوچھ
(کلیم)

خاکسار بشیر الدین احمد غفرلہٗ

۲۶ جنوری ۱۹۲۶ء

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۷	فرمانچہ	محمد شاہ بادشاہ غازی	گماشتہائے جاگیرداران	مسماۃ بی بی کمال	درگاہ شریف	۲۹ جمادی الثانی	(۱۳)	سنہ ۱۱۴۳ھ	سنہ ۱۷۳۰ء	عطائے عیسگہ اراضی درحویلی اجمیر شریف	۲۹	
۱۸	فرمانچہ	"	"	سید ظہیر الدین وغیرہ	پرگنہ اجمیر	۰ ذیقعد	(۲۳)	سنہ ۱۱۵۴ھ	سنہ ۱۷۴۱ء	عطائے یومیہ پانزدہ آنہ از اوقاف روضہ	۳۰	
۱۹	فرمان	ابو المظفر جلال الدین محمد شاہ عالم بادشاہ	عمال و متصدیان	امام الدین با فرزندان	موضع گنگوانہ وغیرہ	یکم محرم الحرام	(۱۱)	سنہ ۱۱۸۴ھ	سنہ ۱۷۷۰ء	معاش التمغا	۳۱	
۲۰	فرمان	"	"	"	موضع ناندپرگنہ حویلی اجمیر شریف	۱۱ ربیع الاول	(۱۱)	سنہ ۱۱۸۴ھ	سنہ ۱۷۷۰ء	عطائے معاش موضع ناند مع مزرعہ رام پور بطور التمغا	۳۲	
۲۱	شقہ	ابو البرکات معین الدین اکبر شاہ ثانی بادشاہ	صوبۂ اجمیر سرکار انگریزی	×	اجمیر		×	×	×	درباب انتظام درگاہ شریف مشمولۂ مثل نمبر (۱۲۰) محافظ خانہ	۳۶	ان دونوں تحریروں میں سنہ نہیں ہے۔
۲۲	شقہ	اکبر شاہ ثانی بادشاہ	"	×	اجمیر		×				۳۸	اس بادشاہ کی مدت سلطنت سنہ ۱۲۲۱ھ / ۱۸۰۶ء سے سنہ ۱۲۵۳ھ / ۱۸۳۷ء تک ہے۔

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۸	فرمان	محمد شہاب الدین شاہجہان بادشاہ غازی	حکام وعمال	اولاد حضرت خواجہ بزرگ	موضع گناہیڑہ	۱۲ مہر ماہ الٰہی	(۴)	سنہ ۱۰۴۱ھ	سنہ ۱۶۳۱ء	عطائے معاش گناہیڑہ	۱۰	
۹	فرمان	″	″	متولیان	درگاہ شریف	۱۲ رجب المرجب	(۱۲)	سنہ ۱۰۵۰ھ	سنہ ۱۶۴۰ء	منصب سجادگی	۱۱	
۱۰	فرمان	″	″	اولاد شیخ علم الدین	موضع دلواڑہ	ذی الحجہ	(۱۶)	سنہ ۱۰۵۲ھ	سنہ ۱۶۴۲ء	عطائے موضع دلواڑہ	۱۴	
۱۱	فرمان	ابو العدل غوث الدین عالمگیر بادشاہ غازی	″	پسران میر شہاب الدین وغیرہ	موضع بدھ گاؤں پرگنہ دحویلی اجمیر	۲۶ محرم	(۳)	سنہ ۱۰۷۰ھ	سنہ ۱۶۵۹ء	عطائے معاش موضع بدگاؤں	۱۶	
۱۲	فرمان	ابو العدل غوث الدین عالمگیر بادشاہ غازی	حکام وعمال	امام الدین سجادہ	موضع اڑکہ پرگنہ حویلی اجمیر	صفر المظفر	(۵)	سنہ ۱۰۷۲ھ	سنہ ۱۶۶۱ء	عطائے معاش موضع اڑکہ	۱۹	
۱۳	چٹھی فرمان	شاہ عالم بہادر شاہ بادشاہ	سجادہ صاحب	شیخ سراج الدین	موضع گیلوتہ پرگنہ نرائنہ	۲۵ ربیع الآخر	(۴)	سنہ ۱۱۲۲ھ	سنہ ۱۷۱۰ء	عطائے منصب سجادگی روضہ منورہ متعلق معاش موضع گیلوتہ	۲۲	
۱۴	چٹھی فرمان	محمد شاہ بادشاہ غازی	سید محمد حسن	سید محمد حسن وغیرہ	درگاہ شریف	۴ شوال	(۱)	سنہ ۱۱۳۱ھ	سنہ ۱۷۱۸ء	تقرر یومیہ نیم روپیہ	۲۴	
۱۵	چٹھی فرمان	″	شیخ منیر الدین	شیخ منیر الدین	″	غرہ رجب	(۲)	سنہ ۱۱۳۲ھ	سنہ ۱۷۱۹ء	سجادگی درگاہ شریف	۲۵	
۱۶	″	″	مسماۃ بی بی کمال	مسماۃ بی بی کمال	″	۱۶ محرم	(۹)	سنہ ۱۱۳۹ھ	سنہ ۱۷۲۶ء	عطائے [illegible] زمین در حویلی اجمیر شریف	۲۷	

فرامین جہانگیری

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۲۲۸	فرمان	ابو المظفر نور الدین محمد جہانگیر بادشاہ	حکام و عمال	لالہ مصر	مہرپور سرکار خیرآباد	آبان	(۹)	سنہ ۱۰۲۳ھ	سنہ ۱۶۱۴ء	عطائے دولبست دہ بیگہ اراضی	۴۴	سلیم گڈھ اور نور گڈھ بھی کہتے ہیں اور مسجد درگاہ قطب صاحب ۱۰۵۵ھ سنہ ۱۶۴۵ء میں ہوائی سنہ جلوس (۴۹) ٹھیک بلحاظ ہجری سنہ ۱۰۲۳ھ نقل جناب مظفر حسین خاں صاحب رئیس شاہ آباد کے قلم کی ہے۔ غالباً سنہ کی نقل کرنے میں کچھ سہو ہوا ہے۔
۲۲۹	فرمان	″	″	ملا جاماسپ ملا ہوشنگ فارسی با فرزندان	قصبہ نوساری سرکار سورت	ا ارشہریور	(۱۳)	سنہ ۱۰۲۷ھ	سنہ ۱۶۱۸ء	عطائے معاش موازی یک صد بیگہ اراضی بگز الٰہی از قصبہ نوساری سرکار سورت بطور مدد معاش	۴۵	
۲۳۰	فرمان	″	″	فیروز خاتون زوجہ سید محمود	پرگنہ سکیت	اسم خورداد ماہ الٰہی	(۱۰)	سنہ ۱۰۲۴ھ	سنہ ۱۶۱۵ء	عطائے پنجاہ بیگہ اراضی مدد معاش	۴۷	
۲۳۱	فرمان	″	″	مسماۃ اور بانو دختر مبارک	پرگنہ پانی پت سرکار دہلی	شہریور الٰہی	(۱۸)	سنہ ۱۰۳۲ھ	سنہ ۱۶۲۲ء	عطائے اراضی سی بیگہ زمین	۴۸	
۲۳۲	فرمان	″	نواب شیخ فرید	نواب ممدوح	×	۲۰ فروری	(۲۱)	سنہ ۱۰۳۵ھ	سنہ ۱۶۲۵ء	عطائے موازی چہار ہزار بیگہ زمین بطور مدد معاش	۵۰	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
				خاندانِ سلاطین خلجی								یہ تحریر اور اس کا جواب جو ذیل میں درج ہے ایک مطبوعہ اردو کتاب سے نقل کیا گیا ہے یہ واقعہ ۷۰۳ھ مطابق ۱۳۰۲ء کا ہے۔
۲۳	فرمان [۱]	سلطان علاؤالدین خلجی	راجہ رتن سین راجہ چتوڑ	راجہ موصوف	×	×	×	۷۰۳ھ	۱۳۰۲ء		۳۹	
	عرضی جوابی [۲]	راجہ رتن سین راجہ چتوڑ	سلطان علاؤالدین خلجی	بادشاہ موصوف	×	×	×	〃	〃		۴۰	
				خاندانِ سلاطین سور								
۲۴	فرمان	ابوالمظفر سلطان سلیم شاہ غازی	حکام و عمال	شیخ علیم اللہ وغیرہ	پرگنہ باڑی سرکار لکھنو	۲ مہر ماہ الٰہی	(۴۹)	۱۰۱۲ھ	۱۶۰۳ء	عطائے موازی دو صد بیگہ اراضی	۴۰	اسی بادشاہ کو اسلام شاہ بھی کہتے ہیں یہ ۹۵۲ھ ۱۵۴۵ء سے ۹۶۰ھ ۱۵۵۲ء
				فرامین اکبری								
۲۵	فرمان	ابوالفتح جلال الدین محمد اکبر بادشاہ	حکام کرام و عمال	درگاہ حضرت شاہ نجم الحق	قصبۂ سہنت و دہلی صوبہ سرکار	۵ بہمن ماہ اسفندارمہ الٰہی	(۵)	۹۶۷ھ	۱۵۵۹ء	عطائے اراضی اللہ کے لہ بسکہ و نقد ۸ لبوہ یومیہ بابت شب چراغ و لنگر خانۂ درگاہ۔	۴۱	تک حکمراں رہا کل مدت سلطنت (۸) سال دو ماہ دس دن ہے اور اس نے (۵۸) سال (۳) ماہ چند دن کی عمر میں وفات پائی
۲۶	فرمان	ایضاً	راجہ سوہن لال وزیر اعظم	راجہ موصوف	×	×	(۲۰)	۹۸۴ھ	۱۵۷۶ء	عطائے خطاب راجگی و بہادری و معتمدگی و جنگی	۴۲	(۴۹) سنہ جلوس مطابق ۱۰۱۲ھ لکھا ہے جو اکبر بادشاہ کا زمانہ ہوتا ہے
۲۷	خوشخط دستخط	خان اعظم مرزا کوکلتاش	درجواب فرمان اکبر بادشاہ	×	×	×	×	×	×	منقول از دربار اکبری	۴۳	سلیم شاہ نے ۹۵۳ھ ۱۵۴۶ء میں بعہد نور الدین جہانگیر بادشاہ ایک پل بنوایا جسے

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
(۱) ۳۸ (۲)	مکتوب / جواب مکتوب	شاہ جہاں بادشاہ / سلطان محمد عادل شاہ	سلطان محمد عادل شاہ / شاہ جہاں بادشاہ	سلطان محمد عادل شاہ / شاہ جہاں بادشاہ	بیجاپور / دہلی	× / ×	× / ×	× / ×	× / ×	× / ×	۵۴ / ۵۵	شاہ جہاں کا زمانہ (سنہ ۱۰۳۶ھ/ ۱۶۲۷ء تا سنہ ۱۰۶۶ھ/ ۱۶۵۶ء) کا ہے بادشاہ نے سلطان محمد عادل شاہ کو جس کا زمانہ (سنہ ۱۰۳۷ھ/ ۱۶۲۷ء تا سنہ ۱۰۶۷ھ/ ۱۶۵۶ء) ہے خط ڈانٹ کے لکھا تھا وہ اور محمد عادل شاہ کا جواب دونوں درج ہیں دونوں خطوں میں نہ سنہ ہے نہ تاریخ۔
۳۹	قطعہ نوشتہ	آقا عبدالرشید	″	″	″	×	×	×	×	×	۵۵	
					فرامین اورنگ زیب							
۴۰	فرمان	ابوالمظفر محی الدین اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ غازی از طرف شاہزادہ محمد اعظم شاہ	پیڈیا نایک راجہ بیدر شوراپور مملکت سرکار نظام	راجہ موصوف	شوراپور ضلع گلبرگہ شریف	رمضان المبارک	(۱)	سنہ ۱۰۶۸ھ	سنہ ۱۶۵۷ء نصرت آباد	عطائے سردیسکھی	۵۷	
۴۱	فرمان	اورنگ زیب	ابوالحسن	ہنود شہر بنارس	بنارس	۱۵ جمادی الثانیۃ		سنہ ۱۰۶۹ھ	سنہ ۱۶۵۸ء	تصفیہ قضایائے ہنود متعلق بہ معابد بنارس	۵۹	یہ قطعہ جس کا فوٹو بطور خطاطی ہم نے دیا ہے آقا عبدالرشید نے لکھ کر شاہ جہاں بادشاہ کے حضور میں گزرانا تھا۔
۴۲	فرمان	″	حکام و عمال	عائشہ بی	ہیبت پور صوبہ لاہور	۱۲ رجب				عطائے دہ بیگہ آراضی	۶۱	
۴۳	فرمان	نواب دلیر خاں بہادر اورنگ زیب بہ محمد جعفر [illegible]	جوزخاں مرزا راجہ جے سنگھ والئ جے پور	راجہ موصوف	جے پور	شعبان				متعلق گرفتاری دارا شکوہ	۶۲	
۴۴	پروانہ	″	حکام و عمال متصدیان حال و مستقبل	پرتاب مل قانونگو	دلیر نگر عرف [illegible] پرگنہ [illegible] سرکار لکھنؤ	۴ محرم		سنہ ۱۰۰[illegible]ھ	سنہ ۱۶۵[illegible]ء	واگذاشتن [illegible]	۶۳	

فرامین شاہجہانی

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۳۳	فرمان	شہاب الدین محمد شاہجہان بادشاہ غازی	نواب شیخ فرید	نواب موصوف	موضع اہدولی	۲۴ ...	(۹)	سنہ ۱۰۴۵ھ	سنہ ۱۶۳۵ء	تنبیہ نمودن مفہوران	۵۱	
۳۴	فرمان	؍؍	حکام و عمال	شیخ فتح محمد خویش ملا عبد اللطیف سلطانپوری	سرکار سنبل سرکار بدایوں	۱۰ رمضان	(۱۸)	سنہ ۱۰۵۴ھ	سنہ ۱۶۴۴ء	سرفرازی خدمت صدارت سرکار سنبل و سرکار بدایوں و مبلغ دو روپیہ روزینہ از خزانہ اکبرآباد	۵۱	
۳۵	فرمان	؍؍ مہری داراشکوہ	نواب شیخ فرید خاں	نواب موصوف		۲۷ رجب	(۲۲)	سنہ ۱۰۵۹ھ	سنہ ۱۶۴۹ء	چونکہ تم سے وہاں کے لوگ راضی نہیں ہیں لہذا یہاں آجاؤ یا فتح پور چلے جاؤ	۵۲	
۳۶	فرمان	شہزادہ داراشکوہ	راجہ ٹوڈرمل	شیخ اللہ داد نواسہ ملا عبد اللطیف	سلطانپور	۲۰ محرم		سنہ ۱۰۶۰ھ	سنہ ۱۶۵۰ء	تملیک نامہ یک قطعہ باغ و کٹرہ دکاکین	۵۳	
۳۷	بیعنامہ	مانو مسماۃ روپ چند وغیرہ	نواب دلیر خان	نواب دلیر خاں	موضع نہرولہ پرگنہ شاہ آباد	۹ رجب	×	سنہ ۱۰۶۰ھ	سنہ ۱۶۵۰ء	بیعنامہ موضع نہرولہ پرگنہ حویلی شاہ آباد بعوض مالہ عــــہ فروخت کی	؍؍	

۵۲	سند	نواب دلیر خاں	محمد مصطفیٰ	شیخ مصطفیٰ وغیرہ	پرگنہ سندیلہ سرکار لکھنؤ	۱۹ شوال	(۱۲)	سنہ ۱۰۸۰ھ	سنہ ۱۶۶۹ء	عطائے موازی پنجاہ بیگہ زمین بگز الٰہی بطور مدد معاش	۷۷	
۵۳	سند	نواب دلیر خاں	متصدیان مہمات حال و استقبال	فیروز و الہ بخش چوبداران	شاہ آباد موضع ہردوئی	غرہ محرم	×	سنہ ۱۰۸۷ھ	سنہ ۱۶۷۶ء	عطائے پنج بیگہ اراضی پختہ برائے آبادی	۷۸	
۵۴	منشور حال	نواب کمال خاں در عہد اورنگ زیب	باشندگان دہلی	باشندگان دہلی	باشندگان حویلی شاہ جہان آباد موضع نہردلہ دہلی	۱۱ رمضان المبارک	×	سنہ ۱۰۸۷ھ	سنہ ۱۶۷۶ء	تصدیق درباب حقیت موضع نہردلہ	۷۹	
۵۵	سند	نواب دلیر خاں	متصدیان مہمات حال و استقبال شاہ آباد	شیخ محمد مراد و شیخ ہدایت اللہ و شیخ ستور فرزندان حضرت شیخ محمد مہدی	موضع جوگی پور و کنہرپور پرگنہ شاہ آباد	۱۰ رمضان المبارک	×	سنہ ۱۰۸۷ھ	سنہ ۱۶۷۶ء	بحالی موضع جوگی پور و کنہر کہ در وجہ نذر و وطن شیخ محمد مہدی مقرر بودہ	۸۰	
۵۶	فرمان	اورنگ زیب	حکام و عمال	شیخ ہدایت اللہ قادری	کنہرپور و جوگی پور پرگنہ بالی سرکار جہان آباد صوبہ اودھ	۵ صفر	(۲۰)	سنہ ۱۰۸۸ھ	سنہ ۱۶۷۷ء	عطائے مدد معاش	۸۱	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۴۵	پروانہ	لبعہد اورنگ زیب	حکام وعمال	مسماۃ عجیبہ وغیرہ متعلقان مولوی ثناء اللہ لدمولوی حبیب اللہ	موضع لونڈری وغیرہ پرگنہ پانی پت	۱۹ رجب	(۳)	سنہ ۱۰۷۰ھ	۱۶۵۹ء	مدد معاش مسماۃ معصومہ بی بنام عجیبہ وغیرہا	۶۳	
۴۶	پروانہ	"	شیخ فرید المخاطب بہ احتشام خاں و اخلاص خاں صوبہ دار بنگالہ و بدایوں	نواب موصوف	بنگالہ	۸ آبان	(۴)	سنہ ۱۰۷۱ھ	۱۶۶۰ء	ترک منصب بیا اور گوشہ نشینی سے باز رکھنے کے لیے	۶۸	
۴۷	فرمان	"	نواب دلیر خاں	نواب موصوف	سرکار خیرآباد صوبہ اودھ	۲۰ ذیحجہ	(۵)	سنہ ۱۰۷۲ھ	۱۶۶۱ء	عطائے جاگیرات	۶۹	
۴۸	"	"	حکام وعمال	مسماۃ صاحب دولت وغیرہ	پرگنہ بہت سرکار سہارنپور	۱۴ ربیع الاول	(۵)	سنہ ۱۰۷۳ھ	۱۶۶۲ء	عطائے یک صد بیگہ اراضی بطور مدد معاش	۷۵	
۴۹	"	"	"	محمد باقر نبیرہ عبد اللطیف	لاہور	۱۹ شعبان	(۶)	سنہ ۱۰۷۴ھ	۱۶۶۳ء	بعطائے یومیہ یک روپیہ از خزانۂ لاہور	۷۶	
۵۰	سند	نواب دلیر خاں	متصدیان مہمات حال و استقبال	میکو چودھری بازار شاہ آباد	پرگنہ پالی	صفر	x	سنہ ۱۰۷۷ھ	۱۶۶۶ء	عطائے موازی پنجاہ بیگہ بگز الٰہی	۷۶	
۵۱	سند	اورنگ زیب	گماشتہائے جاگیرداران و کروڑیان	شیخ کریم اللہ وغیرہ	پرگنہ سندیلہ سرکار لکھنو	۱۴ شعبان	(۱۲)	سنہ ۱۰۸۰ھ	۱۶۶۹ء	مدد معاش موازی صد بیگہ	۷۷	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۶۴	سند	اورنگ زیب بادشاہ از طرف خیر اندیش خاں،	منصدیان مہمات پالی سرکار خیرآباد	پیرزادہ شیخ ہدایت اللہ عرف شیخ مٹھو صاحب قادری	شہرپور و جوگی پور	جمادی الاول	(۲۷)	۱۰۹۵ھ	۱۶۸۳ء	مدد معاش موضع کنھرپور و جوگی پور	۹۲	
۶۵	سند	اورنگ زیب عن الصدارت العلیۃ العالیہ	گماشتہائے منصدیان	شیخ محمد فضل اللہ	اوجین صوبہ مالوہ	۱۲ رمضان	×	۱۰۹۶ھ	۱۶۸۴ء	سند مفتی گری	۹۳	
۶۶	فرمان	اورنگ زیب عالمگیر مہری خواجہ کمال الدین خاں	منصدیان پرگنہ شاہ آباد	شیخ قیام الدین جیو	شاہ آباد	۱۰ ذیقعد	×	۱۰۹۶ھ	۱۶۸۴ء	موازی ـــ بیگہ زمین مزروع بنگر الٰہی جہت باغ	۹۳	
۶۷	فرمان	اورنگ زیب عالمگیر مہری نواب کمال الدین خاں	عبدالرسول خاں از اغوائے شیخ قیام الدین جیو	عبدالرسول خاں	شاہ آباد	۱۷ ذیقعد	×	۱۰۹۶ھ	۱۶۸۴ء	عطائے پنجاہ اراضی مزروع	۹۵	
۶۸	فرمان	اورنگ زیب	نواب کمال الدین خاں	ورثائے پیرلیزخاں مرحوم	شاہ آباد عرف انگنی وغیرہ	۱۴ شوال	(۲۹)	۱۰۹۷ھ	۱۶۸۵ء	عطائے بست و شش مواضع مع مزروعات	۹۵	
۶۹	سند	نواب کمال الدین خاں	منصدیان حال و استقبال	اسمٰعیل خاں	قصبہ شاہ آباد وغیرہ ضلع ہردوئی	۱۲ رمضان المبارک	(۳۰)	۱۰۹۷ھ	۱۶۸۵ء	عطائے ـــ اراضی پختہ برائے آبادی	۹۹	
۷۰	سند	اورنگ زیب	نواب کمال الدین خاں	نواب موصوف	پرگنہ شاہ آباد سرکار خیرآباد	۲۷ ربیع الثانی	(۳۱)	۱۰۹۸ھ	۱۶۸۶ء	بحالی جاگیرات پرگنہ شاہ آباد	۹۹	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۵۷	سند	نواب دلیرخاں	منصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ پالی از شاہ آباد سرکار خیرآباد	شیخ عمور خاں	موضع پنپور از شاہ آباد	۱۰ رمضان المبارک		سنہ ۱۰۹۰ھ	۱۶۷۹ء	انعام التمغا	۸۳	
۵۸	سند	″	″	″	موضع کاپنور از شاہ آباد	۵ رمضان المبارک	×	سنہ ۱۰۹۱ھ	۱۶۷۹ء	عطائے باغ موضع ادھرپنور	۸۴	
۵۹	فرمان	″	گماشتہائے جاگیرداران و کروریان	امین اللہ خاں با فرزندان	موضع مہرنیا پرگنہ سندیلہ سرکار لکھنئو	۴ رمضان المبارک	(۲۴)	سنہ ۱۰۹۲ھ	۱۶۸۱ء	عطائے موضع مہرنیا بطور مدد معاش	۸۵	
۶۰	فرمان	اورنگ زیب	شاہزدہ خاں	شہزدہ خان	بیجاپور ملک دکن	۷ رجب	(۲۴)	سنہ ۱۰۹۳ھ	۱۶۸۲ء	سیواجی کی بغاوت فروکرنے کے متعلق	۸۶	
۶۱	پروانہ	شہر بانو بیگم عرف بادشاہ بی بی	×	×	×	۱۲ رجب	×	×	×	″	۸۷	
۶۲	فرمان	اورنگ زیب	دیوان عظمت اللہ خاں با فرزئی	دیوان موصوف	پرگنہ پالی سرکار خیرآباد	۲۲ رمضان المبارک	(۲۵)	سنہ ۱۰۹۳ھ	۱۶۸۲ء	عطائے یکصد ولست بیگہ زمین	۸۸	
۶۳	پروانہ	نواب دلیرخاں مہری قاضی ولی اللہ	منصدیان حال و استقبال	منصدیان حال و استقبال	پرگنہ سانڈی سرکار خیرآباد	۱۴ محرم	×	سنہ ۱۰۹۴ھ	۱۶۸۲ء	عطائے موازی [illegible] در مدد معاش فقرا و خلفا شیخ محمد مہدی قادری	۹۱	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۷۹	فرمان	اورنگ زیب بتوسط شہزادہ اعظم شاہ	چکنا نایک	جکنّا نایک	چنیاپور	۱۸ ربیع الاول	(۳۶)	سنہ ۱۱۰۴ھ	سنہ ۱۶۹۲ء	بہ عفو قصور	۱۱۴	
۸۰	فرمان	″	″	″	″	غرہ ذیقعد	(۳۶)	″	″	عطائے نشان مرحمت فرزواں محلّی بہ پنجۂ خاص	۱۱۵	
۸۱	فرمان	″	چودھریان و قانون گویان وغیرہ	نواب کمال الدین خاں	پرگنہ سیندھا سرکار کالنجر	۲۵ ربیع الاول	(۳۷)	سنہ ۱۱۰۵ھ	سنہ ۱۶۹۳ء	عطائے جاگیر سرکار کالنجر	۱۲۰	
۸۲	خط	اورنگ زیب	شہزادہ محمد اکبر	شہزادہ موصوف	مارواڑ	×	×	سنہ ۱۱۰۵ھ	سنہ ۱۶۹۵ء	خط تنبیہ بنام شاہزادہ درباب بغاوت راٹھوران	۱۲۰	
۸۳	عرضداشت	شاہزادہ محمد اکبر	اورنگ زیب	اورنگ زیب	دہلی	×	×	″	″	شاہزادے کا جواب	۱۲۲	
۸۴	تحریر دستخطی و مہری و دست قلم عالمگیر	اورنگ زیب	شاہزادہ محمد اکبر	شاہزادہ موصوف	مارواڑ	×	×	″	″	بادشاہ کا آخری جواب	۱۲۶	
۸۵	سند معافی	نواب کمال الدین خاں	متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ شاہ آباد	اہلیہ میر سید احمد گیلانی	موضع جموا پرگنہ شاہ آباد	۱۴ رجب المرجب	×	سنہ ۱۱۰۸ھ	سنہ ۱۶۹۶ء	سند مسماۃ در موضع جموا	۱۲۷	
۸۶	فرمان	اورنگ زیب	نواب کمال الدین خاں	نواب موصوف	×	۱۹ ذیقعد	(۴۰)	سنہ ۱۱۰۸ھ	سنہ ۱۶۹۶ء	شہزادہ محمد معظم شاہ کے ساتھ لاہور جانے کے لیے	۱۲۸	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۷۱	فرمان	اورنگ زیب عالمگیر بمہری نواب کمال الدین خاں	متصدیان مہمات حال واستقبال پرگنہ شاہ آباد	شیخ قیام الدین جیو	شاہ آباد	۴ جمادی الاول	×	سنہ ۱۰۹۹ھ	سنہ ۱۶۸۷ع	عطائے یکصد بیگہ آراضی	۱۰۲	
۷۲	سند	نواب کمال الدین خاں	تاج خاں	تاج خاں وغیرہ	پرگنہ شاہ آباد	۲۵ صفر	×	×	×	عطائے چہل بیگہ آراضی پختہ برائے سکونت و آبادی	۱۰۳	اس میں سن نہیں ہے
۷۳	سند	اورنگ زیب من جانب کمال الدین خاں	دیوان مبارک	دیوان نند کور	دلیر گنج	ربیع الثانی	(۳۲)	سنہ ۱۱۰۰ھ	سنہ ۱۶۸۸ع	سند چودھرایت	۱۰۳	
۷۴	پروانہ	نواب کمال الدین خاں (بعہد اورنگ زیب)	متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ شاہ آباد	شیخ عبدالستار	پرگنہ پانی	۱۲ رجب	(۳۲)	سنہ ۱۱۰۰ھ	سنہ ۱۶۸۸ع	عطائے موازی دوصد بیگہ زمین بنجر از پرگنہ پانی بطور مدد معاش	۱۰۴	
۷۵	پروانہ	"	راجہ درگا سہائے	راجہ نند کور	پرگنہ شاہ آباد	۹ ربیع الثانی	(۳۳)	سنہ ۱۱۰۱ھ	سنہ ۱۶۸۹ع	سند چودھرایت و قانون گوئی	۱۰۴	
۷۶	پروانہ	"	راجہ جو سنگہ والی اودیپور	"	سرکار خیرآباد پرگنہ پروہد چھنوہ	۹ شوال	(۳۴)	سنہ ۱۱۰۱ھ	سنہ ۱۶۸۹ع	عطائے پرگنہ پروہد چھنوہ و اضافہ منصب وغیرہ	۱۰۶	
۷۷	"	اورنگ زیب	حکام و عمال	سید سوندھا	پرگنہ پانی پت	۷ ربیع الآخر	(۳۴)	سنہ ۱۱۰۲ھ	سنہ ۱۶۹۰ع	عطائے یکصد بیگہ زمین	۱۰۷	
۷۸	"	اورنگ زیب	نواب کمال الدین خاں بہادر	نواب موصوف	ہنڈون بیانہ	۹ محرم الحرام	(۳۵)	سنہ ۱۱۰۳ھ	سنہ ۱۶۹۱ع	ہنڈون اور بیانے کے مفسدوں کی سرکوبی کے لئے	۱۱۰	

۹۳	جواب خط	اورنگ زیب	شاہ ایران	شاہ ایران	ایران	×	×	×	×	تردیدی جواب	۱۳۴
۹۴	سند	شاہ ابوالمظفر محمد معظم شاہ عالم بہادر بادشاہ غازی	حکام و متصدیان	باسدیو نایک	فیروزنگر عرف رائچور مملکت سرکار عالی نظام	۱۰ ربیع الاول	(۳)	سنہ ۱۱۲۱ھ	سنہ ۱۷۰۹ء	عطائے خدمت ودیسمھی	۱۴۰
۹۵	فرمان	”	گماشتہ ہائے جاگیرداران وغیرہ	گماشتہائے جاگیرداران وغیرہ	موضع جمال پور تہ شاہ آباد	۹ شعبان	(۴)	سنہ ۱۱۳۳ھ	سنہ ۱۷۱۰ء	معافی موضع جمال پور بابہ یومیہ سید شاہ آباد دروجہ تنخواہ امام و موذن و خطیب وغیرہ	۱۴۱
۹۶	”	فرخ سیر بادشاہ مہری نواب سردار خاں	محمد مبارک	اہلیہ جمال الدین ولد حسین خاں خویشگی	نانن پور پرگنہ شاہ آباد	۱ رجب	(۲)	سنہ ۱۱۲۵ھ	سنہ ۱۷۱۳ء	عطائی حسب بیگہ آراضی بطور مدد معاش	۱۴۲
۹۷	”	فرخ سیر بادشاہ مہری سید عبد اللہ خاں بہادر ظفر جنگ قطب الملک یمین الدولہ	ہاشم خاں	نواب محمد سردار خاں ولد کمال الدین خاں مرحوم	پرگنہ شاہ آباد سرکار خیرآباد	۲ شعبان	(۱)	سنہ ۱۱۲۵ھ	سنہ ۱۷۱۳ء	ساٹھ لاکھ کی جاگیر کی بحالی کا	۱۴۳
۹۸	سند مطلا	محمد شاہ بادشاہ	گماشتہ ہائے جاگیرداران	شیخ محمد رضا	پرگنہ جلیسر صوبہ اکبر آباد	۵ ربیع الثانی	(۱)	سنہ ۱۱۳۱ھ	سنہ ۱۷۱۸ء	سند سرفرازی عہدۂ قضاءت	۱۴۳
۹۹	فرمان	”	سید محمد وارث	سید محمد وارث	امروہہ پرگنہ سنبل	۲۴ ذی الحجہ	(۳)	سنہ ۱۱۳۳ھ	سنہ ۱۷۲۰ء	فرمان عطائے جاگیر	۱۴۳

١	٢	٣	۴	۵	٦	٧	٨	٩	١٠	١١	١٢
٨[illegible]	فرمان	اورنگ زیب	درگاہ شیخ محمد مہدی قادری شاہ آبادی	درگاہ شیخ محمد مہدی قادری شاہ آبادی	موضع املیا پرگنہ مہرکا بدایوں	دوم رمضان المبارک	(۴١)	سنہ ١١٠٩ھ	١٦٩٧ء	سند معافی موضع املیا نا بر مصارف درگاہ	١٢٩
٨[illegible]	سند معافی	نواب کمال الدین خاں	متصدیان حال و استقبال پرگنہ شاہ آباد	شہاب الدین سید احمد بیلانی	موضع بہری شاہ آباد ضلع ہردوئی	ا ربیع الاول		سنہ ١١١٠ھ	سنہ ١٦٩٨ء	منزا نہ یکصد پنج و بیست زمین از موضع بہری	١٣٠
٨٩	سند	شاہزادہ دلاور رفیع القدر عہد اورنگ زیب	شیخ عبدالستار جیو	شیخ عبدالستار جیو	موضع بجولا واملیاتہ کرکا پرگنہ مہرآباد سرکار بدایوں	١٩ ربیع الاول	×	سنہ ١١١۵ھ	سنہ ١٧٠٣ء	جا لی موضع بجولا و املیا نہ کرکا	١٣١
٩٠	سند	نواب کمال الدین خاں	متصدیان مہمات حال و استقبال	ہمشیرہ نواب کمال الدین خاں	پرگنہ شاہ آباد محال جاگیر	١۴ ربیع الثانی	×	سنہ ١١١٦ھ	سنہ ١٧٠۴ء	نواب کمال الدین خاں نے باغ اپنی بہن کے نام لکھ دیا۔	١٣١
٩١	فرمان	اورنگ زیب	زمینداران و متصدیان	محمد تراب ولد جلال الدین	پرگنہ منوی سرکار لکھنؤ	ا رجب	(۴٩)	سنہ ١١١٦ھ	سنہ ١٧٠۵ء	سند چودھرائیت	١٣٢
٩٢	خط	شاہ ایران	اورنگ زیب	اورنگ زیب	دہلی	×	×	×	×	الزامی خط	١٣٣

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۰۷	سند قضاءت	محمد شاہ بادشاہ مہری خان ترخان عن الدیوان الصدارۃ العالیہ العلیہ	گماشتہ ہائے جاگیرداران وکروریان	سید ابرار اللہ ولد فضل اللہ	دیوبند سرکار سہارنپور	غرہ ذی الحجہ	(۲۳)	۱۱۵۳ھ	۱۷۴۱ء	سند قضاءت پرگنہ مذکور	۱۵۳	
۱۰۸	سند معافی	محمد شاہ بادشاہ مہری حاجی علی خان عامل بادشاہی	متصدیان حال استقبال شاہ آباد شیخ عنایت اللہ صاحب قادری عرف شیخ بھکاری	شیخ عنایت اللہ صاحب قادری	پرگنہ پالی سرکار خیرآباد	۱۰ صفر	(۲۴)	۱۱۵۵ھ	۱۷۴۲ء	معافی ۔۔۔ مواضع	۱۵۴	
۱۰۹	”	محمد شاہ بادشاہ	”	قاضی رضاء اللہ خاں شاہ آبادی	پرگنہ سونی پت سرکار شاہجہان آباد	غرہ صفر المظفر	(۲۹)	۱۱۶۲ھ	۱۷۴۹ء	خدمت محتسبی	۱۵۵	
۱۱۰	”	احمد شاہ بادشاہ غازی مہری خان ترخان عن الدیوان الصدارۃ العالیۃ العلیہ	ایضاً	وکیل محمد فضل اللہ ولد حبیب اللہ	پرگنہ پانی پت وغیرہ سرکار دصوبہ شاہجہان آباد	۱۰ شوال	(۱)	۱۱۶۱ھ	۱۷۴۸ء	سند قضاءت پرگنہ مذکور	۱۵۵	
۱۱۱	فرمان	احمد شاہ بادشاہ مہری عبید خان پیر خان صدر الصدور	گماشتہ ہائے جاگیرداران	قاضی رضاء اللہ خاں	پرگنہ سونی پت سرکار شاہجہان آباد	غرہ ذی القعدہ	(۱)	۱۱۶۱ھ	۱۷۴۸ء	سند خدمت قضاءت وخطابت	۱۵۶	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۰۰	فرمان	محمد شاہ بادشاہ	گماشتہ ہائے جاگیرداران پرگنہ بھولی سرکار چنار صوبہ الہ آباد	شیخ یمن داد	موضع مخدوم پورہ	۶ ذی الحجہ	(۴)	۱۱۳۴ھ	۱۷۲۱ء	زر وجہ مدد معاش برائے خرچ فقرا خانقاہ شیخ یمن داد وغیرہ	۱۴۷	
۱۰۱	فرمان	؍؍	گماشتہ ہائے جاگیرداران	سید محمد مراد	امروہہ پرگنہ سنبھل	۱۲ رمضان	(۵)	۱۱۳۵ھ	۱۷۲۲ء	مشعر عطائے خدمت داروغگی عدالت	۱۴۸	
۱۰۲	؍؍	محمد شاہ بادشاہ مہری سید معز خاں	کریم داد خاں لوہانی	کریم داد خاں لوہانی	گجرات	۴ رجب	(۱۳)	۱۱۴۴ھ	۱۷۳۱ء	عطائے خلعتِ خاصہ	۱۵۰	
۱۰۳	بخشش نامہ	نواب سردار خاں	محمد جعفر پسر دیوان محمد مبارک	محمد جعفر	موضع بھدای شاہ آباد	۱۷ جمادی الاول	x	۱۱۴۵ھ	۱۷۳۲ء	بخشش نامہ موضع بھدای متعلقہ شاہ آباد	۱۵۱	
۱۰۴	وکالت نامہ	حاجی محمود خاں قاضی القضاۃ بعہد محمد شاہ بادشاہ	سید محمد مراد	سید محمد مراد	سرکار سنبھل صوبہ دہلی	۷ شوال	(۱۸)	۱۱۴۸ھ	۱۷۳۵ء	وکالت نامہ	۱۵۱	
۱۰۵	فرمان	محمد شاہ بادشاہ مہری عباد خاں	متصدیان حال و استقبال سرکار خیرآباد مضاف صوبہ اختر نگر اودھ	شیخ عنایت اللہ عرف شیخ بھکاری وغیرہ	موضع کھرپور وجوگی پور	۱۷ رمضان المبارک	(۱۹)	۱۱۵۰ھ	۱۷۳۷ء	عطائے معاش موضع کھریور وجوگی پور	۱۵۲	
۱۰۶	پروانہ	محمد شاہ بادشاہ بمہر ابو المنصور خاں بہادر صفدر جنگ	یعقوب علی خاں	محمد روشن خاں ولد فتح معمور خاں	شاہ آباد ضلع ہردوئی	۲۴ شعبان	(۲۲)	۱۱۵۲ھ	۱۷۳۹ء	معافی باغات و بازار و کٹرہ	۱۵۳	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۱۲	فرمان	احمد شاہ بادشاہ مہری عبید خاں نزخان صدر الصدور	گماشتہ ہائے جاگیرداران	رضا اللہ	پرگنہ سونی پت سرکار دہلی	۲۹ شوال	(۲۱)	۱۱۶۳ھ	۱۷۴۹ء	سند منصب قضارت	۱۵۰	
۱۱۳	فرمان	مجاہد الدین ابو النصر بادشاہ	حکام کرام	بشارت دے ئے عرف تیین سکھ منجم	پرگنہ ملاانواں سرکار لکھنؤ	۴ محرم الحرام	(۲)	۱۱۶۶ھ	۱۷۵۳ء	انعام التمغا	۱۵۸	
۱۱۴	فرمان	احمد شاہ بادشاہ بن محمد شاہ بادشاہ	احمد خاں بہادر ولد فیروز خاں	بہادر خاں ولد فیروز خاں	پرگنہ کھترا و سرکار پٹن صوبہ احمد آباد	۱۵ جمادی الثانی	(۰)	۱۱۶۸ھ	۱۷۵۴ء	عطائے فوجداری زمینداری وطن داری	۱۶۰	
۱۱۵	فرمان	عالمگیر ثانی	چودھریان وغیرہ	سید محب علی	پرگنہ امروہا سرکار سنبھل	۱۴ شعبان	(۴)	۱۱۶۹ھ	۱۷۵۵ء	منشور عطائے جاگیرات	۱۶۱	
۱۱۶	پروانہ	ابو العدل عزیز الدین محمد عالمگیر ثانی بادشاہ مہری صدر خاں ولد مکرم خاں	متصدیان حال و استقبال پرگنہ پالی تعلقات شاہ آباد	شیخ عنایت اللہ وغیرہ		۹ رجب	(۳)	۱۱۷۰ھ	۱۷۵۶ء	بحال داشتن و عدم مزاحمت بمواضع جوگی پور کھیر پور	۱۶۳	
۱۱۷	فرمان	شاہ عالم بادشاہ غازی	حفیظ اللہ ولد اسد اللہ	حفیظ اللہ ولد اسد اللہ	شاہ آباد ضلع ہردوئی	۳ ذیقعدہ	(۴)	۱۱۷۵ھ	۱۷۶۱ء	سرفرازی منصب یکہزاری ذات دو صد سوار و خطاب اسد علی خاں	۱۶۴	

١	٢	٣	۴	٥	٦	٧	٨	٩	١٠	١١	١٢	١٣
١٢٨	اعلان	حضور ملکہ معظمہ وکٹوریا قیصرۂ ہند	رعایا و برایا ملک ہند	رعایا وبرایا ملک ہند	دہلی	٢٨ اپریل	(٣٩)	×	١٨٧٦ء	یکم جنوری ١٨٧٧ء کے دربار قیصری کا اعلان	١٨٣	
١٢٩	پیام شاہی	شاہنشاہ معظم ایڈورڈ ہفتم	〃	〃	قلعہ ونڈزر	۴ فروری	×	×	١٩٠١ء	متعلق بہ وفات ملکہ معظمہ و جانشینی خود	١٨٥	
١٣٠	درباری اسپیچ	ایڈورڈ ہفتم لارڈ کرزن	〃	〃	دہلی	یکم جنوری	×	×	١٩٠٣ء	دربار تاج پوشی ملک معظم ایڈورڈ ہفتم	١٨٨	
١٣١	شاہی اسپیچ	شاہنشاہ معظم جارج پنجم	〃	〃	〃	١٢ دسمبر	×	×	١٩١١ء	دربار تاج پوشی ملک معظم جارج پنجم	١٩٣	
١٣٢	اعلان شاہی	از طرف لارڈ منٹو گورنر جنرل ہند	〃	〃	〃	〃	×	×	١٩١١ء	اعلان مراعات شاہی	١٩٥	
١٣٣	پیغام شاہی	ملک معظم جارج پنجم	〃	〃	〃	〃	×	×	١٩١٤ء	یہ اعلان مسٹر مانٹیگو وزیر ہند اور لارڈ چیمسفورڈ ویسرائے کی تجویزوں پر صادر ہوا ہے		
١٣۴	اعلان شاہی	ملک معظم جارج پنجم	〃	〃	〃	٢٥ دسمبر	×	×	١٩١٩ء	نئے دور کا اعلان	٢٠٠	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۲۳	ترجمہ خط انگریزی	سی-ٹی میٹکاف صاحب بہادر	ابوالمظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ ثانی بادشاہ غازی	بادشاہ معظم	دہلی	۱۴ر اکتوبر	×	×	۱۸۳۷ء	خط تعزیت	۱۷۲	
۱۲۴	خط مطلا بہ عبارت فارسی	لارڈ آلینبرا گورنر جنرل بہادر	〃	〃	〃	۱۶ر محرم ۲۸ر فروری	×	۱۲۵۸ھ	۱۸۴۲ء	باطلاع اخذ جائزہ عہدہ جلیلہ گورنر جنرل	۱۷۴	
۱۲۵	خط مطلا فارسی	بہادر شاہ ثانی بادشاہ	ملکہ معظمہ کوئین وکٹوریا	ملکہ معظمہ کوئین [illegible]	لندن	۹ر شوال	(۱۳)	۱۲۶۶ھ	۱۸۴۹ء	درباب ولی عہدی مرزا جواں بخت	۱۷۵	
۱۲۶	ترجمہ خط انگریزی	لارڈ کالون صاحب بہادر	ابوظفر سراج الدین بہادر شاہ ثانی بادشاہ غازی	بہادر شاہ بادشاہ دہلی	دہلی	۲۲ر اگست	×	×	۱۸۵۴ء	متعلق بہ انسداد گاؤکشی	۱۷۶	
					احکام و فرامین برٹش گورنمنٹ							
۱۲۷	شاہی میگنا چارٹار	حضور ملکہ معظمہ وکٹوریا	رعایا و برایا ممالک ہند	رعایا و برایا ممالک ہند	ہندوستان	یکم نومبر	×	×	۱۸۵۸ء	برخاست جان کمپنی اور ملکہ معظمہ نے عنان حکومت اپنے دست قدرت میں لینے کا اعلان	۱۸۰	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۴۰	فرمان	سلطان محمد عادل شاہ	اوڑچیپا نایک	اوڑچیپا نایک	کنک گیری	۸ ربیع الاول	×	۱۰۶۶ھ	۱۶۵۵ء	بہ طلبی برائے سرفرازی خلعت	۲۱۱	
۱۴۱	فرمان	״	عاملان و دیسپایان	اوڑچ نایک	کنک گیری	۹ جمادی الثانی	×	۱۰۶۶ھ	۱۶۵۵ء	عطائے حصار کنک گیری	۲۱۲	
۱۴۲	فرمان	سلطان محمد عادل شاہ مہری نجف علی	عاملان حال و استقبال پرگنہ گنجوٹی	علی محمد خاں	مواضع ہرمالی و مانیگوپال پرگنہ گنجوٹی	۸ شعبان	×	۱۰۶۶ھ	۱۶۵۵ء	معاش برائے درگاہ شیخ نصیر الدین چراغ دہلی واقع برہان پور ضلع نماڑ ملک خاندیس علاقہ انگریزی	۲۱۳	
۱۴۳	قولنامہ	سلطان علی محمد شاہ	×	×	موضع افضل پور متصل بیجاپور درگاہ حضرت جنگی شاہ	یکم ذی الحجہ	×	۱۰۶۶ھ	۱۶۵۵ء	محمد شاہی پیٹ بنانے کے متعلق مچھر پرکندہ ہے۔	۲۱۴	
۱۴۴	قولنامہ	×	×	×	پیٹ شاہ پور	غرہ محرم الحرام	×	۱۰۶۷ھ	۱۶۵۶ء	پیٹ شاہ پور کے وارث وارا و رنا وارثوں کے متعلق	۲۱۵	
۱۴۵	فرمان	علی عادل شاہ ثانی مہری محی الدین	شاہ حضرت قادری	شاہ حضرت قادری	اناہسیور تعلقہ لنگسگور ضلع رائچور	×	×	×	×	آپ مع فرزند و لشکر و احشام شہزادہ خاں کالے کرد را خانہ کو آئیے	۲۱۶	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
فرامینِ عادل شاہیہ سلاطینِ بیجاپور												
۱۳۵	فرمان	سلطان علی عادل شاہ کلاں	خانِ اعظم حیدر خاں نائب نیبت و ملک فتح تھانہ دار وغیرہ معاملہ بیجاپور	شاہ محمد حسین ابن سید السادات سید زین العابدین حسینی البخاری	سوناملی سمت مولودار	۹ ذیقعدہ	×	سنہ ۹۸۸ھ	سنہ ۱۵۸۰ء	بحالی معاش حسب سابق	۲۰۵	
۱۳۶	فرمان	سلطان محمد عادل شاہ	حاکمان حال و استقبال	لکشا ناگق	اگنگ گیری ضلع رائچور ملک دکن	۴ ذی الحجہ	×	سنہ ۱۰۵۱ھ	سنہ ۱۶۴۱ء	درباب مرتبہ و انعام	۲۰۷	
۱۳۷	فرمان	"	"	حسین خان جی محال دار	موضع پیرپالا وبابن گوپال پرگنہ کنجولی ضلع بیدر ملک دکن	۲۹ ذیقعدہ	×	سنہ ۱۰۵۶ھ	سنہ ۱۶۴۶ء	خیرات ولنگر وعود وگل و تیل چراغ روشنی و پیر علاؤ الدین اولاد شیخ نصیر الدین چراغ دہلی واقع برہان پور ضلع نمار ملک خاندیس علاقہ انگریزی	۲۰۶	
۱۳۸	فرمان	"	حوالداران و تھانہ داران	اور جپا نایک کنگ گیری	کنگ گیری	۲۱ جمادی الاول	×	سنہ ۱۰۶۵ھ	سنہ ۱۶۵۵ء	عطائے معاش	۲۰۸	
۱۳۹	"	"	نعمت خاں حوالدار و کارکنان حال و استقبال محمد پور	رودر نارائن	موضع منگلی	۲ ربیع الثانی	×	سنہ ۱۰۶۶ھ	سنہ ۱۶۵۵ء	عطائے یک چاور زمین برائے مسجد واقع مکان قاضی القضاۃ سید	۲۱۰ [illegible]	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۴[illegible]	فرمان	مہری محی الدین	شاہ حضرت قادری	شاہ حضرت قادری	[illegible]	+	×	×	×	تاکید تعمیل حکم سابقہ	۲۱۷	
۱۴[illegible]	فرمان	محمد عادل شاہ	عاملان و استقبال پرگنہ ریور کندہ	غلام حسین ابن عبد الغنی	پرگنہ ریور کندہ	غرہ ذیحجہ	×	۱۰۶۸ھ	۱۶۵۷ء	عطائے عہدہ قضات	۲۱۸	
۱۴[illegible]	فرمان	سلطان علی عادل شاہ ثانی	افضل خاں محمد شاہی حوالدار	قاضی ابو الحسن بن قاضی خلیل	قصبہ مدگل ضلع رائچور)	۱۲ محرم	×	۱۰۶۹ھ	۱۶۵۸ء	متعلق بمعمولات	۲۲۰	
۱۴[illegible]	فرمان	بادشاہ بیجاپور (بلا قید نام و سنہ)	نائبیہ عنیت رقطانداز و کارکنان معاملۂ بیجاپور	حجامان	بیجاپور	×	×	×	×	حجاموں کی معاش کے متعلق یہ کتبہ اب بیجاپور کے عجائب خانے میں موجود ہے	۲۲۴	
۱۵۰	فرمان	علی عادل شاہ ثانی	دیسائی پرگنہ تاوڑگرہ	دیسائی پرگنہ تاوڑگرہ	تاوڑگرہ تعلقہ لنگا گلی ضلع رائچور ملک دکن	۲۸ صفر	×	۱۰۷۱ھ	۱۶۶۰ء	داون گوشمالی بہ خسرو خاں	۲۲۴	
۱۵۱	فرمان	علی عادل شاہ ثانی مہری سید علی ابن محمد بادشاہ	میراں محمد خلیل و کارکنان حال و استقبال معاملۂ مدگل	شاہ حضرت نبیرہ قادری	انا ہسور	۳۰ رجب	×	۱۰۷۳ھ	۱۶۶۲ء	سند عطائے جاگیر انا ہسور ضلع رائچور	۲۲۴	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۵۸	تملیک نامہ	سید احمد ابن سید ابراہیم گیلانی	بعہد فرخ سیر بادشاہ	بی بی گل بیگم	شاہ آباد پرگنہ پالی سرکار جہانگیرآباد	۲۲ جمادی الثانی	(۶)	سنہ ۱۱۲۹ھ	سنہ ۱۷۱۶ء	تملیک نامہ جائداد	۲۳۲	
۱۵۹	اقرار نامہ	محمد صالح ولد میر سید احمد گیلانی	بی بی گل بیگم بنت کمال الدین خاں	×	شاہ آباد	۲۲ ذیقعد	×	سنہ ۱۱۲۹ھ	سنہ ۱۷۱۶ء	یک قطعہ زمین مقبوضہ کو خود دوسرے قطعہ سے بدل لیا	۲۳۳	
۱۶۰	تملیک نامہ	سماۃ فاضلہ بیگم بنت نعمت خاں	محمد علی خاں	محمد علی خاں	قصبۂ شاہ آباد سرکار جہانگیرآباد	۲۶ جمادی الاول	×	سنہ ۱۱۳۷ھ	سنہ ۱۷۲۴ء	تملیک نامہ موضع جیٹھ پور پرگنہ پالی وغیرہ جائداد	۲۳۴	
۱۶۱	بیع نامہ	شیخ غلام معین الدین خاں وغیرہ	اہل خانہ نواب کمال الدین خاں	نواب کمال الدین خاں	×	۲۶ محرم	(۱۶)	سنہ ۱۱۴۷ھ	سنہ ۱۷۳۴ء	بیع نامہ باغ احمد شاہ بادشاہ کا زمانہ جہانگیر	۲۳۶	
۱۶۲	تملیک نامہ	سید شرف الدین خاں عرف شاہ مدن صاحب	اہلیہ خود	×	شاہ آباد وغیرہ	نہم ذیقعد	×	سنہ ۱۱۶۸ھ	سنہ ۱۷۵۴ء	تملیک نامہ جائداد متفرق	۲۳۷	
۱۶۳	تصدیق نامہ	نوشتہ سرفراز خاں حبیب الدولہ محب الملک افضل الامراء شمشیر جنگ	× ×	×	×	×	×	×	×	تصدیق اس کی چاہتے ہیں کہ اکبر شاہ ثانی بادشاہ نے ان کو مثل فرزندوں کے پرورش کر کے خطاب و خدمت قورخانہ وجیب خاص کی دی تھی یا نہیں	۲۳۹	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۶۷	فرمان	عالمگیر ثانی	چودھریان و قانونگویان وغیرہ پرگنہ ہرگانوں مضافات صوبۂ بہار	غلام جیلانی خاں بہادر	پرگنہ ہرگانوں وغیرہ	ششم ذی الحجہ	(۶)	۱۱۷۲ھ	۱۷۵۹ء	عطائے مبلغ چہار لاک نو ہزار دام پرگنات مذکور	۲۵۸	
۱۶۸	فرمان	عالمگیر ثانی	جاگیرداران و کروریان حال و استقبال	بہ رہنمائے	پرگنہ لوہاپور سرکار صوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد	۲۳ جمادی الثانی	(۵)	۱۱۷۳ھ	۱۷۵۹ء	عطائے مبلغ یک لاک دو صد و پنجاہ و نہ ہزار دام موضع دھیرکھیر در الست و ... پرگنہ لوہاپور سرکار صوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد	۲۵۹	
۱۶۹	سند	عالمگیر ثانی	متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ لوہاپور سرکار و صوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد	جاگیردار موضع دھیرکھیر	موضع دھیرکھیر	۱۰ ذی الحجہ	(۶)	۱۱۷۳ھ	۱۷۵۹ء	عطائے جاگیر مبلغ یک لاک دو صد و پنجاہ دام موضع دھیرکھیر ... پرگنہ لوہاپور	۲۶۴	
۱۸۰	فرمان	شاہ عالم بادشاہ	شاہزادہ میرزا اکبر جہاں شاہ بہادر	شاہزادہ موصوف	اکبرآباد	۱ رمضان	(۱۵)	۱۱۸۵ھ	۱۷۷۱ء	سرفرازی در خدمت صوبہ داری صوبہ مستقر الخلافہ اکبرآباد	۲۶۹	
۱۸۱	فرمان	اکبرشاہ ثانی	بہ نسبت عالم پناہ شاہزادہ ولیعہد مرزا اکبرشاہ بہادر	خوشحال خاں مخاطب بخطاب نائب جنگ	شاہجہان آباد	۱۱ جمادی الثانی	[illegible]	۱۲۲۱ھ	۱۸۰۶ء	سرفرازی خطاب نائب جنگ بخوشحال خاں و سرفرازی منصب سہ ہزاری و یک ہزار سوار	۲۷۰	
۱۸۲	فرمان	شاہ عالم بادشاہ	عاملان حال و استقبال پرگنہ کرنال	محمد قاسم خاں بہادر	پرگنہ پانی پت شاہجہان آباد	۲۹ محرم	(۳۹)	۱۲۱۲ھ	۱۷۹۷ء	زمین گنجید رد	۲۷۲	

فہرستِ سلاطین

نشان سلسلہ	نام بادشاہ	من ابتدا سنہ ہجری	من ابتدا سنہ عیسوی	لغایت سنہ ہجری	لغایت سنہ عیسوی	کیفیت
	خاندانِ غلامان					
۱	الغ خان الملقب بہ سلطان غیاث الدین بلبن	سنہ ۶۶۴ھ	سنہ ۱۲۶۵ع	سنہ ۶۸۶ھ	سنہ ۱۲۸۷ع	
	خاندانِ خلجی					
	سلطان علاؤ الدین	سنہ ۶۹۵ھ	سنہ ۱۲۹۵ع	سنہ ۷۱۵ھ	سنہ ۱۳۱۵ع	
	خاندانِ سور					
	جلال شاہ ملقب بہ اسلام شاہ المعروف بہ ابو المظفر سلطان سلیم شاہ غازی	سنہ ۹۵۲ھ	سنہ ۱۵۴۵ع	سنہ ۹۶۰ھ	سنہ ۱۵۵۲ع	
	خاندانِ مغلیہ					
	نصیر الدین ہمایوں بادشاہ	سنہ ۹۳۷ھ	سنہ ۱۵۳۰ع	سنہ ۹۶۳ھ	سنہ ۱۵۵۶ع	
	ابو الفتح جلال الدین محمد اکبر شہنشاہ	سنہ ۹۶۳ھ	سنہ ۱۵۵۶ع	سنہ ۱۰۱۴ھ	سنہ ۱۶۰۵ع	
	ابو المظفر نور الدین جہانگیر بادشاہ	سنہ ۱۰۱۴ھ	سنہ ۱۶۰۵ع	سنہ ۱۰۳۶ھ	سنہ ۱۶۲۷ع	
	شہاب الدین محمد شاہ جہاں بادشاہ	سنہ ۱۰۳۶ھ	سنہ ۱۶۲۷ع	سنہ ۱۰۶۸ھ	سنہ ۱۶۵۸ع	
	ابو المظفر محمد محی الدین اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ	سنہ ۱۰۶۸ھ	سنہ ۱۶۵۸ع	سنہ ۱۱۱۸ھ	سنہ ۱۷۰۷ع	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۸۳	سند	سرکار انگریزی	میجر لوئی برکان	عطاء اللہ خاں و وزیر خاں	کسب کرنام مقام موضع نہیں ہے	×	×	سنہ ۱۲۱۶ھ	سنہ ۱۸۰۱ء	تاکید برائے روانگی افواج بسمت ہانسی	۲۷۳	
۱۸۴	خط فارسی جنرل پیرون	سرکار انگریزی	جنرل پیرون	راجہ صاحب سنگھ بہادر راجہ والئے پٹیالہ	پٹیالہ	یکم رمضان	×	سنہ ۱۲۱۶ھ	سنہ ۱۸۰۲ء	یہ ایک قسم کا معاہدہ اتحاد ہے جنرل پیرون اور راجہ صاحب پٹیالہ کے بیچ میں	۲۷۴	
۱۸۵	سند	سرکار انگریزی	لارڈ لیک	حکام پرگنہ کرنال	کنجپورہ پرگنہ کرنال	۱۱ ذی الحجہ	×	سنہ ۱۲۲۰ھ	سنہ ۱۸۰۶ء	عطائے ہفت مواضع جاگیرات تاحیات بہ بہادر جنگ خاں رئیس کنجپورہ	۲۷۵	
۱۸۶	خط فارسی	سرکار انگریزی	لارڈ منٹو گورنر جنرل	رئیس کنجپورہ	کنجپورہ	۸ جنوری	×	×	سنہ ۱۸۰۱ء	متضمن عطائے ہفت مواضع جاگیر	۲۷۷	
۱۸۷	فرمان	اکبر شاہ ثانی	کرنل جیمس سکنر	کرنل جیمس سکنر	شاہجہان آباد	۱۷ جمادی الاول	(۲۵)	سنہ ۱۲۴۶ھ	سنہ ۱۸۳۰ء	عطائے خطاب نصیر الدولہ بہادر غالب جنگ	۲۷۸	
۱۸۸	خط انگریزی	اکبر شاہ ثانی	لارڈ آکلینڈ	اکبر شاہ ثانی	شاہجہان آباد	۱۱ ستمبر	×	×	سنہ ۱۸۳۷ء	اطلاع تخت نشینی ملکۂ معظمہ کوئین وکٹوریہ	۲۸۰	
ضمیمہ فرمان ۱۲۶	خط انگریزی	بہادر شاہ بادشاہ	ایس آر کولون صاحب بہادر	بہادر شاہ بادشاہ	شاہجہان آباد	۲۲ اگست	×	×	سنہ ۱۸۵۴ء	متعلق بانسدادگاؤکشی۔	۲۸۲	

فہرست سلاطین تمام شد

فہرست سلاطین عادل شاہیہ بیجاپور (دکن)

نمبر شمار	نام بادشاہ	من ابتدا سنہ ہجری	من ابتدا سنہ عیسوی	لغایت سنہ ہجری	لغایت سنہ عیسوی	کیفیت
۱	ابوالمظفر یوسف عادل شاہ پسر آغا مراد ملک زادۂ روم	سنہ ۸۹۵ھ	سنہ ۱۴۸۹ع	سنہ ۹۱۶ھ	سنہ ۱۵۱۰ع	
۲	اسمٰعیل عادل شاہ	سنہ ۹۱۶ھ	سنہ ۱۵۱۰ع	سنہ ۹۴۱ھ	سنہ ۱۵۳۴ع	
۳	سلطان عادل شاہ	سنہ ۹۴۱ھ	سنہ ۱۵۳۴ع	سنہ ۹۴۱ھ	سنہ ۱۵۳۴ع	صرف چھ مہینے اور چند دن سلطنت کی پھر معزول کیا گیا۔
۴	ابراہیم اول الملقب بہ عادل شاہ	سنہ ۹۴۱ھ	سنہ ۱۵۳۴ع	سنہ ۹۶۵ھ	سنہ ۱۵۵۷ع	
۵	علی عادل شاہ	سنہ ۹۶۵ھ	سنہ ۱۵۵۷ع	سنہ ۹۸۸ھ	سنہ ۱۵۸۰ع	
۶	ابراہیم عادل شاہ ثانی بن طہماسپ الملقب بہ جگت گرو	سنہ ۹۸۸ھ	سنہ ۱۵۸۰ع	سنہ ۱۰۳۷ھ	سنہ ۱۶۲۷ع	
۷	سلطان محمد عادل شاہ	سنہ ۱۰۳۷ھ	سنہ ۱۶۲۷ع	سنہ ۱۰۶۷ھ	سنہ ۱۶۵۶ع	
۸	علی عادل شاہ ثانی بن سلطان محمد عادل شاہ غازی	سنہ ۱۰۶۷ھ	سنہ ۱۶۵۶ع	سنہ ۱۰۸۳ھ	سنہ ۱۶۷۲ع	
۹	سلطان سکندر عادل شاہ	سنہ ۱۰۸۳ھ	سنہ ۱۶۷۲ع	سنہ ۱۰۹۷ھ	سنہ ۱۶۸۶ع	اسی سال اورنگ زیب نے ملک بیجاپور فتح کرلیا اور سلطنت عادل شاہیہ کا خاتمہ ہوا سکندر عادل شاہ نے سنہ ۱۱۱۱ھ (۱۶۹۹) میں وفات پائی۔

نمبر	نام بادشاہ	من ابتدا: سنہ ہجری	من ابتدا: سنہ عیسوی	لغایت: سنہ ہجری	لغایت: سنہ عیسوی	
	ابوالنصر محمد معظم شاہ عالم بہادر شاہ	سنہ ۱۱۱۸ھ	سنہ ۱۷۰۷ء	سنہ ۱۱۲۴ھ	سنہ ۱۷۱۲ء	
	معز الدین جہاندار شاہ	سنہ ۱۱۲۴ھ	سنہ ۱۷۱۲ء	سنہ ۱۱۲۵ھ	سنہ ۱۷۱۳ء	
	جلال الدین فرخ سیر	سنہ ۱۱۲۵ھ	سنہ ۱۷۱۳ء	سنہ ۱۱۳۱ھ	سنہ ۱۷۱۹ء	
	محمد ابوالبرکات سلطان رفیع الدرجات	سنہ ۱۱۳۱ھ	سنہ ۱۷۱۹ء	سنہ ۱۱۳۱ھ	سنہ ۱۷۱۹ء	صرف (۳) ماہ (۱۱) یوم سلطنت کرکے وفات پائی
	شمس الدین رفیع الدولہ شاہ جہاں ثانی بادشاہ	سنہ ۱۱۳۱ھ	سنہ ۱۷۱۹ء	سنہ ۱۱۳۱ھ	سنہ ۱۷۱۹ء	صرف (۳) ماہ (۲۸) یوم سلطنت کرکے وفات پائی
	روشن اختر ابوالفتح محمد شاہ بادشاہ	سنہ ۱۱۳۱ھ	سنہ ۱۷۱۹ء	سنہ ۱۱۶۱ھ	سنہ ۱۷۴۸ء	
	مجاہد الدین ابوالنصر احمد شاہ بادشاہ	سنہ ۱۱۶۱ھ	سنہ ۱۷۴۸ء	سنہ ۱۱۶۷ھ	سنہ ۱۷۵۴ء	معزول و مکحول
	ابوالعدل عزیز الدین محمد عالمگیر ثانی	سنہ ۱۱۶۷ھ	سنہ ۱۷۵۴ء	سنہ ۱۱۷۳ھ	سنہ ۱۷۵۹ء	قتل کیا گیا
	ابو المظفر جلال الدین سلطان عالی گوہر	سنہ ۱۱۷۳ھ	سنہ ۱۷۵۹ء	سنہ ۱۲۲۱ھ	سنہ ۱۸۰۶ء	مرہٹوں نے ۱۷۶۱ء میں سلطنت کو درہم برہم کردیا یہ بادشاہ انگریزوں کی حفاظت میں رہتا تھا۔
	ابوالنصر معین الدین محمد اکبر بادشاہ ثانی	سنہ ۱۲۲۱ھ	سنہ ۱۸۰۶ء	سنہ ۱۲۵۳ھ	سنہ ۱۸۳۷ء	
	ابوظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ	سنہ ۱۲۵۳ھ	سنہ ۱۸۳۷ء	.	.	۱۸۵۷ء کے غدر میں رنگون جلاوطن کیے گئے اور وہیں ۷ نومبر ۱۸۶۲ء میں انتقال کیا۔

فہرست خاندان انگلستان

نمبر	نام بادشاہ	من ابتدا: سنہ ہجری	من ابتدا: سنہ عیسوی	لغایت: سنہ ہجری	لغایت: سنہ عیسوی	
۱	ملکہ وکٹوریا قیصرۂ ہند		سنہ ۱۸۳۷ء		سنہ ۱۹۰۱ء	
۲	ملک معظم ایڈورڈ ہفتم قیصر ہند		سنہ ۱۹۰۱ء		سنہ ۱۹۱۰ء	
۳	ملک معظم جارج پنجم قیصر ہند		سنہ ۱۹۱۰ء			تم سلامت رہو ہزار برس ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

فرامینِ سلاطین بسم اللہ الرحمٰن الرحیم فرامین متعلق درگاہ اجمیر شریف

نقلِ فرمانِ محمد جلال الدین اکبر بادشاہ

(۱) خواجہ معین الدین قدس سرہٗ جمیع مطالب اسعاف تمام و مراقب آمال اولاد امجاد
درینوقت فرمان عالیشان سعادت نشان از مکمن عاطفت و احسان بادشاہی شرف نفاذ یافت نبیرہ از
چینور کہ جمع آن مبلغ یک لک تنکہ مرادی است حسب الحکم حقایق دستگاہ قطب العارفین غوث الواصلین
از تغیر مقدمی آصف خاں مقرر باشد کہ حاصل سال بسال بزبدۂ اماجد الاتقیا فی الایام ۔ کمال رتبت شیخ حسین
در وجہ سیورغال ابدی و ضروریات آں دادیم ۔ باید کہ بدوام دولت ابدانجام قیام و اقدام نماید ۔ حکام کرام دیوانیان
و عمال متصدیان مہمات سرکار ندکور مقرر داشتہ موضع مذکور را بتصرف گماشتہ ہائے بسیادت پناہ مشار الیہ
گردانند و از مال و جہات و تمامی حوالات و اخراجات و کل تکالیف دیوانی معاف مسلم نزخان و مرفوع القلم
شناختہ بہیچ اہم و رسم تعرض نرسانند و کشیدہ داشتہ مطلقاً پیرامون نگردند و جانب شریف آن سیادت
پناہ را عزیز دانستہ در تعظیم و تکریم او وکسان و مردم او را مؤثر دانند و ہر سالہ بفرمان و پروانچہ مجدد و
محتاج ندارند حسب الحکم جہان مطاع از مضمون صدر در نگزرند ۔ تحریر المطاع العالی
بالمشافہ العلیہ الوالیہ خاقانیہ مص

(۲) نقلِ فرمانِ محمد جلال الدین اکبر بادشاہِ غازی

(مہر بادشاہ)

خواجہ معین الدین چشتی (بخط طلا)

(مہر بادشاہ)

وکلا ، حاکم متعہدان مہمات خطۂ اجمیر بدانند
کہ ورثہ قطب الاقطاب بوقف عرض رسانیدند کہ در اراضی ایشان کہ جوار مقبرۂ متبرکہ

فہرستِ تصویراتِ عکسی مشمولۂ کتابِ ہذا

فہرستِ مضامین کتابِ ہذا ختم شد

ہیچ جہت دخل نکردہ از تغیر و تبدل مصئون و مامون شناختہ فرمان مجدد طلب ندارند۔ تحریر
فی شہر شعبان المعظم سنہ الی الامر العالی و خلیفۂ زمان
پروانہ صدارت پناہ معالی دستگاہ معرفت انتباہ واقف مواقف العلوم والحکم اکابر الفضائل
عدیل الوجہ اتم مربی العلما مقوی الفضلا صدر شیخ صدر رفیع القدر شیخ عبد النبی صدر۔

نقلِ فرمان (۴)

محمد نور الدین جہانگیر بادشاہ ادخلہ اللہ فی الجنان مشحون تولیت و اثبات اولاد حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہ العزیز

طغرا باسم بادشاہ

مہر کہ دراں اسمار از امیر صاحب قران تا بشاہ جہانگیر منقوش اند
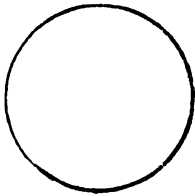
خواجہ معین الدین حسنی الحسینی قدس سرہ

چوں رعایت و مراقبت حال سالکان مسالک حقیقت و رہروان مناہج تقوی و صلاحیت سیما
جمعے کہ قامت باقامت ایشان بسمو حسب و علو نسب آراستہ باشد از فرائض متممات امور سلطنت
و خلافت عظمی میدانیم لہذا دریں ولا فرمان عالیشان مرحمت عنوان از مکمن لطف و احسان شرف صدار
و عز ایراد یافت کہ از ابتدائے خریف سحقان ئیل منصب تولیت مزار فائز الانوار حضرت کرامت
منزلت ہدایت مرتبت قطب الاقطاب کنز السالکین برہان المحققین غوث الاسلام والمسلمین
بدستور سابق بسیادت و فضائل مآب کمالات اکتساب تورع آثار قدوۃ المشائخ الکبار
شیخ حسین کہ نبیرہ و صاحب مقام آنحضرت است مفوض و متعلق باشد کہ کما ینبغی بلوازم امر مذکور
قیام و اقدام نمودہ در رواج و رونق آن مزار کنز الانوار دقیقہ نامرعی نگذارد۔ میباید کہ حکام
و دیوانیان عظام و عمال کفایت فرجام و متصدیان مہمات دیوانی صوبۂ اجمیر آن مشیخت پناہ
را متولی آن مقام عرش احترام دانستہ دست تعدی و تکفل او را در امور متعلقۂ آن قوی دانند
خدام و مؤذنان و سائر عملہ و فعلہ آن مزار فیض بخش مشار الیہ را متولی خود دانستہ آنچہ شرائط
اعزاز و احترام بودہ باشد در جمیع امور بہ تقدیم رسانیدہ از صلاح و صوابدید مومی الیہ بیرون نروند
مختار الدولۃ العالیہ مستشار الخلافۃ السلطانیہ عمدۃ الملکی مدار المہامی آنکہ یک نفر نویسندہ ہمراہ آن

کہ قطب الاقطاب مومی الیہ واقع است بعضے مردم اموات خود را بے اذن ایشان دفن مینمایند اگر واقع باشد حکم فرمودیم کہ بعد الیوم ہیچ کس میت خود را در اراضی جوار مقبرۂ متبرکۂ مذکورہ بے اذن فضیلت مآب کمالات اکتساب بہجۃ المشائخ والعظام خواجہ حسین نبیرۂ آن قطب الاقطاب و ورثہ دفن نکنند۔ میباید کہ حسب الحکم عالی عمل نمودہ تبقدیم رسانند و اعمال مرافیہ کہ در آن آستانہ از قدیم الایام الی غایۃ بودہ برقرار دارند و مانع نشوند۔ در عہدہ دانستہ درین باب توجہ نمایند تحریر فی التاریخ شہر ذیقعدہ سنہ ۹۶۹ ہجری۔

خواجہ معین الدین (بخط طلائی)

جلال الدین محمد
اکبر بادشاہ غازی

(۳) چوں درباب ترویج و رونق لنگرخانہ مرشد السالکین میانہ اولاد و امجاد آنحضرت سیما مشیخت آئین معرفت تزئین سیادت المشائخ العظام نقاوی الاولیاء الکرام وجہ الزمن شیخ حسن و کمال رتبت شیخ حسین بوجہ و اہتمام عام حالہم امر تولیت را بعمدۃ الملک فضیلت شعار کامل الاخلاص فصاحت آثار مستحسن الخدمت مستوجب الرعایۃ الموصوف بالصفت نمودہ شیخ حسن را کہ مشین و مرشد ایشان است بہ سجادہ نشینی تصفیہ فرمودیم و فرمان واجب الاذعان اصدار یافت کہ از قدیمی و جدیدی بحسب فرامین مطاع در وجہ ضروریات و صادر و وارد آن لنگر منور و مدد معیشت آئین مشار الیہم مقرر شدہ بود بتصرف عمدۃ الملک مومی الیہ باشد کہ سال بسال تمام و کمال بضروریات لنگر مذکور و عمارت و فرش و روشنی و مصالح مطبخ یومیہ و اعراس طعام مبلغ پانزدہ ہزار تنکہ مرادی بہ والدۂ عفیفہ منورۂ آن سیادت المشائخ متعلق بودہ تتمہ را انچہ باشد مشار الیہم بسویت فصلاً بعد فصلٍ نہادہ بہ لنگر فیض اثری آمدہ باشد۔ مجاوران را موافق معمول قدیم بایشان دادہ انچہ باقی ماند آن را ہم بسویت حصہ نمودہ ہر یک حصہ را نصف بہ محبت و الفت مسلوک داشتہ مطلقاً مناقشہ نکردہ تکلیف و منازعت نرسانیدہ و باہم شرائط حرمت و خاطر جوئی مرعی داشتہ دقیقہ فروگذاشت نکنند۔ میباید کہ از مضمون مذکور الصدر مطلقاً اعتنا نکنند و ہر یک بحصۂ خود اراضی بودہ زیادہ طلبی نکنند۔ حکام کرام و عمال و متاثران آن مقرر داشتہ لنگر فیض اثر جدا مسلّم و برقرار داشتہ از جمیع حوالات و اخراجات و مطالب دیوانی معاف و مرفوع القلم شمارند

مهر مربع که در آن اسمائے شاہان سلف منقوش اند

طغرا باسم بادشاه المعا

حضرت خواجه معین الدین چشتی

چون مواضعیکه بصیغهٔ وقفِ مزارِ فائض الانوار حضرت قطب العارفین غوث السالکین حضرت خواجه معین الدین چشتی مقرر است۔

قبل ازین بموجب یادداشت واقع ۱۹ ماه امرداد الٰہی شمه حکم شده بود که از قرار سه حصه نموده یک حصه را بجهت خرچ و لنگر و روشنائی و اخراجاتِ عرس روضهٔ متبرکه نگاه داشته و یک حصه در وجه معاش مشیخت پناه شیخ حسین اعتبار نموده و یک حصه را بفقرا و تکیه داران قسمت نمایند و حاجی مبرک حسب الحکم الاقدس شش موضع را که رقبهٔ آن چهل و پنج هزار و هفتصد بیگه زمین و حاصل نه هزار و پنجاه روپیه شود از آن جمله یک حصه پانزده هزار بیگه زمین باشد داخل خرچ روضهٔ منوره نموده انهمه را که سی هزار هفت صد بیگه باشد بحاصل شش هزار و هشتاد روپیه بموجب تفصیل علیحده نه صد و نه نفر فقرا تنخواه دادن و فقرا که از نظر اشرف اقدس گذشتند شیخ عبد الرحیم وغیره شش صد و بست و هشت نفر که بست و هفت هزار و چهل بیگه مدد معاش و بست یک من غله داشتند بحال خود حکم شد و بیمه را برطرف فرمودیم و جماعت فقرا که سه هزار و دو و بیست و سی بیگه و هفت من و شش آثار غله داشتند به نظر اشرف نگذشت و اکثر از جماعة فقرا و تکیه داران از اجمیر تا به مانده و در رکاب ظفر انتساب آمدند و بعرض مقدس رسید که زمین و غله مذکور بآن جماعة از وقف روضهٔ منوره مقرر بوده و حاصل وقف بفقرا و مساکین و حافظان و طالبعلمان صرف میشود و در اجمیر از قسم فقرا و مساکین و حافظان و تکیه داران از وقف می یافته اند۔ همین جماعة اند و آنها را بغیر از زمین و غله و لنگر که از روضهٔ منور مقرر بود از محل وجه معیشت ندارند و جماعهٔ کثیر اند بنا بران فرمان عالیشان مرحمت عنوان شرف اصدار و عز ایراد یافت که جماعة در اجمیر به نظر اشرف گذشته اند و اراضی و غله لنگر آنها از نصفی زیاده مرحمت شد و یادداشت خود درست ساخته اند بموجب یادداشت واقعهٔ مسطور داده اند و جماعه که از نصف کم حکم شد و بعضی در کل برطرف شده اند اراضی و غله لنگر آنچه داشته اند از آن نصف متصدیان مهمات آنجا از ابتدائے خریف قوی ئیل حسب الضمن تنخواه دهند که صرف معیشت خود نموده بدعائے دوام دولت ابد قرین اشتغال نموده باشند و نیز حکم اشرف اقدس بنفاذ پیوست

فضائل مآب نماید آنچہ بدستور قدیم آبا و اجداد مومی الیہ داشتہ و حصہ رسد شیخ مذکور باشد
تصرف او باز گذارند و آنچہ حصہ عرس در روشنائی وغیرہ بودہ باشد بدستور سابق بعمل آورند
باید کہ از فرمودہ تخلف و انحراف نورزند و در عہدہ شناسند۔

نقلِ عبارت ظہری فرمان

شرح یادداشت واقعہ بتاریخ آذر الٰہی ۲۴ امرداد الٰہی سنہ موافق یوم چہارشنبہ مطابق ۱۷
جمادی الثانی ۱۰۲۱ھ برسالہ اعتقاد الملک العظمیٰ اعتماد الخلافۃ الکبریٰ عمدۃ الملک مرتضیٰ خان
حسب الحکم جہان مطاع آفتاب شعاع عز اصدار یافت کہ تولیت مزار فائض الانوار حضرت قدس سرہٗ
و نور مرقدہٗ بدستور سابق بہ فضائل مآب کمالات اکتساب تورع آثار ہدایت آثار قدوۃ مشائخ الکبار
شیخ حسین کہ نبیرہ و صاحب مقام آنحضرت است مفوض و مرجوع باشد و نیز حکم شد کہ عمدۃ الملکی
مدار المہامی نویسند ہمراہ مشار الیہ نماید کہ آنچہ بدستور قدیم بطریق کہ آبا و اجداد مومی الیہ داشتہ
و حصہ رسد شیخ مذکور باشد بمشار الیہ بگزارند۔ و آنچہ حصۂ عرس در روشنائی وغیرہ باشد۔
بدستور سابق عمل نمایند۔ شرح حاشیہ موافق واقع است۔ شرح دیگر بخط عمدۃ الملکی مدار المہامی
اعتماد الدولہ عرض مکرر رسانید۔ شرح دیگر بخط مقرب الحضرت سلطانی معتمد خاں بتاریخ ماہ مہر الٰہی
سنہ مکرر بعرض اشرف اقدس رسانید۔ شرح دیگر بخط عمدۃ الملکی مدار المہامی فرمان قلمی شد۔

دستخط محمد باقر	مہر	مہر	مہر	مہر معظم الملک

طغرا خورد

برحاشیہ ظہر فرمان تصدیق و یادداشت منشیان دفتر شاہی مندرج است۔

(۵) نقل فرمان محمد نور الدین جہانگیر بادشاہ غازی

مشتملبر سہ قسمت محاصل دیہات اوقاف یک حصہ در خرچ عرس و روشنائی و یک حصہ در
مدد معاش مشیخت پناہ شیخ حسین اولاد حضرت خواجہ بزرگ و یک حصہ فقرا و تکیہ داران۔

وحافظان وتکیه داران که در موضع وقف از قدیم الایام بیجور وند همین جماعه وآنها بجز زمین ولنگر
که نوبت روضه مقرر بود از محل دیگر وجه معیشت ندارند وجمع کثیر اند بنابران حکم جهان مطاع
آفتاب شعاع گردون ارتفاع صادر شد که جماعه که از نظر اشرف گذشتند واراضی لنگر آنها از نصفی
زیاده مرحمت شد ویادداشت واقع خود را درست ساخته بموجب یادداشت واقع مسطور داشته
وجماعه که از نصف کم حکم شد وبعضے بالکل برطرف حکم شد آنها را غله واراضی لنگر آنچه داشته از قرار
نصف متصدیان آنجا تنخواه دهند ونیز حکم شد که جماعه بموجب فرمان عالیشان مدد معاش ولنگر
دارند وفوت شده اند ورثۂ او را تحقیق نموده از محل قدیم نصف تنخواه دهند ودر آینده بورثۂ متوفی
همین ضابطه منظور دارند بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد از پرگنه اجمیر سرکار مذکور شرح
یادداشت بخط عمدة الملکی واقعه سازند شرح بخط سید احمد قادری داخل واقع سازند شرح حاشیه
بخط واقع نویس موافق واقع است شرح دیگر بخط مختار الدوله الخاقانی مدار المهامی اعتماد الدوله
آنکه بعرض مکرر رسانید شرح دیگر بخط دیانت خان زر از داد ۲۵ ر ماه شهریور الهی موافق شهر رمضان
سنہ ۲۷ هجری در واقعه عبدالکریم بعرض اشرف رسید شرح دیگر بخط عمدة الملکی مدار المهامی از خریف
توی ئیل فرمان عالیشان قلمی نمایند۔

ا را ضی — غله

ﻫا بگه ۱۰ بسوه — ۲۲ ثار

ماﻟه بگه ۱۰ بسوه — ۸۰ ثار — آسامی فوتی

ہو لا سمار لہ اللہ داد — اللہ بخش ولد جلال

محمود غله اراضی غله — اراضی غله

اراضی ٨ ثار ۵ بگه ۲ ثار — بگه ۲ ثار

ما بگه ۱۰ بسوه — ہو لا سمار

اراضی غله — عبد الغنی

سما بگه — ۱۳ ثار — اراضی غله

مشارٌ الیه — ما بگه ۳ ثار

اجمیر — — — — — — اراضی غله

اراضی غله — ۵ بگه ۳ ثار

سما ۵ بگه ۵۰ ثار

کہ جماعہ بموجب فرمان عالیشان جہانگیری مدد معاش و غلہ لنگر دارند و فوت شدہ اند ورثۂ آنہا
تحقیق نمودہ از محل قدیم از قرار نصف تنخواہ دہند و در آیندہ ہمین ضابطہ بورثۂ متوفی مسطور دارند
یبابد کہ حکام و عمال و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال در استمرار و استقرار این حکم اقدس
اعلیٰ کوشیدہ اراضی مذکورہ پیمودہ چک بستہ تصرف آنہا بازگردانند و غلہ را از لنگر روضۂ متبرکہ میداد
باشند و تغیر و تبدیل بہ قواعد آن راہ ندہند و بعلت مال و جہات اخراجات و عوارضات مثل
قتلغہ و پیشکش و جریانہ و محصلانہ و ضابطانہ و مہرانہ و داروانگانہ و بیکار و بیگار و دہ نیمی و مقدمی
و صدوہی و قانونگوئی و ضبط ہر سالہ بعد از تشخیص چک و زراعت و کل تکالیف دیوانی و مطالب
سلطانی مزاحمت نرسانند و درین باب ہر سالہ فرمان و فرمانچہ مجدد طلب نہ دارند و اگر در محل
دیگر زمین داشتہ باشند آنرا اعتبار نکنند از فرمودہ درنگذارند و عہد شناسند۔

شرح یادداشت

واقع تاریخ روز مہر شانزدہم ماہِ مہر الٰہی ۳ سنہ موافق یکشنبہ ۱۴ رجب المرجب ۱۰۲۶ ہجری در چوکی
لایق المرحمت والاحسان عاقل خان برسالۂ سیادت و نقابت پناہ و صدارت دستگاہ میران
سید احمد قادری و نوبت واقعہ نویسی شیخ عبدالرحیم وغیرہ چون موضع بوقف مزار فائض الانوار
قطب الاقطاب مقرر است قبل ازین بموجب یادداشت واقع ۱۹ ماہ الٰہی ۸ سنہ از قرار سہ حصہ
قسمت شدہ بود و یک حصہ را بجہت خرچ لنگر و روشنائی و اخراجات عرس روضۂ منورہ نگاہ داشتہ
و یک حصہ در وجہ مدد معاش شیخ حسین اعتبار نمود و یک حصہ را برائے فقرا و تکیہ داران قسمت نمودہ
دہند حاجی مبارک بموجب حکم شش موضع کہ رقبۂ آن چہل و پنج ہزار و ہفت صد بیگہ زمین محاصل
نہ ہزار و پنجاہ روپیہ داشتہ از انجملہ یک حصہ پانزدہ ہزار بیگہ زمین باشد داخل خرچ روضۂ منورہ
نمودہ و تتمہ دو حصہ را کہ سی ہزار و ہفتصد بیگہ کہ حاصل شش ہزار و ہشتاد روپیہ بموجب تفصیل ذیل
بہ نہصد و نہ نفر جماعۂ فقرا کہ از نظر اشرف اقدس گذشتہ شش صد و بست و ہشت نفر کہ بست
و ہفت ہزار و چہل و یک بیگہ زمین و بست و یک من غلہ داشتہ نہ ہزار و پانصد و نود و ہشت بیگہ
کہ دوازدہ من غلہ بحال خود حکم شد۔ و تتمہ را برطرف کردند و موازی سہ ہزار و دو بست و سی و نہ بیگہ
و ہفت من غلہ و شش آثار اسامی جماعہ بہ نظر اشرف اقدس نگذشتند الحال اکثر از جماعۂ فقرا
و تکیہ داران از اجمیر تا ماندو در رکاب سعادت آمدند حقیقت مذکور بہ تفصیل ذیل بعرض اشرف
داشتند کہ جماعۂ فقرا و تکیہ داران او موضع مقرر بود و حاصل دیہات وقف بجہت فقرا و مساکین

شرح ضمن مدد معاش باسم علیم الدین برادر زادۂ خواجہ حسین موافق یادداشت واقع روز ماہ مہر الٰہی ۳۱ سنہ جلوس مطابق یوم شنبہ ۱۵ شہر شوال بر سالۂ سیادت و نقابت پناہ صدارت و معالی دستگاہ وصدر الصدور موسویخان و نوبت واقعہ نویسی کمترین بندگان علی نقی آنکہ حقائق و معارف آگاہ شیخ علیم الدین برادر زادہ شیخ حسین نبیرۂ حضرات قطب الاقطاب بہ نظر اشرف اعلیٰ گذشت بموجب چھٹی نواب خورشید بصحاب مہد علیا از قرار ۲۳ امرداد سنہ ۲۲ حکم جہان مطاع آفتاب شعاع گردوان ارتفاع صادر شد کہ موضع گیلوتہ من الحل پرگنہ نرائنہ سرکار اجمیر کہ بمبلغ ہفتصد و پنجاہ روپیہ جمع وارد بطریق درست در وجہ مدد معاش مشار الیہ مقرر مفوض باشد۔ بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد شرح حاشیہ بخط واقع نویس مطابق واقع است۔ شرح بخط قدوۂ خوانین بلند مقام عمدۂ مریدان سعادت نشان نظام الدین آصف جاہی آنکہ داخل واقع نمایند بخط عمدۃ الملکی مدار المہامی آنکہ بعرض اشرف مکرر برسانند شرح بخط سیادت و نقابت پناہ موسویخان آنکہ روز ماہ ۱۲۔ امرداد الٰہی سنہ ۲۲ مطابق یوم چہار شنبہ شہر ذیقعدہ سنہ ۱۰۳۲ مکرر بعرض اشرف اقدس اعلیٰ رسید شرح بخط عمدۃ الملک رکن السلطنت العلیۃ العالیہ مختار الدولہ الخاقانی عمدۃ الملکی مدار المہامی خواجہ ابوالحسن از خراج نوسفان ئیل فرمان قلمی نمایند شرح چھٹی آنکہ۔ بھیاجیو سلامت۔ موضع گیلوتہ کہ ہفتصد و پنجاہ روپیہ جمع دارد در وجہ مدد معاش شیخ علیم الدین اجمیری درست تنخواہ دہند تحریر فی التاریخ ۲۷ خورداد سنہ ۲۲ شرح بخط قدوۂ خوانین بلند مکان نظام الدین آصف جاہی آنکہ تصدیق نویسند۔ در پنجا مواہیر دفتہ صدارت منقوش شدہ

بہ صیغۂ مدد معاش۔

(۷) نقل فرمان محمد شہاب الدین شاہجہان بادشاہِ غازی

محمد شہاب الدین شاہجہان بادشاہ غازی مشعر باثبات اولاد حضرت خواجہ بزرگ

مہر شاہجہان بادشاہ

طغرا باسم بادشاہ

خواجہ معین الدین چشتی

درینوقت فرمان عالیشان سعادت نشان شرف اصدار وعز ایراد یافت کہ منصب سجادگی غفران

ما صہ گہ قبل ازین حکم شد

۱۸ بیگہ

در ینولا مرحمت شد منجملہ سے

اراضی غلہ اراضی صہ گہ غلہ

صہ گہ ۰۲ ثار عہ گہ بحال خود حکم شد

از جماعۃ قاضی نظام اراضی صہ بیگہ غلہ ۰ ثار

(۶) نقل فرمان محمد نور الدین جہانگیر بادشاہ غازی

محمد نورالدین جہانگیر بادشاہ غازی مشحون عطیہ موضع گیلوتہ در وجہ معاش حضرت شیخ علیم الدین

نبیرہ حضرت خواجہ بزرگ رضا

خواجہ معین الدین چشتی

طغرا باسم بادشاہ

مہر بادشاہ

در ینوقت فرمان عالیشان سعادت نشان شرف اصدار و غرا ایراد یافت کہ موضع گیلوتہ من اعمال پرگنہ نرانیہ سرکار صوبۂ اجمیر کہ مبلغ ہفتصد و پنجاہ روپیہ جمع وارد بطریق دربست من ابتدائے خریف در وجہ مدد معاش حقایق و معارف آگاہ شیخ علیم الدین برادر زادہ خواجہ حسین نبیرۂ قطب الاقطاب مقرب بادشاہ جبروتی حسب الضمن مقرر باشد کہ حاصلات آنرا فصل بفصل و سال بسال صرف نمودہ بدعاگوئی دوام دولت ابد پیوند اشتغال مینمودہ باشند۔ میباید کہ حکام و عمال و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال در استمرار و استقرار این حکم اقدس اعلیٰ کوشیدہ موضع مذکور را بطریق دربست بہ تصرف مشار الیہ باز گزارند و اصلاً و مطلقاً تغیر و تبدیل بدان رادہ ندہند و لعات مالوجہات و اخراجات و عوارضات و کل تکلیف دیوانی و مطالبات سلطانی مزاحمت نرسانند و از جمیع وجوہات و حوالات معاف و مسلم و مرفوع القلم شمردہ درین باب ہر سالہ فرمان و حکم مجدد نطلبند و از فرمودہ تخلف و انحراف نورزند و درعہدہ شناسند مرقوم ۱۵ شہریور ۲۲ سنہ جلوس معلیٰ۔

واین وقت فرمان عالیشان سعادت نشان شرف اصدار وعز ایراد یافت کہ موضع گنا ہیڑہ من
اعمال حویلی اجمیر سرکار صوبہ مذکور بطریق دروبست ابتدائے نصف خریف قوی ئیل در وجہ
مدد معاش مشیخت پناہ حقائق آگاہ شیخ معین الدین نبیرۂ - حضرت خواجہ معین الدین چشتی ازانچہ
بتاریخ ۱۲ ماہ رمضان المبارک ۱۰۸۱ھ بہ نظر اشرف اقدس اعلیٰ گزشت وبعرض مقدس معلیٰ رسید
رسید۔ حکم جہاں مطاع آفتاب شعاع گردون ارتفاع صادر شد کہ یک موضع از پرگنات سرکار
اجمیر کہ یک ہزار روپیہ حاصل داشتہ باشد در وجہ مدد معاش مشار الیہ مرحمت فرمودیم۔ ہفتاد
اشرفی بعد مرحمت شد بموجب بطریق یادداشت قلمی شد۔ شرح بخط عمدۃ الملک مدار المہامی
آنکہ داخل واقع نمایند۔ شرح بخط صدارت ونقابت پناہی آنکہ برسالہ کمترین بندہا داخل واقع نمایند
شرح حاشیہ بخط واقعہ نویس موافق واقع است شرح بخط عمدۃ الملکی آنکہ بعرض مکرر رسانید۔ شرح
بخط اقبال پناہ حکیم مسیح الزماں آنکہ بتاریخ ۱۲ ماہ مہر الٰہی ۱۰ مکرر بعرض اشرف اقدس اعلیٰ رسید
شرح بخط عمدۃ الملک رکن السلطنۃ القاہرہ ومؤتمن الدولۃ الباہرہ مختار الدولہ الخاقانی عمدۃ الملک
مدار المہامی علامی فضل خاں آنکہ از نصف خریف قوی ئیل فرمان عالیشان قلمی شد۔

السـ حاصل

موضع گنا ہیڑہ از حویلی سرکار اجمیر

للعـــہ ہزار رقبہ　　حاصل کامل ۱۰۲۰ھ　　لہا وعصر

جمع جاگیر از تغیر جاگیردار

شرح بخط عمدۃ الملکی آنکہ از صوبہ وسرکار اجمیر از موضع گنا ہیڑہ تنخواہ نمایند۔ باموضع دروبست

نقلِ فرمان (۹)

محمد شہاب الدین شاہجہاں بادشاہ صاحب قران ثانی اجل اللہ تعالیٰ فی الجنان بحق محمد رسول اللہ صلعم
مشتمل بر منصب سجادگی

مہر مربع کہ اسمائے شاہان تمر از امیر صاحب قران تا بہ صاحبقران ثانی منقوش اند	خواجہ معین الدین چشتی بخط طلائی طغرا باسم صاحبقران ثانی محمد شاہجہاں بادشاہ بخط طلائی

پناہ رضوان دستگاہ قطب الاقطاب مقرب بارگاہ جبروتی بہ سعادت مآب کمالات انتساب نخبۃ المشائخ المعظام شیخ معین الدینؒ از تغیر شیخ ولی محمد بلامشارکت و مساہمت احدی حسب الضمن مقرر و مسلم باشد کہ کما ینبغی بلوازم و مراسم منصب قیام و التیام نمودہ دقیقہ از دقائق حزم و احتیاط دراں باب مرعی نگذارند می باید کہ حکام و عمال متصدیان مہمات و جاگیرداران و کروریان حال واستقبال دراستمرار و استقرار ایں حکم اشرف اعلی کوشیدہ مشاڑ الیہ را صاحب سجادہ دانستہ دست تعہدی موی الیہ را در امور متعلقہ آن امر قوی و مطلق داشتہ نگذارند کہ دیگرے دراں منصب دخل نماید و پیرامون آن گردد بہ خدمہ و عملہ و فعلہ و زائران و وظائفان آں روضۂ منورہ آنکہ مشاڑ الیہ را صاحب سجادہ و علی الاطلاق دانستہ تمامی امور متعلقہ و مرجوعہ را مخصوص او شمرند از فرمودہ تخلف و انحراف نورزند۔ شرح موافق یاد داشت واقع بتاریخ ۱ الصدر آبان الٰہی سنہ ۳ موافق یوم شنبہ بتاریخ ۹ شہر ربیع الاول سنہ ۱۰۳۹ھ بر رسالۂ سعادت و نقابت پناہ صدارت و معالی دستگاہ جلیل القدر رفیع المکان صدر الصدور موسویخاں و نوبت واقع نویسی کمترین بندگان قاسم علی آنکہ باسم شیخت پناہ شیخ معین الدین آنچہ بتاریخ ۲۹ ماہ مہر الٰہی سنہ ۳ بنظر اشرف اعلی گذشت حکم جہاں مطاع آفتاب شعاع صادر شد کہ سجادگی قطب الاقطاب بہ مشاڑ الیہ مرحمت فرمودیم بلامشارکت غیری از تغیر خواجہ ولی محمد۔ شرح بخط عمدۃ الملکی مدار المہامی آنکہ داخل واقع نمایند۔ شرح بخط صدارت و نقابت پناہی آنکہ داخل واقع نمایند۔ شرح حاشیہ بخط واقع نویسی مطابق واقع است۔ شرح بخط عمدۃ الملکی بعرض مکرر رسانید۔ شرح بخط مقرب الحضرت السلطانی حکیم مسیح الزمان آنکہ بتاریخ ۷ ماہ آذر الٰہی سنہ ۳ بعرض اشرف اعلی رسید۔ شرح بخط عمدۃ الملک رکن السلطنۃ الباہرہ موتمن الدولۃ القاہرہ مختار الدولہ الخاقانی عمدۃ الملک مدار المہامی علامی افضل خان آنکہ فرمان عالیشان قلمی نمایند۔

(۸) نقلِ فرمان

محمد شہاب الدین شاہجہان بادشاہِ غازی شئون اثبات اولاد حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہٗ خواجہ معین الدین چشتی

مہر شاہجہان بادشاہ

طغرا باسم بادشاہ

حکم

آنچہ تعلق از روضہ منورہ داشتہ باشد طلا آلات و نقرہ آلات آنچہ بندگان خلافت پناہی و شاہزادہ و الاگوہر و دیگران بیارند و در جنس کہ شکست و ریخت شود راست نمودہ متعلق روضۂ منورہ نگاہدارند	مشترکہ درمیان مشیخت پناہ صاحب سجادہ روضہ منورہ ہر جنس کہ بخدمت روضۂ منورہ درکار باشد متولیان تصرف نمایند و از انکہ از کار برود و مندرس شود بہ شیخ مذکور بدہند۔	
	مسی و برنجی آلات ہر جنس درکار باشد از شمعدان چراغان وغیرہ	قبر پوش و چہرہ و سحرہ پوش و قالیچہ دو ویچہ و گلیچہ و جاجم وغیرہ
تعلق شیخ معین الدین مذکور داشتہ باشد		
فقط زر اشرفی و مثقالی یا ہر چہ سلوک باشد — پارچہ سفید از خاصہ وغیرہ ششصدی یا پلنگ پوش سفید و رنگین	زر بفت وغیرہ پارچہ زرتاری گجراتی کہ بر قبر بپوشند	
	تعلق مجاوران	
دو وجہ از فرجے با حکمہ وغیرہ یا ہر چہ باشد — شمشیر وغیرہ تا جمدھر	از مرادی و کوڑی تا پال سیاہ	پارچہ سفید چہار صدی و سہ صدی و فروتر از آن دوختہ
حیوانات از فیل یا اسپ		

عبارت داخلہ روزنامچہ وغیرہ

مُہر — مُہر — مُہر دفتر — مُہر موسوبخان

چوں بعرض مقدس رسید کہ نذورات و فتوحات روضۂ منور قدوۃ الواصلین مقرب بارگاہ جبروتی بموجب محضر متولیان واہالی موالی مشیخت پناہ شیخ معین الدین صاحب سجادہ و مجاوران مقرر است و در بعضے چیزہا مجاوران خرخشہ می نمایند حکم جہان مطاع آفتاب شعاع گردون ارتفاع شرف صدار و عز ایراد یافت کہ نذورات و فتوحات آن فرار مورد الانوار بموجب محضر مذکور سوائے طلا آلات و نقرہ آلاتے کہ بندگان اشرف اقدس ارفع ہمایوں و شاہزادہ ہائے والاگوہر عالیمقدار و دیگر مردم بیارند۔ بمشار الیہ و مجاوران حسب الضمن مقرر باشد و ہر جنس دیگر بخدمت روضۂ منورہ درکار باشد متولیان صرف نمودہ بعد ازانکہ از کار برود و مندرس شود بشیخ موی الیہ متعلق دانستہ میدادہ باشند و طلا آلات و نقرہ آلات اگر شکست و ریخت یافتہ باشد آنرا راست نمودہ بہ روضۂ منورہ متعلق دانستہ نگاہدارند و احدے دراں دخل نہ نمایند و تصرف نکند۔ میباید کہ حکام و متصدیان مہمات حال و استقبال برایں موجب مقرر دانستہ نگذارند کہ احدے مرتکب خلاف حکم اشرف اقدس اعلیٰ گردد۔ دریں باب بنہایت تاکید و قدغن عظیم دانستہ ہر سالہ فرمان و حکم مجدد طلب ندارند۔ از فرمودہ تخلف و انحراف نورزند و در عہدہ شناسند۔ تحریر فی التاریخ دوازدہ شہر رجب المرجب ۱۲؁ جلوس میمنت مانوس موافق ۱۱۸۰؁ ہجری۔

شرح یادداشت واقع یوم الخمیس ۱۲ شوال ۱۲؁ جلوس مبارک مطابق ۱۱۷۹؁ ہجری موافق ۲۵۔ ماہ مہر الٰہی برسالۂ سیادت و نقابت پناہ صفوت و معالی دستگاہ رفیع القدر رفیع الشان صدر الصدور موسوی خان و نوبت واقعہ نویسی کمترین بندہا فدوی بعرض اشرف رسانید کہ بموجب محضر متولیاں و اہالی و موالی مشیخت پناہ شیخ معین الدین صاحب سجادہ و مجاوران مقرر است و در بعض چیزہا کہ مجاوران خرخشہ می نمایند حکم جہان مطاع آفتاب شعاع گردون ارتفاع صادر شد کہ آنچہ نذورات و فتوحات علاوہ از جنس طلا و نقرہ آلات کہ بندگان حضرت خلافت پناہی و شاہزادہ ہائے والاگہر و دیگراں بیارند مشیخت پناہ مذکور و مجاوران مفصلۂ ذیل مقرر و مفوض باشد و ہر جنس دیگر بخدمت روضہ درکار باشد متولیان صرف نمودہ بعد ازان کہ از کار برود و مندرس گردد بہ شیخ موی الیہ متعلق دانستہ میدادہ باشند و طلا آلات و نقرہ آلات اگر شکست و ریخت شود باز راست نمودہ متعلق روضۂ منورہ نگاہدارند داخل نا تاریخ شہر ذی الحجہ ۱۱؁ جلوس موافق ۱۱۸۰؁ ھ بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد۔ شرح دستخط سیادت و نقابت دستگاہ صدر الصدور داخل واقع نمایند وغیرہ وغیرہ۔

۱۴ روز ماہ الٰہی موافق ۱۰۵۲ھ برسالۂ سیادت و نقابت پناہ نجابت و ہدایت دستگاہ مورد مراحم بیکراں بادشاہی مطلع عنایات نمایاں شاہنشاہی صدر جلیل القدر سید جلال و نوبت واقع نویسی بندۂ درگاہ معین الدین برادرزادۂ خواجہ حسین بندۂ قطب الاقطاب که در شهر رجب المرجب ۱۶ سنہ جلوس ہمایون بعرض مقدس و معلی رسید کہ موضع دلواڑہ من اعمال پرگنۂ اجمیر بموجب فرمان عالیشان از قرار تاریخ ۲ شهر یور ماہ الٰہی سنہ ۸ در وجہ مدد معاش علیم الدین مقرر بود او فوت شدہ حکم جہاں مطاع آفتاب شعاع گردون ارتفاع صادر شد کہ موضع مذکور را دستور سابق بتشرط قبض و تصرف در وجہ مدد معاش شیخ علاؤ الدین مذکور اولاد متوفی ہر کس کہ نوکر گشتہ با شیخ علاؤ الدین شریک بناشد بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد شرح بخط سیادت و نقابت پناہ عمدۃ الملکی مدار المہامی آنکہ داخل واقع نمایند۔ شرح حاشیہ بخط سیادت و نقابت پناہ صدر جلیل القدر سید جلال آنکہ داخل واقع نمایند۔ شرح حاشیہ بخط واقع نویس مطابق واقع است۔ شرح بخط سیادت و نجابت پناہ مختار الدولہ الخاقانی عمدۃ الملک مدار المہامی آنکہ بعرض مکرر رسانید شرح بخط اقبال پناہ افادت و افاضت دستگاہ سعد اللہ خاں آنکہ بتاریخ ۲۴ شهر رمضان ۱۶ سنہ جلوس ہمایون مکرر بعرض شرف اقدس رسید۔ شرح بخط سیادت و نجابت حشمت و شوکت دستگاہ قدوۂ خوانین بلند مکان عمدۂ امرائے رفیع الشان ناظم مناظم ملک و مال ناہج و مناہج ملک و اقبال گنجور اسرار بادشاہی دانائے ضمیر الٰہی عمدۃ الملک مدار المہامی اسلام خان آنکہ فرمان عالیشان قلمی نمایند۔

مُہر جلال شاہ صدر الصدور — مُہر بدریداس — مُہر بھگونداس

فی التاریخ ۱۶ سنہ جلوس

تاریخ ۲۲ شهر محرم الحرام ۱۷ سنہ جلوس مطابق ۲۰ آذر ماہ الٰہی نقل بدفتر خاص نمودہ شد
تاریخ ۹ صفر ۱۷ سنہ جلوس موافق ۱۰۵۳ہجری نقل گرفتہ شد معہ نور محمد بموجب یادداشت واقع فرمان عالیشان قلمی نمایند۔

بواقع مقابلہ نمودہ داخل روزنامچہ واقع تاریخ ۱۰ شهر رمضان ۱۶ سنہ معرفت نور محمد داخل شد۔ بتاریخ ۰ شهر رجب المرجب سنہ جلوس نقل شروع شد۔

تاریخ ۲۹ شهر جمادی الثانی ۱۸ سنہ جلوس ہمایون موافق سن یکہزار و پنجاہ و سہ مطابق تاریخ ۲۳ ماہ شهریور الٰہی

(۱۰)

نقلِ فرمان

محمد شہاب الدین شاہجہان بادشاہ غازی مشتمل بر عطیہ موضع دلواڑہ بوجہ معاش اولاد خواجہ بزرگ قدس سرہٗ

اللہ اکبر

خواجہ معین الدین چشتی

طغرا باسم بادشاہ بخط شگرف

مہر مربع کہ اسمائے شاہان دہلی تا
بہ امیر تیمور صاحبقران مندرج است

چوں بموجب فرمان عالیشان سعادت نشان موضع دیوارہ من اعمال حویلی پرگنہ اجمیر در وجہ مدد معاش شیخ علیم الدین برادرزادہ خواجہ حسین نبیرۂ غفران پناہ رضوان دستگاہ مقرب بارگاہ جبروتی مقرر بود واد ودیعت حیات سپردہ دریں ولا کہ بعرض مقدس رسید حکم جہاں مطاع گردوں ارتفاع شرف صدور وعزورود یافت کہ موضع مذکور وروبست بدستور سابق بشرط قبض وتصرف در وجہ مدد معاش مستحقان شیخ علاء الدین وغیرہ اولاد شیخ علیم الدین مزبور از ذکور واناث حسب الضمن مقرر ومفوض باشد کہ حاصلات آنرا فصل بفصل سال بسال صرف معیشت خود نمودہ بدعاگوئی دوام دولت ابد مدت اشتغال نمودہ باشند۔ میبایدکہ حکام وعمال ومتصدیان مہمات ومتکفلان معاملات وجاگیرداران وکروڑیان حال واستقبال در استمرار واستقرار ایں حکم اشرف اقدس اعلیٰ کوشیدہ آنموضع رابتصرف مشار الیہم بازگذاشتہ از تغیر وتبدل مصئون ومحروس شناشند وازجمیع وجوہات وعوارضات معاف ومسلم ومرفوع القلم شمرند واگر درمحل دیگر چیزے داشتہ باشد آنرا اعتبار نکنند وشخصے راکہ از اولاد علیم الدین نوکر باشد شریک شیخ علاؤ الدین مذکور درآنموضع نسازند۔ لبائر چودھریان ومقدمان وفرازعان ورعایائے آنجا آنکہ بالواجب وحقوق دیوانی رافصل بفصل سال بسال ازآنہا جواب میگفتہ باشند از فرمودہ تخلف وانحراف نورزند۔ تحریر فی التاریخ شہر ذی الحجہ ۱۲ سنہ جلوس مبارک موافق ۱۰۵۲؁ ہجری۔

حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ

شرح یادداشت واقع بتاریخ یوم الاربعاء ہشتم شہر رمضان المبارک سنہ ۱۶ جلوس ہمایون مطابق

اعتماد سلطنت وکشور کشائے خضر پیرائے معارک جہان ستانی عیش آرائے محافل کامرانی دقیقہ یاب
سرائر بادشاہی رمز شناس مزاجدانی وآگاہی - جوہر مروت حقیقت ووفا فروغ شمع یکرنگی وصفا
محرم دلکشا مجلس اخلاص ہمیں خلوت سرائے خاص کار فرمائے سیف وقلم مدبر امور عالم قدوۂ خوانین بلند
مکان عمدہ امرائے عظیم الشان وزیر صاحب تدبیر امیر روشن ضمیر عالیمقدار لازم الاختصاص والاعزاز
واجب الاحترام والامتیاز رکن السلطنة بادشاہ سلیمان اقتدار آصف جاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ
سپہ سالار و نوبت واقعہ نگاری خانہ زادان درگاہ خلایق پناہ لعل سنگھ میگرود و حکم صادر شد کہ موضع
بدرگاہ نو درست بجمع شصت وچہار ہزار دام عملہ پرگنہ حویلی دار الخیر اجمیر از تغیر اکرم علی خان وغیرہ در
وجہ انعام پسران متعلقان حضرت شاہ نجم الدین حسن سجزی نبیرہ حضرت قطب الاقطاب بطریق
التمغا بافرزندان نسلاً بعد نسل وبطناً بعد بطن معاف وتوفیر وانچہ از حسن تردد در جمع آن بیفزاید مزاحم
نشوند مرحمت فرمودیم واقع چہارم شہر محرم سنہ شرح دستخط سیادت ونجابت مرتبت امارت وایالت
منزلت دانائے مدارج دین ودولت شناسائے مراتب ملک وملت فرازندۂ لوائے شوکت وحشمت
طرازندۂ بساط ابہت وعظمت اعتضاد خلافت وفرمانروائے اعتماد سلطنت وکشور کشائے
دقیقہ یاب سرائر بادشاہی رمز شناس مزاجدانی وآگاہی جوہر مروت حقیقت ووفا - فروغ شمع
یکرنگی وصفا ہمدم دلکشا مجلس خاص محرم خلوت سرائے صدق واخلاص کار فرمائے سیف وقلم
مدبر امور عالم وزیر صاحب تدبیر ممالک مدار امیر روشن ضمیر عالیمقدار - - - لازم الاختصاص
والاعزاز واجب الاحترام والامتیاز رکن السلطنت بادشاہی سلیمان اقتدار - وزیر الممالک عمدة الملک
مدار المہام نظام الملک آصف جاہ بہادر فتح جنگ سپہ سالار آنکہ داخل واقع نمایند - شرح دستخط
وزیر الممالک آصف جاہ نظام الملک بہادر آنکہ بکار بعرض رسانند - شرح دستخط امارت وایالت
پناہ اقبال واخلاص دستگاہ رکن السلطنت العالیہ سرافراز عنایت خلیفة الرحمانی فدوی عقیدت
نشان ضیاء الدولہ سعد اللہ خان آنکہ بکار بعرض مقدس معلی رسید - شرح دستخط وزیر الممالک عمدة
الملک مدار المہام آصف جاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار آنکہ منظور آمد - مقدمہ تنخواہ
موضع بدرگانون درست عملہ پرگنہ حویلی دار الخیر اجمیر از تغیر اکرم علی خان - وغیرہ در وجہ انعام التمغا
میر غیاث الدین وغیرہ پسران ومتعلقان حضرت شاہ نجم الدین حسن سجزی نبیرہ حضرت قطب الاقطاب

خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہٗ

بمعافی توفیر مرحمت شد - شرح دستخط وزیر الممالک عمدة الملک مدار المہام آصف جاہ نظام الملک بہادر

سعہ نور محمد بدفتر استفسار رسید۔

(۱۱) # نقلِ فرمان

ابوالعدل عزیز الدین عالمگیر بادشاہ غازی ادخل اللہ فی الجنان باسم سبحانہ تعالیٰ شانہٗ
خواجہ معین الدین چشتی قدس اللہ سرہٗ

مہر بادشاہ

طغرا بخط طلا باسم بادشاہ

درین وقت بیمنت اقتران فرمان والاشان واجب الاذعان صادر شد کہ موضع بدگانو دروبست بجمع شصت و چہار ہزار دام عملہ پرگنہ حویلی دار الخیر اجمیر کہ پانصد روپیہ حاصل آنست از تغیر اصغر علیخاں وغیرہ در وجہ انعام پیر غیاث الدین وغیرہ پسران ومتعلقان حضرت شاہ نجم الدین حسن سجزی نبیرۂ حضرت قطب الاقطاب بطریق التمغا با فرزندان نسلاً بعد نسل بطناً بعد بطن بمعانی توفیر از خریف سحقان ئیل حسب الضمن مقرر باشد. باید کہ فرزندان نامدار کامگار والا تبار و وزرائے ذوی الاقتدار و امرائے عالیمقدار وحکام کرام و عمال کفایت فرجام و متصدیان مہمات سلطانی و متکفلان معاملات دیوانی وجاگیرداران وکروریان حال واستقبال ابداً موبداً در استقرار واستمرار این حکم مقدس ومعلی کوشیدہ موضع مرقومہ را دروبست نسلاً بعد نسلٍ بطناً بعد بطنٍ خالداً ومخلداً بتصرف آنہا با فرزندان باز گذارند وازصوادم تغیر وتبدل مصئون ومحروس دانستہ بعلت پیشکش صوبہ داری و فوجداری و مالوجہات واخراجات مثل قتلغہ ومحصلانہ دوار وغگانہ وبیکار شکار وده نیمے ومقدمے وصدوہی وقانون گوئی مزاحم ومتعرض نشوند وتوفیر کل تکالیف دیوانی ومطالبات سلطانی وانچہ از حسن تردد آن بیفزاید معاف ومرفوع القلم شمارند درین باب تاکید اکید وقدغن بلیغ دانستہ سند مجدد نہ طلبند وازیرلیغ کرامت تبلیغ والا تخلف وانحراف نورزند شرح یاد داشت پس پشت فرمان۔

شرح یادداشت واقع تاریخ روز پنجشنبہ بست وششم شہر محرم ۳ سنہ جلوس معلی موافق ۱۰۷۰ھ ہجری مطابق ۲۸ شہر ماہ برسالۂ سیادت ونجابت مرتبت امارت وایالت منزلت دانائے مدارج دین و دولت شناسائے مراتب ملک وملت فرازندۂ لوائے شوکت وعظمت عضد خلافت وفرمانروائے

نقلِ فرمان (۱۲)

ابو العدل عزیز الدین عالمگیر بادشاہ غازی

باسم سبحانہ وتعالیٰ شانہ

مہر باسم بادشاہ

خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ العزیز

طغرا بخط طلا باسم بادشاہ

دریں وقت بیمنت اقتران فرمان والاشان واجب الاذعان صادر شد کہ مبلغ دو لک وچہل ہشت ہزار دام از موضع ارڑکہ وغیرہ درلیست من اعمال پرگنہ حویلی دار الخیر اجمیر از گذاشت سید حسین خان بہادر وغیرہ کہ یکہزار و پانصد روپیہ حاصل آنست در وجہ انعام زبدۃ المشائخ الکرام سید السادات سید امام الدین سجادہ نشین روضہ بطریق التمغا با فرزندان از ربیع پارس ئیل حسب الضمن مقرر باشد باید کہ فرزندان نامدار کامگار والا تبار و وزرائے ذوی الاقتدار و امرائے عالیمقدار وحکام کرام وعمال کفایت فرجام ومتصدیان دیوانی ومتکفلان معاملات سلطانی وجاگیرداران وکروڑیان حال واستقبال ابداً ومو بداً در استقرار واستمرار این حکم مقدس معلیٰ کوشیدہ مواضعات مذکورہ را درلیست نسلاً بعد نسل وبطناً بعد بطن خالداً ومخلداً متصرف او با فرزندان بازگزارند و از صوادم تغیر وتبدل مصئون ومحروس دانستہ بعلت پیشکش صوبہ داری وفوجداری و مالوجہات و اخراجات مثل محصلانہ و داروغگانہ بیگار وشکار دہ نیمے ومقدمے وصدودے وقانونگوئی مزاحم ومتعرض نشوند وتوفیر کل تکالیف دیوانی ومطالبات سلطانی وانچہ از حسن تردد ودرجمع بیفزاید معاف ومرفوع القلم شمارند دریں باب تاکید وقدغن بلیغ دانستہ ہر سال فرمان مجدد نہ طلبند و از بیرلیغ کرامت تبلیغ والاتخلف وانحراف نورزند و ہفتم شہر صفر المظفر پنجم از جلوس والا نوشتہ شد مصر

عبارت پشت فرمان

برسالت سیادت ونجابت مرتبت امارت وایالت منزلت دانائے مدارج دین و دولت شناسائے مراتب ملک وملت فرازندۂ لوائے شوکت وحشمت طرازندہ بساط ابہت وعظمت اعتضاد خلافت وفرمانروائے اعتماد سلطنت وکشورکشائے ظفر پیرائے معارک جہانبانی عیش افزائے محافل کامرانی دقیقہ یاب سرائر بادشاہی رمز شناس مزاجدانی وآگاہی جوہر مرأت حقیقت ووفا فروغ شمع یکرنگی وصفا ہمدم دلکشائے مجلس خاص محرم خلوت سرائے صدق واخلاص کارفرمائے

از خریف سچقان ئیل فرود ستخطی چہارم محرم ۳۳ سنہ

صادنقل خطِ انور

خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہٗ

مسرت یاد داشت دستخط وزیر الممالک عمدۃ الملک مدار المہام آصف جاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار آنکہ موافق صاد خاص بعمل آرند۔ شرح عرض چہارم محرم ۳۳ سنہ بدستخط رسید آنکہ میر غیاث الدین و میر عظیم الدین و میر نظام الدین و مسماۃ حدیث النساء و زیب النساء پسران و متعلقان حضرت شاہ نجم الدین حسن سنجری نبیرۂ قطب الاقطاب حضرت خواجہ معین الدین چشتی شب و روز بعبادت الٰہی مشغول و وجہ کفاف معین ندارند۔ امیدوار کہ موضع بدگاؤں شصت و چہار ہزار دام عملہ پرگنہ حویلی دار الخیر اجمیر از تغیر اکرم علی خان فرلور در وجہ انعام التمغا مرحمت شود و غیرہ

للعہ ہزار دام

مشار الیہ وغیرہ پسران شاہ نجم الدین حسن سنجری حدیث النساء وغیرہ

از تغیر اکرم علی خان

عللعہ ہزار دام

موی الیہ	عظیم الدین	نظام الدین	اہلیہ مذکور	زیب النساء دختر
للعہ ہزار	للعہ ہزار	للعہ ہزار	لعہ ہزار	عہ ہزار

مہر
وزیر الممالک عمدۃ الملک مدار المہام آصف جاہ
نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار فدوی
عالمگیر بادشاہ غازی

مہر
فتح سنگہ فدوی عالمگیر
بادشاہ غازی

مہر
عبد المجید فدوی عالمگیر
بادشاہ غازی

عبارت پس پشت پائین فرمان لشرح یادداشت مندرجۂ بالا۔

عبارت حاشیہ پس پشت فرمان جانب راست درباب نوشتہ شدن فرمان و داخلۂ روزنامچہ

عبارت پس پشت فرمان برحاشیہ جانب چپ درباب داخلہ دفاتر شاہی۔

عملۂ پرگنۂ حویلی دار الخیر اجمیر از گذاشت میر حسین خان بہادر در وجہ انعام التمغا سید امام الدین سجادہ
نشین روضۂ حضرت خواجہ بزرگ با فرزندان نسلاً بعد نسلٍ و بطناً بعد بطنٍ و آنچہ از حسن تردد بیفزاید
بمعافی توفیر مرمت فرمودیم واقعہ ۱۷ ار رمضان ۵ ھ بموجب یادداشت قلمی شد۔ شرح دستخط
سیادت و نجابت مرتبت امارت و ایالت منزلت دانائے مدارج دین و دولت شناسائے مراتب
ملک و ملت فراز ندہ لوائے شوکت و حشمت طراز ندہ بساط ابہت و عظمت اعتضاد خلافت
و فرماں روائے اعتماد سلطنت و کشور کشائے ظفر پیرائے معارک جہاں ستانی عیش آرائے
محافل کامرانی دقیقہ یاب سرائر بادشاہی رمز شناس فراجدانی و آگاہی ہر مرأت حقیقت
و وفا فروغ شمع یکرنگی و صفا ہمدم و یکتائے مجلس خاص محرم خلوت سرائے صدق و اخلاص کار
فرمائے سیف و قلم مدبر امور عالم قدوۂ خوانین بلند مکان عمدۂ امرائے عظیم الشان وزیر صائب تدبیر
ممالک مدار امیر روشن ضمیر عالی مقدار لازم الاختصاص و الاعزاز واجب الاحترام و الامتیاز رکن
السلطنت بادشاہ سلیمان اقتدار وزیر الممالک عمدۃ الملک مدار المہام آصف جاہ نظام الملک
بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار آنکہ بعرض مکرر رسانند۔ شرح دستخط مدبر الملک اغر الدولہ
زکریا خان بہادر منور جنگ آنکہ بست و نہم ذی الحجہ ۵ ھ جلوس والا مکرر بعرض مقدس رسید۔
شرح دستخط وزیر الممالک عمدۃ الملک مدار المہام آصف جاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار
یار وفادار آنکہ فرمان والاشان قلمی نمایند۔
شرح دستخط وزیر الممالک عمدۃ الملک آصف جاہ بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار آنکہ بنظر
درآمد۔ شرح دستخط وزیر الممالک عمدۃ الملک مدار المہام نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار
یار وفادار آنکہ از ربیع پارت ئیل فرود دستخطی ۱۰ ار رمضان مبارک ۵ ھ جلوس بیاہہ محرم سنہ الیہ۔

از گذاشت میر حسین خان بہادر	از عبد الواحد خان پسران شیخ سعد اللہ مرحوم
حاصل الــــ ہزار عصـ ر	للعـ لمانہـــ حاصل صما عصـ ر

شرح داخلہ روزنامچہ وغیرہ جانب راست پشت فرمان۔
شرح ادخال سیاہہ و دفتر جانب چپ پشت فرمان۔

سیف قلم مدبر امور عالم قدوۂ خوانین بلند مکان زبدۂ امرائے عظیم الشان وزیر صائب وزیر امیر روشن ضمیر عالیمقدار لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام والا امتیاز رکن السلطنت بادشاہ سلیمان اقتدار وزیر الممالک عمدۃ الملک مدار المہام آصف جاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار نوبت واقع نگاری کمترین بندہ ہائے درگاہ منضو کردہ ام۔

مہر کلاں
وزیر الممالک عمدۃ الملک مدار المہام
آصف جاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ
یار وفادار سپہ سالار فدوی بادشاہ سلیمان
اقتدار عالمگیر غازی

مہر
مجد الدولۃ عبد المجید خان
بہادر فدوی عالمگیر بادشاہ
غازی

مہر
فتح سنگھ فدوی عالمگیر
بادشاہ غازی

شرح یادداشت واقع تاریخ روز سہ شنبہ سنہ شہر شوال سنہ جلوس مبارک معلی موافق سنہ ہجری مطابق خورداد ماہ ہر سالہ سیادت ونجابت مرتبت امارت وایالت منزلت دانائے مدارج دین ودولت شناسائے مراتب ملک وملت فرازندہ لوائے شوکت وحشمت طرازندہ بساط ابہت وعظمت اعتضاد خلافت وفرمانروائے اعتماد سلطنت وکشورکشائے ظفر پیرائے معارک جہانستانی علیّن آرائے محافل کامرانی در تیقمر باب سرائر بادشاہی رفرشناس مزاج دانی وآگاہی جوہر حقیقت مرأت وفا فروغ شمع یکرنگی وصفا ہمدم دلکشائے مجلس خاص محرم خلوت سرائے صدق واخلاص کارفرمائے سیف وقلم مدبر امور عالم قدوۂ خوانین بلند مکان۔ زبدۂ امرائے عظیم الشان وزیر صائب تدبیر ممالک مدار امیر روشن ضمیر عالیمقدار لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام والا امتیاز رکن سلطنت بادشاہ سلیمان اقتدار مدار وزیر الممالک عمدۃ الملک مدار المہام آصف جاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار نوبت واقع نگاری کمترین بندگان درگاہ آسمان جاہ منضو کردہ ام قلمی میگردد حکم صادر شد کہ مبلغ دو لک وچہل وہشت ہزار کروڑی دام از موضع ارٹہ وغیرہ در نسبت

نایب اعتقاد خلافت و فرمان روائی اعتماد سلطنت وکشورکشائے معاقد دین و دولت سپہ آرائی معارک فتح ونصرت گنجور اسرار بادشاہی دانائے ضمیر انجمن پیرائے محفل دانش ویکتائے صاحب الرائے عالم آرائے دستور ورائے ممالک مدار بربان وکلار ذوالاقتدار صاحب شوکت والعظمت والاحتشام واجب العزت واشرف والاحترام قدوۂ خوانین عمدہ امرائے عظیم الشان رکن السلطنت العلیہ نظام الملک آصف الدولہ آنکہ داخل واقع نمایند۔ کما فصلت

سجادہ نشینی روضۂ منورہ از تغیر شیخ فخر الدین

شرح دستخط وزارت پناہ کفایت دستگاہ لائق العنایت والاحسان شائستہ مراحم بیکران ہدایت اللہ خان نایب دیوان اعلیٰ آنکہ داخل نمایند۔ شرح دستخط لائق العنایت والاحسان مورد مراحم خدیوگیہان صدر رفیع القدر صدر الصدور سید امجد خان صدر جہان آنکہ داخل واقع نمایند بعرض اقدس رسید مشارالیہ از بنائر قطب الاقطاب مہذب و ومرتاض است حکم شد خدمت مذکور از تغیر شیخ فخر الدین بمشہر ومعزول بمشارالیہ مقرر باشد۔

معاش مشروط حکم شد

مدد معاش مشروط معزول بموجب فرمان مرقوم ۲۵ جمادی الاول سنہ ۱ بحال واضافہ بموجب ۱۲ صفر سنہ ۱۲ موضع دربست الصاعص سالانہ

گیلوتہ عملہ پرگنہ نرائنہ صوبۂ مذکور	از خزانہ روضۂ مذکور
الـــ ہزار جمع موضع	الـــ سالانہ الـــ ہزار
گیلوتہ عملہ پرگنہ نرائنہ صوبۂ مذکورہ	از خزانہ روضۂ مسطور
الـــ ہزار جمع موضع دربست	الـــ ہزار عص
تحریر فی التاریخ ہنصد سنہ الیہ	مطابق وقائع کل است

مہر صدر جہان

مہر
عبد العزیز فدوی شاہ عالم
بادشاہ

مہر اخلاص خان فدوی شاہ عالم بادشاہ

(۱۳)

نقلِ چٹھہ فرمان

شاہ عالم بہادر شاہ بادشاہ غازی بن اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ غازی درباب تقرر عہدۂ
سجادگی لعبد تحقیق نسبت اولاد حضرت خواجہ بزرگ قدس اللہ سرہٗ العزیز بتاریخ روز چہار شنبہ نوزدہم
شہر صفر المظفر ۵ جلوس مبارک موافق ۱۱۲۲ھ مطابق ۱۸ فروری ماہ برسالہ لائق العنایت والاحسان
مورد مراحم خدیو گیہان صدر رفیع القدر صدر الصدور سید امجد خان صدر جہان و نوبت واقع نگاری
خوردی درگاہ آسمان جاہ عبد العزیز قلمی میگردد حکم صادر شد کہ منصب سجادہ نشینی روضۂ منورۂ حضرت
قطب الاقطاب واقع بلدہ دار الخیر اجمیر از تغیر شیخ فخر الدین بہ شیخ سراج الدین ولد شیخ ابو الفتح و
موضع گیلوتہ عملہ پرگنہ ترانہ سرکار وصوبہ مذکور بجمع دو ہزار روپیہ بابت بازیافت معزول و یکہزار
روپیہ از خزانۂ روضۂ مزبور باندوز فتوح آنجا مشروط سوائے حصۂ موضع دلواڑہ پرگنہ حویلی صوبہ
مذکور و پنج آنہ یومیہ کہ بلا شرط مقرر دارد در وجہ مدد معاش او مقرر فرمودیم اگر در محل دیگر چیزے داشتہ
باشد آنرا اعتبار نکنند۔ واقع ۲۸ ربیع الآخر ۴ جلوس بموجب تصدیق یادداشت قلمی
شد بموجب اسناد ذیل مشار الیہ بلا شرط مقرر است۔

بموجب فرمان تحریر ذی الحجہ ۱۶ عہد حضرت　بموجب فرمان ۱۳ جمادی الاول ۱۸

حصۂ موضع دلواڑہ　۵ یومیہ

بموجب فرمان والا شان عہد حضرت مرقوم ۱۲ رجب ۸ سجادہ نشینی و مدد معاش ذیل نذر و فتوح
روضۂ مسطورہ بہ سید محمد مقرر بود بعد فوت او بموجب فرمان ۵ ۲ جمادی الاول ۲ بہ شیخ فخر الدین
پسرش مقرر شد۔

سالہا

گیلوتہ ا ــــــ ہزار جمع موضع　الـ ــــ روپیہ ـــ مع اصل اضافہ

در نیولا مشار الیہ سوائے بلا شرط مقرر شد۔

شرح دستخط امارت و ایالت پناہ سیاست و شہامت دستگاہ عمدۂ فدویان عقیدت نہاد زبدۂ
مخلصان با اعتقاد منظور نظر بادشاہی مورد الطاف نامتناہی مہبط الطاف بیکران خانزادۂ
شجاعت نشان صمصام الدولہ با فرہنگ بخشی الممالک امیر الامرا بہادر نصرت جنگ سپہ سالار

۸ ربلا قصور یومیہ

مشارٌالیہ صغیر خدیجہ

۲ر ۲ر

سما ۓ

رقیہ ہمشیرہ سعید النساء

ار ار

سما ۓ ۶ ۓ

سماۃ راحت النساء وغیرہ ہمشیرہ زادہ

۲ر

مشارٌالیہا سماۃ لطیفہ

ار ار

تحریر فی التاریخ صدر سنہ الیہ

مطابق واقع کل است برحاشیہ بعرض مکرر رساند

بست وہفتم صفر سنہ جلوس مبارک بعرض مکرر رسید

پس پشت جزیدہ داخلہ نشیان دیوان شاہی بسیار است

مہر معتمد الملک مظفر جنگ بہادر خان تزخان

مہر غلام علی

مہر سپہدار خان

مہر امیر خان

چہاردہم صفر سنہ احد جلوس

(۱۵)

نقل چٹھہ فرمان

محمد شاہ بادشاہ غازی درباب تقرر منصب سجادگی بنام شیخ منیر الدین نبیرہ حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہ العزیز

تاریخ روز یکشنبہ چہاردہم شہر رمضان سنہ ۲ جلوس معلی موافق ۱۱۳۲ ہجری مطابق شہر ماہ برسالہ

تاریخ ۲۲ صفر ۳ داخل سیاہہ تاریخ ۱۲ صفر ۳ تصدیق بدفتر الیہ گذشت
بست سوم صفر المظفر نقل بدفتر دیوان الصدارت رسید معہ جیوراج داخل آدرچہ شد
ثانی الحال بنظر درآمد پانصد روپیہ دیگر بدستور معزول مرحمت شد۔

(۱۴) نقل چٹھہ

محمد شاہ بادشاہ غازی بنام سید محمد حسن برادر عم زاد شیخ سراج الدین صاحب سجادہ۔
بتاریخ روز جمعہ ششم ذی الحجہ سنہ احد جلوس مبارک موافق ۱۱۳۱ھ ہجری برسالہ سیادت و نجابت
پناہ شجاعت و شہامت دستگاہ سزاوار عنایت بادشاہی قابل مرحمت ظل الٰہی صدر رفیع القدر
صدر الصدور سید امیر خان و نوبت واقع نگاری کمترین خانہ زادان درگاہ آسمان جاہ غلام علی
قلمی میگردد و حکم صادر شد کہ نسیم اللہ بلا فصل یومیہ از اوقاف روضۂ منورہ حضرت واقعہ
بلدۂ صوبہ دار الخیر اجمیر در وجہ مدد معاش محمد حسین وغیرہ متعلقان محمد حسین بن سید اسد اللہ
مرحمت فرمودیم اگر در محل دیگر چیزے داشتہ باشد آنرا اعتبار نہ کنند۔ واقعہ ۲۴ شوال سنہ احد
تصدیق یادداشت قلمی شد۔
شرح دستخط موتمن الدولۃ العلیہ معتمد السلطنۃ البہیہ عمدۂ امرائے رفیع الشان زبدۂ خوانین
بلند مکان ناظم و مناظم ملک و مال ناہج و مناہج دولت و اقبال صاحب سیف و القلم رافع اللواء
والعلم وزیر صائب تدبیر یکرنگ عمارۃ الملک مدار المہام قطب الملک یمین الدولہ سید عبد اللہ خان
بہادر ظفر جنگ سپہ سالار یار باوفا دستور الوزراء آنکہ داخل واقع نمایند۔
شرح دستخط۔ سیادت و نجابت پناہ شجاعت و شہامت دستگاہ سزاوار عنایت بادشاہی قابل مرحمت
صدر رفیع القدر صدر الصدور سید امیر خان آنکہ داخل واقع نمایند۔

خواجہ معین الدین چشتیؒ

ازروئے تجویز نامہ بمہر میر عبد القادر متولی روضۂ منورہ حضرت کہ متعلقان محمد حسین
نبیرۂ حضرت خواجہ معین الدین چشتی ہیچ وجہ معیشت ندارند استحقاق بدرجۂ کمال دارند بنابران
پانزدہ آنہ یومیہ بلا قید آسامی تجویز نمودہ امیدوار درجہ پذیرا نیست بعرض اقدس رسید
بشرح صدر حکم شد۔

بمہر میر احمد علیخان صدر جیرد آنجا بعرض رسیدہ کہ سید سراج الدین سجادہ نشین فوت شدہ سید منیر الدین پسر متوفی طالب علم بصلاح و تقوی آراستہ لایق سجادگیست بدستور پدر بنام موی الیہ سرفراز کردہ حکم شد منظور

کما فصلت

سجادہ نشینی روضۂ مسطور از انتقال شیخ سراج الدین مشار الیہ بپسرش

حکم

معاش بازیافت سابق

مدد معاش مشروط شیخ سراج الدین متوفی بموجب یادداشت عہد۔ مرقوم سوم جمادی الاول

۲۵ رمضان سنہ الیہ بعرض مکرر رسید فرمان درست گشتہ

موضع گیلوتہ عملۂ پرگنۂ نرائنہ	سالانہ
الف ہزار جمع	الف ہزار
گیلوتہ عملۂ پرگنۂ صوبہ مذکور	سالانہ از خزانہ مسطور
الف ہزار	الف ہزار

تحریر فی التاریخ شہر صدر سنہ الیہ

مہر میر جملہ معظم خانخانان

مہر ہلاس راہم

تاریخ دوم شہر ذی الحجہ سنہ

معہ جان محمد قول — بتاریخ ۱۲ شہر رمضان سنہ جلوس الا — ۱۲ رمضان سنہ جلوس الا

مطابق واقع کل است — نقل بدفتر وقائع کل رسید — داخل وقائع کل نمودہ داخل

بتاریخ چہاردہم شہر رمضان سنہ — داخل ادراجہ نمودہ — فہرست ایلچیان نمودہ

تصدیق بدفتر الیہ گذشت معہ جان محمد قول

بتاریخ دوم ذی الحجہ جلوس والا نقل بدفتر

دیوان صدارت العالیہ رسید معہ جان محمد قول

نقلِ چھٹھ

(۱۶) خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ

عہد محمد شاہ بادشاہ غازی بمہر وزیر الممالک نواب قمرالدین خان چین بہادر..........

سیادت ونقابت رتبت امارت وایالت مرتبت حشمت وشوکت منزلت عمدہ امرائے رفیع الشان
زبدۂ خوانین بلندمکان لائق المرحمت والاحسان مقرب حضرت الخاقان معتمد الملک میر جملہ خانخانان
بہادر مظفر جنگ ترخان) ونوبت واقعہ نگاری کمترین خانہ زادان درگاہ سپہر احتشام مولانا سراج
قلمی میگردد حکم صادر شد کہ منصب سجادہ نشینی روضۂ منورہ حضرت قطب الاقطاب واقع
دار الخیر اجمیر از انتقال شیخ سراج الدین بہ شیخ منیر الدین پسرش وموضع گیلوتہ عملہ پرگنہ لرائنہ
سرکار صوبۂ مذکور بجمع دو ہزار روپیہ بابت بازیافت متوفی ویک ہزار روپیہ سالانہ از خزانہ روضۂ
مذکور باندوزد وفتوح مشروط سوائے حصۂ موضع دیواڑہ عملہ پرگنہ تولی صوبۂ مذکور وپنج آنہ یومیہ
بلا شرط در وجہ مدد معاش او مرحمت فرمودیم اگر در محل دیگر چیزے داشتہ باشد آنرا اعتبار نکنند۔
واقع ہذا رجب ۲ سنہ بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد۔
بموجب اسناد ذیل بمشار الیہ مقرر است

بموجب فرمان تحریر ذی الحجہ ۱۱ سنہ عہد حضرت	بموجب فرمان ۲۳ جمادی الاول ۵۱ سنہ عہد حضرت
حصہ موضع	خلد مکان

در نیولا بمشار الیہ سوار بالا شرط مرحمت شد ۵ ر
لشرح دستخط

موتمن الدولۃ العلیہ معتمد السلطنت العلیہ عمدہ امرائے رفیع الشان زبدۂ خوانین بلند مکان ناظم مناظم
ملک ومال ناتج ومناتج دولت واقبال صاحب السیف والقلم رافع اللواء والعلم وزیر صاحب تدبیر
یکرنگ عمدۃ الملک مدار المہام قطب الملک یمین الدولہ سید عبد اللہ خان بہادر ظفر جنگ سپہ سالار
یار باوفا دستور الوزرا آنکہ داخل واقع نمایند۔ شرح دستخط۔
سیادت ونقابت رتبت امارت وایالت مرتبت شوکت وحشمت منزلت عمدہ امرائے رفیع الشان
زبدۂ خوانین بلندمکان لائق المرحمت والاحسان مقرب حضرت الخاقان معتمد الملک میر جملہ معظم
خانخانان بہادر مظفر جنگ ترخان آنکہ داخل واقع نمایند۔

سیاہہ

خواجہ معین الدین چشتی

از روئے سیاہہ بمہر عمدۃ الملک بخشی الممالک امیر الامرا بہادر رسیدہ کہ خواجہ معین الدین چشتی سید
منیر الدین پسر سید سراج الدین سجادہ نشین درگاہ حضرت قطب الاقطاب کہ سید
مذکور فوت شدہ امیدوار است کہ بموجب پدر سجادہ نشینی آنجا سرفراز شود لعرض اقدس رسید کہ تجویز نام

مسماۃ لطیف النساء بی بی صاحبہ بیگم | مسماۃ رحیمۃ النساء بیگم
مسماۃ بخت بانو بیگم

تحریر تاریخ صادر سنہ الیہ مطابق واقع کل است پانزدہم شوال سنہ دوازدہم جلوس والا بعرض مقدس رسید۔

مہر معتمد الملک مدار المہام معظم خانخانان بہادر مظفر جنگ ترخان

مہر وزیر الممالک قمرالدین خان چین بہادر نصرت جنگ عماد اللہ

مہر غلام علی خانہ زاد محمد شاہ بادشاہ غازی

مہر فدوی علی احمد خان فدوی محمد شاہ بادشاہ غازی

(۱۷) نقل فرمانچہ

بادشاہ عہد محمد شاہ طغرا

بمہر وزیر مدار المہام معظم الملک خانخانان مظفر جنگ بہادر ترخان

مدار المہام معظم الملک خانخانان مظفر جنگ بہادر ترخان خانہ زاد محمد شاہ بادشاہ غازی

گماشتہائے جاگیرداران وکروریان پرگنہ حویلی ازا لجملہ اجمیر را اعلام آنکہ موجب یاد داشت واقعہ عہد بادشاہ مرحوم مرقوم تاریخ شانزدہم محرم سنہ ۹ پانزدہم شہر شوال سنہ ۱۲ بعرض مکرر رسید موازی دو بست بیگہ زمین محل قدیم از پرگنہ مذکور بدستور سابق بقبضہ طافیض والتصرف در وجہ مدد معاش مسماۃ بی بی کمال و دولت متعلقان سید اسد اللہ نبیرۂ قطب الاقطاب حضرت خواجہ بزرگ حسب الضمن مقرر گشتہ باید کہ طبق یادداشت واقعہ عمل نمودہ اراضی مذکورہ را بتصرف آنہا

بتاریخ روز جمعہ شانزدہم شہر محرم ۹ جلوس مبارک موافق ۱۱۳۹ھ برسالہ سیادت و نقابت رتبت ایالت و امارت مرتبت حشمت و شوکت منزلت عمدہ امرائے رفیع الشان زبدۂ خوانین بلند مکان لایق المرحمت و الاحسان مقرب الحضرت الخاقان معتمد الملک میر جملہ معظم خان خانخانان بہادر مظفر جنگ ترخان و نوبت واقع نگاری کمترین خانہ زادان درگاہ آسمان جاہ غلام علی قلمی میگردد۔
حکم صادر شدہ کہ بست و دو بیگہ زمین از محل قدیم پرگنہ حویلی دار الخیر اجمیر در وجہ مدد معاش مسماۃ بی بی کمال و دولت متعلقان سید اسد اللہ نبیرۂ قطب الاقطاب حضرت مرحمت فرمودیم اگر در محل دیگر چیزے داشتہ باشند آنرا اعتبار نکنند واقعہ سوم شہر رجب المرجب سنہ ۹ موجب تصدیق یاد داشت قلمی شد۔
شرح دستخط مؤتمن الدولہ العلیہ معتمد السلطنت البہیہ سیادت و نجابت مرتبت امارت و ایالت منزلت دانائے مدارج دین و دولت شناسائے مراتب ملک و ملت اعتضاد خلافت و فرمانروائے اعتماد السلطنت و کشور کشائے ناظم و مناظم ملک و مال ناہج و مناہج دولت و اقبال خلاصۂ مخلصان باعزم قدوۂ پیش قدمان معرکۂ رزم عمدہ منیع الشان زبدہ امرائے بلند مکان صاحب السیف والقلم رافع اللواء والعلم وزیر صاحب تدبیر یار باوفا یکرنگ وزیر الممالک عمدۃ الملک مدار المہام اعتماد الدولہ قمر الدین خان بہادر چین نصرت جنگ آنکہ داخل واقع نمایند۔
شرح دستخط سیادت و نقابت رتبت امارت و ایالت مرتبت حشمت و شوکت منزلت عمدہ امرائے رفیع الشان زبدۂ خوانین بلند مکان لایق المرحمت و الاحسان مقرب الحضرت الخاقان معتمد الملک میر جملہ معظم خان خانخانان بہادر مظفر جنگ ترخان آنکہ داخل واقع نمایند۔

خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہٗ

حمید مجید مبارک

بالتماس مشار الیہا وغیرہ متعلقان سید اسد اللہ نبیرۂ قطب الاقطاب حضرت خواجہ معین الدین چشتی ہیچ وجہ معیشت مقرر ندارند و جماعت کثیر ہمراہ دارند و شب و روز بعبادت الٰہی و نماز روزہ و تلاوت فرقان و قرآن مشغول اند۔ امید وار فضل و کرم اند کہ بست و دو بیگہ زمین از پرگنہ حویلی اجمیر بموجب اسناد و حکام در وجہ معاش موی الیہا مقرر است سند درگاہی عہد مقرر شود بعرض اقدس رسید منظور حکم شد۔

۲۲ بیگہ زمین از محل قدیم

مشار الیہ	مسماۃ
اسامی	معہ بیگہ	نجیب النساء	۲۲ بیگہ

مدت اشتغال ہینوودہ باشند اگر در محل دیگر چیزے داشتہ باشند آنرا اعتبار نہ نمایند۔ درین باب قدغن دانستہ حسب المسطور بعمل آرند۔
تاریخ بست وہفتم شہر ذیقعدہ ۲۳ جلوس والا قلمی شد مصر

عبارت ظہر فرمانچہ

ضمن باسم سید ظہیر الدین وغیرہ از فرزندان حضرت بموجب التماس وکیل مشارٌ الیہ پانزدہ آنہ یومیہ از اوقاف روضۂ مسطور سوائے علی السویہ از تاریخ ورود پروانہ

۱۵ار یومیہ

مشارٌ الیہ	کرامت اللہ
نفر ۴ر	۴ر
مسماۃ امۃ اللہ	مسماۃ بی بی صاحبہ
۴ر	۳ر

(۱۹) نقل فرمان

محمد جلال الدین ابوالمظفر شاہ عالم بادشاہ غازی ادخل اللہ فی الجنان۔

باسمہ تعالیٰ شانہٗ خواجہ معین الدین چشتی قدس اللہ سرہٗ

طغرا باسم بادشاہ۔

مہر بادشاہ

درین وقت میمنت اقتران فرمان والاشان واجب الاذعان صادر شد کہ موضع گنگوانہ ونہاری معہ موضع نادسعہ رامپورہ علاقہ پرگنہ حویلی اجمیر کہ مبلغ دو ہزار روپیہ حاصل آنست از تغیر شہامت وغیرہ در وجہ انعام التمغائے حقائق و معارف آگاہ سید امام الدین سجادہ نشین حضرت بافرزندان بلا قید اسامی و قسمت بمعانی تصدیق و باد داشت و توفیر انچہ از حسن تردد برجمع آن بیفزاید از ابتدائے فصل ربیع بوقت ئیل حسب الضمن مقرر باشد باید کہ فرزندان نامدار کامگار والا تبار وزرائے ذوی الاقتدار و امرائے عالیمقدار و حکام کرام و عمال کفایت فرجام و متصدیان مہمات دیوانی و متکفلان معاملات سلطانی و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال ابداً آمو بداً در استمرار استقرار این حکم مقدس معلی کوشیدہ مواضع مرقومہ را نسلاً بعد نسلٍ و بطناً بعد بطنٍ خالداً و مخلداً بتصرف آنہا واگزارند

بارگذارند و اصلا و مطلقاً تغیر و تبدیل بدان راہ ندہند کہ حاصلات آنرا صرف نمودہ بدعائے بقائے دوام دولت ابد مدت مواظبت مے نمودہ باشند و اگر در محل دیگر چیزے داشتہ باشند آنرا اعتبار نہ کنند۔ درین باب قدغن دانستہ حسب المسطور بعمل آرند تاریخ بست و نہم جمادی الثانی سنہ ۱۳ جلوس قلمی شد۔

عبارت ضمن پشت فرمانچہ

مقدمہ شرح ضمن در وجہ مدد معاش مسماۃ بی بی کمال دولت متعلقان سید اسد اللہ نبیرہ قطب الاقطاب حضرت بموجب یادداشت واقع عہد مرقوم تاریخ شانزدہم شہر محرم الحرام سنہ ۹ یازدہم شہر شوال سنہ ۱۲ مکرر بعرض مقدس رسید پرگنہ حویلی صوبہ دار الخیر اجمیر بدستور سابق۔

عــــــــہ بیگہ زمین از محل قدیم

مسماۃ	مسماۃ	متکماۃ	مسماۃ	
نجیب النسار	شریفہ بی بی	رحیم النسار	بخت بانو	مشار الیہ
۵ بیگہ	۵ بیگہ	۷ بیگہ	۷ بیگہ	۷ بیگہ

نقل فرمانچہ

(۱۸)

عہد محمد شاہ بادشاہ غازی

مہر خانن خانان

طغرا

گماشتہائے متصدیان مہمات وجمہور سکنہ روضہ منورہ قطب الاقطاب حضرت خواجہ معین الدین چشتی قدس اللہ سرہ واقع بلدہ صوبہ دار الخیر اجمیر را اعلام آنکہ بموجب التماس وکیل سید ظہیر الدین وغیرہ از فرزندان حضرت بعرض اقدس اعلیٰ رسید کہ موکلان ہیچ امر وجہ معیشت مقرر ندارند و اوقات بعسرت میگذارند امیدوار اند کہ پانزدہ آنہ یومیہ از اوقاف روضہ مذکور سوائے علی السویہ در وجہ معاش موکلان مرحمت شود حکم جہان مطاع عالم مطیع شرف نفاذ یافت کہ یومیہ مسطورہ از اوقاف روضہ مذکورہ سوائے علی السویہ در وجہ مدد معاش مشار الیہ وغیرہ مقرر باشد لہذا حسب الحکم اعلیٰ قلمی میگردد کہ یومیہ مذکورہ را از تاریخ وردد پروانہ حسب الضمن بمشار الیہ وغیرہ میرسانیدہ باشند۔ تا آنکہ آنرا صرف معیشت خود ہا نمودہ بدعائے دوام دولت ابد

کری دام موضع ناندسہ مزرعہ دام پورہ عملہ پرگنہ حویلی مضاف صوبہ دار الخیر اجمیر از تغیر غلام یوسف
کہ یک ہزار و یکصد روپیہ حاصل آنست در وجہ انعام سیادت و فضائل مآب کمالات واکتساب
سید امام الدین بطریق التمغا با فرزندان بلا قید اسامی و قسمت معافی توفیر از ربیع پارس ئیل......
حسب الضمن مقرر باشد۔ باید کہ با فرزندان نامدار و کامگار والا تبار وزرائے ذوی الاقتدار
و امرائے عالیمقدار و حکام کرام و عمال کفایت فرجام و متصدیان مہمات دیوانی و
متکفلان معاملات سلطانی و جاگیرداران و کروڑیاں حال و استقبال ابداً و موبداً در
استمرار و استقرار ایں حکم اقدس اعلیٰ کوشیدہ دہہائے مذکورہ راسہ موضع در بست
نسلاً بعد نسل و بطناً بعد بطن خالداً و مخلداً بتصرف آنہا بازگزارند و از صوادم تغیر و تبدیل
مصئون و محروس دانستہ بعلت پیشکش صوبیداری و فوجداری و مال و جہات و اخراجات
مثل قلبہ و محصلانہ و دارو غگانہ۔ بیگار و شکار۔ دہ نیمے و مقدمے و صدو دے و قانون
گوئی مزاحم و متعرض نشوند و توفیر کل تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی و انچہ از حسن
عرد و آں در جمع آں بیفزاید معاف و مرفوع القلم شمارند۔ دریں باب تاکید اکید
و قدغن بلیغ دانستہ ہر سال سند مجدد نہ طلبند۔
و از بیر لیغ کرامت تبلیغ تخلف و انحراف نورزند۔ یاز دہم شہر ربیع الاول سال یاز دہم از
جلوس اقبال مانوس سمت تحریر یافت۔

عبارت پشت ضمن فرمان

برسالہ شرافت و نجابت مرتبت امارت و ایالت منزلت دانائے مدارج دین و دولت
شناسائے مراتب ملک و ملت فرازندہ لوائے سوکت و حشمت۔ طرازندہ بساط ابہت
و عظمت اعتضاد خلافت و فرمانروائے اعتماد سلطنت و کشورکشائے ظفر پیرائے معارک
جہانبانی عیش آرائے محافل کامرانی۔ جوہر مرأت حقیقت و وفا فروغ شمع یکرنگی و صفا
ہمدم دلکشائے مجلس خاص محرم خلوت سرائے صدق و اخلاص کارفرمائے سیف و قلم
مدبر امور عالم قدوۂ خوانین بلند زبدۂ امرائے عظیم الشان وزیر صائب تدبیر ممالک مدار
امیر روشن ضمیر عالیمقدار لازم الاختصاص و الاعزاز واجب الاحترام و الامتیاز رکن السلطنت
بادشاہ سلیمان اقتدار وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام یار وفادار شجاع الدولہ برہان
الملک والا وقار اعتماد الدولہ آصف جاہ نظام الملک ابو المنصور خان بہادر صفدر جنگ۔

وازصوادم تغیر وتبدل مصئون ومحروس دانستہ بعلت پیشکش صوبہ داری وفوجداری ومال وجہات سائر اخراجات مثل قلعہ ومحصلانہ وداروغانہ وضابطانہ وشکار وبیگار ودہ نیمے مقدمے و صدودے وقانونگوئی مزاحم ومتعرض نہ شوند وازکل تکالیف دیوانی ومطالبات خاقانی معاف ومرفوع القلم شمارند۔ دریں باب تاکید اکید وقدغن مزید دانستہ ہرسال سند مجدد ونہ طلبند واز یرلیغ کرامت ابتلیغ والاتخلف وانحراف نورزند۔

بتاریخ بست ویکم شہر محرم الحرام سنہ یازدہم جلوس والا زیب تحریر یافت مص

عبارت ضمن پشت فرمان پنج سطر

تفصیل دیہات

مہر کلاں
نظام الملک مدار المہام آصف جاہ
برہان الملک شجاع الدولہ ابوالمنصور
خان بہادر صفدر جنگ یار وفادار
سپہ سالار فدوی شاہ عالم بادشاہ
غازی

مہر
سید ہدایت علی خان
فدوی شاہ عالم بادشاہ
غازی

عبارت حاشیہ پشت فرمان جانب دست راست۔

(۲۰) نقل فرمان

ابوالمظفر جلال الدین محمد شاہ عالم بادشاہ غازی رحمۃ اللہ تعالیٰ۔

باسم سبحانہ تعالیٰ

مہر کلاں بادشاہ

طغرا طلا باسم بادشاہ۔

درین وقت میمنت اقتران فرمان والاشان واجب الاذعان صادر شد کہ مبلغ یک لک نوزدہ ہزار وہشت صدہ

فرمانروائے۔ اعتمادِ سلطنت وکشورکشائے ظفر پیرائے معارکِ جہانبانی عیش آرائے محافلِ کامرانی جوہرِ مرأت حقیقت ووفا فروغ شمع یکرنگی وصفا ہمدمِ دلکشا مجلسِ خاص محرمِ خلوت سرائے صدق واخلاص۔ کارفرمائے سیف وقلم مدبرِ امورِ عالم قدوۂ خوانینِ بلندمکان عمدۂ امرائے عظیم الشان وزیرِ صائب تدبیر ممالک مدار امیرِ روشن ضمیرِ عالیمقدار لازمِ اختصاص والاعزاز واجب الاحترام والانیباز رکن السلطنت بادشاہ سلیمان اقتدار وزیر الممالک جملۃ الملک[1] مدار المہام یار وفادار شجاع الدولہ برہان الملک والاوقار اعتماد الدولہ آصف جاہ ابوالمنصورخان بہادر صفدر جنگ آنکہ بعرض مکرر رسانید داخل واقع نماید شرح دستخط واقعہ نگار کل آنکہ مطابق واقع کل است

شرح دستخط وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام یار وفادار شجاع الدولہ برہان الملک والاوقار اعتماد الدولہ آصف جاہ ابوالمنصورخان آنکہ بعرض مکرر رسانید۔ شرح دستخط سیادت ونجابت پناہ میر احمد علی خان آنکہ بست وہم صفر المظفر سنہ جلوس والا مکرر بعرض مقدس اعلیٰ رسید۔ شرح دستخط وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام یار وفادار شجاع الدولہ برہان الملک والاوقار اعتماد الدولہ آصف جاہ ابوالمنصورخان بہادر صفدر جنگ آنکہ فرمان والاشان قلمی نمایند۔ شرح دستخط وزیر الممالک مدار المہام یار وفادار شجاع الدولہ برہان الملک والاوقار اعتماد الدولہ آصف جاہ ابوالمنصورخان بہادر صفدر جنگ آنکہ بنظر درآمد لعہ عالی ہزار دام مقدمہ کہ تنخواہ موضع ناندمعہ مزرعہ رامپورہ در بست عملہ پرگنہ حویلی مضاف صوبہ دارالخیر اجمیر از تغیر غلام یوسف۔ شرح دستخط وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام یار وفادار شجاع الدولہ برہان الملک والاوقار اعتماد الدولہ آصف جاہ ابوالمنصورخان بہادر صفدر جنگ آنکہ از ربیع پارس ئیل۔

نقلِ خطِ انور

عرضی گزرانیدہ وکیل سید امام الدین بدفتر رسیدہ از فضل وکرم امید وار است کہ موضع ناندمعہ مزرعہ رامپورہ در بست عملہ پرگنہ حویلی دارالخیر اجمیر از تغیر غلام یوسف دروجہ انعام عالتمغا بوکل با فرزندان ومتعلقان بلا قید اثاثی وقسمت معافی توفیر نسلاً بعد نسلٍ وبطناً بعد بطنٍ مرحمت شود۔ ودستخط

صاد خاص بنام اعلیٰ قرین شوند کہ فرمان والاشان بدہد مسع

[1] کہیں فرامین میں عمدۃ الملک ہے کہیں جملۃ الملک ۱۲ سنہ ۵۲ اسامی دس) سے چاہیئے مگر اصل میں (ش) سے لکھا ہے ۱۲

مہر
وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام
اعتماد الدولہ آصف جاہ برہان الملک
شجاع الدولہ ابو المنصور خان بہادر صفدر جنگ
یار وفادار سپہ سالار فدوی شاہ عالم
بادشاہ غازی

مہر
عنایت علی خان فدوی
شاہ عالم بادشاہ غازی

شرح یادداشت بتاریخ آدینہ دو شنبہ نہم شہر صفر المظفر سنہ ۱۱ جلوس میمنت مانوس موافق سنہ ۱۱۸۴ھ
مطابق ۹ خورداد ماہ برسالہ شرافت و نجابت منقبت امارت و ایالت منزلت دانائے
مدارج دین و دولت شناسائے مراتب ملک و ملت فرازندہ لوائے شوکت و حشمت
طرازندہ بساط عظمت و ابہت اعتضاد و خلافت و فرمانروائے اعتماد سلطنت و کشور
کشائے ظفر پیرائے معارک جہانبانی عیش آرائے محافل کامرانی جوہر مرآت حقیقت
و وفا فروغ شمع یکرنگی و صفا ہمدم دلکشائے مجلس خاص محرم خلوت سرائے صدق و اخلاص
کار فرمائے سیف و قلم مدبر امور عالم قدوہ خوانین بلند مکان عمدہ امرائے عظیم الشان وزیر
صائب تدبیر ممالک مدار امیر روشن ضمیر عالیمقدار لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام
والامتیاز رکن السلطنت بادشاہ سلیمان اقتدار وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام یار
وفادار شجاع الدولہ برہان الملک والاقتدار اعتماد الدولہ آصف جاہ ابو المنصور خان بہادر
صفدر جنگ و نوبت واقع نگاری خانہ زادان درگاہ آسمان جاہ عقیدت آسا منائر این داس
قلمی میگردد حکم صادر شد کہ مبلغ یک لک نوزدہ ہزار ہفت صد دوازدہ دام موضع نانند
معہ مزرعہ رام پور در بست عملہ پرگنہ حویلی دار الخیر اجمیر از تغیر غلام یوسف در وجہ انعام التمغا
سیادت مآب سید امام الدین با فرزندان و متعلقان بلا قید اسامی و قسمت نسلاً بعد نسلٍ و بطناً بعد
بطن وانچہ از حسن تردد در جمع آن بیفزاید بمعافی توفیر مزاحم نشوند مرحمت فرمودیم واقعہ چہارم
شہر صفر سنہ ۱۱ بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد۔ شرح دستخط شرافت و نجابت مرتبت
امارت و ایالت منزلت دانائے مدارج دین و دولت شناسائے مراتب ملک و
ملت فرازندہ لوائے شوکت و حشمت طرازندہ بساط ابہت و عظمت اعتضاد و خلافت و

سجادہ باشد آمدہ است۔ بندوبست آن نیز از طرف صاحب سجادہ باشد وہم روزینہ و روزینہ
دران املاک وغیرہ علاقہ درگاہ حسب استصواب واستر ضار صاحب سجادہ باشد وہمہ تحصیل وتشخیص
دیہاتِ علاقہ درگاہ وغیرہ خدام باختیار کل صاحب سجادہ باشد ویا حضور مالک است دیگرا حدے را
دخل و مزاحمت نبودہ ونماند وکسی کہ خارج وقاصر نوکر و خدمت درگاہ باشد آنرا اگر صاحب سجادہ خواہد
برطرف سازد واز درگاہ خارج کردہ دہد وہم حصہ وملک ور وزینہ قاصر الخدمت موقوف مسدود
سازد واختیار صاحب سجادہ است۔

بند دوم۔ ومحاسبہ از لغایت تا بہ مداخل ومخارج تحصیل وتشخیص دیہات وہم اسباب کوٹھہا
کہ مال بادشاہی است از متولی معزول بہ صاحب سجادہ بدہاند وانچہ از روئے کاغذ مشرف
وصاحب سجادہ از ہمہ مراتب بذمہ او برآید فوراً از جائداد منقولہ وغیر منقولہ بہ صاحب سجادہ
نشان کنانیدہ دہد واز آیندہ احتیاط وارد کہ بہ کوٹھہائے بادشاہی کہ بدرگاہ شریف ہستند
کسے خیانت ودست اندازی نہ سازد کہ مالکیت آن یا بحضور میرسد ویا بہ صاحب سجادہ
دیگر کسے را دخلے نیست مص

بند سوم موضع وانثرہ علیحدہ از دیہات درگاہ صرف برائے معاش متولی مقرر بودہ آمد
کیمکہ متولی باشد موضع مذکور معاش است وبرائے ذات متولی نیست کہ بہ کسے گردے بدہد۔
اگر گر دیدار دعویدار از ذات متولی معزول خواہ حویلی یا جائداد دیگر کہ برائے ذات او مقرر است
ازان بگیرد وموضع مذکور بہ معزول نمیرسد بصاحب سجادہ کہ علاقہ تولیت بنام نورچشم تیمور شاہ
است از طرف نورچشم سپرد سازد ورسید صاحب سجادہ بفرستید۔ واگر کسے اسناد مرہٹا متولی
معزول پیش نماید ساقط از اعتبار است کہ فرمان حضور والا درین امر نیست وہم متولی از
راہ فریب از صرف کردن زر خطیر پیش مرہٹا مختار شدہ بود۔ ہمہ آمدنی درگاہ را خورد و برد نمودہ
محض غابن وخاین است اعتماد آن نباید کرد وبعضی دیہات کہ متولی معزول برائے خورد وبرد
بہ کسے بنام اجارہ استمرار داشتند وباطن مطلب خود مینماید از آنہا برآوردہ انچہ در آن خیانت
وغبن متولی باشد از ان بصاحب سجادہ بدہانند ودیہات را بدرگاہ شریف داخل سازد کہ بدون
مُہر صاحب سجادہ منظور ٹھیکہ واستمرار کسے نیست کہ بہر گونہ مالک صاحبِ سجادہ حضور است
وہم از روئے شرع شریف وراثت دیگر ہم از طرف حضور از قدیم صاحب سجادہ بہمہ امورات
درگاہ ومال وکوٹھا وعزل ونسب نوکران وخدام وغیرہ شاگرد پیشہ وہم صرف نمودن د

نقلِ شقّہ

(۲۱)

ابوالبرکات معین الدین اکبر شاہ ثانی بادشاہ دہلی بنام صوبہ اجمیر سرکار انگریز بہادر مشمولہ مثل نمبر ۱۲۰
محافظ خانہ رجسٹر درگاہ حضرت خواجہ صاحب۔

مُہر بادشاہ

فدوی عقیدت و ارادت نشان لایق المرحمت والاحسان مورد مراحم بودہ بداند
چوں تمامی امور انتظام درگاہ شریف و عزل و نصب مردمان متعلقہ آن و خبرگیری ہرگونہ امور از
جانب حضور بودہ آمدہ درینولا مکرر بسمع اشرف رسیدہ کہ انتظام درگاہ شریف از حد ابتر و
خراب است و عزیز علی متولی کہ از طرف حضور بر عہدۂ مسطور سرافراز بود اکثرے از اسباب
درگاہ شریف را متصرف شدہ و نیز آمدنی دیہات خورد برد مینماید و خدام و خلق اللہ را تکلیف
و ایذا میرساند لہذا نامبردہ را از عہدۂ تولیت معزول کردہ نورچشم مرزا احمد تیمور شاہ بہادر را
عہدۂ تولیت و نیابت بنام دیوان سید مہدی علی خان مقرر فرمودہ سرافراز کردیم لہذا بہ آن
فدوی خاص ارقام میرود کہ دیوان صاحب ممدوح را کہ ہرگونہ الیق انتظام درگاہ شریف اند و
تمامی خدام و خلایق از طریق دیوان صاحب موصوف کہ صاحب سجادہ ہستند راضی و شاکر اند۔ نزد خود
طلب ساختہ از حکم حضورِ والا مطلع سازند و بر دیہات تمامی امور و انتظام متعلقہ تولیت مذکور
قبض و تصرف و دخل دیوان صاحب ممدوح کنانیدہ دہد و مدام معین اوشان باشد و حساب
و کتاب تولیت مسطور و آمدنی دیہات از عزیز علی متولی بدیوان صاحب فہمائش کنانیدہ دہاند
دریں باب تاکید دانستہ حسب المسطور بعمل آرد کہ موجب خرسندی حضور و اظہار کمال رسوخ
و فدویت آں فدوی خاص ازاں منصور است زیادہ تفضلات۔

مشمولہ مثل نمبر ۱۲۰ محافظ خانہ رجسٹر درگاہ حضرت خواجہ صاحب
فرد مطالبات بلف شقّہ والا بمہر و دستخط حضور بنام کول برک صاحب بہادر نوشتہ شد۔

بند اول۔ انتظام جمیع امور درگاہ شریف بموجب دستور قدیم و اسناد بادشاہی باختیار صاحب

و پیران خود است عزیز علی متولی خائن معزول فرموده خدمت تولیت بنام نور چشم میرزا بتمور شاه بهادر و نیابت بنام سید مهدی علی خان صاحب سجاده درگاه شریف که بموجب شد آمد قدیم و فرامین سلاطین سابق و حضرت فردوس منزل انار الله برهانهٔ است مقرر فرمودیم چنانچه هر کار مرقوم الصدر بماند لیکن چنانکه مرکوز خاطر اقدس عالیست بسبب شعبده بازی و بدنهادی و فیلسوفی متولی معزول که چاشنی خار است و انجاح مدارج در انتظام آنجا دقایق باقی است لهذا تجویز مقدمات و تدارک و بندوبست آن از ته دل منظور و پیش نهاد خاطر انور است و از بس ضرور است مزین بدستخط حضور ملفوفهٔ شقهٔ کرامت مرقومه نزد آن فدوی خاص فرستاده شد۔ مرقوم کلک عنایت سلک میگردد که اصل و یا نقل بند مقدمات مرقومه ملف چٹھی خود موسومه ناظم اجمیر شریف بتاکید اکید بدین مضمون روانه نمایند که بر مقدمات مرقومه قرار واقعه و رسید کواغذ سابق بدستور اندرون کوٹھہ و صاحب سجاده برآورده معائنه و فدوی عقیدت سرشت مولوی محمد خان که از حضور روانه شده است کار امانت و تحصیل از دست نا بهره میگرفته باشند و آنچه امین مسطور و دیوان مهدی علی خان صاحب سجاده ظاہر کند۔ بموجب آن بندوبست قرار واقع کنانیده مدام خبرگیران بوده بر وقت معاونت میکرده باشند و بعد فراغ انتظام کامل حسب رضائے صاحب سجاده صاحب ممدوح بحضور پرنور اطلاع دہد۔ تساہل درین باب نبرد۔

(۲۳)

نقلِ فرمان

سلطان علاءالدین خلجی بنام راجہ رتن سین راجۂ چتوڑ مع جواب راجۂ موصوف۔

بسمع اقدس و ہمایون ما رسیده که آن زبدهٔ راجگان عقیدت نشان کنیز خوش جمال فرخنده خصال از جزیره سراندیپ آورده است باید که آن تحفهٔ صنعت الٰہی و نمونه ندرت ایزدی را بزودی روانهٔ درگاه فلک اشتباه ما سازد و ہر آئینه بظہور این خدمت شایسته مورد تفضلات شاہی و مطمح نظر انصاف خسروی تواند بود و در صورت انحراف و نافرمانی بپاداش کردار خواہد رسید۔

نوٹ:۔ یہ واقعہ ۱۳۰۳ھ کا ہے۔ ۱۲

جمع کردن و اجرا مسدود کردن روزینہ و ملک وغیرہ اختیار صاحب سجادہ بودہ آمدہ است حالا
ہم مالک است مص
نبند چہارم کواغذ جمع خرچ آمدنی دیہات را بخوبی دریافتہ وفہمیدہ ہر چہ از اخراجات روزمرہ
درگاہ شریف بموجب دستور قدیم و ماوجب باشد وآنچہ در ماہرداران در وزینہ داران بموجب
دستور قدیم الایام یا بموجب اسناد شاہی باشند۔ آنرا بحال و برقرار حسب تجویز صاحب سجادہ
داشتہ آنچہ نو احداث با فضول و بیجا بہ سبب رعایت و یا مروت اختیار ہرکس کہ باشد موقوف
ساختہ کاغذ صاف بدستخط خود بطور دستور عمل کردہ حوالہ صاحب سجادہ کنند و تغیر و تبدیل
و بحالے بردن سند دستخطی حضور یا نور چشم مرزا تیمور شاہ بہادر نہ گردد تا کہ آیندہ را بند و بست
قرار واقعی گردد مص
بند پنجم۔ رقوم فوج و خرچ کہ دیہہ ہا بہ سبب افواج کسی مید ہند۔ متولی چپانیدہ بود حالا
از عین مال گرفتہ میشود در پرگنہ اجمیر معاف است واز دیہات درگاہ ہم و صاحب سجادہ
گرفتہ نمیشود مص
بند ششم۔ ناظم اجمیر مدام معاونت صاحب سجادہ و اہلکار میرزا تیمور شاہ و متولی حال
میکردہ باشد و ہیچ گونہ در خبر گیری ساعی و مستعد ماند و در جمیع ابواب بموجب دستور قدیم
مداخلت امین و تحصیلدار کہ از حضور مقرر شدہ اند بخوبی کنانیدہ دہد مص

نقل شقہ بادشاہ (۲۲)

مشمولہ نمبر ۱۲۰ محافظ خانہ رجسٹر درگاہ حضرت خواجہ صاحب
چوں اکثر بسمع اشرف رسیدہ کہ انتظام درگاہ شریف حضرت قطب الاقطاب خواجہ معین الدین چشتی
واقع دار الخیر اجمیر نہایت ابتر و برباد و خراب است وباعث ابتری و بربادی عزیز علی متولی وغیرہ
عملہ تحصیل کہ ہمہ خائن بودہ اند در تحصیل دیہات و دیگر اخراجات وغیرہ متعلقہ درگاہ شریف
تجویز خود آرائے امور نو احداث جاری ساختہ وغبن اقسام نمودہ چنانچہ چندین ہمیگزرد کہ بدریافت
تعاب و تصرف بیجاے انتظامی درگاہ شریف تقرر متولی از طرف حضور معمول قدیم بودہ
است و بدل فیض منزل منظور است کہ صلاحیت جمیع امور درگاہ شریف کہ مقام بزرگان

حال واستقبال بابت مذکور اراضی مذبور از محل نیک بہودہ وچک بست نمودہ گذاشتہ بعلت وجہات واخراجات وعوارضات چوں قتلغہ وپیشکش ودہ نیمے ومقدمے وصدودے وقانون گوئی وحصہ رسد وشکار وبیکار وضبط ہرسالہ وکل تکالیف دیوانی ومطالبات سلطانی مزاحمت نرسانند وہرسال فرمان وپروانہ مجدد طلب ندارند ودرین باب تاکید تمام دانند۔

تحریر فی التاریخ ۲ امرداد الٰہی ۴۹سنہ مقررہ شرح ضمن پشت بتاریخ ۲۴ ماہ مہرالٰہی ۴۹سنہ آنکہ بندگان حکم نمودند کہ موازی دوصد بیگہ زمین اُفتادہ لایق زراعت بگز الٰہی مطابق ابتدائے من ابتدائے خریف لوئی ئیل از پرگنہ باڑی من اعمال سرکار لکھنؤ در وجہہ مدد معاش فضیلت پناہ شیخ علیم اللہ وغیرہ بموجب تفصیل ذیل مرحمت ومقرر شد۔

از تاریخ ۱۷ ماہ مہر الٰہی ۴۹سنہ موافق یوم جمعہ۔

نوبت واقعہ نویسی ابراہیم بیگ ۴۹سنہ جلوس مطابق ۱۰۱۲سنہ ہجری

امین الملک
مرید شاہ سلیم

نقل فرمان جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی (۲۵)
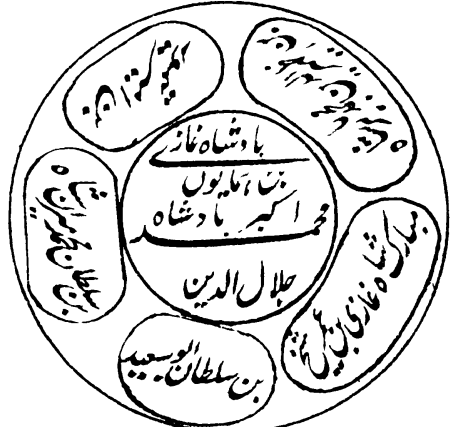
درینوقت میمنت اقتران فرمان والاشان واجب الاذعان صادر شد کہ یکہزار وچہار صد سی ویک بیگہ وہشت بسوا اراضی نظامت بالس یکصد روپیہ نقد

عرضی جوابی راجہ رتن سین

برضمیر آفتاب نظیر آن خدیو کشور گیر مخفی نخواہد بود
کہ شاہان دین دار و خواقین معدلت شعار حرمات محرمات و مخدرات محصنات فدویان
خاص و جان نثاران با اختصاص را ننگ و ناموس خود تصور می فرمایند و ذوات قدسی صفات
خویش ازظل الحق دانستہ مخلوق الہی را بزیر سایۂ حفاظت و ابہت خود نگاہ می دارند نہ باغوائے
نفسانی و ترغیب شہوانی از حد حق پرستی و دائرۂ خدا شناسی بیرون شتافتہ راہ ناواجب
طی می نمایند۔ حیف است کہ مسیحا کار اجل فرماید و خضر طریقۂ گمرہی نماید۔ پاسبان را وزد شدن
نشاید و راعی را گرگ بودن نباید و اگر نیت حق طوبیت ہمی اقتضا می کند بسم اللہ این گوے
و این میدان۔ ؎

بیا و نوش کن پیمانہ چند　　　فدائے مقدمت پیمانہ چند

لیکن معلوم است کہ در عالم غیرت و ناموس ذرہ با خورشید ہمچشمی می کند و مور با سلیمان مقابل
میشود۔ اینک رخش ہمت و مردانگی ما در صف و سر شجاعت و شیر دلی برکف
؎ وقت ضرورت چو نماند گریز　　　دست بگیرد سر شمشیر تیز

نقل فرمان ابوالمظفر سلطان سلیم شاہ غازی سنہ ۱۰۱۲ھ

(۲۴)

اللہ اکبر　　　　مہر طغرا

سلطان سلیم شاہ
فرمان جہان مطاع ابوالمظفر
غازی
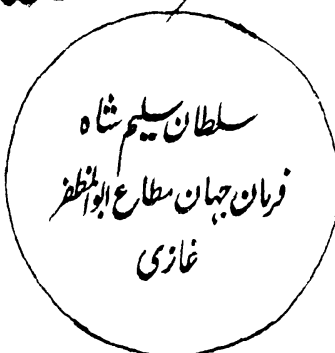
درین　　وقت فرمان عالیشان واجب الاطاعت والاذعان از مکمن
لطف شرف وصدور یافت کہ موازی دو صد بگیہ اراضی لایق زراعت بگز الہی بطریق ابتدائے
از ابتدائے فصل خریف توی ئیل پرگنہ باڑی من اعمال سرکار لکھنؤ در وجہ مدد معاش فضیلت
پناہ شیخ علیم اللہ وغیرہ بموجب شرح ضمن مقرر و مسلم باشند کہ حاصلات آنرا سال بسال صرف
معیشت نمودہ دعائے دولت قاہرہ اشتغال نمایند می باید کہ حکام و عمال و جاگیرداران کروریان

برگزیده والقاب پسندیده معزز و مباهی دانسته انظارِ عنایت با دولت و اقبال را با حوالِ فرخنده
مآل فدوی خاص معزالیه بوفا فیوماً متزاید و بے نہایت دانند۔ بتاریخ یازدہم شوال سال فرخی
اشتمال بستم از جلوسِ ابد مانوس مقدس معلی زیب تحریر و ثبت تسطیر پذیرفت۔

(۲۷) عرضداشت خان اعظم مرزا کوکلتاش در جواب فرمان اکبر بادشاه[5]
که از مکه فرستاده بود منقول از دربارِ اکبری

کمینه فدایان آستان کیهان ملائک آشیان خاقان جمشید نشان فریدون نشان کیخسرو
دستگاه کیهان مرشد بارگاه دست کند۔ عالم پناه انجم سپاه آسمان خرگاه ظل سبحانی عزیز کوکه بعرض
میرساند که رای انور برطالب این غلام کمینه فائض و هماره گشته بود جان و دل را که خلاصه آب و گل است
با جمیع کثیر ارزه وساسه اخلاص و انهمال بخدمت حجاب درگاه کیهان پناه که مبداء سخاوت منشاء عظمت
و کبریایت فرستاده چون مفتی عقل و فتوای قاضی گمان بلکه یقین سجل بحرمان و مهجوری که در دوست
سبب و بیان نوشته داده بود بر ناقابلی فرسوده بست ملامت در گردن کرده ناچون دانست یقین
که احادیث تحریک اعداء و شرو کار افتاده و فراغ امنیت را غنیمت و تهمتی چند که بمسامع جاه و جلال
رسانیده از کمینه درگاه منحرف ساخته اند و با دل رای عالم آرای بساط بوسان آن درگاه به تنقل
و تمتع این بے گناه راهمون گشته بخاطر رسید که چشم خاکسار بے مقدار را که در خدمت قابلان آن درگاه
آسمان نشان پرورش بمرتبهٔ اعظم خانی و عزیز کوکگی و حکومت گجرات سرفراز شده هم بواسطه این
تشریفات بخاک مکه معظمه مقدسه منوره رسانیده که با کافران هندوستان نمی را که پرورده خوان
الوان انعام و احسان بادشاه جهان پناه باشند در یک خاک و در یک محل مدفون سازد خصّ گستاخی
و نمایت بے ادبی است و لاجرم گجرات را که آنکه معموره دار السلطنة بود به معتمدان سپرده
غبار ملال و اختلال خویش را از گوشهٔ خاطر خاکروبان آن آستان ملائک آشیان شسته
دست از مطالبات آنجا و پای ادب را کوتاه ساخته مواشی که محض بسعی جانسپاری
خود از معارک کفا جمع ساخته بود بدست عدل بیرون آورده از حلال ترین چیزها دانسته سفر
گزیده آن قدر جمعیت از مکاسبات مذکور بدست آورد که اگر خواهند منصب اعظم خانی را

درگاہ متبرکہ و یک صد یومیہ بابت شمع چراغ و لنگر خانہ و آ ۰۰۰ و ۰۰۰ از قصبہ
سہنہ مضاف صوبہ سرکار دہلی دار الخلافہ حضرت شاہ نجم الحق قدس سرہ مرحمت فرمودیم باید کہ
فرزندان نامدار کامگار والا تبار و ۰۰۰ ذوالاقتدار و امرائے عالیمقدار و حکام کرام و عمال
کفایت فرجام و متصدیان مہمات دیوانی و متکفلان معاملات دیوانی جاگیرداران و کروریان و
چودہریان و قانونگویان اراضی مسطورہ از محل بنیک پیمودہ چک و سالیانہ و یومیہ میگزارند
صرف آن نسلاً بعد نسلٍ بطناً بعد بطنٍ واگزارند کہ اما درو جہ خرچ عرس و تیل چراغ و لنگر خانہ ۰۰۰۰۰ نمودہ
بدعائے دولت ابد مدت موظف باشند تحریر تاریخ پنجم ماہ اسفندار مذ الٰہی ۵ سنہ جلوس والا تحریر
تحریر یافت۔

(۲۶) نقل فرمان جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی

یہ فرمان مطلا محمد اکبر بادشاہ نے راجہ سوہن لال وزیر اعظم کو بجلدوئے خدمات حسنہ عطا کیا اور راجہ
سندر لال تحصیلدار والگھاٹ ریاست جیپور نبیرہ راجہ سوہن لال نے میوزیم جیپور کو نذر کر دیا۔

سبحان اللہ بسم اللہ تعالیٰ

طغرا باسم بادشاہ بخط شنگرف

مہر کلاں اکبر بادشاہ

درین زمان میمنت اقتران فرمان والاشان حسب الاطاعہ والاذعان
صادر شد کہ بمقتضائے وفور مراحم خاقانی و فرط تفضلات خسروانی کہ نمونہ افضال یزدانیت امارت
مرتبت فدوی خاص عقیدت و ارادت اختصاص لایق العنایت والاحسان سوہن لال را بخطاب
راجگی و بہادری و معتمد جنگی بین الاعیان والارکان و فی الامثال والاقران سرفراز و ممتاز فرمودیم
باید کہ فرزندان نامدار کامگار والا تبار وزرائے ذوی الاقتدار و امرائے عالی مقدار و جمیع ارکان
دربار جہاندار و حکام ممالک امارت مرتبت معظم الیہ را از خطاب فیضمآب بادشاہی بشمول این خطاب

یہ اصل فرمان دو فٹ ۶ ½ طول میں اور ایک فٹ ۱ ½ انچ عرض میں ہے۔ جہاں سطر ختم ہوئی ہے چلیپا بنا دیا ہے نقل کا اصل ہے

فرقے کہ میان اکابرِ مجالس بہشت آئین و بندۂ کمترین است ہمین است کہ ابوالغازی در فرمان بندہ
اضافہ کردہ دیگران کافران را بر مسلمانان ترجیح دادند کہ بر صحف لیل ونہار خواہد ماند۔ آنچہ بر بندہ
واجب است در آن تقصیر نرفت والدعا۔

(۲۸) نقلِ فرمانِ نور الدین محمد جہانگیر بادشاہ سنہ ۹ ج مطابق سنہ ۱۰۲۳ھ

در ینوقت فرمان عالیشان سعادت نشان شرف صدور و عزِ ایراد یافت کہ موازی دویست دہ
بیگہ زمین افتادہ لایق زراعت خارج جمع بگز الٰہی از پرگنہ لہرپور سرکار خیرآباد بطریق
ابتدائی از ابتدائے فصل خریف در وجہ مدد معاش لالہ مصر وغیرہ بموجب ضمن مقرر و مفوض باشند
کہ حاصلات آنرا فصل بفصل سال بسال در وجہ معیشت خود خرچ و تصرف نمودہ بدعاگوی دوام
دولت ابد قرین اشتغال می نمودہ باشند می باید کہ حکام و عمال و جاگیرداران و کروریان حال و
استقبال در استمرار و استقلال این حکم اقدس و اعلیٰ کوشیدہ اراضی مذکور را پیمودہ و چک بستہ بتصرف
مشار الیہم بازگذاشتہ اصلاً تغیر و تبدل بدان راہ ندہند و بعلت باوجہات و اخراجات مثل قنلغہ و
پیشکش و جریبانہ و ضابطانہ و مہرانہ و دار و غگانہ محصلانہ بیگار و شکار دہ نیمی مقدمی و صدو دی
قانونگوئی و ضبط ہر سالہ بعد از تشخیص چک و تکرار زراعت و کل دیوانی مطالبات سلطانی مزاحمت
نرسانند و مطالبہ نکنند و از جمیع وجوہات معاف و مسلم و مرفوع القلم شمرند و درین باب ہر سال
فرمان و پروانجات مجدد نطلبند و اگر در محلے دیگر زمین داشتہ باشند آنرا اعتبار نکنند و از فرمودہ
درنگذرند در عہدہ شناسند۔ فی التاریخ آبان سنہ ۹ جلوس۔

(۲۹) فرمانِ ابوالمظفر نور الدین محمد جہانگیر بادشاہ غازی

اللہ اکبر

مہر مستطیل جہانگیر بادشاہ	طغرا فرمان ابوالمظفر نور الدین جہانگیر بادشاہ غازی

دربارگاہ بادشاہ روم کی اشرف مکان ربع مسکون متصرف ایشانست بتواند خرید- اما خلاصہ
ہمت مصروف آنست کہ وظیفہ مرحوم مستحق مصالح پاک دین آن ملک مقرر سازد و مدرسہ
بنام نامی حجاب بارگاہ بندہ پرورحضرت خاقانی باتمام رساند کہ تا انقراض عالم ورد زبان مورخان
جہان باشد و خود دران مدرسہ بحیث علوم دینی وفکر شعر کہ عبارت از توحید ولغت ومنقبت
اصحاب بودہ باشد و دعاے دولت روز افزون اشتغال میداشتہ باشد- امید آنست
کہ از رفتن این کمترین غلامان برحاشیۂ ضمیر خاکروبان آستان غبارے نخواہد نشست بلکہ
مطلب سخن چینیان وعیب کنندگان کہ عدم بود این معدوم است بحصول خواہد پیوست کہ منصب
اعظم خانی وحکومت گجرات وعشرت عزیز کوکلی را باین محروم نمے شمرند بناچار جمع مذکور را
پیشکش مدعیان نمودہ کہ ایشان را ببہ نسبت بدون بندہ ونکن کہ این کمینہ را بیمہ باشد
بدون ایشان چون آخر الامر نسیم لطف شامل حال بوستان مطالب ومقاصد دیگران شدہ
نہال امید وحقوق خدمت بندہ را بسموم محرومی خشک سالی بخشیدند- بندہ از فدوی کہ
نہاد عاقبت اندیشی پایگان آن آستان چند کلمہ گستاخی نمودہ بعرض می رساند کہ جمعی خاطر
اشرف را از دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیگانہ ومتجنب می سازد حاشا کہ دوست باشند و
کمینہ کہ نیک نامی دنیا وعقبیٰ می طلبد دشمن وواجب الاخراج باشم والا کار دنیا بازیچہ ایست
ناپایدار بر حرف دوسہ خوش آمدگوئی آخرت بدنیا فروش اعتماد نباید کرد- ہمہ عالم را گوش
ہوش است پیش ازین سلاطین بودہ اند کہ ہمہ صاحب تمکین بودند ہیچ بادشاہے را دغدغہ نہ شد
کہ دعوی پیغمبری ونسخ دین محمدی نماید لیکن مادامے کہ چون مصحف اعجازی چون چہار یار چند بار
پسندیدہ باشد وشق قمر با مثال این چیزہا واقع نبود مردم میگفتند یارب دغدغۂ چہار یار بودن
کدام جماعت رامی شدہ باشد- قلیج خان کہ صفائی ظاہر وباطن وعصمت جبلی دار دیا صادق خان
کہ شرف رکابداری از بیرام خان یافتہ یا ابوالفضل کہ شجاعت وحیایش بجای علیؓ و عثمانؓ
می تواند بود- بخداوند بخانکپاے بادشاہ قسم خبر عزیزیہ کسی کہ نیکنامی طلب باشد نیست و
ہمہ مدار بر خوش آمد ور وزگذرانیدن دارند وآنکہ نیکنامی طلبد بندہ است کہ تا بود
خبر حرف نیکنامی برزبان نہ آید الحال ہم در ملک مقدسہ منورہ کاری نخواہد کرد کہ خلاف
نیکنامی باشد ؎

خلافِ پیمبر کسے رہ گزید — کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

آثاری مصطفیٰ خان برسالہ سیادت و نقابت پناہ صدارت و نقابت دستگاہ سید احمد قادری بمعرفت
لایق العنایت والاحسان نورالدین قلی و نوبت واقعہ نویسی بندہ درگاہ محمد باقر آنکہ ملا جاماسپ
و ملا ہوشنگ فارسی می شناسند مندل تاریخ ۲ ماہ شہریور سنہ ۱۳ بنظر اشرف اقدس اعلیٰ گذشتند
و چہار بانوروغن قلیل پیشکش کردند مبلغ یکصد روپیہ حضور مرحمت فرمودہ و حکم جہان مطاع
آفتاب شعاع صادر شدہ کہ موازی یکصد بیگہ زمین گزالہی موافق ضابطہ از قصبۂ نوساری سرکار
سورت در وجہ مدد معاش مشار الیہما مع فرزندان برقرار شدہ برسالہ کمترین بندہ از درگاہ سید احمد
قادری بمعرفت نورالدین قلی داخل واقع سازند شرح دیگر بخط جملۃ الملکی مدار المہامی آنکہ داخل
واقع سازند شرح حاشیہ بخط واقع نویس موافق واقع است ۔ شرح بخط جملۃ الملکی مدار المہامی عرض
گذرانید شرح دیگر بخط لطیف سید میر محمد روز رشن ۱۸ ماہ اسفندار ماہ الٰہی ۱۴ مطابق
جمعہ ۱۲ ربیع الاول ۱۰۲۸ بمہر نصرت حجاب بارگاہِ فلک اشتباہ رسید و بموجب
حکم قضا فرمان صادر شد۔ شرح دیگر بخط جملۃ الملکی مدار المہامی از ربیع قوی ایل
فرمان قلمی بماند فقط (نوٹ) ۱۲(۱) یہ الفاظ پڑھے نہیں گئے نمبر (۲) کا لفظ سیاق عبارت سے بعوض
ما بیگہ زمین گزالہی ہونا چاہیے ۱۲

(۳۰) فرمانِ مہری شاہنشاہِ جہانگیر

جس کی رو سے پچاس بیگہ اراضی پرگنہ سکیت میں فیروزہ خاتون زوجۂ سید محمود کو بطور مدد معاش
عطا ہوئی مورخہ سنہ (۱۵) جلوس مطابق ۱۰۲۴ھ ۱۶۱۵ء پشت فرمان پر مہر غیاث الدین کی ہے جو
زیادہ تر اپنے خطاب اعتماد الدولہ سے مشہور ہیں اور شوہر نور جہاں بیگم کے والد تھے جو شاہنشاہ
جہانگیر کی چہیتی بیگم تھیں ۔ مہر میں یہ کندہ ہے (مرید شاہ جہانگیر شد غیاث الدین)

(بقیہ نوٹ صفحہ ۷۳) رایل ایشیاٹک سوسائٹی شاخ بمبئی کے جرنل جلد (۲۵) نمبر ۲-۱۹۱۷ء سے نقل کرائے جس پر اس فرمان پر شمس العلماء
ڈاکٹر جمشید جی جیون جی مودی نے تنقید کی ہے اور اس فرمان کو واقعی بڑی تدقیق اور کاوش سے پڑھا ہے اور بقدر تعلق مطلب
حل کرلیا ہے اور واقعی بات یہ ہے کہ خوب پڑھا ہے اس فرمان کا عکسی فوٹو کیوڑہ صاحب نے مجھے بھیج دیا ہے یہ اُن کی
بدولت ہے کہ میں آج جہانگیر بادشاہ کے فرمان کی زیارت صدہا برس کے بعد کر رہا ہوں نفسِ فرمان کی عبارت سے زیادہ اُس کی
پشت کی عبارت گنجلک ہے ۔ جہاں جہاں باوجود ان کوششوں کے بھی نہیں پڑھا گیا ہے وہاں سوائے صورت نویسی کے اور کیا چارہ تھا ۔ ۱۲

درین وقت فرمان عالیشان مرحمت عنوان شرف اصدار و عز ایراد یافت کہ + موازی یکصد
بیگہ زمین بگز الٰہی موافق ضابطہ از قصبۂ نوساری سرکار سورت + من ابتدا ربیع قوی ئیل
در وجہ معاش ملا جاماسپ و ہوشنگ ... باقی با فرزندان حسب ضمن معاف و مسلّم باشد کہ
حاصلات آنرا فصل بفصل سال بسال × در وجہ معیشت خود صرف نمودہ بدعاگوئی
دوام دولت ابد قرین اشتغال نمودہ باشند. می باید کہ حکام کرام و عمال کفایت فرجام +
و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال در استمرار و استقرار این حکم اقدس اعلیٰ کوشیدہ اراضی
مذکور را پیمودہ و چک بستہ بتصرف آنہا بازگذاشتہ × اصلاً و مطلقاً تغییر و تبدیل راہ بدان مطلقاً
راہ ندہند و ثلثہ باجہات و اخراجات و عوارضات مثل قلعہ و پیشکش و جریانہ و محصلانہ و
ضابطانہ و مہرانہ و دار وغگانہ × و بیگار و شکار و ندد و شکرودہ نیمی و مقدمی و ر و لبیوی و صدودی
قانونگوئی بلیہ [a] و جرہ فرجہ مذکور آنہا و ضبط ہرسالہ از تشخیص چک و تکرار زراعت ہد و
کل تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی مزاحمت نرسانند و مطالبہ نکنند. و از جمیع رسومات
و اطلاقات و حوالات معاف و مسلم و مرفوع القلم شمرند × و درین باب ہرسالہ فرمان عالیشان
مجدد طلب ندارند و از فرمودہ در نگذرند و در عہدہ شناسند۔ تحریر فی التاریخ ۱۱ ماہ شہریور الٰہی سنہ ۱۴

نوٹ۔ یہ الفاظ پڑھے نہیں گئے۔

عبارت مندرجہ پشتِ فرمان

مدد معاش باسم ملا جاماسپ وغیرہ مع فرزندان موافق یادداشت واقع بتاریخ روز تیر ۱۳ ماہ آذر
سنہ ۱۴ جلوس یوم شنبہ مطابق تاریخ ۱۷ ذی الحجہ سنہ ۱۰۲۷ و نقابت پناہ اقبال

---

۵ یہ فرمان طول میں ایک فٹ (۱۱) انچ عرض میں چودہ انچ ہے اس فرمان پر بادشاہ کی مہر بخط طغرا بائیں جانب ہے اور داہنی
جانب ایک مہر مستطیل ہے جو مطلق پڑھی نہیں جاتی۔ فرمان میں (۱۶) سطریں ہیں اور پشت پر آٹھ سطریں ہیں۔ پشت پر دو مہریں الگ
الگ ہیں اور دو مہریں جوڑواں ہیں۔ کسی مہر کی عبارت پڑھی نہیں جاتی۔ مہروں کے نیچے جو کچھ بطور دستخط کے لکھا ہوا ہے وہ
ایسا پیچ در پیچ ہے کہ ایک لفظ بھی پڑھا نہیں جاتا۔ بائیں طرف برسالہ سیادت و نقابت دستگاہ داخل واقعہ نواب محمد باقر لکھا ہوا ہے۔ یہ فرمان بہت
زشت خط ہے کسی طرح مسلسل پڑھا نہیں جاتا۔ فرمان قصبہ نوساری سرکار سورت کے اصل متوطن ملا جاماسپ و ملا ہوشنگ اور اُن کے
فرزندوں کے نام ہے جو بمبئی کے نہایت مشہور دادا بھائی نوروجی دی گرینڈ اولڈ مین حال ساکن بمبئی کے مورثِ اعلیٰ تھے۔ میں جناب
مہرجی بھائی نوشیروان جی کیوکا۔ ایم۔ اے کا (جو ایک نہایت بے نظیر انگریزی کتاب دِٹ ہیومر اینڈ فینسی آف پرشیا کے
مصنف ہیں) بدرجۂ غایت ممنونِ احسان ہوں کہ اُنھوں نے بڑی تلاش اور محنت سے اس فرمان کی نقل میری خاطر سے (بقیہ نوٹ دیکھئے صفحہ ۴۷)

موازی سی بیگہ زمین افتادہ لایق زراعت خارج جمع بگز الہی از پرگنہ
پانی پت سرکار دہلی من ابتدا خریف توی ئیل در وجہ مدد معاش سمات اور بانون دختر مبارک
بجسب الضمن مقرر و مسلم باشد کہ داخلات آنرا فصل بفصل و سال بسال در وجہ معیشت خود
خرچ و صرف نمودہ بدعاگوئی دوام دولت ابد قرین اشتغال نمودہ باشد می باید کہ حکام و عمال
وجاگیرداران وکروریان حال واستقبال در استمرار واستقرار این حکم اقدس و اعلی کوشیدہ اراضی مذکورہ
را پیمودہ وچک بستہ بہ تصرف اور باز گزارند و اصلاً مطلقاً تغیر و تبدیل بقواعد آن راہ ندہند وبعلت
بالوجہات اور اخراجات مثل قتلغہ وپیشکش وجریبانہ وہ محصلانہ وضابطانہ ومہرانہ ودار وغکانہ
وبیکار وشکار ودہ نیمی ومقدمی وصدودی وتوا نونگوئی و ضبط ہر سالہ بعد از تشخیص چک وتکرار
وکل تکالیف دیوانی ومطالبات سلطانی مزاحمت نرسانند ودرین باب فرمان و پروانچہ
مجدد طلب ندارند واگر در محل دیگر زمین داشتہ باشد آنرا اعتبار نکنند .... درعہد
شناسند تحریر فی تاریخ ماہ شہریور الہی سنہ ۱۸ (عبارت پشت)

معاش باسم سماۃ اور بانون موافق .... ماہ الہی سنہ ۱۳ مطابق سنہ ۱۰ رجب المرجب
سنہ ۱۰۲۷ ...... عصمت وعفت دستگاہ حاجی کوکہ ...... باتفاق ... واقعہ محمد مومن
انگہ سماۃ اور بانون دختر مبارک سہ فراز حسین مشایخ ۴ ماہ بہمن سنہ ۱۲ مطابق شہر صفر روز جمعہ
حکم جہانمطاع .... سی بیگہ زمین در پرگنہ پانی پت سرکار دہلی ..... مطابق ضابطہ
بادشاہی دیوانیان عظام ...... شرح بخط جملۃ الملکی داخل طومار سازند ....
...... واقعہ نویس موافق واقعہ است شرح بخط جملۃ الملکی مدار المہامی اعتماد الدولہ از خریف
توی ئیل فرمان عالیشان ....

سکہ افتادہ لایق زراعۃ خارج از جمع

مہر میں کہ بادشاہ ۔ یہ مہر پوری نہیں اُٹھی اس کے نیچے نہایت بدخط آبان سنہ ۱۴
مرید جہانگیر ۔ اور کچھ اور لکھا ہے جو کسی طرح پڑھا نہیں جاتا مگر سنہ ۱۰۲۰

۱۰۲۰ صابر مہر میں صاف ہے۔

ایک مہر اور ہے جس میں جہانگیر بادشاہ کے سوا خان مرید اور ایک ن معلوم دیتا ہے غرض
کچھ مطلب نہیں نکلتا اس کے نیچے جانکی رام امرائے جہانگیر بادشاہ اور کچھ پڑھا نہیں جاتا
اس کے نیچے ایک طغرٰی ہے جس میں سے ۲۵ ماہ ابان سنہ ۳ اور صرف قطب کے سوا اور کچھ

نوٹ یہ فرمان بہت بوسیدہ اور دریدہ ہے ۲-۳½ × ۱ × ۱½ طول وعرض ہے ۱۲-

درینوقت فرمان عالیشان سعادت نشان شرف اصدار وعز[۵] ...... یافت موازی پنجاہ بیگہ زمین افتادہ لایق زراعت بار آطے از پرگنہ سکیت سرکار + از ابتدائے خریف توشقان ییل در وجہ مدد معاش مسماۃ فیروز خاتون کوچ محمود وغیرہ بافرزندان بموجب ضمن مقرر و مسلم شد کہ + حاصلات آنرا فصل بفصل و سال بسال در وجہ معیشت خود خرج و صرف نمودہ بدعاگوئی دوام دولت ابد قرین اشتغال مینمودہ باشندمی باید کہ حکام و عمال و جاگیرداران و کروریان حال واستقبال واستمرار و استقرار انحکم اقدس اعلےٰ کوشیدہ اراضی مذکور را پیمودہ وچک بستہ متصرف آنہا بازگذاشتہ اصلاً تغییر و تبدیل بدان ندہند و بعلت مالوجہات و اخراجات مثل قتلغہ و پیشکش و وجہ ریانہ وضابطانہ ومحصلانہ ومہرانہ وبیگار وشکار و دہ نیمے مقدمی و صدوئی قانون گوئی وضبط ہرسالہ بعد از تشخیص حک و تکرار زراعت و کل تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی مزاحمت نرسانندہ در ینباب + ہرسال فرمان و پروانہ مجدد نطلبند و اگر محلی دیگر چیزے داشتہ باشد آنرا اعتبار نکنند از فرمودہ درنگذرند تحریراً فی التاریخ ۲۱ خورداد ماہ الٰہی سنہ ۱۰۔

[۵] غالباً یہ لفظ ایرا دہے۔ ۱۲

(۳۱۰)

اللہ اکبر

طغرائے شرف محمد نور الدین ابو المظفر بادشاہ غازی

مہر مربع

یا مغنی

فرمان محمد نور الدین جہانگیر بادشاہ

اس مہر کے گرد ابن امیر تیمور صاحب قران - ابن میران شاہ - ابن میران سلطان محمد - ابن سلطان ابو سعید - ابن سلطان محمد میرزا - وغیرہ وغیرہ نام درج ہیں -
مہر کے اوپر دو کونوں پر یا فتاح یا حافظ ہے نیچے کے دونوں کونوں پر کے حروف پھٹ گئے ہیں -

درینوقت فرمان عالیشان مرحمت عنوان شرف اصدار وعز ایراد یافت کہ

درشباب ہر سال فرمان و پروانچہ مجدد طلب نہ دارند. واز فرمودہ درنگذرند وعہد شناسند۔ تحریر فی التاریخ ۲۰ ماہ فروری الٰہی ۲۱ سنہ جلوس مطابق ۱۰۳۵ سنہ ہجری

(۳۳) نقلِ فرمان شاہجہان بنام شیخ فرید

خانہ زاد قابل المرحمۃ لایق العنایۃ والمراحم شیخ فرید المخاطب .... بعنایت بادشاہانہ مشتمل وامید وارگشتہ بداند کہ عرضہ داشتے کہ در ہولا .... نوشتہ بدرگاہ عالم پناہ ارسال داشتہ بود بتاریخ ۲۵ رفروردین برسید وانچہ از تنبیہ نمودن متھوران کہ در موضع اہولی جمع شدہ بودند ودر بعضے مواضع آزاری رسانیدند معروض داشتہ بود معلوم رائے عالم آرائے گردید و ارے محسب مجراے آں خانہ زاد شدی باید کہ ہمیں دستور متھوران آن سرزمین را آنچنان تنبیہ نماید کہ دیگرے اثرے از آنہا نماند ورعایا مرفہ الحال بود .... ومقام حولے و ناسمدار موبوہ تخلف وانحراف نورزد تاریخ ۲۴ .... سنہ ۹ جلوس

اس فرمان کی پشت پر برسالہ مرید خاص و فرزندان تمام اختصاص دارا شکوہ معرفت کمترین فدویان افضل خان درج ہے۔ نوٹ۔ بعض الفاظ جو نہیں پڑھے گئے ہیں اُن کی صورت نویسی کردی گئی ہے۔

(۳۴) نقلِ فرمان مہری شاہنشاہ شاہجہاں

جس کی رو سے عہدۂ صدارت سرکار سنبھل اور بدایوں مع یومیہ دو روپیہ جس کی ادائی خزانۂ اکبرآباد سے کی جائے گی بنام شیخ فتح محمد جو داماد تھے ملا عبداللطیف کے مورخہ ۱۴ ررمضان سنہ جلوس شاہجہانی (۱۸) مطابق سنہ ۱۰۵۴ھ ۱۶۴۴ء

اللہ اکبر

درینوقت عالیشان سعادت نشان شرف اصدار وایراد دریافت کہ خدمت صدارت سرکار سنبھل وسرکار بدایوں بفضیلتماب شیخ فتح محمد خویش × ملا عبداللطیف سلطانپورے ومبلغ دو عدد روپیہ بروزینہ بلاقصور از خزانۂ دارالخلافۂ اکبرآباد وشب۔ط مذکور در وجہ مدد معاش

نوٹ فرمان ۳۳ فرمان پرانا اور بوسیدہ ہونے کی وجہ سے اکثر جگہ پھٹ گیا ہے اسلئے جہاں جہاں عبارت اڑگئی ہے وہاں نقل کرنے میں نقطے لگادئے گئے ہیں۔ ۱۲

پڑھا نہیں جاتا۔ اس کے علاوہ اور تین مہریں ہیں جن میں سوائے جہانگیر بادشاہ کے کچھ سمجھ میں نہیں آتا
حاشیہ کی عبارت مہروں سے زیادہ گنجلک ہے ایک اندراج ہے ۱۷ - ابان سنہ ۱۲ اور الملک
پڑھا جاتا ہے۔ آگے کسی نے لکھا ہے مقابلہ نمودہ شد ۱۹ ماہ آبان سنہ ۱۲۔ اس کے آگے پھر کسی
کے دستخط مع تاریخ کے ہیں پھر کسی اور نے ۳ ماہ آذر سنہ ۱۲ نقل از خالصہ کردہ شد لکھا ہے۔

۲۳ نقل فرمان نور الدین جہانگیر بادشاہ ہندوستان بنام شیخ فرید بابت

ازو عنداشت نتیجۃ الامراء العظام سلالۃ الاماجد الکرام شایستۂ تربیت خسروانہ
سزاوار عاطفت بادشاہانہ شیخ فرید معلوم گشتہ کہ قلعہ بداون را گذاشتہ جائے دیگر وطن خود
سازد بنا بر ملتمس حکم جہان مطاع آفتاب شعاع گردون ارتفاع صادر شد کہ ہر جا کہ
شیخ فرید خواہش کند موازی چہار ہزار بیگہ زمین مدد معاش بگز الٰہی مزروعہ و افتادہ
بالمناصفہ باسمی شیخ با فرزندان از ابتدائے فصل خریف سنہ ہذا دران محال مقرر باشد کہ
حاصلات آن از فصل بفصل سال بسال در وجہ معیشت خود صرف نماید باید کہ حکام و عمال و
جاگیرداران و کروریان حال و استقبال در استمرار و استقرار این حکم اقدس و اعلیٰ کوشیدہ
آراضی مذکورہ را پیمودہ چک بستہ بتصرف ایشان واگذاشتہ اصلاً و مطلقاً تغیر و تبدل بدان
راہ ندہند و تغلب مال و اخراجات مثل حلقہ پیشکش و جریمانہ و محصلانہ و ضابطانہ و مہرانہ
و داروغگانہ و بیگار و شکار و رائی و مقدمی و صدہ دوئی و قانونگوئی و ضبط ہر سالہ بعد از
تشخیص چک و بید اوار زراعت و کل تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی مزاحمت نرسانند

نوٹ اکبر بادشاہ سنہ ۱۰۱۴ھ میں فوت ہوا جب جہانگیر تخت نشین ہوا تو اس نے نواب فرید خاں کو بدایوں کا حاکم مقرر کیا جو حضرت بابا فرید شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد سے تھے اور حضرت شیخ سلیم چشتی کے نواسے تھے اور شیخ خوبن کوکہ نواب قطب الدین خاں کے بیٹے تھے جو جہانگیر بادشاہ کے رضاعی بھائی تھے اور آپ کو خطاب نواب احتشام خاں اور اخلاص خاں بہادر کا عطا ہوا تھا۔ وہ محلہ شیخ پورہ جو قلعہ بدایوں سے جانب غرب متصل سوتھہ دروازہ آباد تھا اس محلے میں اور نیز اندرون قلعہ شیخ فاروقی بکثرت آباد تھے۔ اب شیخ فرید کے اولاد موضع شیخوپور میں جو بدایوں سے جانب جنوب دو میل کے فاصلہ پر دریائے سوتھ کے دوسرے کنارہ پر ہے جہاں ابتک قلعہ بنا ہوا ہے اور آباد ہے۔ ان کا مقبرہ عالیشان شیخوپورے میں دریا کے پاس بنا ہوا ہے اور سنہ (۱۸) جلوس اکبری میں بادشاہ نے بیٹھ پور روانہ ہوا تو ایک حکم راجہ جسونت سنگھ کو لکھا کہ شیخ فرید ولد قطب الدین خان کوکہ کو انتظام دار الخلافہ سپرد ہوا ہے ان کے آنے تک مہاراجہ منتظم رہیں۔ ۱۲

بہ فتح پور برساند تحریراً فی التاریخ بست وہفتم شہر رجب المرجب سنہ بست[۲۲] دوم جلوس میمنت مانوس موافق سنہ ۱۰۵۹ھ مُہری داراشکوہ ابن شاہجہان صاحبقران ثانی

(۳۶) نقلِ فرمان مُہری شہزادہ داراشکوہ

موسومہ راجہ ٹودرمل مرتبہ ۲۰ محرم سنہ ۱۰۶۰ھ ۲۳ جنوری ۱۶۵۰ء

لایق العنایہ والاحسان قابل الرحمہ والامتنان راجہ ٹودرمل بعنایات × سلطانی مفخر و مباہی گشتہ بداند کہ چون در ینولا شیخ الہ داد نواسہ + ملا عبداللطیف مرحوم بعرض عالی رسانید کہ آنمرحوم بموجب فرمان خجستہ عنوان ظل سبحانی خلیفۃ الرحمانی یکقطعہ باغ و کٹرہ و دکاکین چندور × قصبہ سلطان پور داشت و در حالت حت ...... [ف۱] س و ثبات عقل ہمہ املاک خود را مع حویلی مسماۃ الہ دتے کہ والدہ رافع باشد بطوع و رغبت خود × تملیک نمودہ و تملیک نامہ را بدستخط و مہر خود درست کردہ باو دادہ چنانچہ رافع فرمان عالیشان و خط تملیک مزبور بدست ...... [ف۲] لہذا حکم والا × شرف صدور یافت کہ آن شجاعت شعار برطبق فرمان و تملیک نامہ مسطور عمل نمودہ املاک مذکور را برافع مقرر و مسلم دارد و قدغن نماید کہ احدے بیوجہ حساب و برخلاف حکم مزاحم و متعرض احوال او نشود و دران املاک مداخلت نماید درین باب تاکید شناختہ تخلف نورزد - ۲۰ محرم سنہ ۱۰۶۰ ہجری -

(۳۷) نقلِ بیعنامہ موضع نہرولہ

نقل بیعنامہ موضع نہرولہ زرخرید دلیرخان

اللہ اکبر ظل سبحانی صاحبقران ثانی

(مہر:) ابن شیخ عبد السلام محمد عبد الجمال

[illegible]

[ف۱ و ف۲] دونوں جگہ کے حروف کاغذ پھٹ جانے سے ضائع ہوگئے ہیں - پہلی جگہ باقی ماندہ سیاق و سباق عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ ہوش و حواس ہوگا - حت کا مطلب سمجھ میں نہیں آتا - ۱۲

مشار الیہ حسب الضمن مقرر و مفوض باشد کہ کما ینبغی بلوازم و مراسم آنخدمت قیام و اقدام نمودہ در تحقق فوتی و فراری ارباب مدد معاش و وظائف و باز یافت تغلب و لباس آنہا مساعی موفورہ تبقدیم رسانیدہ موافق دستور و قانونی کہ در ینولا مقرر شدہ بہ عمل آوردہ ہر سال نسخۂ منقح دران باب درست داشتہ بدیوان الصدارہ میرسانیدہ باشد می باید کہ حکام و عمال و متصدیان مہمات و جاگیرداران و کرویان حال و استقبال در استمرار و استقرار احکم اشرف اقدس اعلیٰ کوشیدہ دست تصدی موی الیہ را در امور متعلقۂ آن امر قوی و مطلق داشتہ تمامی اصحاب مدد معاش و وظایف را با اسناد آنہا بدو رجوع نمودہ بموجب تصحیح او منظورہ معتبر شناسیدہ اراضی و وظیفہ جمعی را کہ باز یافت نماید بخالصہ شریفہ ضبط نمایند و متصدیان مہمات دیوانی دار الخلافہ مذکورہ مبلغ مزبور را سامان و سرانجام نمودہ بموے الیہ میرسانیدہ باشند و چیزی از انجملہ قاصر و منکسر نگردانند و اگر در محلے دیگر چیزی داشتہ باشند اعتبار نکنند سبیل جمیع اہل مدد معاش و وظایف آن سرکار ہا آنکہ مشار الیہ را صدر مستقل خود ہا دانستہ تمامی اسناد خود را بدو نمودہ اراضی جمعی را بتصحیح رسانند قابض و متصرف بودہ بدعائے دوام دولت ابدی الاتصال اشتغال مینمودہ باشند از فرمودہ تخلف و انحراف نورزند تحریراً فی التاریخ ۱۴ ار شہر رمضان المبارک ۱۸ سنہ جلوس میمنت مانوس ۱۰۵۴ہجری

(۳۵) نقل فرمان شاہجہان بادشاہ بنام شیخ فرید

شہامت شعار بسالت آثار لایق العنایۃ والاحسان قابل المرحمۃ والامتنان محتشم خان بہ عنایات سلطانی مسرور و مبتہج گشتہ بداند کہ چون از تعدی و بدسلوکی آن قابل العنایۃ در درگاہ آسمان جاہ ہر روز مذکورہ بمیان می آید و جاگیرداران بودن آن قابل المرحمۃ درانجا اصلا راضی نیست و درین باب مکرر نصیحت و ارشاد بہ آن نجابت پناہ فرمودیم کہ نوع سلوک و وضع ہموارہ پیش گیرد کہ احدے از و آزردہ نشود اثرے بران مرتب نشد الحال می باید کہ نظر بر مصلحت وقت داشتہ ترک بودن آنجا نمودہ بدرگاہ والا بیاید یا بہ فتح پور رفتہ بنشیند والا عنقریب حکم اشرف اعلیٰ صادر خواہد شد کہ سید فرید را از انجا برآوردہ

وبھاگ نگر (حیدرآباد) بلکہ لنکھا و پر لنکھا خطبہ وسکہ ودر عہ شاہ جہانی اجرا نمایم شایان کہ درآن دیار
مانند ہدہد ہر یک پادشاہی گویا نند النسب و اولی آنست کہ حبل الاطاعت در رقبۂ جان خود انداختہ
درآن شہرہا خطبہ وسکہ ودر عہ شاہ جہانی نمایند وگرنہ از چنگل باز منقار قہر گوشت از پوست کشیدہ
بہ غلیواژان جہان یغما خواہم نمود۔ این سخن را از گوش ہوش بشنوند بتغافلی خواب خرگوش نہ کنند کہ
عقاب در تجسس است بنا برین زبدۃ الامرائے و فاکیش خلاصۂ نوابان ادراک اندیش ہم جلیس مجلس
خاص تکرمت خان را فرستادہ شد انچہ بہبود خود دانند دران کوشند۔

(۲) جواب سلطان محمد عادل شاہ۔ منت ایزد راست کہ در جہان تکبر و منی ہیچ کس را
نگزاشت بلکہ کنندۂ نخوت را با خاک برابر ساخت ؎

مراورا رسد کبریا و منی　　　کہ ملکش قدیم است و ذاتش غنی

مراسلۂ کہ از و بیران خام طبع نگاشتہ ترسیل دادہ بودند ظاہر و باہر گردید و اظہر من الشمس است کہ
ہدہد را تاج شاہی و افسر پادشاہی از روز ازل دادہ اند چہ شد کہ مہتر سلیمان علیہ السلام چند روز
باز را سرفراز فرمودہ بودند باز را چہ یارا کہ چنگل زند و اساس قدیم را منہدم ساختہ بدعتِ نو نہد
خرگوش ہر چند بہ خواب رود بوقت کار چنان دود کہ عقب گرفتہ را ہلاک می سازد و عقاب ہر چند
در تجسس است فاما از شوم طبعی بہ طمع گوشت خرگوش در مطرح قید می افتد این سخن را از بطون را
بہ ظہور نہ دہند بلکہ در خیال ہم نگزارند انچہ پیشکش دادہ ام خواہم داد و الصلح خیر واقع است ؎

تو ہم گردن از حکم داور مپیچ　　　کہ گردن نہ پیچید از حکم تو ہیچ

(۳۹)

نقل قطعہ

بخط نستعلیق مطلا

قطعہ نوشتۂ آقا عبدالرشید خوش نویس شاہی کہ
بہ حضور شاہ جہان بادشاہ گزرانیدہ بود

غرض ازین نوشتہ آنکہ چون زمین از موضع نہرولہ من الحال پرگنہ حویلی شاہجہان آباد کہ بندگان حضرت قدر قدرت سلیمان منزلت جمشید شوکت سکندر مرتبت حضرت بہ اقبال پناہ دلیر خان پختہ باغ و حویلی مرحمت فرمودند منکہ مانوسہ ولد دوجپند و واحد ولد جادون رمانا ولد گوپی و چھتر ولد مکنس و آسا ولد تھان و سائکھان ولد رورا مالکان موضع مذکوریم۔ ارضی بست بیگہ زمین پختہ از موضع مذکور کہ در مشو تکدمی امان ہست بہ مبلغ یکصد و بست و یکصد روپیہ النصف شصت و نیم روپیہ بیشو د برضا و رغبت خود ہا بدست خان مشارالیہ فروختیم و بہاے آنرا در قبض و تصرف خود آوردیم اگر ثانی الحال وارث اراضی مزبور ظاہر شود یا دعوے خود پیش نماید عند الشرع دروغے و نامسموع بود زین چند کلمہ بطریق سند نوشتہ دادیم کہ ثانی الحال صحت بودہ باشد حدود بدین تفصیل

شرقی	غربی	جنوبی	شمالی
حدود دیوار بھیم سین ولد راؤ	زمین حویلی روپ سنگھ ولد	باغ قطب کلال وتال	دیوار باغ اوگرسین
سرسال باڈہ	کشن سنگھ راٹھور وچاہ کہنہ	فیروزشاہ وچاہ پختہ درزمین	
	کہ در حد حال مشارالیہ است	کہ حال موی الیہ است	

گواہ شد ـــــــــــــــ سنہم شہر رجب المرجب ۲۳ سنہ جلوس مبارک

بندہ درگاہ مکندراے چودھری وقانونگوے

شاہجہان آباد

(مہر: قانونگو مکندراے چودھری شاہجہان آباد)

انچہ در متن نوشتہ ایست بیان واقعہ ہست

(۳۸) نقلِ مکتوب شاہجہاں

(۱) سپاس و ستائش مر اورا کہ بہ قدرت کاملۂ خود از قطرۂ آب در رحم نقش بستہ از نابود بہ بود آوردہ مارا پادشاہ جہان گردانید پس ضرور افتاد کہ در اطراف و اکناف گیتی خصوصاً در ملک بیجاپور و گلگنڈ

سلطان محمد اور شاہ جہاں کی باہمی ناچاقی اور مخالفت … مراری پنڈت کی شرارت سے دولت آباد جیسا مشہور قلعہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیئے نظام شاہیوں، و عادل شاہیوں دونوں کے ہاتھ سے نکل گیا سلطان محمد اور شاہ جہاں کی اس معاملہ پر ناچاقی بڑھ گئی سلطان محمد نے دو سال سے خراج بھیجنا روک دیا دونوں طرف سے سخت تحریریں ہونے لگیں شاہ جہاں دبانا چاہتا تھا اور سلطان محمد گلہ کا جواب دیتا تھا چنانچہ مندرجہ بالا دو مراسلے نمونۃً درج کیجاتی ہیں۔۱۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وکیل امور الٰہی و برگزیدہ حضرت بادشاہی بر ساماد از مواہب
نعم نامتناہی از خزانہ مثل الذین ینفقون اموالہم فی سبیل اللہ
در وجہ من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالھا بحکم ما عندکم ینفد و ما عند اللہ
باق از معاملہ من ذا الذی یقرض اللہ قرضا حسنا بقول ان
احسنتم احسنتم لانفسکم تسلیم سایل و اما السایل فلا تنھر
تا لوقت محاسبہ حسابا یسیرا در ایوان فمن یعمل مثقال ذرۃ
خیرا یرہ در تاریخ یوما کان مقدارہ خمسین الف سنۃ تا در روز
یوم لا ینفع مال و لا بنون محری کردد حررہ عبد الرشید

نوٹ سطر (۶) میں احسنتم کے نیچے تین نقطے ہیں اور اسی سطر میں لانفسکم میں ف کا نقطہ نہیں ہے اور نیچے تین نقطے ہیں سطر (۷) محاسبہ کے نیچے تین نقطے یسیرا کی دوسری (ی) کے نیچے نقطے ندارد فمن کی ف کا نقطہ نہیں علی ہذا سطر (۷) میں الف کی ف کا نقطہ نہیں ہے۔

یہ اصلی قطعہ پونے گیارہ انچ لمبا اور (۷) انچ چوڑا ہے۔

سلہ میر عماد حسنی خوش نویسے کامل الفن بمشاہرۂ نہ صد روپیہ ملازم عباس قلی بادشاہ ایران بود۔ بادشاہِ ایران خواست تا میر عماد خط نستعلیق شاہنامۂ فردوسی نقل کند۔ میر عماد برائے ایں کار از بادشاہ باغے طلبید کہ حوضہائے او از عرق گلاب و کیوڑا پر باشند۔ ہمچناں کردند سہ سال میر عماد دراں باغ نشستہ شاہنامہ نقل می کرد و دریں مدت شش لک روپیہ بہ آراستگی باغ صرف شد۔ و عند التحقیق معلوم شد کہ ہنوز سہ جزو نقل کردہ است بادشاہ بغضب در آمد میر عماد گفت در یک روز شش لک روپیہ بخزانہ شاہی داخل می کنم چنانچہ از تاجران و مردمان اصفہان مدد طلب کرد و در نیم روز شش لک روپیہ فراہم شدہ بخزانۂ شاہی فرستاد۔ عباس قلی ازیں گستاخی میر عماد برہم شد او را تہ تیغ کرد و خواہر زادۂ او آغا عبد الرشید (کاتب ایں قطعہ کہ عکس آں بطور نمونۂ خطاطی ہدیۂ ناظرین کرام است) کہ داماد میر عماد ہم بود از خوف راہ فرار گرفتہ بہ لاہور و از لاہور بہ آگرہ رسید دراں حالت تباہی و پریشانی کہ رخت بدن از چرک موم جامہ شدہ و پارہ پارہ بود ایں قطعہ نوشتہ حضورِ صاحب قرانِ ثانی شہاب الدین شاہجہاں شاہنشاہ ہند بگذرانید۔ وہو ہذا **قطعہ** ایا خجستہ خصالے کہ ساکنانِ فلک + بر آستانِ تو دارند میل دربانی + چہ حاجت ست کہ گوئیم حال خستۂ خود + کہ حالِ خستہ دلان را تو خوب میدانی + شاہجہاں بادشاہ خوشنود شدہ مواجب یک ہزار و پنج صد روپیہ ماہوار مقرر فرمودہ او را تشفی و تسکین داد و فرمود کہ خط نستعلیق را در ہندوستان عام کن چنانچہ کتبات ہمیں آغا رشید در ہندوستان قیمت لعل و یاقوت می دارند۔ ۱۲

بسم الله الرحمن الرحیم

وکیل امور الهی و برگزیده حضرت پادشاهی سپاندار مواهب

نعم نامتناهی از حضرت مثل الذین ینفقون اموالهم فی سبیل الله

در وجه من جاء بالحسنة فله عشر امثالها بحکم ما عندکم ینفد و ما عند الله

باق امعامله من ذا الذی یقرض الله قرضا حسنا بقول ان

احسنتم احسنتم لانفسکم تسلیم سائل و اما السائل فلا تنهر

تا وقت محاسبه حساب یسیر در دیوان فمن یعمل مثقال ذره

خیرا یره تاریخ ... سنه الف ... تا در

شد

یوم ... ال و ...

جہانبانی ازراہ فضل وکرم تقصیرات آن زبدۃ الاماثل والاقران عفو شدہ سرو لسیکی نصرت آباد وغیرہ منقوبہ شد آمد سابق مطابق فرمان والاحضرت بآن زبدۃ الاقران بحال حکم شدہ باید کہ امیدوار عنایات بادشاہانہ پام نایک پسر خود را بہ طمانیت خاطر بہ رکاب ظفر انتساب بفرستد کہ بنوازشات پادشاہانہ وعطائے منصب سربلندی یابد چہارم شہر رمضان المبارک سنہ احد جلوس والا قلمی گشت۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۷ - تین سو گھوڑے تھے ان کے قبضہ میں قلعہ جات واکن گیرہ، شاہ پور اور سگر تھے۔ ان کے پاس بارہ سو کی فوج تھی لیکن پڈنایک نے صرف نوسو کی فوج سے سخت معرکہ کے بعد ان دونوں کو ہلاک کیا اور سارے قلعے چھین لیئے اور جب یہ خبر اورنگ زیب کو ملی تو بادشاہ نے راجہ رام بخش کو بہ سرکردگی چار ہزار افواج اس کے مقابلے کو بھیجا شاہی لشکر موضع اگنی میں اُترا اور تین مہینے کی جنگ کے بعد راجہ رام بخش ناکام واپس گیا جب بادشاہ بیجاپور نے مغلوں کی شکست کا حال سُنا اور معلوم کیا کہ گڈو پڈ نایک اُن کے ہاتھ بھی نہ لگا تو بیجاپور کے بادشاہ نے گڈو نایک سے بہ ظاہر صلح کرلی اور در پردہ اُس کے قتل کی تدابیر کرنے لگا۔ اس لیئے بادشاہ نے ایک عام اعلان دیا کہ جو کوئی ایک مست ہاتھی کو پکڑ کر باندھ دے گا اُسے جاگیر نو لاکھ سالانہ کی مرحمت ہوگی۔ یہ خبر اُڑتی اُڑتی گیرہ کو پونچی اور گڈو پڈ نایک پندرہ سو ہمراہیوں کے ساتھ بیجاپور جا پونچا دیکھا تو وہاں اڑتالیس رجواڑے اور بہادر لوگ پہلے سے موجود تھے بادشاہ نے بیڑا رکھ دیا لیکن کسی نے اس کے اُٹھانے کی جرأت نہ کی پڈنایک آگے بڑھا اور بیڑا اُٹھالیا۔ بادشاہ بھی دل میں خوش ہوا کہ اس بہانے سے بھی تو یہ مرے گا۔ ایک دن مقرر کیا گیا سارے شہر میں منادی کردی گئی کہ فلاں وقت ہاتھی چھوڑا جائے گا سب لوگ اپنے اپنے گھر بند کرلیں اور مکان کی چھتوں پر سے تماشہ دیکھیں۔ پڈنایک ٹھیک ہو وقت مقرر پر آن پونچا سر پر ایک چرمی ٹوپی تھی اور ٹانگوں میں جانگیہ (چڈی) بغل سے کمر تک ٹیکہ لپیٹ لیا تھا اور بائیں ہاتھ پر کمبل لپٹا ہوا تھا۔ اُسی میں ایک خنجر اور دوسرے ہاتھ میں سونٹا تھا اس طرح دنگل میں اُترا مست ہاتھی جو بندھا ہوا تھا چھوڑ دیا گیا۔ ہاتھی نے چھوٹتے ہی مکانوں دکانوں کو ڈھانا اور درختوں کو توڑنا شروع کیا۔ پڈنایک ہاتھی کے سامنے آیا اور ہاتھی اُس پر جھپٹا لیکن پڈنایک صاعقۂ برق کی طرح چشم زدن میں ہاتھی کی پیٹھ پر تھا اور چڑھتے ہی زبردست سونٹے مستک پر پیا پے ایسے مارنے لگا کہ ہاتھی بوکھلا گیا۔ پڈنایک اُسی طرح ہاتھی کو کان پکڑ کر بادشاہ کے سامنے لے گیا اور دُم کی طرف سے دوبارہ اوپر چڑھ کر بیٹھ گیا۔ پڈنایک نے بادشاہ کو سلام کیا اور عرض کی کہ کیا مجھے آنکس دیا جائے گا یا میں اسی سونٹے سے اس کو لے جاکر تھان پر باندھ دوں۔ بادشاہ نے آنکس دلوادیا اور پڈنایک ہاتھی کو لے جاکر تھان پر باندھ کر دوبارہ بادشاہ کے حضور میں حاضر ہوا اور سلام کیا جس پر بادشاہ نے بر سر دربار ایک سند اور ایک گرز وزنی ڈھائی من کا مرحمت فرمایا جس پر مناسب عبارت کندہ تھی اور ساتھ ہی اُس کے یہ خطابات بھی سرفراز ہوا۔ "گگنڈا بھیرنڈا گڈو پڈ نایک بلونت بحری بہادر" اور دس تعلقہ حسب ذیل جاگیر دی۔ اندولہ۔ نیلگی۔ سرداں۔ رتنا پور۔ ڈرگیڑہ۔ تلی کھمبا وین۔ ہنسلی۔ کڑکل۔ مدرکی۔ نایک نے واکن گیرہ میں ایک دربار ہال ۱۰۸۳ھ ۱۶۷۲ء میں بنایا اور ستره برس حکومت کرکے مرگیا۔

فرمان میں پام نایک کا بھی ذکر آیا ہے۔ گڈو پڈ نایک لاولد فوت ہوا اُس نے اپنے بھتیجے پام نایک کو متبنیٰ لیا جو لنگ نایک راجہ گرگنٹہ کا بیٹا تھا۔ پام نایک سنہ ۱۶۲۸ء میں حکمراں ہوا اور واکنگیرہ میں رہنے لگا۔ اس کے پاس بارہ سو سوار اور بارہ ہزار پیدلوں کا لشکر تھا اس کی حکومت واکن گیرہ۔ سگر۔ شاہ پور۔ اناپور۔ تلی بھٹیر پر تھی۔ اس نے دو تالاب جالی ہنچی میں (دیکھو صفحہ ۵۹)
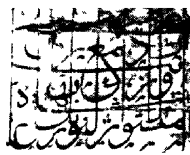
(۴۱) نقلِ فرمان اورنگ زیب

طغرائے شنجرف مستطیل

منشور لامع النور اورنگ زیب بہادر
بادشاہ غازی

محمد اورنگ زیب بہادر
شاہ غازی ابن
صاحبقران ثانی

لایق العنایہ والمرحمہ ابوالحسن بالتفات شاہانہ
امیدوار بودہ بداند کہ چون مقتضاء

مراحم ذاتی ومکارم جبلی تمگی ہمت والا نہمت وتمامی نیت حق طویت بر رفاہیت جمہور انام وانتظام احوال
طبقات خواص وعوام مصروفست وازروے شرع شریف وملت منیف مقرر چنین است کہ دیر ہای
برانداخت نشود وبتکدہ تازہ بنا نیابد درین ایام معدلت انتظام بعرض اشرف اقدس ارفع اعلے رسید
کہ بعض مردم از رہ عسف تعدی بہنود سکنہ قصبہ بنارس وبرخی امکنہ دیگر کہ بنواحی آن واقعست وجماعت

بقیہ صفحہ ۵۸ = بنوائے نیز لوکھال کا بڑا تالاب جو عادل شاہیوں کا بنایا ہوا تھا مگر مرمت طلب ہوگیا تھا اس کی ترمیم اور
توسیع کی اس کے علاوہ باوری تالاب بھی بنوایا چکپن ہلی میں ایک برج بنایا اور واکن گیرے میں ایک اور قلعہ بنا کر چار توپیں چڑھا دیں
اور دو تالاب اور تین باؤلیاں بھی کھدوائیں۔ یہ شخص بادشاہ بیجاپور کا باج گزار تھا۔ اور وقتاً فوقتاً اپنی فوج بادشاہ کی خدمت میں
[illegible] کیا کرتا تھا۔ اس نے عادل شاہیوں کی طرف ہوکر کئی لڑائیاں لڑیں اور سب میں مرہٹہ ہوا۔ بیس سال کی حکمرانی کے
بعد اس نے ۱۱۰۴ھ م ۱۶۹ میں انتقال کیا۔ ۱۳۔

نوٹ فرمان نمبر ۴۱:- اورنگ زیب کی نسبت عام خیال یہ ہے کہ وہ بڑا متعصب مسلمان اور ہندوؤں اور ان کے
معابد کا بڑا دشمن تھا۔ مولانا شبلی نے اس کی تردید میں ایک رسالہ لکھا ہے اور بہت سے ماہرانِ فنِ تاریخ کا یہ خیال ہے کہ اورنگ
زیب کی نسبت رائے قائم کرنے میں بہت مبالغہ کیا گیا ہے جس کو لوگ تعصب سے تعبیر کرتے ہیں میں اسے پابندی مذہب
کہتا ہوں جو ہر عقیدہ کے دینداروں کے لیے ضروری ہے جو شخص اپنے دین میں پکا نہیں وہ کسی بات میں پکا نہیں ہو سکتا جب
اس کا معاملہ اپنے خالق ہی سے یکسو نہیں تو وہ دوسروں سے کب راستباز ہو سکتا ہے ہم کو اورنگ زیب کا ایک فرمان ہاتھ لگا ہے
جس سے صاف ظاہر ہے کہ اس نے بنارس کے برہمنوں کے مذہبی حقوق کی پوری پوری حفاظت کی ہے۔ ممکن ہے کہ اورنگ زیب کے
عاملوں نے مندر ڈھائے ہوں۔ بنارس کی مسجد جو اورنگ زیب سے منسوب کی جاتی ہے وہ بینی مادھو کا مندر ڈھا کر ۱۶۶۹ء میں مندر کے
مقام پر بنائی گئی ہے۔ اس زمانہ میں یہ بھی دستور تھا کہ جو مسجد کہیں بھی بنائی جاتی تھی تبرکاً و تیمناً بادشاہ وقت سے منسوب کی جاتی تھی

(دیکھو صفحہ ۶۰)

(۴۲) نقلِ فرمان شاہنشاہ اورنگ زیب

بعطائے دو بیگہ اراضی دراثت بنی ہیبت پور صوبہ لاہور بہ سماۃ عالیشہ مورخہ ۱۲ رجب ۱۰۶۹ھ ۱۶۵۹ء۔
یہ فرمان بحالتِ شہنشاہی صادر ہوا کیونکہ اورنگ زیب گو ۱۰۶۸ھ میں تخت نشین ہوا لیکن باقاعدہ طور پر تخت نشینی کا اعلان ۲۴ رمضان ۱۰۶۹ھ کو ہوا یعنی اس فرمان کی اجرائی کے دو مہینے بعد۔

الله اکبر

درینوقت منشور لامع النور شرف صدور و عز ظہور یافت کہ

بنی ہیبت پور من مضافات صوبہ دار السلطنت لاہور از ابتدائے ربیع تنکوزئیل در وجہ مدد معاش سماۃ عالیشہ حسب الضمن مقرر شدہ کہ حاصلات آنرا فصل بفصل سال بسال صرف معاش خود نمودہ بدعای دوام دولت ابد طراز اشتغال نمودہ باشد۔ می باید کہ حکام و عمال و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال در استمرار و استقرار این حکم والا کوشیدہ اراضی مذکورہ پیمودہ و چک بستہ بتصرف او باز گذاشتہ اصلا و مطلقا تغیر و تبدیل بحال نرسانند و بعلت مال و جہات و اخراجات مثل قنلغہ و پیشکش و جریانہ و ضابطانہ و محصلانہ و جہانہ و داروغگانہ و بیگار و شکار و دہ نیمی و مقدمی و صدی دوی قانونگوئی و ضبطی ہر سالہ بعد از تشخیص حک و عدہ زراعت و کل تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی مزاحمت نرسانند و درین باب ہر سالہ سند مجدد نطلبند و اگر در محل دیگر چیزی دیگر داشتہ باشد آنرا اعتبار نکنند از فرمودہ درنگذرند بتاریخ ۱۲ شہر رجب سنہ ۱۰۶۹ ہجری سمت تحریر پذیرفتہ۔

واگذارند و تکلیف جلبیہ و بیگار وغیرہ فرمایش معاف دارند کہ متصرف گشتہ در کفایت سرکار
و رفاہیت رعایا سرگرم بودہ باشد و ہر سال سند مجدد طلب نہ دارند و دریں باب تاکید تمام دانستہ
از فرمودہ تخلف وانحراف نورزند فقط۔

عالمگیر
جعفر خان ابن شاہ بندہ

(۴۵) باسمہ سبحانہ و تعالی شانہ

طغرائے طلائی و شنجرفی مربع
فرمان بادشاہ غازی
عزیز الدین محمد
اورنگ زیب عالمگیر

بخط طلائی و شنجرفی

نقل فرمان اورنگ زیب

خلد منزل

مُہر مدوّر

ہو الغالب

ابن میران شاہ
ابن امیر تیمور صاحب قران
ابن سلطان محمد شاہ
ابو سعید ابن سلطان
ابن عمر شیخ [illegible]
ابن بابر بادشاہ
ابن ہمایون بادشاہ
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۰۶۷
محمد
عالمگیر بادشاہ غازی احد
ابو العدل عزیز الدین

سنہ صاحبقرانی کا جاننا

محمد اورنگ زیب غازی کے حاشیہ میں
احد کا لفظ ہے

درینوقت ساعات محمود و آیات مسعود بعرض ماربان محفل فردوس مشاکل رسید کہ
موازی یکہزار بیگہ زمین محلقدیم از موضع لونڈری وغیرہ پرگنہ پانی پت سرکار صوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد
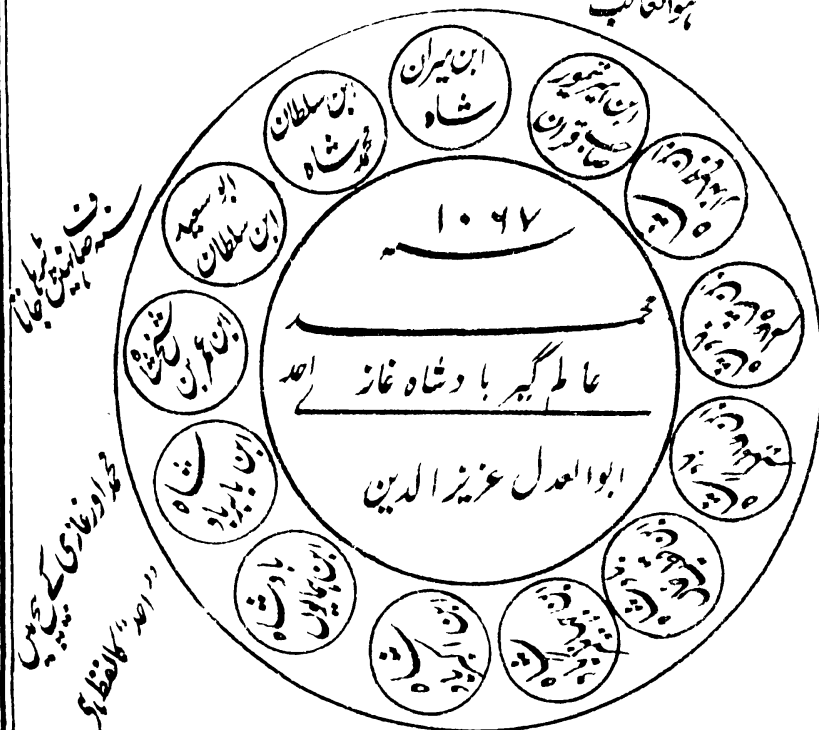
(۴۳) نقلِ فرمان اورنگ زیب عالمگیر

بنام راجہ جے سنگھ والی جے پور جے سنگھ اول

الله
بہادر
اورنگ زیب
ابن شاہ جہاں
بادشاہ
سنہ ۱۰۶۹ھ

زبدۂ دلاوران تہور دستگاہ خلاصۂ جانبازان ہواخواہ نقاوۂ مخلصان ارادت کیش قدوۂ خیر طلبان عقیدت اندیش عمدہ راجگان اخلاص شعار مطیع الاسلام مرزا راجہ جے سنگھ بہ توجہات خاص اختصاص یافتہ بدانند۔

عرضداشتیکہ درین ہنگام فیض ارتسام از ہیبت پور ارسال داشتہ بود در فتحپور از نظر انور گذشت یقین کہ تا حال از احمدآباد روانہ پیش شدہ باشد۔ باید کہ از راہے کہ مناسب داند بہ سرعت تمام رفتہ در دستگیر ساختن آن آوارہ دشت ادبار[1] مساعی جمیلہ بہ تقدیم رساند و موجب مجرائے عظیم خویش داند ماہ ہشتم شوال ۲۰ نواحی دار الخلافہ شاہجہان آباد خواہیم رسید در شعبان سنہ ۱۰۶۹ ہجری تحریر یافت فقط

(۴۴) نقلِ پروانہ نواب لیر خاں بمہر قاضی سندیلہ

از قرار تاریخ چہاردہم شہر محرم الحرام سنہ ۱۱۰۷ھ آنکہ

متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ سندیلہ سرکار لکھنؤ صوبہ اودھ بدانند

کہ چون بموجب وقوع دو لتخواہی موضع دلیر نگر عرف گوند دلی در قریات کہماری من اعمال پرگنہ مذکور از ابتدائے فصل خریف سنہ ۱۱۰۶ در وجہ نانکار پرتاب مل قانونگو پرگنہ مذکور نمودہ باید کہ موضع مذکور از محلات ہر سال حشو منہا بقلم داشتہ بہ تعلق مشارالیہ

[1] دارا شکوہ سے مراد ہی۔ ۱۲

۱۰۶۷ عالمگیر
بادشاہ غازی
عبد الحمید احد خانہ زاد
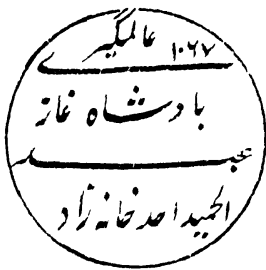
مہر عبد الحمید خانہ زاد
عالمگیر بادشاہ غازی

۲۰ رجب المرجب سنہ جلوس معلی

۱۰۶۷ عالمگیر
بادشاہ غازی احد
گنگاداس فدوی
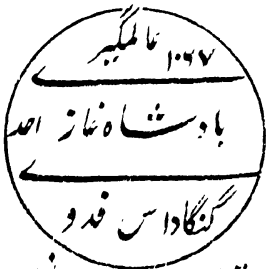
مہر گنگا داس فدوی عالمگیر بادشاہ غازی

اس مہر میں (احد) کا لفظ عالمگیر بادشاہ غازی کے آگے ہے جس کا مطلب سمجھ میں نہیں آتا اور دستخط اور سنہ وغیرہ خط شکستہ میں ہیں جو پڑھے نہیں جاتے۔

شرح یادداشت واقعہ بتاریخ روز پنجشنبہ ہفتم شہر رمضان المبارک سنہ ۳ جلوس مبارک معلے موافق ۱۰۶۰ ہجری مطابق ۲۷ خورداد ماہ برسالہ سیادت و نجابت مرتبت امارت و ایالت منزلت زبدہ خوانین بلند مکان قدوہ فدویان عقیدت نشان لائق العنایت والاحسان مورد مراحم خدیو گیہان صدر رفیع القدر صدر الصدور میر جملہ عبد اللہ خان بہادر . . واقعہ نویسی کمترین خانہ زاد آن درگاہ خلایق پناہ عرض سنگ تلے می گردد حکم صادر شد کہ موازی یکہزار بیگہ زمین متعلقہ از موضع لونڈری وغیرہ عملہ پرگنہ پانی پت سرکار صوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد وجہ مدد معاش مسماۃ عجیبہ وغیرہا ورثہ مسماۃ معصومہ وغیرہ ہا متعلقات فضیلت و کمالات دستگاہ مولوی ثنا اللہ و مولوی حبیب اللہ دیدہ و دانستہ با فرزندان مرحمت فرمودیم اگر در جائے دیگر چیزے داشتہ باشند آنرا اعتبار نکنند. واقعہ ہم شہر شعبان المعظم سنہ ۲ بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد شرح دستخط سیادت و نجابت مرتبت امارت و ایالت منزلت اناسے مدارج دین و دولت شناسائے مراتب ملک وملت فرازندۂ لوائے شوکت و حشمت طرازندۂ انشاط ابہت و عظمت اعتضاد خلافت و فرمان روائی اعتماد سلطنت و کشورکشائی . . . . سرای مبارک جہانستانے عیش گرامی محافل کامرانی دقیقہ یاب سرایر بادشاہے رمز شناس مزاجدانے و آگاہے جو ہر مرات حقیقت و وفا فروغ شمع یکرنگے و صفا ہمدم دلکشای مجلس خاص محرم خلوت سرائے صدق و اخلاص کارفرمائی سیف القلم مدبر امور عالم قدوہ امین بلند مکان و . . . . عظیم الشان وزیر صاحب تدبیر کمالک مدار

وبموجب فرامین عہد حضرت   در وجہ مدد معاش مسماۃ معصومہ وغیرہ مقرر بود بعد فوت او
مسماۃ عجیبہ وغیرہ ورثہ متوفیات متعلقان فضیلت وکمالات دستگاہ +
مولوی ثناء اللہ ولد مولوی حبیب اللہ حی و قایم وبر اراضی مذکورہ قابض ومتصرف اند واسناد
آنہا در ہنگامہ ہا بغارت رفتہ از فضل وکرم خسروانہ امیدوار است کہ بفرمان والاشان مجدد
بدستور سابق مرحمت شود حکم جہانمطاع وآفتاب شعاع گردون ارتفاع شرف صدور وعز
ورود یافت کہ اراضی مزبورہ را از محلقدیم در وجہ + مدد معاش آنہا بدستور متوفیات موافق
معمول سابق بحال داشتہ حسب الضمن مقرر باشد کہ حاصلات آنرا صرف معیشت خود ہا نمودہ
بدعاء بقاء دولت + روز افزون مواظبت مینمودہ باشند باید کہ حکام وعمال وجاگیرداران
وکروریان حال واستقبال در استقرار واستمرار این حکم مقدس معلی کوشیدہ اراضی مزبورہ را
محلقدیم + بتصرف آنہا بافرزندان باز گذارند اصلاً ومطلقاً تغیر تبدیل بدان راہ ندہند وبعلت
مال وجہات واخراجات مثل قتلغہ پیشکش محصلانہ ومہرانہ ودار وغگانہ وبیگار وشکار ردہ نیم
ومقدمی وصدروی وقانونگوئی وضبط ہرسالہ + وتکرار زراعت وکل تکالیف دیوانی ومطالبات
سلطانی مزاحم ومتعرض نشوند درین باب ہرسال سند مجدد نطلبند اگر در محل دیگر داشتہ
باشد آنرا اعتبار نکنند نوزدہم شہر رجب المرجب سال سیوم جلوس والا نوشتہ شد۔

پشت

برسالہ سیادت ونجابت مرتبت امارت وایالت منزلت زبدۂ خوانین بلند مکان قدوۂ
فدویان لایق العنایۃ والاحسان مورد مراحم خدیوگیہان صدر رفیع القدر صدر الصدور میرجملہ
عبید اللہ خان بہادر نوبت واقعہ نگاری لعل سنگھ

اس کے نیچے دو گول بڑی مہریں ہیں

بائیں طرف

سنہ ۱۱۲۱ عالمگیر غازی
فدوی بادشاہ سلیمان اقتدار
الملک بہادر فتح جنگ وفادار سپہ سالار
الملک مدار المہام آصف جاہ نظام
وزیر الممالک جملۃ

(نوٹ) اس مہر کے نیچے قلمی تاریخ ۲۲ ذی قعدہ اور تھوڑی سی عبارت ہے جو پڑھی نہیں جاتی۔

داہنی طرف

سنہ عالمگیر غازی
خانہ زاد بادشاہ
جنگ
بہا
در صدر الصدور سیف
. . . . غلام قلیچخان
. . . . الدولہ ۱۱۲۱
دوم شہر شعبان سنہ
(مہر میں خطاب صاف نہیں اٹھا)

مشارات مسماۃ مسماۃ مسماۃ مسماۃ مسماۃ مسماۃ لطف النسا

بشارت النسار سیدالنسار رابعہ خدیجہ محمولہ فضیلت بیگم

بیگم بیگم بیگم بیگم بیگم

مسماۃ مسماۃ مسماۃ مسماۃ مسماۃ مسماۃ مسماۃ

آرام النسار زیب النسار زہرہ شریفہ جیونے رجبیہ مرصع

بیگم بیگم بیگم بیگم بیگم بیگم

مسماۃ مسماۃ مسماۃ مسماۃ مسماۃ

حمیدہ سعیدہ عابدہ ساجدہ زاہدہ

بیگم بیگم بیگم بیگم بیگم

نقل خط انور

صدر الصدور سند بد ہد

عرضی وکیل فضیلت وکمالات دستگاہ مولوی ثناء اللہ ولد مولوی حبیب اللہ فرین بدستخط
انور تحریر محمد مسعود خان محلے رسید کہ موازی یکہزار بیگہ زمین ازموضع لوندری وغیرہ عملہ
پرگنہ پانے پت سرکار وصوبہ دار علاقہ شاہجہان آباد درو جہ مدد معاش مسماۃ معصومہ
وغیرہا مورثان موکل مقرر بود آنہا از مدت فوت شدند و مسماۃ عجیبہ وغیرہا ورثہ متوفیات
متعلقان موکل جی وقایم وبر اراضی مسطورہ قابض و متصرف اند وفرامین وغیرہ اسناد در
ہنگامہا بغارت رفتہ نقول اسناد وحکمنامجات بدست دارند امید وار فضل وکرم خسروانہ
کہ بعطای فرمان والاشان ارما سرافراز شوند و بنام صدرالصدور دستخط انور فرین شوند
کہ تصدیق اراضی مسطور محلقدیم بدستور سابق بنام موکلات با فرزندان دیدہ ودانستہ بدہند

حاشیہ پر تباریخ پانزدہم شہر ذی الحجہ سنہ ... بتاریخ بست دوم شہر ذیقعدہ جلوس والا
نہم ذیحجہ سنہ داخل سیاہہ حضور کل نمودہ شد نقل بدفتر خجستہ مفصلے رسید
بمہر رسید لہا ح مع آدم مشار الیہ
تباریخ بیست ونہم شہر رمضان المبارک سنہ جلوس والا بواقعہ مقابلہ شد
موافق سنہ ہجری داخلدفتر کردہ شد داخل روز نامچہ واقعہ

امیر روشنضمیر عالیمقدار لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام والا بنیاد رکن السلطنة
بادشاہ سلیمان اقتدار وزیرالممالک جملة الملک مدار المہام آصف جاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ
سپہ سالار آنکہ داخلواقعہ نمایند۔ شرح دستخط سیادت و نجابت مرتبت امارت
وایالت منزلت زبدہ خوانین بلندمکان قدوہ فدویان عقیدت نشان لایق العنایت
والاحسان مورد مراحم خدیو گیہان صدر رفیع القدر صدر الصدور میر جملہ عبید اللہ خان
بہادر . . . . آنکہ داخلواقعہ نمایند شرح دستخط واقعہ نگار مطابق واقعہ کل است شرح
دستخط وزیرالممالک جملة الملک مدار المہام آصف جاہ نظام الملک بہادر سپہ سالار آنکہ
بعرضیگزاران شرح دستخط وزارت و امارت پناہ واقبال واجلال دستگاہ رکن السلطنة
العالیہ عضدالخلافة الخاقانیہ منظور نظر حضرت ظل سبحانی سرافراز خلافة الرحمانی فدوی
عقیدت نشان ضیاءالدولہ سعداللہ خان بہادر آنکہ بتبیت وچہارم شوال سنہ جلوس
والا مکرر بعرض مقدس معلی رسید شرح دستخط وزیرالممالک جملة الملک مدار المہام آصف
جاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار آنکہ فرمان والاشان قلمی نمایند بموجب دو قطعہ
فرامین عہد حضرت خلد منزل مرحوم مختلفہ موازی یکہزار بیگہ زمین محلقدیم
از موضع سلونڈری وغیرہ عملہ پرگنہ مسطور در وجہ مدد معاش اسماة معصومہ وغیرہ مقرر بود۔
ا ــــ بیگہ زمین محلقدیم

فرمان باسم معصومہ وغیرہا مرقوم ہفتم شعبان سنہ احد در عہد حضرت فردوس والا مکان
پروانہ بحالے تحریر یافت وزیرالملک عنایت اللہ خاں
بہادر مرقوم ۵ جمادی الثانی سنہ
حاصل نمودہ

صما بیگہ زمین

فرمان باسم لاہوری خانم وغیرہا مرقوم
بستم شعبان سنہ احد در عہد حضرت
فردوس والامکان پروانہ بحالی
بمہر وزیرالممالک مرقوم ۵ جمادی
الاول سنہ حاصل نمودہ
صما بیگہ زمین

. . . . . در نیولا بنام مشارالیہا وغیرہا ورثہ متوفات مرحمت شد

الـــ بیگہ از محلقدیم

از موضع مسطور — لما بیگہ

از موضع برسنگہ پور — سا بیگہ

منظور داشتہ بزودے خود را بحضور رسانند کہ در اشفاق و مہربانی انشاء اللہ تعالیٰ دقیقہ نامرعی نخواہد ماند و خاطر اینجانب را بغایت الغایت متوجہ انتظام احوال خیر مآل خود دانند زیادہ چہ نویسد توفیق رفیق باد ۸ ماہ ابان سنہ نوشتہ شد۔

مہر آصف خان بجانب پشت مسطور مندرجہ ذیل بر حاشیہ از قلم اورنگزیب عالمگیر

اقبال آثار اسلام مطلب ایشان ازین ارادہ نامعقول کہ پیش گرفتہ معلوم نشد اگر از ملاحظہ نامہربانی این جانب است خطاب محض است یا درین مدت اقتدا۔ و اعتبار بکدام دشمن خود درمقام انتقام شدہ ایم کہ بہ نسبت آن فرزند بے اعتنائی می نمودہ باشیم و تقصیرے کہ از آن فرزند بظہور رسیدہ کدام است کہ این ہمہ واہمہ بخاطر راہ میدہند زنہار از ہیچ ممر چیزے بخاطر نرسانیدہ بزودے روانہ درگاہ خلایق پناہ گردند زیادہ چہ نویسد العافیۃ بالعافیت والسلام

(۴۷) نقلِ فرمان بادشاہ عالمگیر بنام نواب دلیر خان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
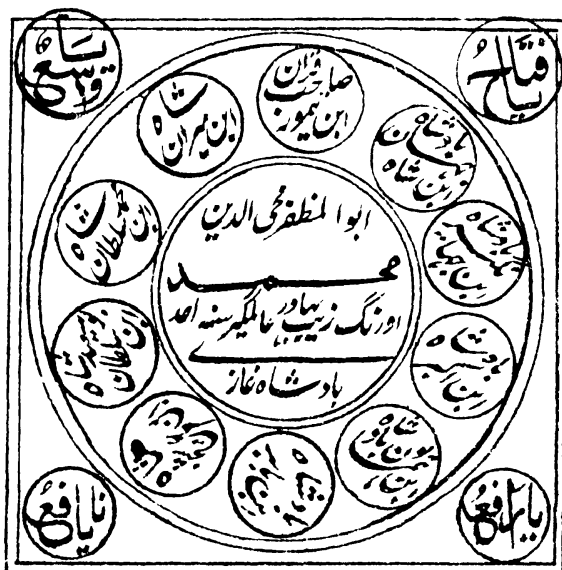
مع آدم ....

۱۷ رمضان سنہ ۲ تبا ریخ
۱۵ رجب سنہ ۲ داخل
انتخاب شدہ
معہ محمد یوسف
داخل شد اوزرہ نمودہ شد
موافق .... است صح

تبایخ بست و دویم شہر شعبان المعظم سنہ ۴ جلوس والا
نقل بدفتر دیوان الصدارت العالیہ رسید لہا
مع آدم مشارالیہ

بموجب یاد داشت واقعہ اسلیے
فرمان والاشان نوشتہ شدہ
تبایخ بیست ہفتم شہر رجب سنہ ۳ جلوس معلے موافق سنہ ہجری
داخل سیاہہ نمودہ شد لہا
مطابق مہر ورد بماہ نقل دفتر صاحب .... رسید
مع یک ....

نوٹ - یہ فرمان بہت کرم خوردہ ہو طول میں ۳ - ۴ ۱/۲ عرض میں ایک فٹ آٹھ انچ -

(۴۶) نقل فرمان شاہنشاہ اورنگ زیب

بنام شیخ فرید المخاطب بہ احتشام خان و اخلاص خاں

مشیخت پناہ رفعت و نجابت دستگاہ نتیجۃ الاکابر خلف الاماجد فرزندی اعزی شیخ فرید در پناہ خدا بودہ بعافیت باشند

بعد از سلام عافیت فرجام معلوم الفرزند بودہ باشد کہ منور وقت آن رسیدہ کہ ترک منصب دنیا کردہ گوشہ نشینی اختیار نمایند ہرکس شما را باین طریق ترغیب دادہ دانستہ باشید کہ دوستی نکردہ است چہ معنی دارد کہ شما از خانہ زادان خوب این درگاہ آسمان جاہ بودہ باشید درینوقت کہ اول جوانی و روز نزدد و کارطلبی شما است خود را بر کیا نیدہ گوشہ گیرند عزت آثار تاج خان را بخدمت شما فرستادہ کہ شما را نصایح دلپذیر ازین ارادہ باز آوردہ باشما بحضور آید- الحمد اللہ گفتہ او را گفتہ اینجانب دانستہ بہبود و خیریت خود را

کفایت شعار و خوانین رفیع القدر عالیمقدار و ناظمان علیجاہ قانی و مباشران اشغال دیوانی و جاگیرداران
وکروریان حال واستقبال در استمرار و استقرار این حکم والا کوشیدہ مواضع مذبورہ را بتصرف خان
مشار الیہ ظہراً بعد ظہر و نسلاً بعد نسل و بطناً بعد بطن او باز گذارند و درہیچ وقت و زمان تغیر و تبدیل
بقواعد و ضوابط آن راہ ندہند و از جمیع وجوہات و عوارضات معاف و مرفوع القلم شمرند
و درین باب ہر سالہ حکم و سند مجدد نطلبند سبیل چودہریان و قانونگویان و رعایا و مزارعان
آن مواضع آنکہ وجہات مسطورہ را انعام آنہا مقرر دانستہ مالواجبی و حقوق دیوانی را
موافق حق و حساب بخان موصی الیہ جواب گو و از الجملہ چیزی قاصر و منکسر نکردانند
و از اصلاح و صوابدید حسابی آنہا بیرون نروند و از فرمودہ تخلف و انحراف نورزند بتاریخ
بستم ذی حجہ سنہ پنج از جلوس والا نوشتہ شد۔

بقیہ نوٹ صفحہ نمبر ۷ متعلق فرمان نمبر ۴۷:- کی ہم فتح کی۔ دلیرخاں ہی نے سلطنت بیجاپور کو فتح کیا۔ دلیرخاں
نے قلعۂ دیوگڈھ اور چاندہ پر لشکرکشی کر کے فتح کیا اور وہاں کے راجاؤں سے پیشکش وصول کیا دلیرخاں کی مہر میں یہ
سجع کندہ تھا۔　　جلال داشت زروز ازل چو صدق ضمیر ✦ دلیرخاں شدہ زالطاف شاہ عالمگیر ✦
ماثر الامرا میں لکھا ہے کہ عالمگیر کے جلوس کا چھبیسواں سال تھا کہ بادشاہ نے دلیرخاں کو شہزادہ محمد اعظم کے ساتھ بیجاپور کی مہم کے
لیئے مقرر کیا تھا۔ اس زمانے میں بادشاہ خود اورنگ آباد دکن میں تھا سنہ جلوس ۲۷ مطابق ۱۰۹۴ھ ۱۶۸۳ء میں دلیرخاں نے انتقال کیا
دلیرخاں قوی ہیکل و بسیار زورمند بود و حکایتہائے غریب از قوت دستہائے او اشتہار دارد و دیرلوس خود بسیار ضابط و ہمیشہ فتح
نصیب بود و از موافقت زمانہ و یاوری طالع از ابتدائے عمر تا انتہا اوج پایہ دولت و شوکت ماند ہیچ گاہ سیلی زمانہ نخورد
و ذلت و خواری نہ کشید (ماخوذ از ماثر الامرا)
قطعہ تاریخ انتقال دلیرخاں۔　غبار آلودہ شد دنیا ز ماتم خانِ والاشاں ✦ مکدر شد ہمہ عالم خلل شد بسا دوراں ✦
نظر کردم نبار تخیش برآمد از سر مصرع ✦ دلیری از جہاں بردہ شجاعت ملک ہندوستاں ✦
لفظ "غم جان" بھی دلیرخاں کی رحلت کا مادہ ہے۔
نواب دلیرخاں کا مقبرہ شاہ آباد کے شمال کی جانب واقع ہے۔ یہ عمارت نہایت شاندار و مضبوط اور پتھروں کے نقش و نگار
کے اعتبار سے فی زمانہ لاجواب ہے۔ تیسرا حصہ جو سب سے بلند تھا اور جس کے اوپر کلس چڑھا ہوا تھا زلزلے سے گر گیا مگر دو حصے
ابتک باقی ہیں۔ جب پورا تھا تو شام کے وقت اس پر بعض اشخاص چڑھکر شاہجہاں پور کے چراغ دیکھا کرتے تھے اب یہ مقبرہ آثار قدیمہ
میں داخل ہو گیا ہے اور تیرہ ہزار روپیہ اس کی مرمت کے لیئے گورنمنٹ سے عنایت ہوئے جو اتنی بڑی عمارت کے لیئے ناکافی ہیں۔ اس مقبرہ کے
سالانہ مصارف کے لیئے شاہ عالم اور اورنگ زیب نے ایک موضع سرائے کنکو معاف کیا تھا وہ بھی مثل دیگر جاگیرات کے ضبط ہو گیا۔

چون بعرض اشرف اقدس اعلیٰ رسید شجاعت و شہامت شعار

جلادت و بسالت آثار سردار مراحم نمایان لائق العنایۃ

والاحسان دلیر خان التماس دارد کہ پرجیع پالی من اعمال سرکار خیر آباد متعلق بصوبہ اودہ کہ مبلغ بست و شش لک دام بجاگیر خان مشار الیہ تنخواہ است شش لک دام اضافہ شود کہ از اصل و اضافہ جملہ سی و دو لک دام باشد و مبلغ شش لک دام مذکور بطریق العام التمغا از موضع پتیہ شاہ آباد عرف انگئی وغیرہ من اعمال پرگنہ مرقوم بجہت وطن بہ بندہ مرحمت شود لہذا حکم جہا نمطاع واجب الاتباع شرف صدور یافت کہ دیوانیان عظام مبلغ شش لک دام پرجیع پرگنہ مزبور اضافہ نمودہ موازی سی و ہفت موضع پتیہ مسطورہ وغیرہ را از ابتدائے فصل ربیع پارس ئیل در وجہ انعام خان موی الیہ بجہت وطن بطریق التمغا سوای طلب منصب حسب الضمن مقرر دانستہ تتمہ بست و شش لک بجاگیر خان مشار الیہ اعتبار نمایند و می باید کہ فرزندان کامگار بختیار و امرائے ذی شوکت نامدار و وزرائے صایب رائے

نوٹ نواب دلیر خاں بانی شاہ آباد کے مفصل حال دیکھنا ہو تو نامۂ مظفری میں دیکھیئے۔ یہاں بالکل مختصر لکھنے پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ آپ کا نام جلال خاں تھا اور دلیر خاں خطاب تھا۔ افغان داؤد زئی تھے۔ ان کے والد دریا خاں بربر کے باشندے تھے جو نواح پشاور میں ایک قصبہ ہے۔ دریا خاں سے امیر الامرا خان جہاں لودی اس قدر خوش تھا کہ دونوں پگڑی بدل بھائی تھے۔ انہیں کی وساطت سے نور الدین جہانگیر بادشاہ کے دربار میں ملازم ہوا اور منصب سہ ہزاری و سہ ہزار سوار سے سرفرازی ہوئی چند دنوں کے بعد دریا خاں شاہزادہ خرم کے اتالیق مقرر ہوئے یہ اپنے باپ کی بدولت مقربان شاہی ہو گئے اور اپنے کارناموں کی بدولت شاہجہاں بادشاہ ان کی بڑی قدر کرنے لگا اور متواتر سرفرازیاں ہونے لگیں غرض شاہجہاں ہی کے عہد میں دلیر خاں کو چار ہزاری منصب عطا ہوا۔ عالمگیر بادشاہ کے عہد میں بھی ان کے مراتب بڑھتے گئے بعد تخت نشینی ہاتھی اور ہتھنی مرحمت فرمائی۔ جنگ اجمیر میں دارا شکوہ کو دلیر خاں نے شکست دی۔ نواب موصوف نے ملک بنگالہ کو فتح کیا۔ پھر نواب موصوف مع راجہ جے سنگھ کے دکن گیا اور سیواجی مرہٹے

معہ موضع
اصلی داخلی
یہ ہ موضع
جمع دامے حسب الحکم

چہلے دام لک

از تہ شاہ آباد عرف انگئی لگان سے ...
معہ موضع دولاکھ تراسی ہزار دام
اصلی داخلی
یہ موضع
جمع دامے

بواقعه مقابله شد ۲۳ رمضان سنه ۵
داخل روزنامچه واقعه ابواب دیگر (ابواب دیگر)
تاریخ ۱۴ محرم سنه ۵ بمعرفت سبی بقری

نقل
تاریخ ۱۲ شهر محرم سنه ۵ جلوس
نقل بدفتر تحشی الملکی سنه ۵
الف

ونقل زرهر دو خرچه نموده شد
تاریخ ۱۲ شهر محرم الحرام سنه ۵
نقل بدفتر تحشی برسـ نوشته

موافق مراتب نوشته شد
تاریخ ۲۵ محرم سنه ۵ نقل
بدفتر مفصلی و مجملی
بمو تفصیلی مجملی

فی التاریخ سنه ۵ جلوس مطابق ۱۲ شهر محرم

جانبِ پشتِ فرمان

شرح یادداشت واقعہ تاریخ روز شنبہ سوم شہر رمضان المبارک ۵ سنہ جلوس مقدس مطابق ۱۰۷۲ھ سنہ
موافق اردی بہشت ماہ الٰہی برسالہ نواب قدسی القاب نور حدقہ خلافت وابہت نور حدیقہ سلطنت
و دولت فروغ دودمان عز و اقبال چراغ خاندان جاہ جلال والا گہر بلند مکان رفیع القدر منیع الشان
ستودہ خصال خجستہ شیم۔ و بمعرفت وزارت پناہ کفایت دستگاہ شایستہ اضاف و مراحم تفقدات
سزاوار صنوف عواطف و تلطفات راجہ رگھناتھ و نوبت واقعہ نویسی کمترین بندگان درگاہ
خلایق پناہ محمد علی الحسینی قلمی میگردد کہ چون در نیولا بعرض اشرف اقدس اعلیٰ رسید کہ امارت پناہ دلیر خان
از درگاہ فضل و کرم التماس دارد کہ در جمع پرگنہ پالی من اعمال سرکار خیرآباد متعلق بصوبہ اودہ مبلغ
بیست و شش لک دام بجاگیر خان مشار الیہ تنخواہ است شش لک دام اضافہ شود کہ جملہ اصل و اضافہ
سی و دو لک دام باشد مبلغ شش لک دام مذکور بطریق انعام التمغا از مواضع تہ شاہ آباد عرف انگئی
وغیرہ از مواضع پرگنہ مذکور بموجب مسطور فی الذیل بجہت وطن مرحمت شود لہذا حکم جہان مطاع عالم
مطیع صادر شد کہ مبلغ شش لک دام بر جمع پرگنہ مذکور اضافہ نمودہ مواضع تہ شاہ آباد وغیرہ دیہات
مذکور را من ابتدای ربیع پارس ئیل بانعام خان مومی الیہ بجہت وطن برسم التمغا سوائے طلب منصب
عطا فرمودیم تتمہ بیست و شش لک دام را بجاگیر خان مشار الیہ حساب نمایند و مطابق فہرست جات
قلمی شد شرح بخط وزارت پناہ کفایت دستگاہ راجہ رگھناتھ برسالہ
نواب قدسی القاب ستودہ خصال خجستہ شیم و بمعرفت کمترین بندگان درگاہ
داخل واقعہ نمایند۔ شرح حاشیہ بخط واقعہ نویس مطابق واقع است شرح بخط
وزارت پناہ کفایت دستگاہ شایستہ اضاف مراحم تفقدات سزاوار
صنوف عواطف و تلطفات راجہ رگھناتھ بعرض مکرر نمایند
شرح بخط سیادت پناہ رفعت و معالی درگاہ اشرف خان آنکہ ہم شہر رمضان
۵ سنہ جلوس مبارک مکرر بعرض تقدس نمایند۔ شرح بخط وزارت پناہ
کفایت دستگاہ شایستہ اضاف مراحم و تفقدات سزاوار صنوف عواطف
تلطفات راجہ رگھناتھ فرمان عالیشان قلمی نمایند۔

بتاریخ ۷ محرم الحرام ۵ سنہ جلوس مبارک
موافق ۱۰۷۲ سنہ ہجری مطابق ۲۶ امرداد الٰہی
نقل بدفتر صاحب توجہ رسید

بتاریخ ۱۲ شہر محرم ۵ سنہ جلوس والا
نقل بدفتر استیفای ابواب المال صوبۂ اکبرآباد رسید

بھگاپوان کھلیہ وخواجہ کلاں پور کرنامؤ نرساپور بیجھا روپاپور لہر

سے موضع دو موضع دو موضع

اصلے داخلے اصلے داخلے اصلے داخلے

اموضع دو موضع اموضع اموضع اموضع اموضع

جمع دامے

چھیاسٹھ ہزار

برسالہ بادشاہزادہ کامکار نامدار گرامی نسب عالی تبار نور حدیقہ خلافت وابہت نور حدیقہ سلطنت و دولت فروغ دودمان عزواقبال چراغ خاندان جاہ وجلال والا گہر بلند مکان رفیع القدر منیع الشان ستودہ خصال خجستہ شیم شاہزادہ محمد اعظم (اسد خان عالمگیر)

(۴۸) نقل فرمانِ اورنگ زیب

بعطائے اراضی یکصد بیگہ در پرگنہ بہت سرکار سہارنپور صوبہ دارالخلافہ شاہجہان آباد بنام مسماۃ صاحب دولت و دیگران بطور مدد معاش مورخہ ۷ ربیع الاول ۵ جلوس م ۱۰۷۳ھ ۱۶۶۲ء

درینوقت فرمان عالیشان فرخندہ عنوان شرف صدور یافت کہ

موازی یکصد بیگہ زمین افتادہ لایق زراعت خارج جمع از پرگنہ بہت متعلق بسرکار سہارنپور من مضافات صوبہ دارالخلافہ شاہ جہان آباد × از خریف پارس ئیل در وجہ مدد معاش مسماۃ صاحب دولت وغیرہا حسب الضمن مقرر و مفوض باشد کہ حاصلات × آنرا فصل بفصل وسال بسال صرف مایحتاج خود ہا نمودہ بدعای بقای دولت ابد مدت اشتغال مینمودہ باشند × می باید کہ حکام وعمال وجاگیرداران وکروریان حال واستقبال در استمرار واستقرار این حکم والا × کوشیدہ اراضی مذکور را پیمودہ وچک بستہ بتصرف آنہا بازگذاشتہ اصلاً ومطلقاً تغییر وتبدیل × بدان راہ ندہند وبعلت مالوجہات واخراجات مثل قتلغہ و پیشکش وجریبانہ وضابطانہ ومحصلانہ و × مہرانہ ودار وغگانہ وبیگار وشکار ودہ نیمی ومقدمی

گردید باید کہ اراضی مذکور بجائے کہ مناسب دانند پیمودہ وچک بستہ دہند کہ فرزدع ساختہ حاصلات آنرا متصرف شدہ در سرانجام خدمت مذکور بہ دیانت و امانت وحسن سلوک بارعایا وسکنۂ قصبۂ مسطور کہ باعث مزید آبادانی ست سرگرم وساعی باشد زیادہ مبالغہ رفت۔ تحریر تاریخ شہر صفر ختم اللہ وسیلۃ الظفر ۱۱۰۶ھ

عصمت اللہ

دیال
ہرسال ۷

(۵۱) نقل سند اورنگ زیب

گماشتہائے جاگیرداران وکروریان حال واستقبال پرگنہ سندیلہ سرکار لکھنؤ مضاف اودہ را اعلام آنکہ چونکہ موازی سہ صد بیگہ گزالہی بموجب فرمان عالیشان حضرت شاہ عالمگیر چہارم شعبان المعظم سنہ ۱۲ جلوس مدد معاش شیخ کمال فرزندان در پرگنہ مذکور مقرر نمودہ مشار الیہ ودیعت حیات سپردہ در نیولا شیخ کریم اللہ وغیرہ ورثہ متوفی مذبور کمر ہمت بستہ حاضر آمدند شہود برشہادت دادند کہ بہاں اشخاص حی وقایم وقابض ومتصرف اند بنابران حسب الحکم جہان مطاع آفتاب شعاع گردون ارتفاع بہ تصدق فرق مبارک بندگان حضرت خدیو جہان خدا وندزمان باعث امن وامان مظہر اتم یزدانی دگار رحمت اعم آفریدگار حامی شریعت غرہ مسند بیضا خلیفۃ الرحمانی اراضی مذکورہ بدستور سابق بشرط قبض وتصرف حسب الضمن آنہا مقرر ومسلم داشتہ شد می باید کہ اراضی مذبور از جاگیر وکرور مستثنے دانستہ بہ تصرف آنہا گذارند کہ حاصلات آنرا فصل بفصل سال بسال صرف معیشت خود نمودہ بدعاگوئی دوام مشغول باشند۔

(۵۲) نقل سند نواب دلیر خان بنام شیخ مصطفٰے وغیرہ

گماشتہ ہائے جاگیرداران وکروریان حال واستقبال پرگنہ سندیلہ سرکار لکھنؤ مضاف بصوبہ اودہ بدانند۔

کہ چوں بموجب سند امارت پناہ شجاعت وشہامت دستگاہ لایق العنایت والاحسان دلیر خان وتجویز صدر موازی پنجاہ بیگہ زمین بگزالہی از پرگنہ مذکور در وجہ مدد معاش شیخ مصطفٰے وغیرہ مقرر است در نیولا نیز بموجب فرمان عالیشان سعادت نشان

وصد دوی قانون گوی × وضبط ہر سالہ بعد از تشخیص چک و نکرار زراعت وکل تکالیف دیوانی ومطالبات سلطانی مزاحمت نرسانند و درین باب ہر سالہ سند مجدد × نطلبند و اگر در محلی دیگر چیزے داشتہ باشد آنرا اعتبار نکنند بتاریخ چہارم شہر ربیع الاول سنہ پنج از جلوس والا نوشتہ شد۔

(۴۹) نقل فرمانہای اورنگ زیب

بعطاے یومیہ عصہ از خزانہ لاہور بنام محمد باقر نبیرہ عبداللطیف مورخہ ۱۹ ر شعبان سنہ ۶ جلوس م ۱۰۷۴ھ

درینوقت فرمان عالیشان سعادت نشان شرف صدور یافت کہ مبلغ یکروپیہ بلاقصور یومیہ از خزانہ دارالسلطنت لاہور در وجہ مدد معاش محمد باقر نواسہ ملا عبداللطیف سلطانپوری کہ طالب علم کثیر العیال است حسب الضمن مقرر و مفوض باشد انرا صرف × مایحتاج خود نموده بدعاء بقاء دولت ابد مدت اشتغال مینموده باشد می باید کہ حکام و عمال × متصدیان مہمات و متکفلان معاملات وداروغگان و مشرفان حال و استقبال آنجا در استمرار × و استقرار انحکم اشرف اقدس اعلےٰ کوشیده مبلغ مذکور را از خزانہ مزبور بشاره الیہ میرسانیده × باشند واز انجملہ چیزی قاصر و منکسر نگردانند و درین باب ہر سالہ حکم و سند مجدد نطلبند واگر در محلی دیگر چیزے داشتہ باشد آنرا اعتبار نکنند بتاریخ نوردہم شہر شعبان سنہ شش از جلوس والا نوشتہ شد۔

(۵۰) نقل سند نواب دلیرخان

مہر نواب دلیرخان

متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ پالی بعنایت امید وار بوده بدانند موازی پنجاه بیگہ بگز الہی زمین بنجر افتاده خارج جمع لایق زراعت در وجہ انعام میلو چودھری بازار شاہ آباد من ابتداے فصل خریف لوی ئیل سنہ ۱۰۷۲ف مقرر

(۵۴) نقل صورتحال

نواب کمال خاں در عہد اورنگ زیب

چون کتمان شہادت موجب اثم است

لہذا سوال میکند و گواہی میطلبد کمال الدین خان ابن دلیر خان بن دریا خان از ہریک مسلمان ذوی الاحترام و مشایخ کبار و عظام و علمائے دین متین از اہل اسلام و زمینداران و سکان و احالی موالی موضع نہروله معموله حویلی دار الخلافت شاہجہان آباد که بر ہریک پیشیایان روشن و مبرہن است که یکقطعه معلومة الحدود که واقع است در موضع مذکور محدود است بدین حدود اربعه مسطوره و مشتمل بر حویلی پخته و خام و چاه و خانہار محترقه

شرقی　غربی　جنوبی　شمالی

آن پیوسته است بدیوار قلعه کہنه　آن ملزق ست بباغ سرکار خاصه شریفه　آن متصل است ببعضے به بند فیروزشاہی　آن ملحق است ببعضے بحویلی سید عمر

بابته اگرسین صراف　و ببعضے بقبرستان عام　بن سید مرتضےٰ بن سید قطب

که حق ملکیت امارت پناه دلیر خان معز الیه بموجب خط شرائی که از املاک آہنا خرید به بنده بحضور جماعة شہود و عدول و بمہر شریعت پناه قاضی حبیب الله قاضی شاہجہان آباد و بمہر اقضی القضاة شیخ الاسلام قاضی لشکر ظفر اثر حضرت ظل ظلیل سبحان ہبه نمودند و بنده در مجلس فقد ہبه قبول کرد و بموجب آن برقطعه مذکور متصرف گشت بر ہرکس ظاہر و باہر است و برانیمعنے اطاعے و آگاہے داشته باشد اشتہائے خود ذیل مختصر بنویسد یا بنویسانند که عند الله ماجور و عند الناس مشکور خواہد شد و کان ذلک فی التاریخ احد من عشر رمضان المبارک سنة الف و سبع ثمانین من الہجرة النبوت صلعم

گواه شد　　　　گواه شد

انچه در متن مسطور ست بیان واقعه ست بنده درگاه ریداس لد مکنداس چودہری و قانونگو دار الخلافه　　مکنداس ابن موہنداس چودھری و قانونگو شاہجہان آباد۔

بندگان حضرت خدیو زمین و زمان خداوند مکین و مکان ذریعہ امن و امان وسیلہ آرش عالمیان ظل ظلیل ایزد متعال نائب نبیل داور بیہمال مظہر اتم پروردگار رحمت اعم آفرید گار بانی مبانی جہانبانی مشید قوانین گیتی ستانی خلافت پناہ ظل اللہ مسطورہ تاریخ دوازدہم شہر جمادی اول سنہ ۱۱ جلوس والا موازی مذکور از محل قدیم بدستور سابق بشرط قبض و تصرف از فصل خریف سچی ئیل در وجہ مدد معاش مشار الیہم حی و قائم حسب الضمن مقرر گشتہ می باید کہ بر طبق فرمان والاشان عمل نمودہ اراضی مذکور را بتصرف آنہا باز گذارند و اصلاً مطلقاً تغیر و تبدل بدان راہ ندہند و بوجہے بین الوجوہ طلب و طمع نمایند کہ حاصلات آنرا فصل بہ فصل و سال بسال صرف معیشت خود ہا نمودہ بوظائف دعاگوئی دوام دولت قاہرہ اشتغال نمایند اگر در محلے دیگر چیزے داشتہ باشد آنرا اعتبار نکنند دریں باب قدغن نمایند بتاریخ ۱۹ شہر شوال سنہ ۱۲ جلوس میمنت قلمی شد۔

(۵۳) نقل سند نواب دلیر خان

مہر نواب دلیر خان

متصدیان مہمات حال و استقبال شاہ آباد بعنایت امیدوار بودہ بدانند موازی پنج بیگہ زمین پختہ برائے آبادی از قصبہ شاہ آباد مذکور بہ فیروز والہ بخش چوبداران مرحمت نمودہ شد باید کہ زمین مذکور متصل حویلی ہائے پیمودہ بدہند کہ نامبردہا محلہ خود را علیحدہ آباد کردہ بخاطر جمع آباد باشند و از رعایائے پیرامون حویلی آنہا ہیچ یکے مزاحم نشود دریں باب تاکید حسب المسطور بعمل آرند تحریر فی التاریخ غرہ محرم سنہ ۱۰۸۷ یکہزار و ہشتاد و ہفت ہجری

حافظ محمد تقی

حافظ محمد منعم

حاصل زر مال	افزود
[illegible]	[illegible]

جوگی پور تہ شاہ آباد	کھر پور تہ شاہ آباد
[illegible]	[illegible]

حاصل	افزود	حاصل	افزود
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

(۵۶) نقل فرمان عالمگیر بادشاہ

بنام شیخ ہدایت اللہ صاحب قادری

چوں بعرض مقدس رسید کہ بموجب اسناد حکام موضع گھنہ لوپہ جوگی پور عملہ پرگنہ پانی سرکار
خیرآباد مصروف بمعوبۂ دونہ و وجہ مدد معاش و صرف مایحتاج و بجہت سکونت و آبادی و
سرائے و باغ و حوض و چاہ و خانقاہ حقایق و معارف آگاہ عارف باللہ شیخ
ہدایت اللہ مقرر است و مشار الیہ مواضعات مذکور را نسبت را قابض و متصرف است التماس آن
عالیشان دارد لہذا حکم جہان مطاع عالم مطیع صادر شد کہ مواضعات مذکور را نسبت در وجہ
صرف مایحتاج و برائے سکونت و آبادی و سرائے و باغ و حوض و چاہ و خانقاہ بادستور
الضمن مقرر باشد کہ بدستور سابق استمرار قبض و تصرف بخاطر جمع در انمعمورہ آباد بودہ و حاصلات
آن را صرف مایحتاج خود نمودہ بدعا بقاء دولت ابد مدت مواظبت مینمودہ باشد می باید کہ حکام
و عمال و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال الحکم والا استمرار دانستہ مواضعات مسطورہ
در نسبت را متصرف او بازگذارند اصلا و مطلقا تغیر و تبدیل بدان راہ ندہند و بعلت مالواجبات
و اخراجات مثل بیگار و شیکار و مقدمی و قانونگوئی و ضبط ہر سالہ و کل تکالیف دیوانی و مطالبات
سلطانی مزاحم نشوند و در این باب ہر سالہ سند مجدد نہ طلبند بتاریخ پنجم شہر صفر سنہ ۲۰ ج -

(۵۵) نقل سند نواب دلیر خان

بنام فرزندان حضرت شیخ محمد مہدی قادری قدس اللہ سرہ العزیز

هو المعز

مہر: جلال اشنت نور وز ازل محمد صادق / دلیر خان شد ز الطاف شاه عالمگیر

متصدیان مہمات حال و استقبال شاه آباد بعنایت امیدوار بوده بدانند چون موضع جوگی پور و کنهسر پور که در وجه نذر و وطن مغفرت پناه شیخ محمد مہدی مقرر بوده من ابتدای فصل خریف لوی ئیل سنه ۱۰۸۴ فصلی بشرافت و حقایق آگاهان نتیجة الکرام شیخ محمد مراد و شیخ ہدایت اللہ و شیخ منور پسران آن مرحوم بحال داشته شد باید که تعلق و تصرف ایشان واگذارند که بخاطر جمع بدستور سابق حاصلات آن را صرف معیشت خود نموده در شاه آباد سکونت داشته باشند و خانه و زمین زرعی که از سابق دران موضع تعلق کسے باشد حقایق آگاهان از انہا مزاحم نشوند که هر کدام عمل و دخل خود داشته باشد درین باب تاکید دانند تحریراً فی التاریخ ہفتدہم شہر رمضان المبارک سنه ۱۰۸۶ ہجری۔

جانب پشت

ملاحظه نمایند۔ بتاریخ ۱۷ شہر رمضان سنه ۱۰۸۶ھ داخل سیاهہ حضور هر دو موضع بموجب پروانہ فضیلت پناه پیر خان جیو از ابتدای فصل خریف لوی ئیل سنه ۱۰۸۴ فصلی بحال داشته شد مواضعات

مہر: محمد حافظ یحییٰ منعم صدر

ملاحظه نمایند۔ مقرره دیہات در وجه نذر و وطن باسم محمد مراد وغیره پسران مغفرت پناه شیخ محمد مہدی من ابتدای فصل خریف سنه ۱۰۸۴ ف مقرر شد تعلق کسان آنہا واگذارند شرح دستخط والا پناه خواجه ما چند دیوان آنکه حسب الامر بموجب پروانگی فضیلت پناه پیر خان من ابتدای فصل خریف لوی ئیل پروانہ قلمی نمایند۔

ملاحظہ

جانب پشت

شرح یادداشت واقعہ بتاریخ روز چہارشنبہ یازدہم شہر شوال سنہ ۲۰ جلوس والا موافق سنہ ۱۰۸۸ ہجری مطابق مہر الٰہی برسالہ سیادت و نقابت پناہ شرافت و نجابت دستگاہ سزاوار عنایت بادشاہی قابل مرحمت خلیفہ الٰہی صدر رفیع القدر رضویخان و نوبت واقعہ نویسی کمترین بندگان درگاہ خلایق پناہ حسام الدین حسین قلمی میگردد کہ بعرض مقدس معلے رسید کہ بموجب اسناد حکام موضع کنھرپور و جوگی پور عملہ پرگنہ پالی سرکار خیرآباد مضاف لکھنو بہ او دادہ در وجہ مدد معاش و صرف مایحتاج و بجہت سکونت و آبادانی و باغ و حوض و چاہ و خانقاہ حقایق و معارف آگاہ عارف باللہ شیخ ہدایت اللہ مقرر است و منشا را بہ مواضعات مذکور در تصرف او قابض و متصرف التماس فرمان والاشان دارد حکم جہان مطاع عالم مطیع صادر شد کہ مواضعات مسطور در تصرف او بدستور سابق بشرط قبض و تصرف در وجہ مدد معاش و صرف مایحتاج و بجہت سکونت و آبادانی و سرائے و باغ و چاہ و حوض و خانقاہ او مرحمت فرمودیم اگر در محلے دیگر چیزے داشتہ باشد آنرا اعتبار نکنند واقعہ بہ شوال سنہ ۲۰ جلوس والا مطابق تصدیق یادداشت قلمی شد شرح بخط سیادت و نقابت پناہ شرافت و نجابت دستگاہ صدر رفیع القدر رضویخان آنکہ داخل واقعہ نمایند شرح بخط واقعہ نویس مطابق واقعہ است شرح بخط موتمن الدولت العلیہ معتمد السلطنۃ البہیہ عمدۃ وزرائے رفیع الشان زبدۃ خوانین بلند مکان ناظم مناظم ملک و مال ناتج مناتج دولت و اقبال شایستہ انواع عنایت سزاوار اصناف مرحمت خان شجاعت نشان عمدۃ الملک مدار المہام آنکہ بعرض مکرر رسانند شرح بخط قابل التربیت لایق الاحسان لطف اللہ خان آنکہ سیوم شہر محرم الحرام سنہ ۲۰ جلوس میمنت مانوس مکرر بعرض مقدس رسید شرح بخط خان شجاعت نشان عمدۃ الملک مدار المہام آنکہ فرمان عالیشان قلمی نمایند

مواضعات در تصرف بدستور سابق

کنھرپور موضع	جوگی پور موضع	موضع
ہفت گہ رقبہ	سا حصہ گہ رقبہ	
تماسگہ		
مابسلہ ہنالی والی حوض	عبداللہ میان والی	

شیخ فتح اللہ ابن عبدالحکیم حسینی

جانب پشت پروانہ ملاحظہ نمایند
ضمن نویسی تاریخ ۶ جمادی الاول سنہ ۱۰۹۱ھ

شرح ضمن حاصل گذرراہ موضع خانپور عرف اودہیر پور و باغ حضرت ولی نعمت جیواز محال وطن کہ در وجہ انعام برخوردار اقبال مند فتحمور خان من ابتداے ۱۰۸۰ف مقرر گشتہ بود عامل محال مرقوم جہت حاصل مذکورہ مزاحم شدہ بنابران حاصل گذرراہ و باغ مسطور من ابتداے فصلخریف ییچیئیل ۱۰۸۸ف مرحمت گشتہ واز محصول ۱۰۸۷ف مزاحم نشوند و تعلق و تصرف برخوردار اقبال مند واگذارند ضمن قلمی شد۔

مہر اہلکار دفتر حاصل گذرراہ موضع خانپور عرف اودہیر پور باغ مغفورہ مرحومہ حضرت ولی نعمت کہ در موضع مسطور است

۲ رمضان سنہ ۱۰۹۱

(۵۹) نقل فرمان اورنگ زیب

گماشتہاے جاگیرداران وکروریان پرگنہ سندیلہ سرکار لکھنؤ مضافات صوبہ اودہ را اعلام آنکہ وکیل مولوی اعظم بدیوان الصدارت العالیہ التماس نمود کہ موضع مہرنیا در دست اصلی یا داخلی پرگنہ مذکور بموجب سند امین اللہ خان صدر حیزو در وجہ مدد معاش موکل با فرزندان بلاقید اسمی وقسمت مقرراست امیدوار است پروانہ بحالی عہد معافی تصدیق دیاد داشت و فرمان والاشان مرحمت شود حکم شرف نفاذ یافت کہ بفصل بقدر نفع بہ اللکاف حق محتاجین بر سلاطین است ارباب استحقاق کہ بموجب فرمان سعادت عنوان و اسناد حکام مدد معاش

شرح ضمن درو جہ انعام خان زادہ فتح معمور خان از موضع خانپور تہ شاہ آباد از جملہ دیہات التمغا عملہ پرگنہ پالی من ابتدائے فصل خریف قوی ئیل ۱۰۸۷ف مرحمت شد نقلی شد۔

۱۲ رمضان المبارک سنہ ۱۰۹۱ ہجری

[illegible]

۲۰ رمضان المبارک

نقل مطابق اصل [illegible]

ایک موضع اصل

[illegible]

[illegible]

(۵۸) نقل سند نواب دلیر خان بنام فتح معمور خان

مہر

جلال الدین اشتر روز ازل چو مہر منیر
دلیر خان شد ز الطاف شاہ عالمگیر

متصدیان مہمات حال و استقبال تہ شاہ آباد محال و عملی بدانند

کہ موضع خانپور عرف اودھرنپور درو جہ انعام برخوردار اقبال مند فتح معمور خان من ابتدائے فصل خریف ۱۰۸۱ف یکہزار و ہشتاد و ہفت فصلی مرحمت گشتہ بود درینولا کسان برخوردار مسطور درباب گذر و باغ ولی نعمت مرحومہ بعرض رسانیدند کہ عاملان پرگنہ جہت حاصل مزبور مزاحم میشوند لہذا من ابتدائے فصل خریف یحیی ئیل ۱۰۸۸ف حاصلات گذر راہ و باغ حضرت ولی نعمت کہ در موضع مسطور است حسب الضمن مرحمت نمودہ شد باید کہ حاصل گذر و باغ تعلق و تصرف کسان برخوردار واگذارند و از محصول ۱۰۸۷ف مزاحم نشوند درینباب قدغن دانند۔

تحریر فی التاریخ پنجم شہر رمضان المبارک سنہ ۱۰۹۱ھ یکہزار و نود و یک ہجری

طرف بالکل جمع شدہ آن نامدار کامگار با فوج گران و توپخانہ فراوان برائے استیصال آن خسران
تاآں دستوری یافت انشاء اللہ المستعان اوایل شعبان رایات عالیات نیر بآن سمت
نہضت خواہد نمود حکم جہان مطاع عالم مطیع شرف نفاذ می یابد کہ چوں برائے استخلاص و تسخیر
قلاع و بقاع متعلقہ بیجاپور کہ بتصرف کافر حربی رفتہ و قابوئے بہتر ازین دست ہم نخواہد داد خاطر
خود را بہمہ جہت جمع و مطمئن داشتہ باتفاق سیادت و نقابت پناہ شجاعت و شہامت دستگاہ
خلاصۂ فدویان بالاخلاص زبدہ دولتخواہان خاص عمدہ پیش قدمان ہر کہ رزم و پرخاش نعمان
جہان بہادر ظفر جنگ کوکلتاش شروع درین کار نماید و کمر خدمت و اجتہاد بر میان جان بستہ در
تقدیم این خدمت دقیقہ از دقایق دولتخواہی و دلسوزی مہمل و نامرعی نگذاشتہ این معنی
موجب مجرائی عظیم نمود شناسید و شرافور فدویت و جان فشانی مبدانید و مزید مراحم بادشاہانہ
باشند ہفتم رجب سال بست وچہارم از جلوس والا نوشتہ شد سنہ ۱۰۹۳ھ

(۶۱) نقل پروانہ شہربانو بیگم عرف بادشاہ بی بی

سیادت پناہ شجاعت دستگاہ عمدہ مبارزان رستم نشان سید شمزہ خان مشمول مراحم بودہ
بدانند کہ بشکر مراحم بے نہایت بپیشگاہ خلافت کہ محض از فضل شامل حال این بیکس غریب از دار و
دیار دور افتادہ شدہ دکہ مطالبہ گوید یکے از ہزار نمی تواند گفت اینہا وجمع خاطر آن بسالت مرتبت
جمع باشند در ہوا الا کہ مرا مغلوب عساکر گردون مآثر گشتہ تقدیم تجہیز ... آمدہ ملازمت بادشاہ
زادہ جہان و جہانیان نور ناصیہ دولت ... اقتران فروغ ... ملک و ملت قرۃ العین
خلافت و دولت محمد اعظم کردہ ... وسائر احکام ... قبول شود ... طرف کمالہ
نمانند حکم جہان مطاع صادر شد کہ بادشاہزادہ مذکور متوجہ ... دکن شوند ... الا

نوٹ: اورنگ زیب کی پیش قدمی: سیواجی کی موت نے اورنگ زیب کے لئے دکن کا راستہ
کھول دیا - اورنگ زیب بڑا اولوالعزم بادشاہ تھا اس کو سخت ندامت تھی کہ بار بار لشکر کشی کرنے اور باوجود
بڑے نامور امراء کے بھیجنے کے بھی ملک دکن قابو میں نہ آیا - یہ ساری کم ہمتی اور بزدلی ہمارے امراء کی تھی ورنہ کیا معنی
کہ یہ مہم سر نہ ہوئی اور اب جب تک بادولت نفس نفیس اس مہم پر نہ جائیں کبھی یہ بیل منڈھے چڑھنے والی نہیں چنانچہ حسب بالا فرمان
شمزہ خان کے نام زیب رقم فرمایا اور اسی کے ساتھ شہربانو بیگم عرف بادشاہ بی بی نے بھی ایک پروانہ بھیجا جن کی نقول ہم بجنسہ درج کرتے ہیں۔ ۱۲

دارند متعرض احوال آنہا نہ شوند لہذا حسب الحکم الاعلیٰ قلمی میگردد کہ موضع مذکور را در بیست اصلی
یاداخلی حسب الضمن در وجہ مددمعاش مشارالیہ با فرزندان معافی وتصدیق ویادداشت و فرمان
والاشان وسند مجدد بلا قید اسامی وقسمت دانستہ تصرف آنہا واگذارند وحاصلات آنرا
صرف معیشت خود ہا نمودہ بدعاے دوام دولت ابد مدت اشتغال نمودہ باشند اگر محل دیگر
چیزے دیگر باشد آنرا اعتبار نکنند دریں باب قدغن دانستہ حسب المسطور بعمل آرند۔
بتاریخ چہاردہم شہر رمضان المبارک سنہ ۲۴ جلوس والا قلمی شد۔

(۶۰) نقل فرمان اورنگ زیب بنام شرزه خان

سیادت وشجاعت پناہ شہامت وبسالت دستگاہ مورد مراحم بیکران رستم دوران بعنایات
بادشاہی مباہی بودہ بداند کہ چون دریں ایام فیروزی آغاز نصرت انجام وہمگی ہمت والا
مصروف تنبیہ بانابود[illegible] اطراف وجوانب بلاد او درآمدہ اورا درمیان گرفتہ
بودند اکثرے تہور را از بغاوت ومفاسدت باغوائی ناعاقبت نوایان تیرہ رای چشم از صلاح
خویش پوشیدہ بتہیہ اسباب[illegible] وطغیان[illegible] پاسے ناہنجار شد
آخر الامر گرفتار اعمال ناشایستہ وافعال قبیحہ خود گشتہ[illegible] از خود فرار نمودہ
فرار گردید چندین از نوکران راجہ[illegible] بکمال خواری وسراسیمگی دست
ناکامی وادبار بیہودہ بولاست[illegible] وازیں جہت[illegible] خود راضی شد۔ آن
راندۂ درگاہ جہان پناہ[illegible] زمین خویش[illegible] خیریت ورخصت عزیمت
جانب دکن کردہ باسیر جہنمی نمک حرام خلوص گشتہ وازانجا کہ[illegible] نامدار عالی تبار غرۂ
ناصیۂ عظمت قرۂ باصرہ خلافت فروغ دودمان ابہت وبختیاری چراغ خاندان شوکت
وتاجداری اختر برج حشمت گوہر درج سلطنت نہال بوستان جاہ وجلال بہار چمن عز و
اقبال والا نسبت سعادت توام بادشاہ زادہ جہان وجہانیان محمد اعظم مرۃً بعد اخریٰ بر
سرانافت بمقتضاے دوربینی وتامل اندیشی طریق عجز وانکسار بہ ملاقات فرزند اقبالمند
آمد جمیع احکام پیشگاہ خلافت از جزیہ وجرمانہ قبول نمودہ تعہد نمود کہ باغی و نوکران راجہ متوفی
را در تعلقۂ خود راہ ندہد تقصیرات او بعفو وصفح مقرون گردید خاطر اولیاے دولت ابد مدت ازین

چوں بعرض مقدس معلےٰ رسید کہ بموجب سند

دلیر خان موازی یکصد و بست بیگہ زمین از پرگنہ پالی

سرکار خیرآباد مضاف بصوبہ اودہ از انجملہ بست بیگہ بجہت باغ در سواد قصبہ شاہ آباد و باقی در وجہ مدد معاش عظمت اللہ مقرر است و مشار الیہ اراضی مذکورہ را قابض و متصرف التماس فرمان والا شان وارد حکم جہاں مطاع عالم مطیع صادر شد کہ موازی مذکور از محل قدیم بدستور سابق بشرط قبض و تصرف در وجہ مدد معاش و باغ او حسب الضمن مقرر باشد کہ حاصلات آنرا فصل بفصل و سال بسال صرف معیشت خود نمودہ بدعاے بقاے دولت ابد طراز اشتغال میداشتہ باشد بباید کہ حکام و عمال و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال این حکم والا را مستمر دانستہ اراضی مسطورہ را بتصرف او بازگذارند اصلا و مطلقا تغیر و تبدیل بدان راہ ندہند و بعلت مالوجہات و اخراجات مثل قتلغہ و پیشکش و جریبانہ و ضابطانہ و محصلانہ و مہرانہ و دارو غگانہ و بیکار و شکار و دہ نیمی مقدمی و قندی و قانونگوئی و ضبط ہر سالہ و نکر از زراعت و کل تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی مزاحمت نرسانند و در این باب ہر سالہ سند مجدد نہ طلبند و اگر در محلے دیگر چیزے داشتہ باشد آنرا اعتبار نکنند تاکید دانند۔

	تباریخ بست و دوم شہر رمضان المبارک سنہ بست و پنجم از جلوس والا تحریر یافت	

عبارت بجانب پشت پروانہ

شرح یادداشت واقعہ بتاریخ روز دو شنبہ ہفتم شہر ۲۴ جلوس والا موافق ۱۰۹۲ھ مطابق ۱۲ شہر ماہ الہی برسالہ سعادت و نجابت پناہ شجاعت و شہامت دستگاہ سزاوار عنایت بادشاہی قابل مرحمت خلیفہ الہی صدر رفیع القدر قلیچ خان ۔ و نوبت واقعہ نویسی کمترین بندگان درگاہ خلایق پناہ نور الدین محمد قلی بیگ کہ بعرض مقدس معلےٰ رسید کہ بموجب سند دلیر خان موازی یکصد و بست بیگہ زمین از پرگنہ پالی سرکار خیرآباد مضاف بصوبہ اودہ از انجملہ بست بیگہ بجہتہ باغ در سواد قصبہ شاہ آباد و باقی در وجہ مدد معاش عظمت اللہ

مصمم شد که مرکب جهان کشا نیز در اوائل بد الصوب نهضت فرماید تا بسزا دادن آن باغی را در ملک خود در کنار شفقی نهاده آید باید که این وقت را که بادشاه روی زمین بنفس نفیس خود متوجه دفع کافر شده اند غنیمت دانسته و مراسم خدمت اولیا عظمت مغتنم انگاشته مراتب نمک‌خوارگی خانهٔ عادل شاهیه نموده و مراسم اخلاص که از آن شهامت و عقیدت دستگاه توقع است بعمل آورده برای کار ولی نعمت زادهٔ خود بهر طریق که ممکن و مقدور باشد به رفاقت سدی مسعود خان و دیگر امرا و خواتین از صمیم قلب بتقدیم رسانیده نوعی بکوشند که کرناتک و دیگر جاها که از دست رفته باز بتصرف دودمان عادل شاه در آید که این معنی پیش خلایق سبب ذکر جمیل و نزد خالق موجب اجر جزیل خواهد شد و باعث خوشنودی خاطر بادشاه جمجاه که بادی توجه ذات مقدسش کشورها کشوده می آید و وثوق به اخلاص این خاندان بهم خواهد رسید و باجرای آن خواهد شد که التماس امداد و عنایات توانیم کرد و توجهات برطرف خواهد شد و با التفات خدیو صورت و معنی باز بجا بود قریب امن و رفاه خواهد شد مجملاً بتقاضای نعمت پروردگی آنست که درین هنگام که کافر بخود خواهد درماند کوتاهی نورزیده جاهای موروثی را بگیرند بتعلل و تغافل نگذرانند و کوشش بفسون و افسانهٔ باغی خسر الدنیا والآخره و کافر فاجر نپرداخته بازی نهب نخورند و داد مردی و مردانگی بستانند که الوقت سیف و الفوت مقت دوازدهم رجب سنه بست و چهار جلوس سنه ۲۴

(سنه ۱۰۹۳ھ)

(۶۲) نقل فرمان عالمگیر بادشاه

بنام دیوان عظمت الله خان با قرزئی

بسم الله الرحمن الرحیم

مهر اورنگ زیب عالمگیر

(۶۳) نقل پروانۂ نواب دلیرخان

بنام خلفائے شیخ محمد مہدی قادری

قاضی ولی اللہ

منجانب امارت پناہ دلیرخان بہادر از قرار تاریخ ۱۴ محرم سنہ ۱۰۹۴ھ آنکہ متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ سانڈی محلہ سرکار خیرآباد بدانند چون موازی دوصد و پنجاہ بیگہ از محال مسطور بموجب اسناد حکام سابق مفصلۂ ضمن در وجہ مدد معاش فقرا و خلفا شیخ محمد مہدی قادری مقرر است در ینولا اینجانب نیز بدستور سابق حسب الضمن مقرر و مسلم داشتیم باید کہ بہیچ وجہ مزاحم احوال این جماعت بعلت اراضی مسطور نشدہ واگذارند کہ بخاطر جمع حاصلات آن فصل بفصل سال بسال صرف مایحتاج خود ہا نمودہ باشند و بدعاء دولت دوام ابدمدت اشتغال نمایند در ینباب تاکید دانند تحریر فی التاریخ شہر عدد سنہ الیہ

مقررہ شرح ضمن اسامی مقررہ اراضی ماصدگہ موازی دوصد و پنجاہ بیگہ اراضی بگز الٰہی بنجر افتادہ

تفصیل اسمار خلفائے مذکور الصدر

مقرر است و مشار الیہ اراضی مذکورہ را قابض و متصرف التماس فرمان والاشان وارد حکم
جہانمطاع عالم مطیع صادر شد کہ موازی مذبور از محل قدیم بدستور سابق بشرط قبض و تصرف
درو جہ مدد معاش و باغ مرحمت فرمودیم اگر در محلے دیگر چیزے داشتہ باشد آنرا اعتبا
نکنند- واقعہ بتاریخ شہر جمادی الاول ۲۴ سنہ مطابق تصدیق یادداشت قلمی شد-

شرح بخط سیادت و نجابت پناہ شجاعت و شہامت دستگاہ صدر رفیع القدر قلیچ خان
آنکہ داخل واقعہ نمایند-

شرح بخط موتمن الدولۃ العلیہ معتمد السلطنۃ البہیہ عمدہ وزراے رفیع الشان زبدہ خوانین
بلند مکان ناظم مناظم ملک و مال ناہج مناہج دولت و اقبال شایستہ انواع عنایت
سزاوار اصناف مرحمت خان شجاعت نشان عمدۃ الملک مدار المہام آنکہ بعرض
مکرر رساند-

شرح بخط خانہ زاد لایق العنایۃ و الاحسان قابل المرحمت والامتنان لطف اللہ خان آنکہ
دوازدہم شہر شعبان ۲۴ سنہ جلوس میمنت مانوس مکرر بعرض مقدس رسید-

شرح بخط خان شجاعت نشان عمدۃ الملک مدار المہام آنکہ فرمان عالیشان قلمی نمایند

ما ـــــ گہ زمین از محل قدیم

(۶۴) نقل سند معافی منجانب بادشاہ عالمگیر

بنام پیرزادہ شیخ ہدایت اللہ عرف شیخ مٹھو صاحب قادری ابن شیخ محمد مہدی صاحب قادری

عالمگیر شاہی
خیر اندیش خان

ہو المعز

متصدیان مہمات پالی سرکار خیرآباد مضاف صوبہ اودہ بدانند
چون بموجب اسناد حکام موضع کنھرپور و جوگی پور عملہ پرگنہ مذکور در وجہ مدد
معاش حقایق و معارف آگاہ حق شناس حقیقت اساس شیخ ہدایت اللہ مقرر است و مشار الیہ
سواضعان مذبورہ را قابض و متصرف باید کہ مواضعان در لبست مسطورہ را بدستور سابق
در وجہ مدد معاش تبصرف موی الیہ واگذارند کہ حاصلات آنرا صرف معیشت خود نمودہ بدعاگوئی
از دیاد عمر و دولت ابد مدت مشغول باشند۔
بتاریخ شہر جمادی الاولیٰ ۲۷ سنہ جلوس والاتحریر یافت۔

جانب پشت

مقررہ ضمن مدد معاش و صرف مایحتاج سکونت و آبادانی و سرائے و باغ و چاہ و خانقاہ و حوض
حقایق و معارف آگاہ حق شناس حقیقت اساس شیخ ہدایت اللہ موضع کنھرپور و جوگی پور
من اعمال پرگنہ پالی سرکار خیرآباد مضاف صوبہ اودہ

کنھرپور۔ موضع جوگی پور۔ موضع

بتاریخ ۲۵ جمادی الاول ۲۷ سنہ نقل بدفتر حضور رسید۔ بتاریخ ۲۹ جمادی الاول ۲۷ سنہ
نقل بدفتر رسید۔

(۶۷) نقل فرمان عالمگیر بادشاہ بنام عبدالرسول خان

از شہنشاہ عالمگیر خورشید
یافت زمان ذرہ از راہ صدق
خود کمال الدین خان

شیخ قیام الدین جیو

شجاعت دستگاہ عبدالرسول خان را اعزا

آنکہ چون موازی پنجاہ بیگہ زمین مزروع موجب سند جداگانہ بحقایق و معارف آگاہ شیخ قیام الدین جیو
بجنتہ بارغ مرحمت نمودہ شد باید کہ آراضی مسطور مطابق سند مذکور پیمودہ و حد حدود نمودہ در تصرف
موی الیہ واگزارند بعلت مزروع ہیچ وجہ مزاحم نشوند چنانچہ دیدہ و دانستہ اراضی مزروع مرحمت
شدہ اگر احیاناً در بصورت خلاف خواہد ورزید و حقایق آگاہ بحضور خواہند نوشت مصدر انواع
عتاب خواہد افتاد و در ینباب تاکید تمام دانستہ حسب المسطور بعمل آرند تحریر فی التاریخ
ہفتم ذیقعدہ سنہ ہجری۔

(۶۸) نقل فرمان بادشاہ عالمگیر بنام نواب کمال الدین خان

متصدیان مہمات پرگنہ شاہ آباد بعنایت امیدوار بودہ بدانند۔ چون موازی پنجاہ بیگہ زمین مزروع بگز الٰہی از جملہ اراضی کہ از یکطرف حد تالاب و یکطرف حد باغ سردار خان و یکطرف حد باغ احداث نمودہ باغ محمود خان درمیان واقع است بحقایق معارف آگاہ نتیجۃ الکرام بجہت باغ مرحمت نمودہ شد باید کہ اراضی مذکور پیمودہ حد حدود نمودہ در قبض تصرف مشارالیہ واگذارند کہ در آن باغ احداث کنند باید کہ درین باب تدغن بلیغ دانستہ حسب المسطور بعمل آرند۔ تحریر فی التاریخ ہفتدہم شہر ذیقعدہ ۱۰۹۶ھ

جانب پشت

شرح مقررہ پروانگی دستخط مشیخت پناہ منشی رحمت اللہ خان

حاصل نمودہ آنکہ حقایق و معارف آگاہ شیخ قیام الدین چنین کہ موازی پنجاہ بیگہ زمین پولج مزروعہ بگز الٰہی اراضی کہ از یکطرف حد تالاب و یکطرف باغ سردار خان و یکطرف حد باغ احداث نمودہ باغ محمود خان این بجہتہ احداث نمودن باغ بحقایق و معارف آگاہ مذکور مرحمت نمودہ شد باید کہ پروانہ بنام متصدیان پرگنہ شاہ آباد نوشتہ دہند کہ زمین مذکور را شیخ مذکور پیمودہ و حد حدود بستہ دہند۔

بتاریخ ۱۱ ذی الحجہ ۱۰۹۶ھ
نقل بدفتر دیوان رسید

نوٹ:۔ شیخ قیام الدین علیہ الرحمۃ محمد واصل صاحب کے فرزند اور شیخ قاسم سیمانی کے پوتے ہیں آپ کے والد بزرگوار کا لقب باوا صاحب تھا جو ۱۱ جمادی الاولیٰ ۱۰۰۸ھ میں پیدا ہوئے تھے نواب بہادر خان چنانچہ گڑھ سے بڑے احترام سے لائے اور اپنے شہر شاہجہان پور میں بسایا اور اپنی صاحبزادی خدیجہ بیگم کو عقد میں دیا۔ ۱۰۴۸ھ میں ۴۰ برس کی عمر میں انتقال کیا اور جہانگیر گڈہ میں اپنے والد کے مزار مبارک کے پاس مدفون ہیں تاریخ وفات۔ از جناب محمد مظفر حسین خاں صاحب۔

دلا وصل حق شیخ واصل نمود + خدا کرد او را حقیقت پناہ + مظفر پے سال چون فکر شد + ندا داد ہاتف شریعت پناہ ۱۰۴۸

شیخ قیام الدین صاحب تیسری بیوی سے پیدا ہوئے۔ ان کو بلحاظ فضیلت خاندانی و تقدس ذاتی کے نواب کمال الدین نہایت اعزاز سے شاہ آباد لائے اور محلہ العدلپور میں آباد کیا اور بطور مدد معاش کئی زمینات نذر کیں ۱۲

وعوارضات معاف و مرفوع القلم شمارند و درین باب ہر سالہ حکم و سند مجدد نطلبند واز فرمودہ تخلف و انحراف نورزند۔ بتاریخ بست و دویم شہر شوال بست و نہم از جلوس میمنت مانوس نوشتہ شد۔

بجانب پشت فرمان

شرح یادداشت واقعہ بتاریخ روز پنجشنبہ ہفتدہم شہر جمادی الاول سنہ ۲۸ جلوس معلی موافق سنہ ۱۰۹۶ ہجری

برسالہ موتمن الدولۃ العلیہ معتمد السلطنۃ البہیہ عمدہ وزراے رفیع الشان زبدہ خوانین بلند مکان ناظم مناظم ملک ومال ناہج مناہج دولت و اقبال شایستہ انواع عنایت سزاوار اصناف مرحمت جملۃ الملک مدار المہام اسدخان ونوبت واقعہ نویس کمترین بندگان درگاہ خلایق پناہ محمد شفیع قلمی میگردد کہ بموجب التماس شجاعت شعار لایق المرحمت والاحسان کمال الدین خان ولد دلیرخان مرحوم بعرض مقدس معلی رسید کہ مبلغ شش لک دام بر پرگنہ پالی سرکار خیرآباد متعلق بصوبہ اودھ افزودہ شد از موضع نہ شاہ آباد عرف انگئی وغیرہ من اعمال پرگنہ مرقوم بطریق انعام التمغا بنام پیر غلام دلیرخان مرحوم بجہت وطن مرحمت شدہ بود و مطابق آن درانجا شہر موسوم بشاہ آباد آباد کردہ از کثرت آبادی شہر موازی بست وشش موضع قابل الزراعہ مزرعہ دیہات نہ مذکور وغیرہ عملہ پرگنہ مرقوم کہ ویران افتادہ بودند داخل آبادی ومساجد ومقابر وباغات شاہ آباد شدہ اند چنانچہ مردم شرفا کہ آبا و اجداد آنہا ہمراہ پیر غلام مرحوم در مہمات بادشاہی بکار آمدہ بودند تاہنوز دران شہر آباد اند در ینولا محمد طاہر متصدی تیول وکلاے شاہزادہ عالمیان از اہل حرفہ سکنہ آنجا وباغات آن نواح شہر محصول طلب مینمایند درینصورت باعث ویرانی وطن خانہ زاد است از فضل وکرم درباره عدم مزاحمت فرمان عالیشان مرحمت شود کہ جمہور سکنہ آنجا بجمعیت خاطر آباد باشند حکم جہان مطاع واجب الاتباع صادر شد کہ موازی بست وشش موضع ملتمسہ مزرعہ نہ شاہ آباد عرف انگئی وغیرہ عملہ پرگنہ مرقوم دیدہ و دانستہ و تعلق آبادی ومساجد ومقابر وباغات شاہ آباد مرحمت فرمودیم بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد۔

شرح بخط موتمن الدولۃ العلیہ معتمد السلطنۃ البہیہ عمدہ وزراے رفیع الشان زبدہ خوانین بلند مکان ناظم مناظم ملک ومال ناہج ومناہج دولت واقبال شائستہ انواع عنایت سزاوار اصناف

چون بعرضِ اشرف اقدس اعلیٰ رسید کہ شجاعت شعار لائق المرحمت والاحسان کمال الدین خان
ولد دلیر خان مرحوم التماس دارد کہ از راہ خانہ زاد پروری مبلغ شش لک دام بر پرگنہ پالی سرکار
خیر آباد متعلق بصوبہ اودھ افزودہ شدہ از موضع تہ شاہا باد عرف انگنی وغیرہ من اعمال
پرگنہ مرقوم بطریق انعام التمغا بنام پیر غلام دلیر خان مرحوم بجہت وطن مرحمت شدہ بود
مطابق آن شہر موسوم بشاہا باد کردہ از کثرت آبادی شہر موازی بست وشش موضع
قلیل الرقبہ مزرعہ دیہات تہ شاہا باد عرف انگنی وغیرہ عملہ پرگنہ مرقوم کہ ویران افتادہ بودند
داخل آبادی ومساجد ومقابر وباغات شاہا باد شدہ اند چنانچہ مردم شرفا کہ آبا واجداد
آنہا ہمراہ پیر غلام مرحوم در مہمات بادشاہی بکار آمدہ بودند تا ہنوز دران شہر آباد اند درینولا
محمد طاہر متصدی تیول وکلاے شاہزادہ عالمیان از اہل حرفہ سکنہ آنجا وباغات نواح آن
شہر طلب محصول مینماید درینصورت باعث بیدلی وطن خانہ زاد است از فضل وکرم دربارہ
عدم مزاحمت فرمان عالیشان مرحمت شود کہ جمہور سکنہ آنجا بجمعیت خاطر آباد باشند لہذا
حکم جہان مطاع واجب الاتباع شرف صدور یافت کہ موازی بست وشش موضع ملتمسہ
عملہ پرگنہ مذکور دیدہ ودانستہ حسب الضمن متعلق آبادی ومساجد ومقابر وباغات شاہا باد
مرحمت فرمودیم احدی مزاحمت نرساندی باید کہ حکام وعمال وجاگیرداران وکروریان حال و
استقبال بانجکم والا کوشیدہ موضع ملتمسہ را متعلق آبادی شاہا باد مرقوم بموجب مذکور الصدر واگذارند
ودر ہیچ وقت وزمان تغیر وتبدیل بدان راہ ندہند ومزاحم جاگیر وکروری مستثنی شناسند واز جمیع وجوہات

نوٹ نواب کمال الدین خان کا خطابی نام رستم خان تھا یہ نواب دلیر خان کے خلف اکبر اپنے پدر بزرگوار کے قائم مقام
اور جانشین تھے۔ شاہ آباد کی آبادی کی تکمیل انہیں کے عہد میں ہوئی یہ بادشاہی دربار میں تقرب اور حضور رسی کا رتبہ تمام وکمال
حاصل کر لیا تھا موروثی جاگیر کے علاوہ سات لاکھ سات ہزار دام کی جاگیر جو کالنجر صوبہ الہ آباد کی تھی اور سات پرگنے بندر دان اور
بیانہ متصل اکبر آباد (آگرہ) کے ان کو اور زائد ملے تھے۔ ان کو منصب چار ہزاری ذات اور تین ہزار سوار کا تھا۔ بادشاہ کے
جو فرامین ان کے نام آئے تھے ان میں بہت اعزاز سے ان کو مخاطب کیا جاتا تھا۔ مثلاً
رفعت پناہ شجاعت شعار لایق المرحمت والاحسان کمال الدین خان ولد دلیر خان مرحوم۔ آپ کی وفات
۱۱۲۵ھ میں ہوئی ہے۔ آپ کے کارنامے اتنے بہت ہیں کہ یہاں ان کی گنجائش نہیں اس کی تفصیل جن
کو شوق ہو نامۂ مظفری جلد اول مصنفہ منشی مظفر حسین خان صاحب سلیمانی شاہ آبادی میں
دیکھیں۔ ۱۲

(۶۹) نقل سند منجانب کمال الدین خان

بنام اسمعیل خان مورخہ بست وچہارم شہر رمضان المبارک ۱۰۹۷ھ

مطابق سنہ ۳۰ ج والا

متصدیان حال واستقبال پرگنہ شاہ آباد امیدوار بوده بدانند۔

موازی بست ویک بیگہ بختہ اراضی افتادہ لایق آبادی در سواد قصبہ مسطور من ابتدائے فصل خریف سال وشش ۱۰۹۷ ف برائے سکونت وآبادی رعایا بنام ملک اسمعیل خان قوم افغان امن زی از سابق تاحال بر رفاقت ہمراہی اینجانب صبر وتحمل ودلاوری بکار برده لہذا معہ فرزندان منفرر ومعاف نموده شد۔ باید کہ اراضی مذکور پیموده وچک بستہ حد حدود جدا ساختہ بقبض وتصرف مشارالیہ واگذارند کہ سکونت وآبادی ورزیده در شعار تہورانہ سرگرم وہوشیار باشند بوجہی من الوجوه معترض ومزاحم نشوند بہر امور مرجوعہ لازمہ غور وجہانہ لازم دارند دریبنباب تاکید مزید دانستہ حسب المسطور عمل آرند۔

(۷۰) نقل فرمان بادشاہ عالمگیر بنام نواب کمال الدین خان
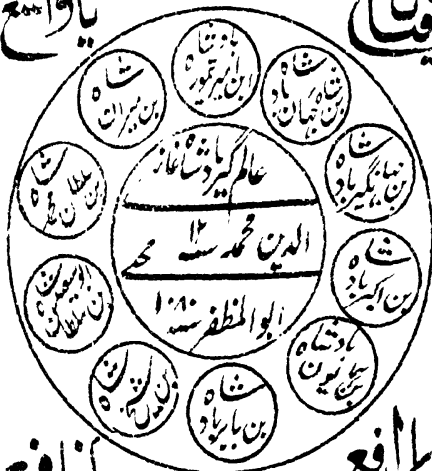
مرحمت جملۃ الملک مدار المہام اسد خان آنکہ داخل واقعہ نماید شرح بخط واقعہ نویس آنکہ مطابق واقعہ است شرح بخط موتمن الدولۃ العلیہ معتمد السلطنۃ البہیہ عمدہ وزرائے رفیع الشان زبدۂ خوانین بلند مکان ناظم مناظم ملک و مال ناہج و مناہج دولت و اقبال شائستہ انواع عنایات سزاوار اصناف مرحمت جملۃ الملک مدار المہام اسد خان آنکہ بعرض مکرر رساند شرح بخط قابل التربیت والاحسان شریف خان آنکہ بتاریخ بست و ہفتم شہر رمضان المبارک ۲۹ سنہ مکرر بعرض مقدس و معلیٰ باین شرح بخط مدار المہام اسد خان آنکہ فرمان عالیشان قلمی نماید۔

عــہ موضع از اصل تبصدیق منہائی نسخہ دیوان صوبہ اودھ

ازتہ شاہ آباد عرف انگئی				عــہ موضع از اصل	
تھوک داندو	کھانڈی	تودھک پور	شہباز پور	مومن پور	نظامپور
موضع	موضع	موضع	موضع	موضع	موضع
بہادر پور	محی الدین پور	مہیس پور	یوسف پور	چودھری پور	کمال الدین پور
موضع	موضع	موضع	موضع	موضع	موضع
تھوک دھرنکدہ	جالب پور کھوکھل	جوگی پور	کٹھر پور	دلیر پور عرف نعمت پور	مہوری
موضع	موضع	موضع	موضع	موضع	موضع
جالب پور ہالس	بی بی پور کھاسی	بی بی پور او دیگر	گکر گہٹہ	ٹاک پور	
موضع	موضع	موضع	موضع	موضع	
ازتہ ایگوان				ــہ موضع از اصل	
سورا پور	جنک پور	کرم اللہ پور			

برسالہ موتمن الدولۃ العلیہ معتمد السلطنۃ البہیہ عمدہ وزراء رفیع الشان زبدہ امرائے بلند مکان ناظم مناظم ملک و مال ناہج مناہج دولت و اقبال جملۃ الملک مدار المہام اسد خان و نوبت واقعہ نویسی محمد شفیع۔

کہ مبلغ شش لک دام پرگنہ شاہ آباد دربست سرکار خیرآباد متعلق بصوبہ اودھ کہ از راہ خانہ زاد
پروری بطریق محال وطن بجاگیر خانہ زاد مرحمت شدہ از وقت آبادی پیر غلام دلیر خان مرحوم
احدی از فوجداران سرکار خیرآباد بعلت پیشکش و اخذ سائر وغیرہ ابواب ممنوعہ کہ معفوہ بارگاہ
والاست مزاحمت نرسانده در ینولا نائب فوجدار سرکار خیرآباد مزاحمت میرساند درینصورت
باعث ویرانی محال وطن خانہ زاد است از فضل وکرم درباره عدم مزاحمت پیشکش وسائر
وغیرہ ابواب ممنوعہ وتنخواہ پرگنہ مذکور تاحیات بجاگیر خانہ زاد وبعد آن تا بقاے نسل
فرزندان خانہ زاد بجاگیر دیگرے تنخواہ نشود فرمان عالیشان مرحمت شود حکم جہانمطاع عالم
مطیع صادر شد کہ پرگنہ شاہ آباد مذکور دربست تاحیات بجاگیر خان مشارالیہ وبعد آن تا بقاے
نسل فرزندان وبجاگیر دیگرے تنخواہ نشود واحدے بعلت پیشکش واخذ سائر وغیرہ کہ
ابواب ممنوعہ معفوہ بارگاہ والاست بوجہ من الوجوہ مزاحمت نرساند۔ بست وہفتم شہر
رمضان المبارک سنہ ۔۔ ج والا بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد۔
شرح بخط موتمن الدولۃ العلیہ معتمد السلطنۃ البہیہ عمدہ وزراے رفیع الشان زبدہ خوانین
بلند مکان ناظم مناظم ملک ومال ناہج مناہج دولت واقبال شایستہ انواع عنایت سزاوار
اصناف مرحمت جملۃ الملک مدار المہام اسد خان آنکہ داخل واقعہ نمایند۔
شرح بخط واقعہ نویس آنکہ مطابق واقعہ است شرح بخط موتمن الدولۃ العلیہ معتمد السلطنۃ
البہیہ عمدہ وزراے رفیع الشان زبدہ خوانین بلند مکان ناظم مناظم ملک ومال ناہج
مناہج دولت واقبال شایستہ انواع عنایت سزاوار اصناف مرحمت جملۃ الملک
مدار المہام اسد خان بعرض مکرر رساند شرح بخط قابل التربیت والاحسان شریف خان
آنکہ بتاریخ بست وہفتم شہر محرم الحرام سنہ ۔۔ جلوس مبارک مکرر بعرض مقدس ومعلی رسانیدہ
شرح بخط مدار المہام اسد خان آنکہ فرمان عالیشان قلمی نمایند۔
ستے لک دام پرگنہ شاہ آباد محال وطن دربست۔
برسالہ موتمن الدولۃ العلیہ معتمد السلطنۃ البہیہ عمدہ وزراے رفیع الشان زبدہ خوانین
بلند مکان ناظم مناظم ملک ومال ناہج مناہج دولت واقبال انواع عنایت
سزاوار اصناف مرحمت جملۃ الملک مدار المہام اسد خان ونوبت واقعہ نویسی
غلام علی۔

چون بعرض اشرف اقدس اعلی رسید کہ شجاعت شعار لائق المرحمۃ والاحسان کمال الدین خان ولد دلیر خان مرحوم التماس دارد کہ مبلغ شش لک دام از پرگنہ شاہ آباد درسبت سرکار خیر آباد متعلق بصوبہ اودھ کہ از راہ خانہ زاد پروری بطریق محال وطن بجاگیر خانہ زاد مرحمت شدہ از وقت آبادی پیر غلام دلیر خان مرحوم احدی از فوجداران سرکار خیر آباد بعلت پیشکش واخذ سرکار وغیرہ ابواب ممنوعہ کہ معفوہ بارگاہ والاست مزاحمت نرسانندہ درینولا نائب فوجدار سرکار خیر آباد مزاحمت میرساند درینصورت باعث ویرانی محال وطن خانہ زاد است از فضل وکرم دربارہ عدم مزاحمت پیشکش وسائر وغیرہ وتنخواہ پرگنہ مذکور تا بحیات بجاگیر خانہ زاد وبعد آن تا بقائے نسل فرزندان خانہ زاد بجاگیر دیگرے تنخواہ نشود فرمان عالیشان مرحمت شود لہذا حکم جہانمطاع واجب الاتباع شرف صدور وعز ورود یافت کہ پرگنہ شاہ آباد مذکور درسبت تا بحیات بجاگیر خان مشارالیہ وبعد آن تا بقائے نسل فرزندان او بجاگیر دیگرے تنخواہ نشود واحدے بعلت پیشکش واخذ سائر وغیرہ ابواب ممنوعہ کہ معفوہ بارگاہ والاست بوجہ من الوجوہ مزاحمت نرساندمی باید کہ فرزندان کامگار ووزرائے صائب رائے کفایت شعار وناظمان فوجداران حال واستقبال در استمرار واستقرار این حکم والا کوشیدہ پرگنہ مذکور تا بحیات بجاگیر خان مشارالیہ وبعد آن بجاگیر فرزندان او ظہراً لبعد ظہر ونسلاً بعد نسل وبطناً بعد بطن مقرر شناسند ودر ہیچ وقت وزمان تا بقائے نسل او بجاگیر دیگرے تنخواہ ندہند واز جمیع وجوہات وخوارجات معاف ومرفوع القلم شمرند واز فرمودہ تخلف وانحراف نورزند۔ بتاریخ ہفتم شہر ربیع الثانی سال سی ویک از جلوس میمنت مانوس نوشتہ شد۔

جانب پشت فرمان

شرح یادداشت واقعہ بتاریخ روز جمعہ بست وہفتم شہر رمضان المبارک ۳۱ جلوس مقدس موافق ۱۰۹۸ مطابق ۱۲ اردی بہشت ماہ الہی۔ برسالہ مؤتمن الدولۃ العلیہ معتمد السلطنۃ البہیہ عمدہ وزرائے رفیع الشان زبدہ خوانین بلند مکان ناظم مناظم ملک ومال ناہج مناہج دولت واقبال شایستہ انواع عنایت سزاوار اصناف مرحمت عمدۃ الملک مدار المہام اسد خان ونوبت واقعہ نویسی کمترین بندگان درگاہ خلایق پناہ غلام علی قلمی میگردد کہ بموجب التماس شجاعت شعار لایق المرحمۃ والاحسان کمال الدین خان ولد دلیر خان مرحوم بعرض مقدس معلی رسید

(۷۲) نقل سند بنام تاج خان منجانب نواب کمال الدین خان

بادشاہ عالمگیر خانہ زاد کمال الدین خان

متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ شاہ آباد امیدوار بودہ بدانند
قطب خان و بابا خان و سلطان خان و تاج خان قوم افغان مہمند
در سرکار آمدہ التماس نمود کہ مایان بموجب ایماے وارشاد نواب صاحب
قبلہ مرحوم مغفور براے سکونت و آبادی جائیکہ تجویز فرمودہ موافق آن در مکان
معہودہ آبادی داریم لیکن از باعث شرکت قصبہ برادران دیگر پروانہ مکان آبادی خود از سرکار
میخواہیم الحال موافق اظہار نامبردہ موازی چہل بیگہ اراضی پختہ مع حدود اربعہ موافق آبادی قدیم
از سرکار صادر شدہ باید کہ بخاطر جمع تمام معہ فرزندان در مکان مذکورہ آباد بودہ باشند وگاہے
متصدیان سرکار از اراضی مذکور مزاحم و معترض نشوند دریںباب تاکید مزید دانستہ حسب المرقوم
بعمل آرند۔ للعہ بیگہ پختہ

شمال	جنوب	شرق	غرب
حد دہورہ محلہ بایزید خیلان	حد محلہ بائزئی مشرق	حد دہورہ علاقہ سید خان	حد دہورہ دیوان بابا خان

تحریر فی التاریخ بست و پنجم شہر صفر

(۷۳) نقل سند چودھرات شاہ دیوان امیر مبارک منجانب نواب کمال الدین خان

متصدیان مہمات حال و استقبال شاہ آباد لعنایت امیدوار بودہ بدانند
چون خدمت چودھرای ولیہ گنج ... از ابتہر بمال تا تعمیل معتمد الخدمت مبارک مقرر و مفوض
فرمودہ شد باید کہ خدمت مذکورہ را از حسن سلوک براستی و درستی بتقدیم رسانند تا جمہور انام
و مہاجنان دہو پاریان کاسبان آنچنان سلوک بکار بردہ کہ روز بروز آبادانی شہر بوقوع
آید و تنفسے را از خود متفرق و متشفی نگردانند و مطابق معمول از عمل و ستور قانل و متصرف بودہ
باشند دریںباب تاکید دانستہ حسب المسطور عمل آرند۔ شہر ربیع الثانی ۳۲ سنہ جلوس والا
[illegible]

(۱۷) نقل فرمان شاہ عالمگیر بنام شیخ قیام الدین جیو

شیخ قیام الدین جیو

متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ شاہ آباد
بعنایت امیدوار بودہ بدانند چون موازی یکصد بیگہ اراضی بگز الہی مطابق ضمن دروجہ
حقایق و معارف آگاہ من ابتدای فصل خریف سنہ ۱۰۹۶ فصلی مرحمت نمودہ شد باید کہ موازی
مذکور درحال نیک از انجملہ پنجاہ بیگہ مزروعہ و پنجاہ بیگہ بنجر افتادہ خارج جمع بطریق
زراعت پیمودہ و چک لبستہ وحصہ کہ حاصلات آنرا فصل بفصل سال بسال
متصرف شدہ باشند۔ دریں باب قدغن بلیغ دانستہ حسب المسطور بعمل آرند تحریرے
التاریخ چہارم جمادی الاول سنہ ۱۰۹۶ ہجری

جانب پشت

چون درو جہ حقایق و معارف آگاہ شیخ قیام الدین صاحب جیو از انجا کہ حسب لام
بہ تفصیل ذیل بر محال پرگنہ شاہ آباد ما بیگہ بگز الہی۔

در موضع خانپور عملہ پرگنہ مذکور بد ہند زمین مزروعہ	در جہات بیگ زمین بنجر افتادہ خارج جمع
۵۰ بیگہ	۵۰ بیگہ

معامله التخفیف وتحصیل باستصواب او بنموده باشند وطریق مومی الیه اینکه خدمات متعلقهٔ خود را براستی
ودرستی تبقدیم رسانیده وانچه کفایت سرکار و آبادانی محال وافزونی مال رو بمنصهٔ ظهور آید ساعی
ومجتهد باشد ورعایا و برایا را ازمعاش حسنه وحسن سلوک خود راضی وشاکر دارد و دستور عهدهٔ خود موافق
استمرار از سوائے مال سرکار از رعایا متصرف بوده در لوازم سر براه کاری ودولتخواهی کوشد و دریناب
تاکید دانسته حسب المسطور بعمل آرند تحریراً فی التاریخ نهم ربیع الثانی ۳۳ جلوس والا۔

منشرح بضمن خدمت چودهرائی وقانونگوئی پرگنه شاه آباد سرکار خیرآباد از تغیر مهیس رام ورام رائے
چودهریان و بیربل و دهرمداس قانونگویان راجه درگا سہائے نام که بسعادت ابدی بشرف اسلام
مشرف شده باسم محمد حسین موسوم گردید مقرر شد۔

محال	اصلی	داخلی	موضع از اصل در آبادی قصبه
للعه موضع مرچک	لعه موضع مرچک	لعه ۵	شاه آباد
حویلی متعلقه لعه موضع مرچک	اصلی لعه داخلی	اگیوان لعه اصلی سے	داخلی
ٹھوک چاندو	ٹھوک	ٹھوک لہرو	اصلی للعه داخلی
آنتاپور	ٹیڑھوان	پلوروه	سرائے
ٹھوک چاند	خان پور	رسولپور	کوئیان
کتندھرپور	نگبا وان	نصیرپور	چھٹو
ہرولی	نبدھا	اگیوان	سرائے رانک
فتح پور	ہری		

پکھلیا اصلی سے داخلی للعه
کرنامو جھگایوان روپاپور کچھ خواجه کلان بیہا نرسہامئو
بتاریخ ۹ ربیع الثانی سنه ۱۱۰۱ھ نقل بدفتر رسید۔

مهر (محمد مراد) مهر (جلال الدین) کارپردازان ڈیوڑھی نوابصاحب

(۷۴) نقل پروانہ مہر نواب کمال الدین خان

از اقرار واقعہ تاریخ غرۂ رجب المرجب سنہ ۳۲ جلوس والا آنکہ

متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ شاہ آباد امیدوار بودہ بدانند کہ چون حقیقت استحقاق مشیخت پناہ حقایق و معارف آگاہ شیخ عبد الستار بظہور پیوست بنا بر آن موازی دوصد بیگہ زمین بنجر افتادہ خارج جمع لایق زراعت بگز الٰہی در وجہ مدد معاش مشیخت پناہ مذکور من ابتدائے فصل خریف سنہ ۱۱۹۷ فصلی بتصدق فرق مبارک بندگان حضرت قدر قدرت حسب الضمن مقرر و مرحمت نمودہ شد باید کہ اراضی مذکورہ از ابتدای مرقوم از دیہات پرگنہ پالی کہ در زمینداری و اجارہ اینجانب اند پیمودہ و چک بستہ بمشار الیہ بدہند کہ مزروع کنانیدہ حاصلات آن از فصل بفصل و سال بسال بصرف معیشت خود نمودہ بدعاگوی دوام دولت ابد مواظبت اشتغال داشتہ باشند درین باب تاکید دانستہ حسب المسطور بعمل آرند ۔

بتاریخ ۱۲ رجب المرجب سنہ ۱۱۹۷ھ

(۷۵) نقل سند چودھرائی و قانونگوئی علاقہ

بنام راجہ درگا سہائے منجانب نواب کمال الدین خان

متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ شاہ آباد تابع سرکار خیرآباد منضاف صوبہ اودہ بدانند چون مہیں رام و امرائے چودھریان و بیربل و دھرمداس قانونگویان پرگنہ مذکور بغایت مجہول و ناکارہ بودند و در سربراہی کار و امور متعلقہ رسیدن نتوانستند و رعایا و برایا محال مذکور از دست بدسلوکی آنہا ہمیشہ نالش و واویلا میکرد بنابران نظر بر سرآمد کار و رفاہیت رعایا داشتہ مشار الیہما از خدمت چودھرائی و قانونگوئی در محال مسطور برطرف ساختہ راجہ درگا سہائے کہ از سعادت ابدی بشرف اسلام مشرف شدہ باسم محمد حسین موسوم گردیدہ او را چودھری و قانونگوئی پرگنہ مرقوم نمودہ شد باید کہ مشار الیہ را چودھرائی و قانونگوئی مستقل دانستہ

ضامن دراجمیر بدیوان آنجا داده هرسال مبلغ یک لکهه روپیه جزیه به اقساط مقرره بخزانه عامره صوبه مذکوره داخل می نموده باشد۔ درین باب قدغن بلیغ داند و رسوخ ارادت و بندگے را در درگاه عظمت و جلال مرمزید احسان و افضال و سود و بهبود حال و مال خویش بشناسد۔
نهم شوال سال سی و چهار از جلوس والا نگارش یافت ۱۱۰۱ هجری

عبارت پشت فرمان

به رساله سیادت و نقابت پناه شرافت و نجابت دستگاه عمده وزراے رفیع الشان زبده امراے بلند مکان ناظم مناظم ملک و مال ناهج مناهج دولت و اقبال خان شجاعت نشان عمدة الملک مدار المهام اسد خان

نقل مهر وزیر

اسد خان
بنده پادشاه
عالمگیر غازے

طغراے شنجرف

(۷۷) نقل فرمان ابوالمظفر محی الدین اورنگ زیب عالمگیر غازی

اگلے صفحہ کی مہر کے اوپر داہنی طرف طغرائے شاہی شنجرفی ہے جس میں فرمان ابوالمظفر محی الدین اورنگ زیب عالمگیر غازی لکھا ہوا ہے۔

(۷۶) نقل فرمان اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ

بنام راجہ جی سنگہ والی اودے پور

باسمہ سبحانہ و تعالیٰ شانہ

نقل طغرا

فرمان عالیشان ابوالمظفر محی الدین
محمد اورنگ زیب بہادر
عالمگیر بادشاہ غازی
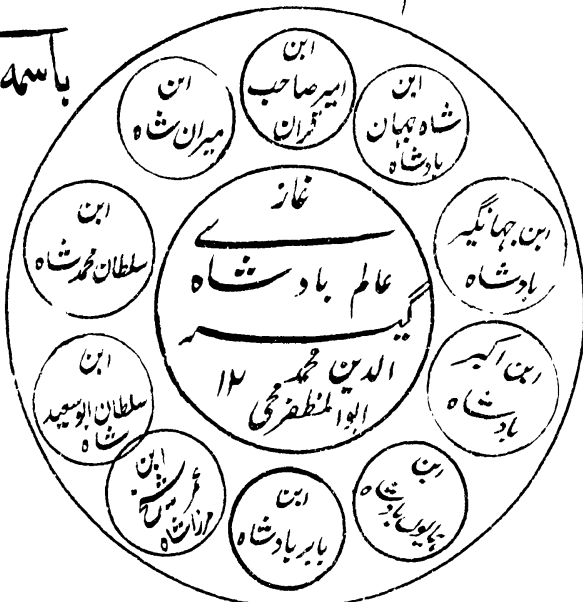
عمدہ راجہ ہاے دولتخواہ زبدہ مہوران بلااشتباہ خلاصۃ الاماثل والاقران نقاوۃ النظائر والاخوان مورد مراحم بیکران سزاوار عنایت واحسان مطیع الاسلام راناجے سنگہ بہ نوازش بادشاہی مفتخر مباہی بودہ بداند کہ عرضداشتے کہ درین ایام فیروزی انجام بہ عتبہ سپہر احتشام ارسال داشتہ بود از نظر انور اطہر فیض گستر گذشت و در پیشگاہ جہانبانی بہ ظہور پیوست کہ آن زبدۃ الاماثل معہد نمودہ کہ اگر از درگاہ رفیع فضل و کرم پرگنہ پُر و بدھنور بہ او مرحمت شود عوض این دو محال ہر سال مبلغ یک لکھ روپیہ بابت جزیہ بہ چہار قسط عائد خزانہ عامرہ صوبہ دار الخیر اجمیر کند و مال ضامن بدہد بنابرین از راہ ذرہ پروری و بندہ نوازی ان عمدۃ الاشباہ را بہ موہبت اضافہ ہزار سوار و عنایت ہشتاد لکھہ دام انعام کہ اصل و اضافہ پنج ہزاری ذات و پنج ہزار سوار و ہزار سوار دو اسپہ و دو کرور دام انعام باشد سربلندی بخشیدہ۔ دو محل مسطور در تنخواہ اضافہ و انعام مرحمت فرمودہ بہ عنایت فیل و خلعت بین الاقران سرمایہ امتیاز عطا فرمودیم باید کہ شکر و سپاس عواطف و مراحم فراوان اشرف اعلیٰ بہ تقدیم رسانیدہ مطابق تعہد خویش مال

پشت فرمان

برسالہ سیادت ونجابت پناہ فضیلت وشجاعت دستگاہ قابل المرحمت والاحسان صدر رفیع القدر
سیادتخان در نوبت واقعہ نویسی محمد ساقی شرح یادداشت واقعہ ماے روز چہارشنبہ بیست
وچہارم شہر جمادی الآخر ۳۳ جلوس مقدس موافق ۱۱۰۰ ہجری مطابق ۱۷ فروری ماہ برسالہ سیادت
ونجابت مرتبت صدر رفیع القدر سیادتخان نوبت واقعہ نویسی کمترین سلطان درگاہ خلایق پناہ
محمد ساقی قلمی میگردد کہ در باب سید جمال وغیرہ ورثاء ... سرکار وصوبہ دارالخلافہ
شاہجہان آباد بعرض والا رسید کہ بموجب فرمان والاشان مبلغ پنجرو پیہ بلاقصور از تحویل فوطہ دار
مذکور ویکصد بیگہ زمین از پرگنہ مسطور بوجہ مدد معاش مقرر بوده نثار خان حکم والا رسانیده
کہ او فوت شده وجہ معاش بغیر وثانزده اسامی ورثہ متوفی امیدوارند لہذا یکصد بیگہ زمین
بانہا عطا گشتہ در عنوان التصدیق بہ سر نشان ... حکم والا صادر شد کہ یکصد بیگہ زمین از
محال قدیم در وجہ مدد معاش نثار الیہ وغیرہ ... بہر ... واگذاشتہ مرحمت فرمودیم
واگر در ... ولو میہ ... سند ... صدر ... نوشتہ تنخواہ ... صفر
۳۳ بموجب تصدیق قلمی شد. شرح دستخط سیادت و نقابت پناہ ... عمده
وزرا امرا رفیع الشان زبدہ امرا بلندمکان ناظم مناظم ملک ومال ... دولت اقبال خان
شجاعت نشان جملۃ الملک مدار المہام اسد خان آنکہ در ... فضیلت وشجاعت دستگاہ
قابل المرحمۃ والاحسان صدر رفیع القدر سیادتخان آنکہ داخل واقعہ نمایند

شرح خط واقعہ نویس آنکہ مطابق واقعہ است ... امرا بلندمکان جملۃ الملک مدار المہام
آنکہ بعرض مکرر رسانید. شرح خط سیادت پناہ خانہ زاد لایق المرحمۃ والاحسان مخلصان آنکہ
بنویسند و ....

شرح خط سیادت و نقابت پناہ شجاعت و شہامت دستگاہ خانہ زاد لایق العنایت والاحسان
مختار خان مہابت خان شجاعت نشان جملۃ الملک مدار المہام آنکہ فرمان ....

یومیہ ... از ابتداے ... بموجب فرمان والاشان در قوم ... جمادی الآخر
بلاقصور از تحویل فوطہ است. پرگنہ پانی پت ... از پرگنہ ... مذکور ... شد جلوس والا در وجہ مدد معاش

۸ ... سید سوندہا مقرر بوده فوت شد

چون بعرض مقدس معلی رسید که بموجب فرمانِ والاشان واجب الاذعان
یکروپیه یومیه و یکصد بگه زمین دروجه مدد معاش رسید سوندپا با فرزندان مقرر بوده داو
درگذشته سید جمال وغیره ورثه متوفی از فضل وکرم بادشاہانه امیدوار حکم اشرف واقدس
جهان مطاع + واجب الاتباع صادر شد. که یکصد بیگه زمین از پرگنه پانی پت مضاف بصوبه
دارالخلافه شاه جهان آباد از محل قدیم دروجه مدد معاش + آنها حسب الضمن مقرر باشد. که
حاصل آنرا صرف معیشت نموده بدعاء بقاء دولت افزون اشتغال نمایند که حکام + وعمال
وجاگیرداران وکروریان حاصل واستقبال اراضی مزبوره را بتصرف آنها بازگذارند واصلاً و
مطلقاً تغیر + وتبدل بدان راه ندهند. وبعلت مال وجهات واخراجات مثل قلبه و پیشکش
وجریبانه وضابطانه ومحصلانه ومهرانه و + داروغگانه وبیگار وشکار ومقدمی وقانونگوئی و
وضبط هرساله وتکرار زراعت وکل مطالبات سلطانی وتکالیف دیوانی × مزاحم نشوند و
درین باب هرسال تاکید مجدد نطلبند واگر محل دیگر چیزی داشته باشند آنرا اعتبار نکنند
بیست وهفتم ربیع الآخر سال سی وچهارم از جلوس والا بود۔

(نوٹ) یہ فرمان دو فٹ ۴ ½ انچ لمبا اور گیارہ انچ چوڑا ہے۔ اور مہر بالا بجائے مدوّر کے مربع ہے۔ ۱۲
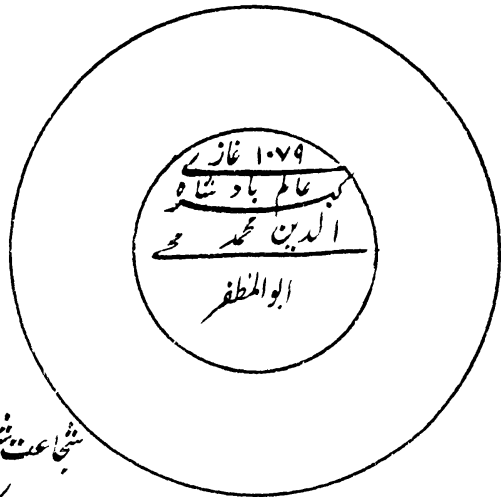
شجاعت شعار لایق المرحمۃ والاحسان کمال الدین خان بنوازش شاد
امیدوار بودہ بداند کہ ہنگامی کہ فروباصرہ دولت غرہ حشمت نوبادہ
حدیقہ خلافت گزین ثمرہ شجرہ سلطنت فرزند زادہ برخوردار عالی نسب بحر کرم را گرامی در شاہزادہ محمد
بیدار بخت بہادر در جاتان بدسگال را سبہہ و گوشمال × نمودہ قلیچہ سینسنی را کہ مسکن و متوطن سرگردہ
جاتان است قہراو قرا مفتوح ساخت راجہ بشن سنگہ نبیرہ راجہ راسنگہ متعہد گشت کہ بقیۃ السیف آنکہ
تنا.... را × در عرض شما لقتل و استیصال رسانیدہ سار قسعیاء آنہا را لجیطہ قبض و تصرف
درآرد و از جہت انصرام کار مصالح توپخانہ وغیرہ برطبق التماس و × از سرکار فلک اقتدار

ے تاریخ مخزن اخبار کے صفحہ ۱۳ میں ہے کہ جب فرقہ ست نامی جو بیراگی فقیروں سے تھا اور اُس نے لوٹ مار کا پیشہ اختیار کرکے بادشاہی ملازموں سے مقابلہ کیا ہے تو اورنگ زیب نے کمال الدین خاں کو اُن کی گوشمالی کے لیئے بھیجا اور اُنہوں نے وہاں پہونچکر اُن کی تنبیہ و گوشمالی کرکے ان باغیوں پر فتح حاصل کی اس مہم میں ان کے لشکر میں منجملہ دیگر پٹھانوں کے سرمست خانے بڑی بہادری کی ہے چنانچہ اسی عہد میں اس مہم کے متعلق ہندی زبان میں کبت بنایا گیا تھا جو کتاب مذکور میں مندرج ہے اور اس کی نقل یہاں پر درج کیجاتی ہے ۔
اورنگ زیب پرتاب بلے جن کوب کمال دین بول ہکارو + مار پڑی ست نامن کو تھان بہت کو سبھی ہارو + تھان ٹھٹا نو بلے سرمست خانصاحب کرور گنوار کو دل مارو + دیکھ رہے امراو سبھی جہان پانو کٹو تھان پانو نہ ٹارو ۔

ے ۱۳ جلوس مطابق ۱۰۸۲ہجری میں جب جاٹوں نے سر اُٹھایا اور منڈون بیانہ جو اکبرآباد کے متصل ہے وہاں آکر لوٹ مار مچائی تو عالمگیر نے شہزادہ بیدار بخت کو مع لشکر کے بھیجا اور شہزادہ نے وہاں جاکر قلعہ سنسنی کو جو اُن سرکشوں کا مسکن تھا برباد کیا اور اس کے بعد شہزادہ نے راجہ بشن سنگہ کو اپنی جگہ پر چھوڑا اور حکم دیا کہ چھ ماہ کے عرصہ میں اس گروہ کو قتل و قید کرکے ان کی گڑھیاں چھین لو اور ان پر اپنا قبضہ کر لو تاکہ ان موذیوں سے جو بے امنی پھیلی ہے وہ سرزمین پاک ہو جائے اور مخلوق کو راحت حاصل ہو چنانچہ راجہ مذکور اس کام میں مصروف ہوا اور جو کچھ اس نے پیشگاہ بادشاہی سے امداد (دیکھو صفحہ ۱۱۲)۔

ویومیہ مذکور مطرف شد

در نیولا بمشار الیہ وغیرہ مرحمت شد

بتاریخ ۱۱ رمضان ۴۵ جلوس ۱۱۱۰

موافق سنہ ۱۱۲۰ ہجری نقل بہ نقل برابر است

.... عبد اللطیف

اس کے ذیل میں پسران و دختران کی تقسیم ہے

جلال محمد - بہادر علی - محمود - محمد قاسم - صابر علی

لعکہ لعکہ لعکہ لعکہ لعکہ

صاحب دولت وغیرہ دختران صالحہ نور بی بی

لعکہ

تاریخ ۱۱ رمضان ۴۵

نقل بمطابق اصل است

عبد اللطیف

(نوٹ)

اس فرمان کے بعض بعض لفظ باوجود کوشش کے بھی نہیں پڑھے گئے لہٰذا صورت نویسی کردی گئی - ۱۲

(۷۸) نقل فرمان اورنگ زیب موسومہ نواب کمال الدین خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(بخط طغرا) الحمد للہ وسلم علی عبادہ الذین اصطفیٰ

(بخط طغرا)

یا ایھا الذین آمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم

ان اللہ یامر بالعدل والاحسان

(نوٹ) اول تو اس فرمان کا دوسرا طغرا ایسا پیچ لپیٹ تھا کہ بہت مشکل سے پڑھا گیا ہے اگر کلام مجید کی آیت نہ ہوتی تو پڑھا بھی نہیں جاتا اصل فرمان کی ۱۹ سطریں ہیں جس کا فوٹو نامہ مظفری مصنفہ جناب محمد مظفر حسین خاں صاحب سلیمانی میں دیا گیا ہے - اس فرمان کی سطر بہ سطر ہو بہو نقل کی گئی ہے کہیں کہیں نقطے ہیں کہیں ندارد خط نستعلیق بہت عمدہ اور واضح ہے - خوش نویس گ کا ایک ہی مرکز لگاتے ہیں ۱۲

حدود متعلقہ خویش اہتمام تمام بکار بردہ جاتان فتنہ آنکہ فساد آمیز را اگر از جادہ × اطاعت و انقیاد عدول و انحراف ورزیدہ راہ خلاف و عناد پیمایند بقتل و اسیر درآوردہ ساحت آن حدود را از وجود ظلمت آلود کافہ × اہل عصیان و طغیان پاک سازد و آنچنان جد و جہد شایان نمایان معمول دارد کہ احدی از گردنکشان و آشوب منشان شواند پیرامون متعلقہ او عبور و مرور نمودہ و علاقہ ملان مندون کہ خالصہ مقرر است و گماشتہای جاگیرداران بخاطری مطمئن در محال متعلقہ خویش متمکن گردند و تولیہ و استمالت × رعایا و مالگزار و معموری و آبادی محال و افزایش محصول فصل بفصل و سال بسال وا داد و اسناد عمال مساعی محمودہ دستودہ بر فراز ظہور آرد × درین امور تاکیدات شدید بلیغ داند و در خور حسن عمل امید وار نتائج نیک باشد گرز بردار حامل نمیثال عظمت و جلال از پیشگاہ عز و جاہ × مامور شدہ کہ آنجانہ زادرا بسبیل تعجیل بی توقف و تاخیر بخدمت مفوضہ برساند نہم محرم الحرام سال سی و پنجم از جلوس معلی تحریر یافت ×

پشت فرمان

رسالہ سیادت و نقابت پناہ شرافت و نجابت دستگاہ عمدہ وزرا رفیع الشان..... بلند مکان ناظم مناظم ملک و مال ناہج مناہج دولت و اقبال شجاعت نشان جملۃ الملک

بقیہ نوٹ صفحہ (۱۱۲) بین منصب کا طلب خانہ زاد بادشاہی ہو تم کو منڈون بیانہ اور اس کے محالات کی جاگیر عنایت کی جاتی ہے جس کی تفصیل اس فرمان میں درج ہے اور تم فوجدار وہاں کے کیئے جاتے ہو لہذا نہایت جلد وہاں جا کر مفسدوں کی سرکوبی کرو اور اگر وہ گروہ عدول حکمی کرے تو پھر کوئی دقیقہ ان کی بربادی کا اُٹھا نہ رکھنا تاکہ وہ ملک اُن سرکشوں سے بالکل صاف ہو جائے اور عامل و گماشتے مطمئن ہوکر وہاں کے محالات میں قیام رکھیں اور رعایا کی دلجمعی اور مالگزاری کا اضافہ اور وصولیابی کا انتظام خاطر خواہ ہوتا رہے تم کو وہاں جا کر اپنی کارگذاری اور حسن لیاقت کا ثبوت ادا کرنا چاہیئے بوجہ عجلت کے یہ فرمان گرزبردار کے ہاتھ روانہ کیا جاتا ہے چنانچہ حسب الحکم کمال الدین خاں منڈون بیانہ تشریف لے گئے اور اپنی ذاتی لیاقت و شجاعت سے اس گروہ باغی کا قلع و قمع کر ڈالا اور باغیوں کے استیصال میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی سرزمین منڈون سے فساد کا غبار بالکل مٹا دیا ہر طرح کا امن پھیل گیا اور بدستور کاروبار جاری ہو گیا بادشاہ نے ان کی کارگذاری و خوش تدبیری پر نہایت تحسین کی اور اُن کے منصب میں جس کا تذکرہ اوپر آچکا ہے اضافہ کیا اس جنگ میں کمال الدین خاں کے لشکر کے بہت پٹھان کام آئے چنانچہ بعض ان کے نامور افغانوں کے وارثوں کو بادشاہ نے جاگیریں دیں اور ان کے نام پروانے عنایت کیئے ایام غدر تک اُن جاگیروں کے فرمان جو عالمگیر کی طرف سے مرحمت ہوئے تھے شاہ آباد میں باقی تھے اب نہیں رہے - ۱۲

مرحمت شد و ہرچند مشار الیہ قلعہ مذکور را مستخلص گردانید لیکن چون نتوانست آن طائفہ ضلالت قرین را از لسرمین برانداختہ بخیہ فتور و اختلال بہ اصلاح پرداخت آنفرقہ بیباک خیرہ سری مانع منانع دست تغلب و تصرف بہ پرگنہ منڈون بیانا و روپ باس و بہسا ور و غیرہ مافیہ نجبار جور و بیداد براَنگیختہ و عمال پادشاہی و جاگیرداران و از رہگذر استیلا و استعلاء سرکشان و تمردان تہ بال استقامت در تمال و قوم مزید و مستقر الخلافہ اکبرآباد شتافتند و از انجاکہ استیجار شعار عیش منصب و شانہ را سپاہی گاشت فضل و کرم پادشاہانہ از راہ ذرہ پروری و عاطفت گستری او را بعنایت خدمت فوجداری منڈون و غیرہ محالیکہ اسامی آنہا در ظہر اہمیشور الیہ النفر بنگاشتہ بار ہر شتہ نوشتہ و سرافراخت دولت محال فرمودن از شہر و بیش بین لشہر را خدمت حال و عطار جاگیر و وران نوقن کا مہرب مراتب و ہواہب گردانید باید کہ شکر سپاس ا دا نماید و تذکی بجا آورده و کیجہ و سعی ایشان والا شان مستغرقی الا فعال لیس بہ نوبشتن را یا ہمچ ما رسیدن نوبر شتگان کہ از نخر او نہو جواری و ماسوای و غیرہ سر بلند گشتہ در آنجا گذشتہ نمود با جمعیت شایستہ بہ تخاج استیصال چیستہ ابتر بدست نمو نہ شتنا بار دو بید ولیت

بقیہ نوٹ نمبر (۱۱۱)۔ چنانچہ وہ اس کو بیچھی ثابت ہوئی تو پھر سب اکاس اس کے پاس جمع ہوا اور پھر اِن لوگوں نے قلع و قمع کرنے کے لئے بہت کوشش کی بلکہ جاٹوں کا قلعہ سوگ چھین لیا مگر جیسا کہ انصرام اس مہم کے لئے درکار تھا وہ راجہ سے ظہور میں نہ آسکا یہ جماعت بڑی اور نہایت شورہ پشت تھی اس لئے اس مہم میں زبردست افسر کی ضرورت تھی ایسا شخص جو مدبر شجاع ہو اور اُس میں سرداری کے جملہ صفات موجود ہوں مطلوب تھا جب راجہ بشن سنگھ (بشن سنگھ کا منصب ہزاری چارسو سوار کا تھا ان کے باپ کے مرنے کے بعد ۱۵ ربیع الاول ۱۰۹۸ھ مطابق ۱۶۸۷ء کو ان کو خطاب راجگی کا دیا گیا اور دیگر عنایات شاہانہ بھی کی گئیں کچھ دنوں یہ افغانوں کی گوشمالی پر بھی رہے ہیں اور ایک مدت تک اسلام آباد عرف متھرا کے فوجدار رہے اس کے بعد ان کا بیٹا جے سنگھ تھا جس کو خطاب راجہ جے سنگھ کا دیا گیا تھا اور اس کا منصب ہزاری دو سو سوار کا تھا بشن سنگھ کے باپ کا نام کشن سنگھ تھا جو رام سنگھ کے بیٹے تھے رام سنگھ راجہ جے سنگھ جے پوری کے فرزند تھے کشن سنگھ نے اپنے باپ کے عہد میں اچھا منصب پایا تھا اور کابل میں تعینات رہے تھے یہ اپنے میاں کی خانہ جنگی میں زخمی ہوکر ۱۲ ربیع الاول ۱۰۹۳ھ مطابق ۲۵ سنہ جلوس میں کام آئے۔ یہ خاندان مہاراجہ مانسنگھ نورتن دربار اکبری کا ہے) نہ غالب آسکے تو وہ گروہ اور بھی بیباک ہوا اور دست درازی شروع کی پرگنہ منڈون بیانہ روپ باس بہسا ور وغیرہ خوب لوٹے وہاں کے حاکم اور جاگیردار کوئی مقابلہ کی تاب نہ لائے اور دار الخلافت آگرہ کو بھاگ آئے جب اورنگ زیب کو یہ خبر معلوم ہوئی تو اس مہم کے لئے کمال الدین خان کو انتخاب کیا اور ان کے نام اس مضمون کا فرمان صادر کیا کہ تم شجاعت شعار (دیکھو صفحہ ۱۱۳)

اللہ

پادشاہے

زبدۃ الامثال والاقران والاکفاء والاعیان

چکنا نایک بتوجہات مستظہر ومباہی بودہ بداند

کہ بموجب نوشتہ شجاعت وتہور دستگاہ شمشیر خان معروض دولت اقبال عالی شاہے گردید کہ از یاوری بخت ومسعودی طالع مآل کار را ملاحظہ نمودہ ارادۂ تحصیل سعادت ملازمت کہ سرمایہ دولت جاودانیست نصب العین خاطر دادہ ونظر بتقصیرات بی درپی کہ بکرات درمیان آوردہ نشان قول عفو جرائم میخواہد لہذا از راہ فضل وکرم رقم صفحے وبخشش بر جریدۂ معاصی او کشیدیم وبعد دریافت سعادت ملازمت درباب انعام ہشت موضع چیتاپور بحضور پرنور مقدس معلیٰ نوشتہ التماس آن خواہیم نمود باید کہ بخاطر جمع بلا توقف بملازمت بندگان عالی بشتابد کہ انشاء اللہ تعالی بدرجۂ کمال خود رسیدہ درمیان اقران مایۂ افتخار خواہد اند وخت ہژدہم شہر ربیع الاول سنہ سے وشش از جلوس والا قلمی شد۔

(۸۰) نقل فرمان اورنگ زیب سنہ ۱۱۰۴ھ ۱۶۹۴ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مدار المہام اسد خان

غازی بادشاہ عالمگیر بندہ اسد خان

فرمان کی پشت پر کچھ تفصیل ہے جو صاف پڑھی نہیں جاتی جتنی پڑھی جاتی ہے وہ یہ ہے

بدایوں وغیرہ بذریعہ راجہ کشن سنگھ

ہنڈون

بیانا پچوارہ

ادب اسس بذریعہ اعتماد خان

لودسوں بذریعہ اسد

(۷۹) نقل فرمان اورنگ زیب ۱۱۰۴ھ ۱۶۹۴ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم
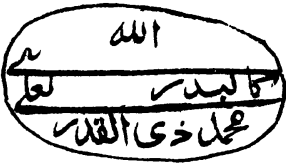
عـــ ضمن مقدمات چکنا نایک کہ بجواب باصواب رسیدہ

التماس

آنکہ منصب پنجہزاری ذات پنجہزار سوار وجاگیر در نصرت آباد سرافراز شود و ضامن اول معاف گردد منظور شد

التماس

آنکہ روز ملازمت پنجہزار روپیہ نقد وخلعت واسپ و زین و یدک مرحمت شود منظور شد

التماس

داغ و تصحیح و خوراک دواب معاف شود منظور شد

التماس

آنکہ زمینداری سرکار نصرت آباد مرحمت شود درین باب حکم مقدس معلی صادر شدہ کہ بدستور پام نایک

التماس

درباب دستور ہزاری ۱۱۰۰۰ وغیرہ ہشت مواضع معمولہ پرگنہ چتیاپور نمودہ بود حکم صادر شد کہ بدستور پام نایک د زمینداری مواضع مذکور نیز بدستور نایک منظور و آن نقدیات در جاگیر مرحمت خواہد شد

التماس

کہ درباب زمینداری فیروزگڈہ و فیروزنگر نمودہ بود حکم شد کہ بدستور پام نایک

التماس

کہ درباره زمینداری املا درسنولا از سرکار نصرت آباد برآمدہ داخل سرکار بیجاپور گردیدہ نمودہ بود حکم والا صادر شد کہ بدستور پام نایک

التماس

نمودہ بود کہ بعد از ملازمت فدوی گماشتہا در محال زمینداری دخیل شوند و ہر کہ از رفقاء پیدیا جدا شدہ پیش فدوی آمدہ شریک کار بادشاہی شود تقصیر او معاف گردد اینکہ رجوع نشوند مفسدان مذکور را بندہ تنبیہ خواہد کرد امیدوار کمک شاہانہ درین باب التماس بہ پذیرائی اقتران یافت

التماس

آنکہ بعد ملازمت فدوی افواج قاہرہ بہ تنبیہ پیدیا متوجہ شوند و عرض و التماسے از و منظور نگردد و وکیل او راہ نیابد بعز اجابت رسید۔

التماس

نمودہ کہ درباب زمینداری سرکار گلبرگا بحضور نوشتہ شود منظور شد

التماس

نمودہ کہ بعد از ملازمت فدوی در سرانجام مطالب برادر زادہ باسد یو نایک بسمع رسید توجہ مبذول شود منظور شد

التماس

نمودہ کہ فدوی بملازمت سرافراز میشود سوار و پیادہ کہ رفیق پیدیا بودہ با فدوی خواہند بود اسپان و شتران وگاوان از بعض افواج بادشاہی کہ

الله

پادشاہے

شان عالی متعالی
پادشاه
جہان شاه
محمد اعظم شاه

غازی
عالمگیر بادشاه
محمد
اعظم شاه بن

نشان ابوالمظفر
محی الدین اورنگ زیب عالمگیر
پادشاه غازی

زبدة الامثال والاقران عمدة الاکفاء والاعیان چکنا نایک بتوجہات مستظہر و مباہی بوده بداند عرضداشت آن زبدة الاقران متضمن اراده آمدن حضور والتماس تعین کیمپی کانت وچنتو چپنا دو نکا سور وارسال نشان عنایت عنوان رسیده بہره اندوز مطالعه عالی گشته موی الیہم را بروفق التماس او پیش الخلاصة الاماثل فرستادیم وازراه فضل و کرم نشان مرحمت فراوان محلی به پنجۂ خاص مرحمت شده و تفاصیل منصب و زمینداری وغیره که پیشگاه خلافت وجہانداری جناب دولت عالی متعالی درجۂ اجابت و پذیرائی یافته درضمن آن ثبت گشته باید که خاطر خود را من کل الوجوه مطمئن داشته ہمراه نام برده ہا روانه به رفیعه منیعه شود که بعد از رسیدن حضور بعطائے فرمان والاشان واسناد دیگر سربلند خواہد گردید وجمیع ملتمسانش که مقبول درگاه آسمان جاه گردیده بادراک آن سرافتخار باوج افلاک خواہد رسانید تاریخ غرۂ ذی قعده سنه سی وشش از جلوس میمنت مانوس زینت تحریر یافت۔

التماس

قبل در جناب عالی بدرجۂ اجابت مقرون گشت درین باب نیز بحضور پر نور نوشته خواهد شد۔

پرگنہ نصرت آباد عرف	پرگنہ الملا سروِیسموکہی
پرگنہ حویلی کندورہ سروِیسموکہی	پرگنہ تالی کوٹہ سروِیسموکہی ونانڑ گوڑگی
پرگنہ فیروزگڑہ عرف . . . کہر سروِیسموکہی	پرگنہ چیتاپور سروِیسموکہی متعلقہ انعام مواضع . . . پورو . . . وغیرہ ہشت و یہ علاقہ پرگنہ مذکور
فیروز آباد عرف . . . سروِیسموکہی	. . . در ملک تلنگانہ . . . . و . . . . . و . . . . . در تنخواہ حصۂ ذات

[illegible] سنہ

[illegible] سنہ

بزدی رفته بود نزد آن جماعه خواهد
بود هرچند لشکریان اہل خود نشناسد تا به
پس دادن آن حکم نشود کسے مزاحم
نه گردد درین باب دستک مرحمت
شود منظور شد۔

التماس

نموده که برائے پانصد سوار دو ہزار
پیاده از قرار بست و یکجز و بیه در ماہ
سوار و ہفت روپیه در ماہه پیاده تا
ایام تنخواه جاگیر بعد داغ اسپان ملاحظه
موجودات پیاده ہا بدستور کرناٹکیان
بلا قید چہره باسم نویسی چیزے
مرحمت شود امر شد که دو ہزار روپیه
بصیغهٔ مساعده برائے سواران بدو
دفعه مرحمت خواہد شد و بعد تنخواه جاگیر
در سال اول وضع خواہد گشت و پیاده ہا
در سرکار والا بضابطه کرناٹکیان نوکر
خواہند گردید

التماس

نموده که تا انجام مهم بیدپا فوجداری
نصرت آباد بشخصے که دو لتخواه و
دلسوز مقرر شود امر شد که درین باره
بحضور لامع النور نوشته خواہد شد۔

التماس

آنکه موضع داکن کهیرا که وطن قدیم
و زمینداری اوست بعد اخراج بیدپا
شقی برائے اقامت او عنایت شود
درین باب امر شد که بعد اخراج شقی
و گرفتن توپها وغیره سرانجام آنجا
و انهدام قلعهٔ موضع مسطور عنایت
خواہد شد۔

درباب فرمان عالیشان و پروانه مهر
جملة الملک و دیوان صوبهٔ بیجاپور
متعلقهٔ انعام و دیہات و زمین و دستور
زمینداری بر چند ده که تفصیلش درذیل
مندرج است التماس نموده بدرجهٔ اجابت
رسیده درین باب بحضور پر نور نوشته خواہد شد۔

عزیز ترمی داشتیم و رفاہیت و آسودگی حال و مآل او ہمہ وقت پیش نہاد خاطر فیض مآثر بود - اما آواز بے سعادتی خود بحیلہ بازی راجپوتان ابلیس کردار آدم صفت از بہشت آغوش و کنار مادر و پدر در کنار و بدر شدہ آوارہ کوہ و دشت ادبار گردید تا چہ تدبیر کنم و چہ چارہ سازم - از استماع احوال کثیر الاختلال پریشانی و سرگردانی و فلاکت و ہلاکت او نہایت غم و غصہ سراپائے خاطر میگیرد و بلکہ لذات جسمانی ہم تلخ شد -

واأسفا قطع نظر از عزت و شان و شوکت سلطانی و شاہزادگی ہزار افسوس کہ آن فرزند سادہ لوح را سر جوانی خود بہم رحم نیامدہ و براہل و اطفال خود مہر نکردہ خود را بہ بدترین حالت در قید و حبس راجپوتان بدنہاد و بہائم صورت سباع سیرت در انداختہ ہمچو گوے بچوگان اختیار گواران افتان و خیزان و گریزان ہر طرف چرخ میزند از انجا کہ عاطفت پدری نسبت بحال فرزندان ازلی است ہرچند ازان فرزند تقصیرات عظیم سرزدہ نمیخواہم کہ در خور کردار سزا رسد ؎

گرچہ بے نور بود خاک تیرہ است ــ بہر چشم پدر و مادر است

گزشت آنچہ گزشت الحال ہم اگر برہنموئی بخت از کردار نا ہموار خود پشیمان گردیدہ بملازمت مشرف شود ما بر صفحہ ذلات و تقصیرات او قلم عفو کشیدہ آید و عنایات و نوازشات کہ در خیال نگزاریدہ باشد دو بارہ او جلوہ ظہور گیرد - ہرچند ظہور عنایت راشرط حضوری لازم نیست

بقیہ نوٹ (صفحہ ۱۲۰) بھی ہوا اور غصہ بھی آیا مگر ساتھ ہی اس کے مقابلے میں فوج کشی یا معرکہ آرائی کرنا بھی کسرِشان تھا اس لیئے حکمت عملی سے کام لیا اور ایسی تدبیر نکالی کہ راجپوتوں کی فتنہ پردازیوں اور شاہزادے کی ابلہانہ غرور و نخوت کا دفعۃً خاتمہ ہوگیا اور چونکہ اس موقعہ پر شہنشاہ کے منشیانہ قلم نے پولیٹکل تلوار سے زیادہ کام کیا تھا اور صرف ایک پرچۂ کاغذ نے راجپوتوں اور شاہزادہ محمد اکبر کی امیدوں پر پانی پھیر دیا تھا اس لیئے مناسب معلوم ہوا کہ شہنشاہ اور شاہزادے کی اُس دلچسپ مراسلت کو لفظ بلفظ درج کر دیا جائے - یہ مراسلت ظہیر الانشا صفحہ (۵۴ تا ۶۰) اور تاریخ پالن پور مصنفہ سید گلاب خاں صاحب جلد اول صفحہ ۱۸۵ تا ۱۹۲ پر مندرج ہے - یہ اخیر جواب اورنگ زیب نے اس طریقے سے روانہ کیا کہ براہِ راست راٹھوڑوں کے ہاتھ میں پونہچا وہ سب اس مضمون سے واقف ہوتے ہی گھبرا گئے اور اُن کے دلوں میں شاہزادے کی طرف سے ایسی بدگمانیاں پیدا ہوگئیں کہ اس کو اپنے ساتھ رکھنا یا اس کا ساتھ دینا خلاف مصلحت سمجھکر کسی حیلہ سے سنبھاجی راؤ والی ستارا کے پاس بھیج دیا شاہزادہ چندروز وہاں رہا لیکن آخرکار مرہٹوں کی طرف سے مایوس ہوکر شاہ ایران کی حمایت کے بھروسے پر سیستان چلا گیا اور وہیں مرگیا - مفتاح التواریخ میں لکھا ہے کہ شاہزادہ اکبر کی لوح مزار پر یہ حسرتناک شعر کندہ ہے ؎

از جفائے چرخ و از بے مہری اورنگ زیب ــ بُرد اکبر آرزوئے تخت ہندستان بگور } یہ واقعہ قریب ۱۱۰۷ھ ۱۶۹۵ء کا معلوم ہوتا ہے - یہ مراسلت بھی اس سے کچھ پہلے کی ہوگی ۱۲

(۸۱) نقل فرمان بادشاہ عالمگیر بنام نواب کمال الدین خان
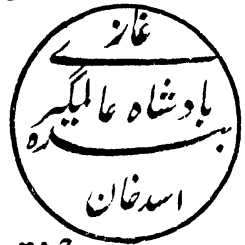
غازی
بادشاہ عالمگیر
بندہ
اسد خان

چودھریان وقانونگویان و مقدمان ورعایا و مزارعان پرگنہ سہدہ سرکار کالنجر صوبہ الہ آباد بدانند کہ

چون مبلغ ہفت لک وشصت ہزار دام از پرگنہ مذکور از تغیر چاند من ابتدائے خریف بجاقوی ئیل مطابق ضمن بجاگیر رفعت وشجاعت پناہ کمال الدین خان مقرر گشتہ باید کہ بالواجب وحقوق دیوانی را از قرار واقع درایں موافق جہان ومعمول بخان مشار الیہ جواب میگفتہ باشند واز ہیچ حسابے وصلاح وصوابدید خان موی الیہ بیرون نروند بتاریخ ۲۵ ربیع الاول ۳۷ سنہ جلوس اقبال مانوس قلمی گشت۔

جانب پشت فرمان

مقررہ ضمن باسم کمال الدین خان از پرگنہ سہدہ سرکار سرکار کالنجر صوبہ الہ آباد از تغیر چاند کہ از ثلث ربیع بجاقوی ئل تاییلاق — ابتدائے فصل خریف بجاقوی ئل مرحمت شد

(۸۲) نقل تحریر دست و قلم خاص عالمگیر کہ بشاہزادہ محمد اکبر بقلم آمد

فرزند دلبند نور البصر لخت جگر بجان برابر بلکہ از جان عزیز عزیزتر متوجہات خاص الخاص مستظہر بودہ بدانند۔ خدا گواہ است کہ ما بدولت اقبال آن فرزند را زیادہ از ہمہ فرزندان

(نوٹ) کچھ تو شہنشاہ اورنگ زیب کی فطرت ہی میں بدگمانی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی اور کچھ راٹھوروں کا انتظام نہ ہونے سے اکثر امرا و اہل کاروں پر اعتبار نہیں رہا تھا اس لیئے بالآخر اُس نے شاہزادہ محمد اکبر کو جسے وہ بہت عزیز رکھتا تھا اور جس کے قول و فعل پہ اُسے پورا اطمینان تھا فوج شاہی کے لشکر کے ساتھ راٹھوڑوں کی بغاوت کی انسداد کے لیئے مارواڑ روانہ کیا لیکن راجپوتوں نے کچھ ایسا جادو چلا کہ وہ اپنے باپ ہی سے باغی ہو گیا۔ بادشاہ کو شاہزادے کی نادانی اور کوتاہ اندیشی پر افسوس (دیکھو صفحہ ۱۲۱)

این معنی از کدام عدالت و انصاف توان شمرد۔
در مال پدر حق فرزندان مساوی است یکے را برافراختن و دیگرے را برانداختن کدام شرع و دین و آئین است آن بادشاہ حقیقی حکیم مطلق دیگر است کہ در کارخانہ قدرتش و حکمتش چون و چرا را راہ نیست نواختن و برانداختن وابستہ حکم اوست کہ لَا یَخْلُوْ عَنِ الْحِکْمَۃِ[۱] لیکن سبحان اللہ شریعت منشی و حقیقت آگہی و معرفت بینی حضرت بر عالم و عالمیان ظاہر است۔ ع تا دوست کرا خواہد نیابتش کہ باشد۔ در حقیقت مرشد و ہادی این راہ حضرت اند۔ راہے کہ حضرت خود بدولت پیمودہ باشند بگو بحیلہ سعادتمندان گفت۔ ؎

چاردہ روضہ رضوان بدو گندم بفروخت ناخلف باشم اگر من بجوے نفروشم

فرزند خلف آنست کہ قدم بقدم بطریقہ پدر باشد۔ وَاِنَّا عَلٰی اٰثَارِہِمْ مُّہْتَدُوْنَ[۲]۔
ع میراث پدر خواہی علم پدر آموز ¤ حضرت سلامت مرا وان رنج و محنت بر خود پسندیدہ اند و پادشاہان پیشین مثل حضرت صاحبقران عرش آشیانی محنت ہا انگیختہ بمقاصد مالی الملک کامیاب گردیدہ اند ع برلطف نرسد۔ آن کہ محنتے نکشید از جرائد تواریخ مبرہن است تا کنج ظلمات نگشت لذت آب حیات نچشید آنکہ محنت نکشید ثمرہ راحت نخورد کہ گل بے خار و گنج بے مار نباشد۔ ؎

ہر وصل ملک کسے در کنار نگیرد چست کہ بوسہ بر لب شمشیر آبدار نزند

ازان جا کہ در پے ہر رنج راحت است بعین عنایت کارساز بندہ نواز امید واثق دارد کہ قریب الایام صورت مراد بوجہ احسن جلوہ ظہور گیرد و پریشانی و سرگردانی بکامرانی و شادمانی مبدل گردد۔ و نظم پذیر شدہ بود کہ چون سرکردہ آن جماعت بود رفافت و ہمراہی کہ با دارا شکوہ نمودہ بر عالم ہویداست قول این جماعت اعتبار را نشاید الخ
حضرت بجا می فرمایند اما معروض بخدمت می رساند کہ خود منظر ندارند۔ در اصل دارا شکوہ باین جماعت عناد داشت از نتائج آن دید آنچہ دید اگر از اول با اینہا می ساخت ہرگز کارش باین نہایت نمی کشید حضرت آشیانی باین جماعت رابطہ خویشی موکد کردہ بتقویت اینہا ملک ہندوستان بضبط و ربط درآوردہ اند۔ و این جماعت آنست کہ مہابت خان باعانت اینہا حضرت جنت مکانی را

---

[۱] پوری عبارت یوں ہے فِعْلُ الْحَکِیْمِ لَا یَخْلُوْا عَنِ الْحِکْمَۃِ۔ حکیم کا (کوئی) فعل حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔۱۲
[۲] اور میں تو انہیں کے آثار سے ہدایت یاب ہوتا ہوں۔۱۲

اما چون طشت رسوائی آن فرزند از بام افتاد و صدایش بگوش خاص و عام رسید انسب آنست که یکمرتبه خود را بحضور رسانیده ننگ این بدنامی از سر خود ساقط سازد و چون نسبت که سعر کرده اجماعت بود رفاقت و ہمراہی که با دارا شکوه نموده از غایت اشتہار محتاج بیان نیست آن فرزند با عتقاد و گفتار آنہا ہر سودای خام که بخته باشد جز پشیمانی نتیجه دیگر نخواہد دید یقین داند زیاده توفیق رفیق او و راه راست نصیب باد۔

(۸۳) نقل عرضداشت شاہزاده محمد اکبر

درجواب ہمیں فرمان بپادشاه اورنگ زیب عالمگیر نوشته

حضرت قبلهٔ کونین و کعبهٔ دارین۔

عرض ———————— می رساند

اصغر ترین فرزندان محمد اکبر لوازم عبودیت بتقدیم رسانیده بمو قف عرض فرمان والاشان که نامزد اصغر ترین فرزندان گردیده بود در خوشترین زمان و نکوترین اوان پرتو ورود فرمود آداب فرمانبرداری بجا آورده سوادش را چون سرمه در بصر بصیرت کشیده و از مضمون عنایت مشحونش مطلع گردیده دیدهٔ دل را نورانی ساخته آنچه بقلم نصائح رقم رحمت شیم بندهٔ چند تر داشت یافته بود در جواب ہر باب شرحی مختصر معروض میدارد۔

چون نفس الامر است اگر بانصاف نزدیک شود دور نخواہد بود۔ مرقوم شده بود که بابدولت و اقبال او را از ہمه فرزندان عزیز میداشتیم و از راه بے سعادتی خود از ین نعمت عظمیٰ بے نصیب بوده خود را در طوفان بے تمیزی افگنده۔ خدیو صورت و معنوی سلامت چنانچه رضا جوئی و خدمت پدری بر ذمهٔ پسر لازم است پرورش و تربیت و خیرخواہی حال و مآل و حقوق چند بر ذمه پدر ہم از پسر است الحمد للہ که تا این زمان از لوازم عبودیت و اطاعت مقصر نگشته و عنایات آنحضرت را تا کجا شرح دہد از بسیار یکے و از بسیار اندکے گزارش میدہد که رعایت و حمایت فرزند کوچک پیش نہاد پدر بزرگوار ہمیشه و ہمه جا مقدم است و حضرت که برخلاف آن بجانب ہمه فرزندان بے التفاتی فرموده پسر کلان را بخطاب شاہی نامزد فرموده ولیعہد خود گردانیدند

میخورند و لغرض فاحشش میفروشند و ہر کہ نمک می خورد نمک دان را می شکنند نزدیک ہست کہ در بنیان سلطنت رخنہ راہ یابد۔ چون صورت حال بدینمنوال بنظر درآمد و اصلاح فراج مقدس را علاج پذیر ندید لاجرم عزم سلطانی برین آورد کہ ملک ہندوستان را از خار و خس ارباب تمرد و فساد مصفا ساختہ اہل علم و فضل را پیش آوردہ بنیان ظلم را منہدم سازد تا خلق اللہ آسودہ حال و فارغ البال بودہ بجمعیت خاطر در کسب کار خود باشند و نیکنامی کہ عمر ثانی و حیات جاودانی عبارت از انست بر صفحۂ روزگار یادگار ماند چہ خوش باشد کہ توفیق رفیق شود و حضرت اختیار این کار بعہدہ اصغر ترین فرزندان گذاشتہ خود بدولت متوجہ طواف سعادت مآب حرمین شریفین معظم و مکرم شوند و خلق عالم را ثنا خوان و دعاگوئے خود سازند اینہمہ عمر را کہ حضرت در تحصیل دنیا کہ از خواب بے اعتبار تر و از سایہ ناپائدار تر است صرف نمودہ اند اکنون وقت آنست کہ توشۂ عاقبت بہم رسانند تا کفارۂ کردار سابقہ کہ بطمع این دنیاے ناپائدار با پدر بزرگوار و برادران کامگار در عالم جوانی واقع شدہ واقع شود۔ ؎

ای کہ ہشتاد رفت و در خوابی   مگر این پنج روز دریابی

وانچہ از مواعظ و نصائح نامۂ مبارک را تکلیف شدہ ہست نازم برین جرأت اَتَأْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ ؎

تو بجائے پدر چہ کردی خیر   تا ہمان چشم داری از پسرت

رباعی

ای کہ دانش بمردم آموزی   آنچہ گوئی بخلق خود بنیوش

خویشتن را علاج می نہ کنی   بارے از پند دیگران خاموش

و آنکہ در باب آمدن مرقوم بود ہرچند در آمدن سراسر سعادت خود دانست لیکن بمقتضائے خوردسالی و قصور اولو العزمی ہائے حضرت کہ با پدر و برادران چہ معاملہ ہا بعمل آمدہ اند البتہ توہمات این معنوب بے سبب بجائے خود تواند بود اگر خود حضرت اقدس و اعلی مع الخیر قدم رنجہ فرمایند آنہمہ توہمات باطمینان بدل و اطمینان بدل خواہد شد۔ ؎

ما بدان عتبہ عالی نہ توانیم رسید   ہان مگر لطف شما پیش نہد گامے چند

بعد تشریف آوری کہ اطمینان دلی حاصل خواہد شد بامتثال اوامر شاہنشاہی بجان منت خواہد بود تا دران حال۔ ؎

درحیطۂ اختیار خود درآورده واز شجاعت اینہا ظاہر است کہ حضرت خود بدولت در دار الخلافت زینت بخش
تاج وتخت بودند وراجپوتان سیصد کس کہ کارِ رستمانہ بہادرانہ از دست اینہا بوقوع آمده بہمگنان
ظاہر وہویدا است وہمان جسونت بود کہ ہمین مرتبہ نسبت بجناب سلطنت مآب مصدرِ بے ادبی ہا شده حضرت
دیده ودانستہ چون تاب مقاومت ندیدند اغماض فرمودند وہمین جسونت بود کہ حضرت بچندین فسون
وفسانہ دلداری نموده از رفاقت داراشکوه بازداشتند کہ فتح ونصرت نصیب اولیای دولت شد
رحمت بر نمکخواری اینہا کہ از برای صاحبزادۂ خود سر خود را فدا می کنند ودر جانسپاریہا بجان دریغ نمی کنند
بادشاہ ہندوستان وشاہزاده ہای عالی قدر وامرای والا تبار مدت سی سالست کہ در تلاش سیوای
مقہور راند ہنوز روز اول است وچرا چنین نباشد کہ در عہد حضرت وزرا بے اختیار وامرا بے اعتبار و
سپاہی خوار ونویسنده بیکار وسوداگر بے مال ورعیت پایمال ہیچو ملک دکن کہ ولایت بہشت
آئین بر روی زمین چون کوه وبیابان خراب وویران ودار السرور برہان پور کہ خال رخسارۂ
عالم است تلف وتاراج واورنگ آباد کہ بسبب ہمنامی حضرت ممتاز از ہمہ شہرہاست از آسیب
وصدمات لشکر غنیم چون سیماب در اضطراب عامل درخانہ غنیم بر سر رعیت. جائیکہ چنین ستم
باشد دعاگوئی وثناخوانی خلیفہ خود چگونہ منقصر نخواہند بود. مردم اصیل ونجیب از خاندان قدیم
گمنام وسررشتہ کارخانہ سلطنت ومصلحت آموز دولت در کف اختیار مردم ارازل اسافل
از نام جولاہہ وبافنده وصابون فروش وجاروب کش خیره گردد وپیراہن فراخ وخرقۂ دغل در بغل
ودام شیطان بنام تسبیح در دست گرفتہ مسائل چند بر زبان می رانند وحضرت آنہا را مصاحبان
ومقربان ودمسازان وہمرازان چون جبرئیل ومیکائیل واسرافیل اعتبار نموده اختیار خود را باعتبار
آنہا میاندازند وآن گندم نمایانِ جو فروش باین وسیلہ قابو جستہ کبوتر را پر سرخاب
وکاه را کوه مینمایند. ؎

بدورِ شاہِ عالمگیر غازی　　شده صابون فروشان صدر وقاضی
بود جولاہہ ہم بافنده را ناز　　کہ در بزم ملک ہستند ہمراز
ارازل یافتہ آن دستگاہے　　کہ فاضل پرورش جوید پناہے
بدست جاہلان آن دستمایہ　　کہ ہرگز عالمان را نیست پایہ
معاذ اللہ ازین دور پرآشوب　　کہ تازی از خران باشد لگدکوب

حکم والا پا در ہوا انصاف وتمیز خود عنقا متصدیان سرکار تجارت وسوداگری اختیار نموده کہ خدمات بزر

منکوحه شما تبدلانی این امر سنگ نه برا میتواند شد مگر این لفظ قطعی هم پیش نظر باشد وَاِنْ لَّا تَعْدِلُوا
فَوَاحِدَةً وابنهم در خاطر باشد که

آب چون در روغن افتد ناله خیزد از چراغ — صحبت ناجنس باشد ثمرهٔ آزارها

مگر اینکه بالفعل اگر بنظر غفلت و بی آن زمره نه در و منسلک مصلحت کار افروده اند روا داشته
شد هر وقت فهمیده خواهد شد۔

(۸۵) نقل سند منجانب نواب کمال الدین خاں صاحب

بنام اہلیہ سید صاحب گیلانی

بادشاہ غازی — خانہ زاد عالمگیر — کمال الدین خان

هو الغنی متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنه شاه آباد محال جاگیر بعنایت ایزد وارد نوده بدانند

چون موازی پنجاه بیگه زمین پخته گز الهی در سواد موضع جمورا علاقه پرگنه مذکور از ابتدای فصل خریف سنه ۱۱۰۳ یکهزار
یکصد و سه هجری بنام قدوة العارفین زبدة الواصلین میر سید احمد گیلانی حسب ضمن مرحمت شد۔
باید که اراضی مرقوم را جمع و متصله ذیل تصرف منشار الیه واگذارند بوجهی من الوجوه مانع و
مزاحم نشوند درین باب تاکید تمام دانسته حسب المسطور عمل آرند تحریر فی التاریخ چهاردهم شهر رجب
المرجب سنه ۱۱۰۶ هجری صح

(نوٹ) حضرت شہاب الدین سید احمد صاحب گیلانی شاہ آباد کے بڑے بزرگ تھے آپ کا سلسلہ نسب چودہ واسطوں سے حضرت
غوث الثقلین تک پہونچتا ہے آپ بہت بڑے ادیب تھے آپکے بزرگوار سید ابو اسحق ابراہیم شہر حماۃ ملک عرب سے ہندوستان تشریف لائے
بزمانہ شاہجہاں بادشاہ کا تھا۔ بادشاہ بڑی عزت و احترام سے پیش آیا۔ غرض کہ آپ شاہی دربار میں نہایت سربلند ہوئے شہزادہ محمد شجاع
آپ کا بہت معتقد تھا۔ دس برس آپ ہندوستان میں رہے مگر آب ہوا ناموافق ہونے سے اپنے وطن کو چلے گئے اور ۱۰۶۸ھ تک وہیں رہے
پھر دوبارہ آپ ہندوستان آئے تو شاہجہاں کا عہد ختم ہو چکا تھا اور اورنگ زیب تخت نشین تھا آپ اورنگ آباد دکن تشریف لے گئے اور بالآخر
وہیں آپ نے ۱۰۸۶ھ میں انتقال فرمایا اور محلہ بیگم پورہ مشہور بہ دار الشفا میں آسودہ ہیں سید ابو اسحق کے انتقال کے بعد آپکے فرزند
شہاب الدین سید احمد صاحب ۱۰۹۰ھ میں حماۃ سے اپنے چچا ابو الحسن سید علی کے ساتھ ہندوستان آئے نواب بیرخاں کے انتقال کے بعد جب نواب کمال الدین خاں
کو شاہ آباد کی آبادی منظور ہوئی تو خدمات سابقہ کے صلے میں نواب صاحب نے بادشاہ سے سید صاحب اور قدم مبارک لینے کی سند حاصل کی بادشاہ نے
سید صاحب کو نواب صاحب کے ساتھ جانے اور وہاں جا کر آباد ہونے کی اجازت دی چنانچہ آپ کا ورود مسعود شاہ آباد میں (دیکھو صفحہ ۱۲۸)

گر کشتی ور جرم بخشی روے بر آستانم بنده را فرمان چه باشد هرچه فرمائی بر آنم

زیاده حدِ ادب آفتاب سلطنت تابان باد فقط

(۸۴) نقل تحریر دستخطی بهر دو دست و قلم عالمگیر بنام شاهزاده محمد اکبر

فرزند دلبند لخت جگر بجان برابر با بقای عمر مواعید مخفیه مستظهر بوده بدانند
آنچه عذرات سهو و خطایات قلمی در باب تقریر لخت جگر سپرده بودند چون مصلحت و اجازت ما بود معاف
و برای آینده اجازت اَلْاَمْرُ فَوْقَ الْاَدَبِ[1] اِفْعَلْ مَا تُؤْمَرُ آنچه ترغیب منهم[2] بود بحکم مصلحت بود
در آنهم بنده نوشته که برای تعامل کردن آن دو کس سپاهیان همین مناسب و مصلحت بود و بار الحمد لله
که آن مضمون از فهمید سفیهه که در تصحیح خانه بعد رسیده بود خوب فهمیده اند آنچه در باب ولیعهدی بجلدوی
آن وعده بوده انشاء الله تعالی بعد رسیدن آن لخت جگر بعمل خواهد رسید مگر از کم عمری و نا تجربه کاری
آن لخت جگر هم در خوف و رجا و دست بدامان شده می شود که صید بدام افتاده و هم خود تا رسیدن
افواج اطراف و دیگر برادران خود در همین مغالطه غافل باید داشت تا وحشیان صحرائی دم نخورند
که انجام عزیمت خود مع برادران و والده شما و اهل و عیال شما بتمنای دیدار آن لخت جگر
مشهور کرده شد و هنگام رسیدن آنجا با تمام فوج همراهی برادران شما همان مصلحت است که آن
نور چشم نوشته بودند و آنچه دیگر قسمهای معهود دهی را که گشت. یک این مشوره بوده اند بوعده های
ما بیشتر مستظهر نموده اند آنهمه وعده های آن نور چشم همین از زبان ماست و استعفای سوء ادبی
قلمی و زبانی و استجازت آینده که نموده اند چون محض مصلحت است بخوبی اجازت و معاف است و عذری
که در باب و عجلت ناخنس نوشته اند اگرچه ما درست است الا بشرط رضای والده جلیله

---

[1] حکم کے آگے ادب کا پاس نہیں کیا جاتا تم کو جو ہم کہتے ہیں وہ کرنا چاہیے ۱۲

[2] انہیں لوگوں (کی ترغیب) سے ۱۲

نشان آستان فلک نشان ملک پاسبان براہ بندگی درگاہ آسمانجاہ ماموربود آن فرزند اغرارشد تجویز مناصب درخور حالت و رتبت آنہا خواہد نمود بر طبق آن معروض مقدس اقدس خواہد گردید۔ نوزدہم ذی القعدہ سال چہلم از جلوس والا تحریر یافت

بندہ اسد خان عالمگیر بادشاہ غازی سنہ ۱۱۰۲ھ

برسالہ کمترین ندویان

(۸۷) نقل سند معافی بنابر مصارف درگاہ شیخ محمد مہدی قادری شاہ آبادی

محمد خان شیروانی بندہ درگاہ رحمانی ۱۱۰۷

ہو الغنی

شیخ محمد مہدی قادری

بہ چون حقیقت استحقاق وکثرت اخراجات فقرا ودرگاہ غوث الثقلین قطب الدارین بظہور پیوست لہذا موضع املیا نہ کرکا خاص عملہ پرگنہ مہر آباد سرکار بداون من ابتدائے فصل خریف ۱۱۰۹ سنہ دروجہ نذر درگاہ مقرر نمودہ شد باید کہ فقرا درگاہ حاصلات آنرا فصل بفصل سال بسال صرف مایحتاج خود ہا نمودہ بدعاء دوام دولت ابد مدت اشتغال نمودہ باشند تحریر فی التاریخ بست و دوم شہر رمضان المبارک سنہ ۲۵ جلوس معلی۔

نوٹ :۔ آپ کی درگاہ پر حسب ذیل کتبہ نصب ہے۔ درسال نیک میمون در روز سعد حسن + غوث الزمان مہدی سوئے بہشت شد +

سنہ ۱ھ۔ خلیفہ شعیب۔ عہد عالمگیر بادشاہ غازی سنہ ۱۱ جلوس۔ دوسرا شعر بھی اس بیت کے نیچے پتھر پر کندہ ہے گر منہدم ہونے سے پڑھا نہیں جاتا صرف ایک مصرعہ پڑھا جاتا ہے اور وہ یہ ہے۔ ہچو ارم تازہ بہ تاریخ سعید +

یہ سند ہم نے نامۂ مظفری حصہ دوم صفحہ ۱۴۵ سے نقل کی ہے متن سند میں ۱۱۰۹ھ درج ہے اور سنہ ۲۵ جلوس عالم گیر سنہ ۱۰۶۸ھ میں تخت نشین ہوا اس میں (۲۵) ملائیں تو ۱۰۹۳ ہوتے ہیں نہ کہ ۱۱۰۹ھ اگر سنہ جلوس (۴۱) فرض کریں تب البتہ سنہ ۱۱۰۹ھ ٹھیک بیٹھتا ہے اسی طرح شیخ کے وصال کا سال عالمگیری (۱۱۸) لکھا ہے جس کے سنہ ۹ ہوتے ہیں تاہم ۱۰۸۷ھ ہاں اگر سنہ جلوس (۱۹) ہو تو ۱۰۸۷ سنہ ہوگا ضرور سنہ جلوس کے لکھنے میں سہو ہوا ہے۔ ۱۲

جانب پشت

موجب ضمن موازی پنجاہ بیگہ زمین پختہ از سواد موضع جمورا پرگنہ شاہ آباد بنام اہلیہ قدوۃ العارفین زبدۃ الواصلین پیر سید احمد گیلانی مرحمت شد ۵۰ بگہ پختہ

حد شرقی	غربی	جنوبی	شمالی
دہورہ موضع بلیا تالاب بدہا	حد دہورہ موضع جمورا	حد دہورہ موضع لاڑپور	حد دہورہ موضع کمال الدین پور

بتاریخ ۱۴ رجب المرجب ۱۰۸۱ھ ہجری نقل بدفتر رسید ۲ رجب المرجب ۱۰۸۱ھ داخل سیاہہ مقرر شد

(۸۶) نقل فرمان عالمگیر بادشاہ بنام کمال الدین خان

بموجب مسطور عمل نشور مطاع عمل نمایند

خانہ زاد شجاعت شعار لایق المرحمت والاحسان کمال الدین خان نوازش بادشاہی امیدوار بودہ بدانند از انجا کہ قبل ازیں خدمت متعلقہ او بشیر افگن خان مرحمت شدہ حکم گیتی منقاد لازم الانقیاد نفاذ می یابد کہ بعد رسیدن ابطالی خانمذکور باید کہ آن خانہ زاد بر سبیل استعجال بخدمت فرزند بجان پیوند برخوردار نامدار اعز ارشد کامگار عالی نسب والا تبار منظور نظر حضرت آفریدگار غرہ ناصیہ دین ودولت قرہ باصرہ ملک وملت مہبط انظار عنایت مطلع انوار مرحمت ظل جلیل القدر منیع الشان عظیم المنزلت رفیع المکان المحفوظ بحفظ الحافظ الکلام المتمسک بسنن محمد معظم بہادر شاہ کہ بہ رفتن دار السلطنت لاہور مامور شدہ بہ شتابد وجمعی کہ آن قابل الاحسان بہ آورد

بقیہ نوٹ صفحہ ۱۲۷:- ۱۰۹۶ھ میں ہوا۔ نواب صاحب نے کمال عقیدت کی وجہ سے اپنی صاحبزادی گل بیگم کا عقد سید صاحب سے کر دیا اور نکاح کے وقت عرض کیا کہ یہ خادمہ حضرت کے وضو کرانے کے واسطے حاضر کی گئی ہے اس سے سید صاحب کی عظمت اور نواب صاحب کی عقیدت کا پتہ چلتا ہے۔ ۱۲

(۸۹) نقل سند شیخ عبد الستار جیو

(مہر: القدر شاہزادہ رفیع ۱۴ ھ ۱۲ ۱۱ ے دلاور فدو)

چون موضع بجولا و موضع ایلیاتہ کر کا عملہ پرگنہ مہر آباد سرکار بدایون دار الخلافت شاہجہان آباد بموجب اسناد حکام نذر حقایق و معارف آگاہ سابق در وجہ مقرر است برطبق آن در ینولا نیز مواضعان مذکور بدستور سابق از ابتدائے سنہ ۱۱۱۱ فصلی مطابق سنہ ۴۷ جلوس والا بحال داشتہ شد کہ حاصلات آنرا فصل بفصل سال بسال صرف معیشت خود نمودہ بدعائے دولت ابد پیوند اشتغال می‌نمودہ باشند۔ نوزدہم ماہ ربیع الاول سنہ ۱۱۱۵ھ

(۹۰) نقل سند نواب کمال الدین خان عرف رستم خان بنام ہمشیرہ خود

(مہر: عالمگیر بادشاہ خانہ زاد محمد رستم) ہو الغنی متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ شاہ آباد محال جاگیر بعنایت امیدوار بودہ بدانند

چون باغ موضع مریدا پور عملہ پرگنہ مذکور از ابتدائے فصل خریف سنہ ۱۱۱۲ف یکہزار و یکصد و دوازدہ فصلی بنام ہمشیرہ مقررہ دادہ باید کہ باغ مذکور بتصرف مشار الیہا واگذارند کہ محصول آنرا سال بسال در قبض و تصرف خود بیاید بوجہے من الوجوہ مانع و مزاحم نشوند درینباب تاکید تمام دانستہ حسب المسطور بعمل آرند۔

تحریر فی التاریخ چہاردہم شہر ربیع الثانی سنہ ۱۱۱۶ھ

نقل بدفتر رسید۔

نوٹ:۔ شیخ عبد الستار صاحب بھی عظمت مآب اور ذی توقیر پیرزادے تھے دو سو بیگہ زمین کا پروانہ نواب کمال الدین خاں نے آپ کے نام لکھا ہے اور آپ کی مقدرت کا یہ حال تھا کہ نواب محمود خاں اکثر آپ سے قرض منگوالیا کرتے تھے چنانچہ ایک بار سات ہزار روپئے جو آپ کے یہاں سے منگوائے تھے اُن کے متعلق ایک رسید موجود ہے۔ ۱۲

(۸۸) نقل سند معافی منجانب نواب کمال الدین خان

بنام سید شہاب الدین سید احمد گیلانی

مہر — از شاہ عالمگیر غیور یافت فرمان از راہ صدق خود کمال الدین خان — ہو الغنی

متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ شاہ آباد محال جاگیر بعنایت امید وار بوده بدانند - چون موازی یکصد و پنج بیگہ زمین پختہ بگز الٰہی در سواد موضع ہری عملہ پرگنہ مذکور از ابتدای فصل خریف سنہ ۱۰۹۶ ف یکہزار نود و شش در وجہ نذرانہ قدوة العارفین زبدة الواصلین میر سید احمد گیلانی حسب الضمن مرحمت شد باید کہ اراضی مرقوم را بحدود مفصل ذیل تبصرف میر معز الیہ واگذارند و بوجہی من الوجوه مانع و مزاحم نشوند. دریں باب تاکید تمام دانستہ حسب المسطور بعمل آرند تحریر فی التاریخ یازدہم ربیع الاول سنہ ۱۱۱۰ ہجری مسص

جانب پشت

بموجب ضمن موازی یکصد و پنج بیگہ اراضی زمین از سواد موضع ہری عملہ پرگنہ شاہ آباد در وجہ نذرانہ قدوة العارفین زبدة الواصلین میر سید احمد گیلانی مرحمت شد ۱۰۵ بیگہ پختہ

شرقی	غربی	جنوبی	شمالی
حد ہورہ موضع	حد ہورہ موضع ہری	حد ہورہ موضع حسن پور	حد ہورہ موضع اختیارپور

(۹۲)

خطِ شاہ ایران

بادشاہ ایران کا افسوس آمیز الزامی خط

نامہ سلیمان بادشاہ ایران کہ بہ عالمگیر اورنگ زیب فرمان روائے ہندوستان نوشتہ :- ستایش آفرین جہان آفرینے راکہ از یک سخن گل نہ فلک را باانجمن انجم بچرخ آوردہ ہفت طبق زمین را به این ہمہ وقار و تمکین برروے آب ساکن گردانیدہ واز قطرۂ آبی صورت انسان راکہ اشرف المخلوقات است ازنہاں خانۂ بطون بشہرستان ظہور جلوہ گر ساختہ و بہ محض عنایات بے غایت خلعت فاخرۂ خلافت را در بر سعادت پرورما پوشانیدہ زمام التیام وانتظام طبقات انام بدست اختیار وقبضۂ اقتدار ما سپردہ پس انصاف آنست کہ ما نیز قدر این عنایت خاص دانستہ بمصداق اَحسِن کَمَا اَحسَنَ اللّٰہُ اِلَیکَ باخلق خدا بہ اخلاص سلوک نمائیم وہرگاہ ستم رسیدگی وشکستگی احوال مغلوبان ومظلومان ظاہر شود تعلل وتغافل را برکنار نہادہ برانیست وپرداخت قلوب دردمندان شرائط مساعی تقدیم رسانیم درین ایام از تقریر صادر و وارد بظہور پیوستہ کہ در ممالک ہندوستان اکثر جا مفسدان سرکش آن سلیمان وش را ناتوان وبے سرانجام پنداشتہ غبار آشوب بلند ساختہ اند وبعضے از ممالک را در تصرف آوردہ متوطنین ومترددین آن ولایت را تصدیعہ می دہند سرکردۂ آنہا سیوا نام کافریست کہ ہیچ کس نشانہائے نام ونشان او نبودہ الحال بے سرانجامی سامی باعث سرانجام آن گمنام شدہ خروج نمودہ اکثر قلعہ جات کوہ شکوہ بہ تصرف خود آوردہ سپاہ آن سلطنت پناہ را بزیر تیغ بے دریغ کشیدہ بسیارے را اسیر نمودہ ملک را تاراج کردہ دعوی ہمسری بہ آن والا دودمان دارد وآن خلافت مآب پدرگیری را عالمگیری نام نہادہ از کشتن برادران کہ وارث ملک بودند خاطر جمع کردہ سررشتۂ قدردانی وجہانبانی و داد و دہش را از دست دادہ بصحبت جماعتے کہ افسون خوانی وسوسۂ شیطانی را شیوہ حق دانی می پندارند مشغول اند اہداد درہر کار نہردد نما باختہ بحیلہ وفریب بازی بردہ اند الحال کہ معرکہ مردانگی پیش آمد ششدر ومضطر گشتہ تنبیہ مفسدان وضبط ہندوستان از احاطۂ مقدور ایشان بیرون است ازانجا کہ بعنایت الہی وامداد دائمۂ معصومین نوازش درماندگان شیوۂ دودمان ما است اعانت آن سلطنت پناہ منظور است چنانچہ از امداد جد ما ہمایون بادشاہ باز بہ

(نوٹ) یہ مراسلت راقم کو ایک پُرانی قلمی کتاب سے ملی ہے۔ ۱۲

(۹۱) نقل فرمان بادشاہ اورنگ زیب عالمگیر بنام محمد تراب ولد جلال الدین

مہر
بادشاہ
اورنگ زیب

مہر میں معمولی نام سلاطین سابق کے ہیں جو کئی فرمانوں میں لکھے جا چکے ہیں۔

دریں وقت میمنت عنوان فرمان والاشان واجب الاذعان صادر شد

کہ خدمت چودھری پرگنہ منوی سرکار لکھنؤ مضاف بصوبہ اودھ بہ محمد تراب ولد جلال الدین کہ از ابا عن جد خدمت مذکور سرانجام می نماید برطبق پیشکش من ابتدائے فصل خریف تخاقوی ئیل حسب الضمن مقرر گشتہ باید کہ اوراچودھری درلسبت پرگنہ مذبور سرگرم کارگردانند ودست تصدی مشارالیہ درامور مضافہ این خدمت قوی مطلق شناسند کہ کما ینبغی بلوازم و مراسم آں خدمت قیام واقتدام نمودہ دولت خواہی وآباد انکاری واستمالت رعایا وافزونی زراعت مساعی جمیلہ بکار بردہ دقیقہ از دقایق آن نامرعی نگذارد ومحال را موافق تشخیص ایں قبولیت رعایا فصل بفصل سال بسال بیباق ساختہ بگماشتہ جاگیرداران وکروریان وغیرہ حکام پرگنہ مذبور رجوع بودہ بدعتے احداث نہ نماید ورعایا وبرایا دیگرے را از حسن سلوک راضی داشتہ پیرامون تغلب وتعدی نگردد وسوائے رسوم مقرری چیزے از مال سرکار متصرف نشود واز کسے طمع وتوقع نکند ومثل قانونگویان وزمینداران ومقدمان ومزارعان رعایا وغیرہ ان محال آنکہ سخن حسابی وصلاح وصواب دیداو بیرون نروند۔ چہاردہم شہر رجب سال چہل ونہم از جلوس والا اشرف تحریر یافت۔

مہر امیر الامراء
بندۂ عالمگیر بادشاہ

تاریخ بست ونہم شہر شعبان سنہ ۴۹ جلوس
موافق سنہ ۱۱۱۸ ہجری داخل دفتر نمایند

آسودہ خاطر بودہ زبان خود را بدعاے دولت سرگرم می دارند واز برکت این نیت ہر ارادۂ کہ
مکنون خاطر بود بوجہ حسن جلوہ ظہور نمود و ہر کس جانب دولت خداداد ما بد دید نقش ہستی او از
صفحۂ روزگار زود زایل گردید شاہد حال این معنی حرکت پدر شماست کہ قدر عافیت ندانستہ
گامے چند برا فراشتہ بود کہ خار ناکامی در پاے او شکست واز عمر و جوانی بے بہرہ رفت
احسانہا حضرت صاحبقرانی درباره بزرگان شما بر پیش طاق روزگار ثبت است راہ
ناشکری رفتن در راہ چاہ کندن ست چون نتائج حسن نیت را پایان نیست اکنون مطلب
گرائیدہ می شود مکتوب مرسلہ کہ نگاشتۂ دبیران تنگ حوصلہ و منشیان کم ظرف بود
ورود نمود ہمان وقت بخاطر رسیدہ بود کہ چندے از یر دلان را برباد پایان اندیشہ
رفتار صرصر کردار کہ از سرعت سیر چون آفتاب در نیم روز بشام می رسند سوار کردہ
با جمعے از تیراندازان کہ پیوستہ پیغام قضا در ترکش نشان آرام گزین و پیک اجل
در خانہ کمان آنہا گوشہ نشین است بسوئے آن والا دودمان رخصت فرمائیم تا جواب
مکتوب بد اسلوب بزبان شمشیر تیز خون ریز ادا نمایند لیکن رعایت خاندان نبوی و مروت
موروثی و توجہات صاحبقرانی نگزاشت کہ بمحض لغزش زبانی کہ نتیجۂ خورد سالی و
نادانی است یک بارہ رشتۂ روابط قدیم گسیختہ شود لہذا در جواب نامہ فہرستے از
دفاتر احوال خود نوشتہ می شود این کہ از کشتن برادران و بے دخلی اعلی حضرت مغفرت
مرتبت رقم پذیر خامہ ساختہ بود بر ہمگنان ظاہر و باہر است کہ داراشکوہ پاس دین مبین
نکردہ آوارۂ بادیہ گمراہی بود و ہمیشہ کمر عداوت با اہل اسلام و امراے عظام بتخصیص
با برادران حقیقی بسندی می داشت و ہمچنین شجاع از غرور در حضور پدر ہوس نشینی کردہ بقصد
برادران لشکر کشی نمودہ مراد بخش از بادۂ غفلت مدہوش بودہ ہنگامۂ ظلم و بیداد گرم می
داشت ما بتوفیقات ربانی بچندین جنگ و جدل کہ کارنامۂ اولوالعزم تواند بود ہر متعدی
را بمقتضائے شریعت غرا سزاے واجبی دادیم و اعلی حضرت از مہر پدری روادار کردار ناہموار
آنہا بودہ آخر الامر از مشاہدۂ حال نکبت مآل آنہا تارک السلطنت شدہ اورنگ سلطنت
را کہ بعنایت الہی از روز ازل بنام نامی ما زینت یافتہ بود ما را خلف الصدق دانستہ
بخشیدند خدا شاہد حال این معنی است وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا این ہمہ محض برائے
رضائے خدا و ہدم بنائے جفا کردیم اگر متر سمان روزگار کہ دیدۂ ظاہر و باطن آنہا از فروغ

ہندوستان مسلط شدہ بودند ونذر محمد خان والی توران چراغ دولت خود را از فروغ کوکب بخت ما باز روشن ساختہ درین ولا کہ آن وارث تخت ہمایون را در ماندگی رو آوردہ ہمت وغیرت سلطنت چنان اقتضای کند کہ ما خود بنفس نفیس با سپاہ ظفر پناہ بیاوری وارث آن سروری متوجہ شویم و بملاقات یکدگر کہ آرزوی دیرینہ است محظوظ گردیم و آن اشرار غریب آزار را بشمشیر ذوالفقار کردار سزا دادہ رعایا را از مفسدان نجات بخشیدہ دعاگوئے خود گردانیم اللہ تعالی از ناہمواری روزگار در امان دارا د والسلام۔

(۹۳) جواب خط اورنگ زیب کی طرف سے

اورنگ زیب کا ڈیفنسو (تردیدی) جواب

جواب نامۂ مسطور کہ اورنگ زیب نوشتہ

سبحان اللہ قدرتیکہ جمیع ذرات ہستی وموجودات بلند وپستی پرتو آفتاب عالم تاب ذات اوست نقش ونگار صفحۂ روزگار امواج دریاے بے کنار صفات اوست **بیت**

خود از درون وبرون جلوہ کرد ومن بمیان + چو سایہ محو شدم کز دو سو چراغ آمد

اما از انجا کہ کارخانۂ حکمت بہ مصلحت متضمن است حجاب وروابط واسباب بر چشم عالمیان انداختہ خود را از نظر ظاہر بینان محجوب ساختہ وبرگزیدگان خود را در خلوت سرائے خود راہ دادہ دیدۂ دل ایشان را از جمال خود روشن می سازد وصفحۂ خاطر عاطر آنہا از التفات بسوے اغیار پاک گرداند تا سخنان رد وقبول وآفرین ونفرین عوام کالانعام گردیدہ خرد از نور تحقیق بے نصیب است مستغنی وبے پروامی سازد ع چراغ مہر را غم نیست از باد۔ الحمد للہ کہ از آغاز صبح شعور تا این ایام کہ غایت ارتفاع آفتاب رشد است در باطن حق مواطن ما غیر از حق شناسی ورعایت ارباب اسلام وہدم بنیان کفر وظلام دیگر نگذشتہ وہمدم از لذات نفسانی احتراز دانستہ بادشاہی را پاسبانی خلایق کہ امانت خالق اند دانستیم وبمقتضاے رعیت پروری وعدالت گستری محصول مبلغے کہ مقدار آن از اندازۂ شمار بیرونست واز قدیم الایام در ممالک محروسہ بصیغۂ زکوۃ وراہداری ونگاہبانی وغیرہ کہ در سرکار مواخذ می شد وباین علت تکلیفات کلی بحال سوداگران ومعابران واہل حرفہ می رسید یک قلم معاف فرمودیم اکنون جماعت مذکور

(۹۴) سند محمد معظم شاہ مہری شاہ عالم بہادر بادشاہ

بنام باسدیو نایک

سند محمد معظم شاہ سنہ ۱۱۲۱ھ

باسمہ سبحانہ و تعالیٰ شانہ
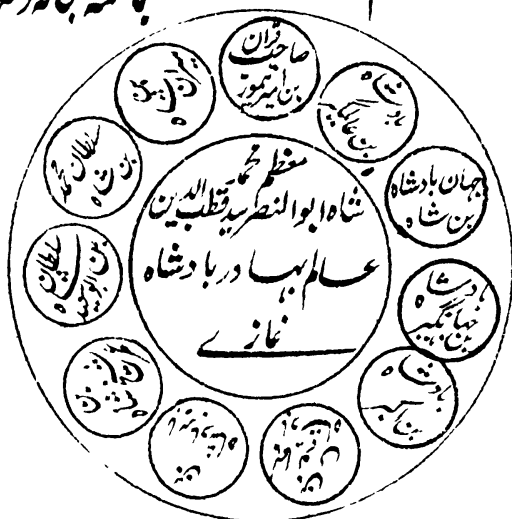
درین وقت میمنت اقتران فرمان والاشان لازم الاذعان صادر شد کہ خدمت سردیسمکی و سرد یشپانڈکی

پرگنہ حویلی فیروزنگر وغیرہ عرف رایچور صوبہ دار الظفر بیجاپور و منظفر نگر مارند پور بارسوم والعام

دیہات دربست و لوازم حسب الضمن بنام باسدیو نایک زمیندار کہ بلوازم و مراسم آنخدمات

کما ینبغی پرداختہ دقیقہ از دقایق نیکو خدماتی نامرعی نگزارد و آباد داشتہ پیرامون انخدا بواب

ممنوعہ نگردد و زیادہ بر رسوم و انعام و لوازم کہ مقرر شدہ باید کہ حکام و متصدیان مہمات و مشرفان

و جاگیرداران و کروڑیان حال و استقبال کو سردیسمکھ و سرسردیسمکی محالات مسطور متعلق دانستہ

رسوم و انعام و لوازم باز دارند و جمیع الوجوہ عوارض سلطانی و تکالیف دیوانی معاف درینباب

ہرسال سند مجدد نطلبند اندرین باب قدغن بلیغ دانند سال سوم از جلوس مبارک تحریر یافت۔

(برپشت سند مذکور)

شرح یادداشت واقعہ بتاریخ روز دوشنبہ ۲۷ ربیع الاول سنہ ۳ جلوس مبارک موافق سنہ ۱۱۲۱

ہجری مطابق ۱۹ خورداد ماہ بہرسالہ امارت و ایالت پناہ و شہامت دستگاہ عمدۂ فدویان

عقیدت نہاد زبدۂ مخلصان با اعتقاد منظور نظر بادشاہی مورد الطاف نامتناہی مہبط

خرد دو راست سخنان بے اصل شہرت دہند چہ توان کرد ؎

بعذر و توبہ توان رستن از عذاب خدائے ✤ ولیک می نتوان از زبان مردم رست

واین کہ از شورش سیوا قلمی بود عجب است کہ این قسم مقدمات در مجلس آن خجستہ خاندان مذکور می شود قطع نظر ازان کہ ایشان از صغر سن و خورد سالی کہ موسم نادانی است بہرہ از دانش و بینش نداشتہ باشند دران ولایت قحط دانش مندان واقع است و پیش ایشان کسے نیست کہ نظر بر حالت و منزلت داشتہ بسخن معقول پردازد ہرگاہ لشکر ایران و توران را یارائے آن نباشد کہ با فواج بحر امواج دم مساوات تواند زد سیوا و سوائے او داخل کدام حساب است واگر دزدان موش پیشہ در سوراخ بیابان و کوہستان جائے گرفتہ پیشہ دزدی پیش گرفتہ باشند چہ عجب ؎

گرچہ مگس زور دو بازو نمود ✤ طعمہ سیمرغ نخواہند بود

لایق آنست کہ در آغاز و انجام ہر کار لوازم ہوشیاری و دوراندیشی بظہور آورند در خاطر دریا مقاطر می رسد کہ شور بختان فرنگ کہ باعث آزار رہ نوردان ایران می شوند کشتی سکونت آن گروہ را در گرداب ہلاکت اندازیم و پرتو رایات ظفر طراز بر ساحت آن دیار انداختہ بہ ملاقات یکدیگر خوش وقت گشتہ متوجہ مقصود شویم ہمیشہ در خور نیست کامیاب باشند۔[1]

---

[1] ان دونوں خطوں میں کوئی تاریخ درج نہیں ہے۔ ۱۲

دربابِ عظام فرمان والا صادر شدہ اول حکم جہان مطاع
آفتاب شعاع شرف اصدار یافت کہ دیدہ و دانستہ باو
فرمان والا عطا نماید کہ باو ممنون بر الطاف شاہی بخاطر جمع
بندوبست محالات بواقعی نماید واقع ۱۲ صفر سنہ ۳۱ جلوس۔
بموجب یادداشت قلمی شد شرح خط واقعہ نویس آنکہ مطابق
واقعی است
شرح خط امارت و ایالت پناہ بسالت و شہامت دستگاہ
عمدۂ فدویان عقیدت نہاد زبدۂ مخلصان با اعتقاد منظور
نظر بادشاہی مورد الطاف نامتناہی مہبط اعطاف بیکران
خانہ زاد شجاعت نشان صمصام الدولہ باقر بیگ بخشی الملک
امیر الامراء بہادر نصیر جنگ سر سردار نایب اعتقاد خلافت
و فرمانروائے اعتقاد سلطنت و کشور کشائے مہد قواعد
معدلت منتظم امور خلافت عقدہ کشائے معاقد دین دولت
سپہ آرائے معارک فتح و نصرت گنجور اسرار بادشاہی دانائے
ضمیر طلب انجمن سرائے محفل خلیفہ منہجب نسخۂ دانش و بینائی
صاحب رائے عالم آرائے دستور وزرائے ممالک مدار برہان
وکلائے ذی الاقتدار صاحب الشوکت والعظمت والاحتشام
واجب العز والشرف والاحترام قدوۂ خوانین بلند مکان
عمدہ امرائے اعظم الشان رکن السلطنۃ العلیہ نظام الملک
آصف الدولہ آنکہ صاد شرح خط سیادت و نقابت پناہ
شرافت و نجابت دستگاہ موتمن الدولۃ العلیہ معتمد السلطنۃ
عمدۂ فدویان شجاعت نشان زبدۂ یومیان رفیع الشان
ناظم مناظم ملک و مال ناریح و مناریح دولت و اقبال اسوۂ
اعاظم وزراجلۃ الملک مدار المہام معظم خان خانخانان بہادر
ظفر جنگ وفادار آنکہ بعرض کہ رسانید شرح خط رفعت و

واقعہ بست و ہشتم جمادی الاول سنہ ۴ جلوس ۱۱۱۶
موافق سنہ ۱۱۲۲ ہجری [illegible] شد
سنہ ۱۱۱۶ [illegible]

اعطاف بیکران خانہ زاد شجاعت نشان صمصام الدولہ باقر بیگ
بخشی الملک امیر الامرا بہادر نصیر جنگ سر سردار نایب اعتقاد
خلافت و فرمانروای اعتماد سلطنت و کشور کشائی مہد قواعد
معدلت منتظم امور خلافت عقدہ کشائے معاقدین و دولت سپہ
آرائے معارک فتح و نصرت گنجور اسرار بادشاہی دانائے ضمیر طلب
انجمن سرائے محفل خلیفہ منہجب نسخہ دانش و بینائی صاحب رائے
عالم زرائے دستور وزرائے ممالک مدار برہان و کلائے ذوی الاقتدار صاحب
الشوکت والعظمت والاحتشام واجب العز والشرف والاحترام
قدوۂ خوانین بلند مکان عمدہ امرائے اعظم الشان رکن السلطنۃ
العلیہ معتمد السلطانیہ عمادہ فدویان شجاعت نشان زبدۂ یومیان
رفیع الشان ناظم و منازم ملک مال ناہج مناہج دولت و اقبال
اسوۂ اعاظم وزرا جملۃ الملک مدار المہام معظم خانخانان بہادر ظفر جنگ
وفادار نوبت واقعہ نگاری خانہ زاد درگاہ آسمانجاہ محمد میر قلی میگرد
فرد از دفتر تنقیح رسید کہ بعرض مقدس رسید کہ باسدیو نایک زمیندار
چیندن کیرا وغیرہ با جمعیت شایستہ با فواج بادشاہی در جنگ مقاہیر
و مفسدان پرگنات سرکار فیروز نگر وغیرہ بقا در زمینداری با وجدان
و زمیندار مذکور ہمیشہ جنگ و جدال مینمایند و اُستاد عادل خان
بدست دارد امیدوار است سردیسکھی و سر سر دیسکھی محالات دربست
سرکار فیروز نگر عرف رایچور من صوبۂ دار الظفر بیجاپور و مظفر نگر عرف
ہلی کھیڑ صوبۂ محمد آباد بار سوم و انعام دیہات و لوازم آن مومی الیہ
سرفراز گردد تا بہ جمعیت خاطر مفسدان را تنبیہ واقعی نمودہ بندوبست
آنجا از قرار واقعی نماید حکم والا صادر شد کہ بدستور عہد حضرت ہر کہ دیدہ
و دانستہ حکم آن صادر شود سند فرمان والا دہیہ والا سند دیوانی کافی
است مومی الیہ مدلے خدمات جانفشانی نمودہ از دست مقاہیر
و مفسدان آن ضلع بندوبست و آباد داشتہ و مصدر خدمات نمودہ

شاہ غازی
شاہ عالم بادشاہ
مظفر جنگ وفادار فدوے
بہادر
مظفر خان خانخانان

بواقعہ امارت وایالت پناہ وشہامت دستگاہ عمدۂ فدویان عقیدت
پناہ زبدۂ مخلصان با اعتقاد منظور نظر بادشاہی مورد الطاف
نا متناہی مہبط اعطاف بیکران خانہ زاد شجاعت نشان
صمصام الدولہ باقر بیگ بخشی الملک امیرالامراء بہادر
نصیر جنگ سرسردار نایب اعتقاد خلافت وفرمان روائے
اعتقاد سلطنت وکشورکشائی مہد قواعد معدلت منتظم
امور خلافت عقدہ کشاے معاقد دین ودولت گنجور

۲۶ر جمادی الاول

بادشاہی بیگردد
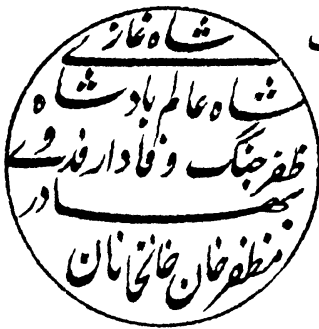
نوٹ:- یہ معظم شاہ فرزند اورنگ زیب بادشاہ کی سند کی نقل ہے۔ عبارت ظہری سند سے ظاہر ہے کہ باسدیو نایک زمیندار چندن کیرہ (یہ موضع دیودرگ تحصیل سے ایک میل ہے) منسلان والکنگرہ (ہیڈ رشوراپور سے چھ میل ہے جو قدیم مستقر راجگان شوراپور کا تھا) کی جنگ میں افواج شاہی کے ساتھ رہا ہے۔ ۱۲

(۹۵) نقل فرمان شاہ عالم بہادر بادشاہ غازی

معافی موضع جمالپور بنا برجامع مسجد شاہ آباد منجانب شاہ عالم بن عالمگیر بادشاہ دہلی

شاہ عالم بادشاہ غازی
امجد خان صدر جہان
۲

گماشتہاے جاگیرداران وکروریان حال واستقبال پرگنہ بالی سرکار
خیرآباد مضاف بصوبہ اودہ بدانند۔

بموجب فرمان عالیشان بندگان حضرت بادشاہ زمین وزمان خلیفہ معدلت نشان ذریعہ
امن وامان سبب آرامش عالمیان ظل ظلیل ایزد متعال سربلند دادار بیہمال مظہر اتم پروردگار
رحمت اتم آفریدگار بانی مبانی جہانبانی مشید قوانین گیتی ستانی خلافت پناہ ظل مرقوم

عوالی پناہ لایق العنایة والاحسان اخلاص خان آنکہ بتاریخ ۱۱ر
جمادی الاول سنہ ۱۲ا۱ بخشی الملک امیر الامرا بہادر نصیر جنگ سپہ دار
نایب اعتقاد خلافت و فرمان روائی اعتماد سلطنت و کشورکشائی -

بتاریخ ۲۶ر جمادی الاول سنہ
تقلید فرمودہ مفصلے رسید
غلام محمد

فرد این بدستخط خاص ملفوف بہ مہر خواص خان بدفتر معلی رسید
بموجب فرد بہ مہر بخشی الملک بعرض مقدس گردید کہ
باسدیو نایک زمیندار چندن کیرہ وغیرہ با جمعیت شایستہ
با فوج بادشاہی شامل شدہ در جنگ مقاہیر مفسدان
واکنکرا -

محال دربست

محالات فیروزنگر عرف رایچور　　محالات ۵

برسے	برسے	برسے	برسے	برسے
حویلی فیروزنگر	ییناؤگے	کشٹگی	بھنو	کوتال
محالے	محالے	محالے	محالے	محالے

برسے	برسے	برسے	برسے	برسے	برسے
جالی ہال	انکوڑ	درور	ھرور	۲ رسوم	
محالے	محالے	محالے	محالے	بدنتور	

بادشاہ غازی
شاہ عالم
بندہ
اخلاص خان

۲

دیکھان

بانعام　　انعام　　ونارگونڈا محالات مذکور
کہاتاپور کوتال دیبی سرناپور ماڈگری مورٹ نول کول میگرفتہ باد -
موضع دربست - موضع دربست - موضع دربست - موضع دربست - موضع دربست - موضع دربست - موضع دربست - این خط بدست نرسیدہ شد
باعث کاغذ نمناک نوشتہ شد

(۹۷) نقل فرمان شاہی بنام نواب محمدؐ سردار خان

اللہ جہان شاہ بادشاہ غازی
سپہ سالار یار وفادار فدوی
قطب الملک یمین الدولہ
سید عبید خان بہادر ظفر جنگ
سنہ احد

باشند
محفوظ
ہاشم خان
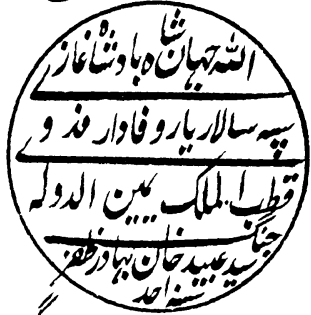
رفعت پناہ وزارت وکفایت دستگاہ

چون پرگنہ شاہ آباد دربست من اعمال سرکار خیرآباد مضاف صوبہ اودہ بجمع مبلغ ہفت لک دام بجاگیر محمد سردار ولد کمال الدین خان مرحوم بدستور سابق بحال وبرقرار است لہذا نوشتہ میشود کہ پرگنہ مذبور دربست بجمع دام مذکور حسب الضمن بجاگیر موی الیہ بحال دانستہ بر بنیداران آنجا قدغن نمایند کہ مال واجب را بعامل مشار الیہ جواب میگفتہ باشند تباریخ ۲ شعبان سنہ احد قلمی شد۔

مضمون پشت پروانہ

مقررہ ضمن باسم محمد سردار ولد کمال الدین خان مرحوم پرگنہ شاہ آباد سرکار خیرآباد صوبہ اودہ کہ بدستور سابق بحال وبرقرار است معہ لک دام دربست۔

نوٹ:۔ اس فرمان نے عجب خلجان میں ڈالا ہے سنہ احد جلوس لکھا ہے نواب کمال الدین خان کی وفات ۱۱۲۴ھ کے آخر یا اوائل ۱۱۲۵ھ میں ہوئی ہے یہ زمانہ فرخ سیر بادشاہ کا ہے۔ مگر مہر سید عبید اللہ خان بہادر ظفر جنگ قطب الملک یمین الدولہ کی ہے اور بادشاہ کا نام شاہ جہان ہے۔ دوسری خرابی یہ ہے کہ اسی کے اوپر کے فرمان میں سنہ جلوس (۲) مطابق ۱۱۲۵ہجری لکھا ہے۔ ۱۲

(۹۸) نقل سند مطلا ومہری محمد شاہ بادشاہ بخط شفیعہ

مشعر سرفرازی بر عہدہ قضاءت پرگنہ جلیسر صوبۂ اکبر آباد بنام شیخ محمد رضا سنہ جلوس (۱)

علیین^ل آشیان

گماشتہای جاگیرداران وکروریان وجمہور سکنۂ پرگنہ جلیسر وغیرہ سرکار

ل فرامین واحکام میں بہ پاس ادب سطر میں جگہ چھوڑ کر نام بادشاہ کا پیشانی پر لکھ دیتے ہیں۔ ۱۲

بست ونہم جمادی الثانی سنہ جلوس والا موضع جالپور تہ شاہ آباد عملہ پرگنہ مذکور از ثلث خریف پارس.... دروجہ خرچ امام وموذن وخطیب وصادر و وارد و مرمت وغیرہ جامع مسجد بناکردہ دلیرخان مرحوم واقعہ قصبۂ شاہ آباد عملہ پرگنہ مسطور حسب الضمن مقرر گشتہ باید کہ مطابق فرمان عالیشان عمل نمودہ موضع مسطور را بتصرف آنہا بازگذارند وازجمیع وجوہ وعوارض معاف مرفوع القلم شمارند کہ حاصل آنرا صرف معیشت نمودہ بوظائف دعاگوئی مواظبت مینمودہ باشند واگر در عمل دیگر چیزے داشتہ باشد آنرا اعتبار نکنند دریں باب قدغن دانستہ حسب السطور بعمل آرند نہم شعبان سنہ قلمی شدند

کیفیت برپشت

شرح ضمن دروجہ خرچ امام وموذن وصادر ووارد و مرمت وغیرہ لوازمہ جامع مسجد بناکردہ دلیرخان مرحوم واقعہ قصبۂ شاہ آباد موضع جالپور کونیہ شاہ آباد پرگنہ پالی سرکار خیرآباد مضاف بصوبۂ اودہ از ثلث خریف بتاریخ یازدہم شعبان سنہ نقل بدفتر رسید۔ محمد صادق۔

نقل سند معافی منجانب نواب سردار خان جسمیں (۹۶) محمد مبارک مخاطب کیئے گئے

محمد فرخ سیر ۱۱۲۵ بادشاہ غازی خانہ زاد سردار سنہ احد

شجاعت وعقیدت نشان محمد مبارک بعنایت امیدوار بودہ بدانند بظہور پیوست کہ چند بیگہ اراضی دروجہ مدد معاش اہلیہ جمال الدین ولد حسین خان صخیل درسواد موضع خانپور عملہ پرگنہ شاہ آباد بموجب پروانہ خانصاحب مرحوم مقرر است بنابراں قلمی میگردد کہ اراضی مذکور بعد ملاحظہ سند بمہر خانصاحب مرحوم بشرط قبض وتصرف مطابق معمول تبصرف اہلیہ مرقوم واگذارند ومزاحمت نرسانند کہ بفراغ خاطر گشتکار نمودہ بدعاے ترقی ودولت اینجانب مواظبت دارد دریں باب تاکید اکید دانستہ حسب السطور بعمل آرند۔ بتاریخ دہم رجب المرجب سنہ جلوس والا مطابق ۱۱۲۵ہجری قلمی رفت۔

ل واضافہ بمنصب یکہزاری ذات × ہفصد سوار سرافراز باشد وافوہ بست وسویم ذیحجہ
۳۰ جلوس بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد ×

شرح دستخط × امانت و دیانت قرین لیاقت ×

زبدة السادات نجیب السعادات × نقاوہ

بہواخواہ مطیع صفابات باوشاہ × عمدہ

الملک یمین الدولہ × سید عبداللہ خان

مشار الیہ از فضل وکرم امید وار است کہ از اصل واضافہ
بمنصب یکہزاری ذات × ہفصد سوار سرافراز شود شرح دستخط
بخشی الملک حکم شد منظور لاہا
یکہزاری ذات
ہفصد سوار

اصل	ہفصد ذات پانصد سوار	اضافہ	سیصد ذات دوصد سوار

تحریر فی التاریخ شہر صدر سنہ الیہ جلوس والا مص

وصوبۂ اکبرآباد را اعلام آنکہ × وکیل شیخ محمد رضا ولد شیخ محمد عوض التماس نمود کہ مؤکل
بموجب پروانۂ عہد　　مرقوم ہفت ہفت رجب سنہ الیہ × منصب قضای
پرگنہ مذکور وغیرہ ب فرازی وار وامید واراست کہ پروانہ مطابق عہد
مرحمت شود حسب الحکم اعلے قلمی میگردد کہ مشار الیہ را بدستور سابق حسب الضمن
دانستہ دست تصدی[۵۲] موی الیہ درامور متعلقہ بخدمت مستقل دانند × ودیگر را
سہیم و شریک او ندانند دریںباب قدغن دانستہ حسب المسطور بعمل آید بہ پنجم[۵۳] شہر
ربیع الثانے لصہ ۳

---

[۵۲] بجنسہ ایسا ہی لکھا ہوا ہی۔ ۱۲

[۵۳] فرامین پر بجائے دستخط کے صاد بنا دیتے تھے یا بعض کر دیتے تھے۔ ۱۲

---

(۹۹) نقل فرمان محمد شاہ بادشاہ

سید محمد وارث ساکن امروہہ کے نام ایک ہزار منصب اور سات سو سوار کی سرفرازی کا ۱۱۳۳ھ

والا　　اللّٰہی

بتاریخ روز یکشنبہ بست وسوم ذی الحجہ سنہ ۳ جلوس مبارک موافق ۱۱۳۳ سنہ ہجری.... برسالہ
امارت وایالت مرتبت بسالت وشہامت منزلت زبدۃ السادات مجمع السعادات نقاوہ × مقربان
درگاہ عضادہ محرمان ہوا خواہ مطرح عنایات بادشاہی مورد الطاف ظل........
× سپہ سالار یار باوفا قطب الملک یمین الدولہ سید عبد اللہ خان بہادر ظفر جنگ
ونوبت واقعہ نگاری کمترین فدویان درگاہ ملایک پناہ لکھینراے قلمی میگردد حکم
صادر شد کہ سید محمد وارث ولد سید غضنفر مرحوم سادات امروہا

نوٹ :- یہ فرمان جناب سید خواجہ حسن صاحب نظامی کا عطیہ ہی۔ کاغذ بہت
بوسیدہ ہو گیا ہی اور جا بجا سے کرم خوردہ ہی اگر خواجہ صاحب چوکھٹے میں لگا کر محفوظ نہ کرتے تو بے کار ہو جاتا
فرمان کا طول وعرض اُ- ۸ $\frac{1}{2}$ × ۷ $\frac{3}{4}$ ہی خط نہایت واضح نستعلیق ہی۔ ۱۲

(۱۰۰) نقل فرمان شاہی محمد شاہ بادشاہ بنام شیخ میان داد صاحب

شاہ محمد شاہ
مرید باد فلک اقتدار
بهادر
سنہ ۱۱۳۴ نظام الملک
سالار
فتح جنگ سپہ

معلی

گماشتہای جاگیرداران وکروریان حال واستقبال
پرگنہ بھولی سرکار چنار صوبۂ الہ آباد بدانند کہ بموجب فرمان عالی شان بندگان حضرت
خدیو جہان خداوند زمان باعث امن وامان ظل ظلیل ایزد متعال نایب مناب دادار
بے ہمال مظہر اتم پروردگار رحمت اعم آفریدگار مسقنن قوانین جہانداری ممہد مہاد کرم گستری
خلافت پناہ ظل مرقوم ہفتم شعبان سنہ جلوس مبارک موضع مخدوم پور وغیرہ در بست
من اعمال پرگنہ و سرکار مذکور از خریف پارس ئیل برای خرچ فقرا و خانقاہ در وجہ مدد
معاش حقایق ومعارف آگاہ شیخ میان داد وغیرہ دیدہ ودانستہ حسب الضمن مقرر گشتہ
باید کہ مطابق فرمان والاشان بعمل آوردہ مواضع مسطور را دربست بتصرف مشار الیہما بازگذارند
واصلاً مطلقاً تغیر وتبدیل بدان راہ ندہند وبوجہ من الوجوہ طلب وطمع نہ نمایند کہ حاصل آنرا
صرف معیشت نمودہ بدعای بقای دولت ابد طراز اشتغال نمایند واگر درمحل دیگر چیزی داشتہ
باشند آنرا اعتبار نکنند درینباب قدغن دانند بست وششم شہر ذی الحجہ سنہ جلوس قلمی
شد سنہ۔

جانب پشت

مقررہ ضمن در وجہ مدد معاش حقایق ومعارف آگاہ شیخ میان داد
وغیرہ بموجب فرمان عالی شان عہد مرقوم صدر از پرگنہ بھولی سرکار چنار صوبہ
الہ آباد از خریف پارس ئیل۔

پشت فرمان
مہر نمبر (۱)
بواقعہ مقابلہ نمایند
محمد شاہ بادشاہ غازی
سپہ سالار یار باوفا فدوی
جنگ محمد امین خان چین بہادر ظفر
وزیر الممالک اعتماد الدولہ
محمد شاہ
بادشاہ غازی
لکھپت رام فدوی
محمد شاہ بادشاہ غازی
سپہ سالار یار باوفا فدوی
قطب الملک امین الدولہ
جنگ
سید عبداللہ خان بہادر ظفر

گماستہا جاگیرداران وکروریان وجمہور سکنہ مرکبہ وغیرہ سرکار سنبھل مضاف صوبہ دارالخلافہ شاہجہان اباد را اعلام آنکہ × حسب الحکم جہانمطاع آفتاب شعاع گردون ارتفاع منصب دار دنکے عدالت پرگنہ مذکور وغیرہ از تغیر امان اللہ بسید محمد مراد × وسید یار محمد ضمیمہ خدمات سابق حسب الضمن مقرر ومفوض گشتہ کہ کما ینبغی بلوازم منصب مسطور قیام نمودہ در تحقیق معاملات × وخصومات موافق شرع شریف جہد بلیغ بکار بردہ دقیقہ از دقایق حزم واحتیاط نامرعی نگذارد باید کہ برطبق حکم × فیض شیم عملنمودہ مشار الیہ را داروغہ عدالت آنجا دانستہ دست تصدی مومی الیہ در امور متعلقہ الخدمت مستقل دانند و دیگر را سہیم وشریک اوندانند × طریق جمہور سکنہ وعموم متوطنین پرگنہ مسطور وغیرہ آنکہ مومی الیہ را داروغہ عدالت آنجا شناختہ از سخن صلاح وصوابدید او برون نروند × دریںباب قدغن دانستہ حسب المسطور بعمل آید بتاریخ بست ویکم شہر رمضان سنہ ۵ قلمے شد مصہ

پشت فرمان

مروراضمن باسم سید محمد مراد ولد سید یار محمد منصب دار وغلے عدالت پرگنہ حویلی وغیرہ سرکار سنبھل مضاف × صوبہ دارالخلافہ شاہجہان آباد از تغیر امان اللہ ضمیمہ خدمات سابق

بے محال

... مذکور

محال	امروہہ	محال

مصہ

تکئہ	محال

تباریخ یکم رمضان المبارک سنہ ۵ جلوس
داخل سیاہہ حضور است ۱۲

تباریخ بست وسیوم شہر رمضان سنہ ۵ جلوس
بعلبد فقر دیوان الصدارت العالیہ رسید
محمد کرم بیگ

داخل املاک مصہ

موافق فہرست است ... ۵

فدوی مزین بصاد خاص ملفوف بمهر
صمصام الدوله امیر الامرا خاندوران
بهادر منصور جنگ بدفتر رسید
که شیخ میان داد وغیره نبیره قدوة
العارفین زبدة الواصلین مستحق و
کثیر العیال و وابستگان وخرج خانقاه
و فقرا وصادر و وارد بسیار دارد و
همیشه بیاد حق مشغول انداز فضل و
کرم امیدوار است که موضع مخدوم
پور عرف آمدباد وغیره ۳ موضع
دربست پرگنه بهولی سرکار چنار صوبه
اله آباد در وجه مدد معاش این دعاگوی
مرحمت شود بعرض اقدس رسید مشرح صدر
حکم شد

السنه
هفتده
سے موضع دربست

مذکور دربست عوض ابدا کبوره

خرچ خانقاه فقرا جست الله خرچ خانقاه فقرا جست الله

مجری دربست

خرچ خانقاه و فقرا جست الله

نقل فرمان محمد شاه بادشاه (۱۰۱)

مشعر عطائے خدمت داروغگی عدالت بنام سید محمد مراد ۱۱۳۵ھ

محمد شاه بادشاه غازی
نصرت جنگ خان خانه زاد
الملک بهادر مظفر احد
معتمد میر محمد معظم خان خانخانان

طغرائے عن الدیوان الصدارة العالیة العلیة

نوٹ:- یہ فرمان جناب سید خواجہ حسن نظامی کا عطیہ ہے جو بہت بوسیدہ اور کرم خوردہ ہے خواجہ صاحب نے بڑی احتیاط سے فریم میں لگا کر رکھا ہے۔ طول وعرض میں ... ہے خط شکستہ مگر واضح اور باقاعدہ ہے۔ نقطے بہت کم لگائے ہیں۔ کثرت سے الفاظ معترا ہیں ۱۲۰۔

(۱۰۳) نقل بخشش نامہ موضع بھدسی منجانب نواب سردار خان

بنام محمد جعفر نبیرۂ دیوان محمد مبارک

(مہر: محمد فرخ سیر بادشاہ غازی ۱۱۲۵ خانہ زاد سردار خان احمد)

متصدیان مہمات حال و استقبال سرکار اینجانب بدانند
چون موازی بست بسوہ زمینداری موضع بھداسی متعلقہ شاہ آباد پرگنہ
بالی سرکار خیرآباد صوبہ اختر نگر اودہ زرخرید و موروثی سرکار اینجانب بطوع و
رغبت خود بجمیع حدود و حقوق و مرافق و منافع آن اشجار و اثمار و ابار و انہار و حیاض
وار تکاب و خاکدان جداول از قلیل و کثیر و مایضاف و ینسب الیہا خارج از مساجد
و مقابر و طرق عامہ و اوقاف بہ محمد جعفر ولد محمد اعظم ابن محمد مبارک بخشیدم و تملیک بلاعوض
نمودم باید کہ بست بسوہ زمینداری موضع مذکور بقبض و تصرف مشارالیہ واگذارند کہ
حاصلات آنرا از رسومات زمینداری موضع مسطور صرف احتیاج خود نمودہ بدعائے
ترقی عمر و دولت مشغول باشد درینباب تاکید مزید دانستہ حسب المسطور بعمل آرند۔

شرقی	غربی	جنوبی	شمالی
دھورہ موضع پیرہائی	حد دھورہ موضع بیجہا	حد دھورہ موضع رامان پور رنرہائی	حد دھورہ منکاپور بیباری

بتاریخ ہفتدہم شہر جمادی الاول ۱۱۴۵ھ تحریر یافت۔

(۱۰۴) وکالت نامہ مہری

حاجی محمود خان قاضی القضاۃ موسوٰ سید محمد مراد

بعہد محمد شاہ بادشاہ ۱۱۴۸ھ ۱۷۳۵ء

ابوالفتح ناصر الدین محمد شاہ بادشاہ غازی خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

(۱۰۲) نقل فرمان محمد شاہ بادشاہ بنام کریم داد خان لوہانی بخط شکستہ

محمد شاہ ۱۱۳۳
بادشاہ غازی
سید معز خان فدوی
سنہ ۵۳

طغرا عن الدیوانِ صدارۃ العلیہ العالیہ

خسروانی
موردِ مراحم

شجاعت و صداقت شعار عزت و رفعت آثار معتمد خاص مخلص با اخلاص کریم داد خان لوہانی

بوده بداند که معروض بارگاه عظمت و جلال گردید که درین ایام ظفر انتظام آن مخلص بے ریو وریا مع غازیان دین و مجاہدانِ اسلام × بحول و قوت کارساز مطلق و بتائید خلیفۂ برحق برقدوم دلیری و دلاوری برآمده لوائے غلبہ و استیلار و علم و استیلا، و علم تسلط و استعلا برافراختہ × جمعے کثیر از باغیان ناہنجار و مفسدان نابکار و کفار سیہ روزگار برخاک مذلت و ہلاکت انداختند۔ موجب خوشنودی × خاطر اشرف و اقدس گشت اعلام آنکہ حضرت خلیفۂ رحمان ظل سبحان از راہِ لطف و کرم گستری و حوصلہ افزائی خلعت خاصہ × شمشیر و خنجر مرصع و مالائے مروارید و آب تارے باسازِ طلائی بدست سید برکت اللہ خان مرتضوی ارزانی فرموده اند و حکم اقدس کرامت × صدور گرفت کہ آن مخلص با صدق و صفا خود را ببارگاه معلے حاضر آورده از آل تمغا و سند جاگیر مزید سرفراز شده × بر اہل اقرانِ خود برتری و تفوق حاصل نمایند و پیوستہ خود را باطاعت حضرت ہمایونے ظل سبحانے خلیفہ رحمانے بدانند و لایزال شمشیر آبدار برائے باغیان ناہنجار و مفسدان روزگار آن دیار بے نیام دارند ہرآئینہ درین باب قدغن بلیغ دانستہ حسب المسطور تعمیل آرند بتاریخ چہارم شہر رجب المرجب سنہ ۱۳ جلوس والا قلمی شد۔

بتاریخ چہارم شہر شعبان سنہ ۱۳ جلوس والا داخل رسالہ حضور است مع ملاحظہ

بتاریخ چہارم شہر رمضان المبارک سنہ ۱۳ جلوس نقل مطابق اصل دیوان الصدارت ...

[illegible] داخل دفتر ...

صص

(غالبًا یہ مطلع شدہ ہے)　وصلہ

دریںباب قدغن دانستہ حسب المسطور عمل آرند بتاریخ ہفتدہم شہر رمضان المبارک ۱۹ سنہ جلوس والا نوشتہ شد۔

(۱۰۶) نقل پروانہ

محمد شاہ ۱۱۴۳ بادشاہ غازی صفدر جنگ فدوی ۱۱۴۳ ابوالمنصور خان بہادر
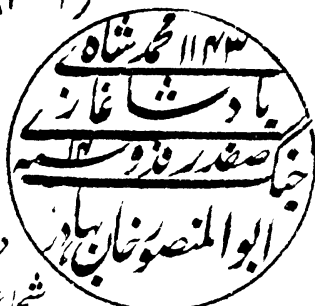
رفعت و شجاعت دستگاہ یعقوب علیخان محفوظ باشند رفعت پناہ محمد روشن خان ولد محمد تیمور خان مرحوم التماس نمود کہ درباب معافی باغات و بازار و کٹرہ مشارالیہ واقع شاہ آباد شجاعت دستگاہ نوشتہ شود لہٰذا نگارش میرود کہ بدستور قدیم الحال ہم معاف دانند و متعرض نشوند بست و چہارم شہر شعبان ۲۲ سنہ جلوس والا مطابق ۱۱۵۲ھ۔

(۱۰۷) نقل سند قضاءت محمد شاہ بادشاہ مہری خان ترخان

الله محمد شاہ خانہ زاد بادشاہ غازی نعمت خان ترخان ۱۱۴۰

عن الدیوان الصدارۃ العالیۃ العلیۃ

گماشتہائے جاگیرداراں و کروریان و جمہور سکنہ پرگنہ دیوبند سرکار سہارنپور ... حسب الحکم جہانمطاع آفتاب شعاع گردون ارتفاع منصب قضائے پرگنہ مسطور معہ سواد قصبہ ودہات متعلقہ است × از مغز سید ابرار اللہ بحالیت اللہ ولد فضل اللہ مقرر و مفوض گشتہ فرمانوالاشان درست میشود باید کہ برطبق حکم فیض شیم .... مشارالیہ را قاضی آنجا دانستہ دست تصدی مومی الیہ در امور متعلقہ آنخدمت مستقل دانند و دیگرے را سہیم و شریک اوندانند و .... کہ بہراو ... بشمارند کہ کماینبغی بلوازم منصب مزبور قیام نمودہ در فصل قضایا و خصومات و اجرائے حدود و تعزیرات و اقامت جمعہ و .... تجاویز

مظہر کرم اتم نتیج فیض اعم مشید قواعد اسلام مؤید شرائع و احکام محی السنتہ ماحی البدعۃ بادشاہ دین پناہ حضرت اشرف × الور اظہر رفیع اعلیٰ فضیلت پناہ سید محمد مراد بن سید یار محمد بن × سید عبد الرسول را برای دعوی و جواب دعوی و قبول کفالہ و قبض حق × اموال و بیت مال لاوارث سرکار سنبھل صوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد × از طرف خود وکیل و مجاز بتوکیل من یشاء فرمودہ و کان ذلک فی تاریخ ہفتم شہر شوال المکرم ۱۸ جلوس مبارک مطابق سنہ ۱۱۴۸ ہجری مقدسہ

لوٹ :- یہ فرمان جناب خواجہ حسن نظامی کا عطیہ ہے - کاغذ کہنہ اور فرسودہ ہے مگر بہت احتیاط سے آئینے دار چوکھٹے میں محفوظ ہے - طول و عرض ۱ فٹ ۱ ½ انچ × ۷ ½ انچ ہے - خط نستعلیق معمولی ہے - ۱۲

(۱۰۵) نقل سند محمد شاہ بادشاہ بنام شیخ عنایت اللہ عرف شیخ بھکاری وغیرہ

۱۱۴۷ ہجری
محمد شاہ بادشاہ غازی
عباد خان فدوی

متصدیان حال و استقبال پرگنہ پالی سرکار خیر آباد مضاف صوبہ اختر نگر اودھ بدانند موضع کنھر پور و جوگی پور عملہ پرگنہ مذکور دیہہ زمینداری ڈھیوڑی سردار خان تعلق محال وطن کہ در آبادی و باغات شیخ عنایت اللہ عرف شیخ بھکاری و شیخ محمد علی و شیخ غلام علی پیرزادہ بموجب اسناد پیشین از کاغذ حشو منہا است از ابتدای عمل بندگان عالی بہمہ وجوہ معاف است از سنہ ۱۱۴۷ فصلی دستور سابق معاف نمودہ شد باید کہ بوجہی من الوجوہ مزاحمت نرسانند

(۱۰۹) نقل فرمان محمد شاہی

بنام قاضی رضاء اللہ خان شاہ آبادی

عبید خان پیر خان
عمدۃ الصدور فدوی راسخ الاعتقاد
محمد شاہ بادشاہ غازی

گماشتہای جاگیرداران وکروریان وجمہور سکنہ پرگنہ سونی پت وغیرہ سرکار وصوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد را اعلام آنکہ حسب الحکم جہان مطاع آفتاب شعاع گردون ارتفاع منصب احتساب وغیرہ پرگنہ مسطور از تغیر محمد رؤف وغیرہ برضاء اللہ ولد ناصر الزمان حسب الضمن مقرر ومفوض گشتہ باید کہ کما ینبغی بلوازم مناصب مذکور قیام نمودہ در تادیب اوقات مسکرات وزجر اصحاب مسکرات وتعدیل اوزان وذراع ویکیال ومایکون من ہذا المثل مساعی موفورہ بتقدیم رسانیدہ ودقیقہ از دقایق واحتیاط غیر مرعی نگذارد وخطابت را از قرار واقع بجا آرد باید کہ برطبق حکم فیض شیم عمل نمودہ مشار الیہ را محتسب وغیرہ دانستہ دست اندازی مومی الیہ در امور متعلقہ الخدمت مستقل دانند و دیگری را سہیم وشریک او ندانند درین باب قدغن دانستہ حسب المسطور بعمل آرند۔ بتاریخ غرہ شہر صفر المظفر سنہ ۲۹ جلوس والا قلمی شد۔

(۱۱۰) نقل سند قضات محمد شاہ بادشاہ مہری خان ترخان

الله محمد شاہ بہادر
راسخ الاعتقاد بادشاہ غازی
صدر الصدور فدوی
عبد خان ترخان سنہ احد ۱۱۶۱

فردوس آرامگاہ

طغرائے سبحانہ اسمہ

ح

عن الدیوان طغرا

عن الصدارۃ العالیۃ العلیہ ۱۱۶۱ سنہ

سنہ احد ح
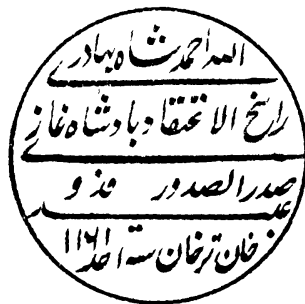
.... فیصلہ .... والنکاح من لاولی ہ × وقسمت تبرکات وحفظ اموال غیب واہتمام وتعین اوصاد نصب توام مساعی موفورہ ...... درینباب مرعی داشتہ حسب المسطور بعمل آرند بتاریخ غرہ شہر ذی حجہ ۲۳ جلوس والا قلمی شد ۔

پشت

تباریخ ... ذیحجہ سنہ ۲۳ جلوس والا داخل سیاہہ شد۔

تباریخ غرہ شہر ذیحجہ سنہ ۲۳ جلوس والا نقل بدفتر دیوان الصدارت رسید معہ خرچہ دلیل

نوٹ:۔ (تیسرا اور چوتھا اندراج بالکل مٹ گیا ہے۔ ۱۲)

(۱۰۸) نقل سند معافی منجانب عامل بادشاہی

بنام شیخ عنایت اللہ صاحب قادری

حاجی علیخان ۱۱۲۱ متصدیان مہمات حال واستقبال تعلقات شاہ آباد پرگنہ پالی سرکار خیر آباد مضاف صوبہ اودھ بدانند موضع کنھر پور وجوگی پور معمولہ تعلقات بذیور منجملہ بست وشش دیہہ کہ درآبادی وباغات شیخ عنایت اللہ عرف شیخ بھکاری وغیرہ پیرزادہای از قدیم الایام مقرراست واز کاغذحشو منہا لہذا بدستور تسلیمی می گردد کہ وجہی من الوجوہ بعلت بھنٹ وحساون کہ از بہری دوہزار روپیہ تعلق بمواضعات نہ دارد متعرض ومزاحم نشوند وخلاف معمول بعمل نہ آرند زیادہ درین باب تاکید دانند۔ دواز دہم شہر صفر سنہ ۲۴ جلوس دستخط ملاحظہ شد۔

نوٹ:۔ سند معافی میں سنہ ۲۴ جلوس درج ہے سنہ ہجری ندارد قیاس چاہتا ہے کہ یہ سند محمد شاہ بادشاہ کے عہد کی ہوگی کہ پہلی سنہ (۱۹) جلوس کی محمد شاہ کے عہد کی ہے۔ محمد شاہ ۱۱۳۱ھ میں تخت نشین ہوا۔ سنہ ۲۴ جلوس مطابق ہوتا ہے ۱۱۵۵ھ کے۔ ۱۲

(۱۱۱) نقل فرمان احمد شاہی بنام قاضی رضا اللہ خان

عبید خان پیر خان
صدر الصدور فدوی راسخ
الاعتقاد احمد شاہ بادشاہ
غازی

گماشتہای جاگیرداران وکروریان وجمہور سکنہ پرگنہ کنور سرکار و صوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد را اعلام آنکہ وکیل رضا اللہ ولد ناصر الزمان التماس نمود کہ موکل منصب قضای وخطابت پرگنہ مسطور سرفرازی دارد امیدوار ہست پروانہ مطابق بیشود از انجا کہ از روے سررشتہ دفتر بظہور پیوست کہ بموجب پروانہ حضرت مرقوم ششم شہر ذی الحجہ سنہ ۳۰ مناصب مزبورہ بمشار الیہ مقرر است لہذا حسب الحکم الاعلی قلمی میگردد کہ مشار الیہ را بدستور سابق بحال داشتہ دست اندازی مومی الیہ در امور متعلقۃ الخدمت مستقل دانند و دیگری را سہیم وشریک اوندانند درین باب قدغن دانستہ حسب المسطور بعمل آرند۔ بتاریخ پنجم شہر ذیقعدہ سنہ احد جلوس والا قلمی شد۔

(۱۱۲) نقل فرمان احمد شاہی بنام قاضی رضا اللہ خان

عبید خان پیر خان
صدر الصدور فدوی
راسخ الاعتقاد محمد شاہ بادشاہ
غازے

گماشتہای جاگیرداران وکروریان وجمہور سکنہ پرگنہ سونی پت سرکار وصوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد را اعلام آنکہ حسب الحکم جہان مطاع وآفتاب شعاع گردون ارتفاع منصب قضائے پرگنہ مسطور معہ سواد وقریات متعلقۂ آن از انتقال ناصر الزمان برضا اللہ پسرش مقرر ومفوض گشتہ کہ کما ینبغی بلوازم منصب مذکور قیام نمودہ در فصل قضایا وخصومات واجراے حدود ولغزیرات واقامت جمعہ وجماعات وترغیب مردم بطاعات والنکاح من الی ولہ وقسمت ترکات وحفظ اموال غیب وایتام وتعین اوصیاء ونصب قوام مساعی موفورہ بتقدیم رساند باید کہ برطبق حکم فیض شیم عمل نمودہ مشار الیہ را آنجا دانستہ دست اندازی مومی الیہ در امور متعلقۃ الخدمات مستقل دانند و دیگرے را سہیم وشریک اوندانند ومحلوک ومتخلاف بمہر اوبمہر شمارند درین باب قدغن دانستہ حسب المسطور بعمل آرند

کمانشہائے جاگیرداران وکروریان وجمہور سکنہ پرگنہ پانی پت وغیرہ سرکار وصوبہ دارالخلافہ

شاہجہان اباد را اعلام آنکہ

وکیل محمد فضل اللہ ولد حبیب اللہ التماس نمود کہ موکل بمنصب قضائے پرگنہ مسطور وغیرہ +
سرافرازی دارد امیدوار است کہ پروانہ مطابق مرحمت شود ازانجا کہ از روے سررشتہ
دفتر بظہور پیوست کہ بموجب پروانہ عہد حضرت مرقوم ہفدہم شہر رجب ۱۵ سنہ
منصب مزبور بمشار الیہ مقرر است + لہذا حسب الحکم الاعلے قلمی میگردد کہ مشار الیہ را
بدستور سابق حسب الضمن بحال داشتہ ... تصدیق موما الیہ + در امور متعلقہ خدمت
مستقل دانند و دیگرے را سہیم و شریک او ندانند + دریں باب قدغن داشتہ حسب المسطور
بعمل آید بتاریخ پنجم شہر شوال المکرم سنہ احد جلوس والا۔

پشت

ضمن نویسند

بندہ خاص باسم محمد فضل اللہ ولد حبیب اللہ منصب قضائے پرگنہ پانی پت وغیرہ سرکار وصوبہ
دارالخلافہ شاہجہان آباد بموجب پروانہ حضرت فردوس آرامگاہ
مرقوم ہفدہم شہر رجب المرجب ۱۵ سنہ

دو محال

مذکور	کرنال

حاشیہ پر

پنجم شوال سنہ احد جلوس والا	بتاریخ پنجم شوال سنہ احد جلوس والا	بتاریخ پنجم شہر شوال المکرم سنہ احد جلوس والا
تقلید فتر حضور رسید	داخل سیاہہ حضور ارابا	نقل بدفتر دیوان الصدارت العالیہ رسید
داخل سیاہہ نمودہ شد	داخل فہرست الخدمات نمودہ شد	معہ آدم مشار الیہ
		موافق فہرست است

نوٹ:- اس فرمان کا کاغذ پھول دار ہے اور اس پر سنہری ٹکلیاں بنی ہوئی ہیں ایک فٹ ۹ ½ انچ لمبا
اور پونے نو انچ چوڑا ہے۔ خط شکستہ ہے۔ ۱۲

نسلاً بعد نسلٍ خالداً ومخلداً بتصرف آنہا بازگذارند وازعوادم تغیر و تبدیل مصئون ومحروس
دانستہ بعلت پیشکش صوبہ داری و فوجداری و مالوجہات واخراجات مثل قتلنہ و محصلانہ
وداروغگانہ وبیگار وشکار ودہ نیمی مقدمی وصدروی قانونگوئی مزاحم ومتعرض نشوند
وتوفیر وکل تکالیف دیوانی ومطالبات سلطانی وانچہ ازحسن تردد برجمع بیفزاید معاف
ومرفوع القلم شناسند درین باب تاکید اکید وقدغن بلیغ دانستہ ھر سال سند مجدد
نطلبند وازبہر تبلیغ کرامت تبلیغ والاتخلف و انحراف نورزند۔ چہارم محرم الحرام سال ششم
ازجلوس والا تحریر یافت۔

پشت فرمان

احمد شاہ بادشاہ غازی
عبد الحمید خانہ زاد

احمد شاہ بادشاہ غازی
بھیم سنگھ ۱۱۶۱
فدوی

برسالہ ابو المنصور خان

فدوی احمد شاہ بادشاہ غازی
سپہ سالار یار وفادار نصرت جنگ
اعتماد الدولہ خانخانان قمر الدین خان
وزیر الممالک مدار المہام

سنہ جلوس والا
چہارم ربیع الثانی
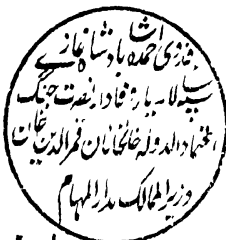
۱۸ ربیع الثانی
فی التاریخ

شرح یادداشت واقعہ بتاریخ روز شنبہ ہفتم جمادی الثانی سنہ جلوس موافق سنہ ۱۱۶۱
ہجری مطابق ۲۰ اسفندار ماہ برسالہ سیادت ونجابت مرتبت امارت وایالت منزلت
اناے مدارج دین ودولت شناسائے مراتب ملک وملت فرازندہ لوائے شوکت وحشمت طرازندہ
بساط ابہت وعظمت ظفر پیرائے معارک جہانستانی عیش آرائے محافل کامرانی اعتضاد
خلافت وفرمانروائی اعتماد سلطنت وکشورکشائی ناظم مناظم ملک ومنال ناہج مناہج دولت
واقبال جوہر مرآت حقیقت ووفا فروغ شمع یکرنگی وصفا کارفرمائے سیف وقلم مدبر امور
عالم عمدہ وزرائے رفیع الشان زبدہ امرائے بلند مکان وزیر صائب تدبیر ممالک مدار مشیر
روشن ضمیر عالیمقدار لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام والامتیاز مخلص باوفا یکرنگ
وزیر الممالک یار وفادار سپہ سالار جملۃ الملک مدار المہام برہان الملک ابو المنصور خان بہادر
صفدر جنگ ونوبت واقعہ نگاری کمترین بندہائے درگاہ آسمان جاہ دھنے سنگھ
قلمی میگردد حکم صادر شد کہ دولک ہشتاد ھزار دام از پرگنہ ملانوہ سرکار لکھنو

بتاریخ بست و نہم شہر شوال سنہ ۲ والا قلمی شد۔

(۱۳۱) نقل فرمان مجاہد الدین ابو النصر بادشاہ

باسمہ سبحانہ و تعالیٰ شانہ

دریں وقت میمنت اقتران فرمان والا شان واجب الاذعان عز صادر شد کہ دو لک ہشتاد ہزار دام از پرگنہ ملانواہ سرکار لکھنؤ صوبہ اودہ کہ یکہزار و ہفتصد و ہفتاد و شش روپیہ کسرے حاصل آنست بنا بر وطن بجاگیر پنڈت رائے عرف بینی سنگھ منجم تنخواہ بود در وجہ انعام فرزندان و متعلقان منجم مذکور بطریق التمغا بلا قید اسامی و قسمت بہ معافی توفیر تا آنچہ از حسن تردد بر جمع بیفزاید از ابتدائے ربیع تخاقوی ئیل حسب الضمن مقرر باشد باید کہ فرزندان نامدار کامگار والا تبار و وزرائے ذوی الاقتدار و امرائے عالی مقدار و حکام کرام و عمال کفایت فرجام و متصدیان مہمات دیوانی و متکفلان معاملات سلطانی و جاگیرداران و کروریان زمان حال و استقبال ابداً و مؤبداً در استقرار و استمرار این حکم مقدس معلی کوشیدہ و اجہائے مذکور را بطناً بعد بطنٍ و

درین وقت میمنت اقتران فرمان والاشان واجب الاذعان صادر شد کہ عرض گزرانیدہ امارت و ایالت مرتبت احمد خان بہادر بنگش بنظر اقدس اعلیٰ گزشت کہ بہادر خان ولد فیروز خان لہانی جالوری مرد سپاہی نفس و کار آمدنی پرگنہ تھراؤ سرکار ٹپن مضاف صوبہ احمد آباد کہ متصل زمینداری پرگنۂ پالن پور کہ از قدیم ارث خان موصوف است واقعہ مفسدان کولیان شدہ قطاع الطریقان در ہر تان جمیع شہر و مسافرین راخت و تاراج مینمایند امیدوار است کہ فوجداری و زمینداری و وطن داری پرگنۂ تھراؤ بنام خان مرقوم مرحمت نمود بنابران فرمان جہان مطاع عالم مطیع شرف صدور می یابد کہ از راہ فضل و کرم بادشاہانہ زمینداری وطن داری پرگنۂ مسطور بنام بہادر خان مرحمت فرمودیم باید کہ متصدیان حال و استقبال و کرریان و جاگیرداران و چودھریان و قانونگویان و مقدمان و رعایا و ساکنان آنجا خان مشار الیہ را زمیندار و وطن دار پرگنہ مرقوم مستقل دانستہ در لوازم لواحق آن بکوشند کہ مفسدان و کولیان و قطاع الطریقان و راہزنان را اخراج نمایند کہ مردمان مسافرین بخاطر جمع طمانیت باطن آمد و رفت می نمودہ باشند درین باب تاکید اکید دانند و ہر سال سند مجدد نطلبند۔ تحریر بتاریخ پانزدہم شہر جمادی الثانی ہفتم جلوس والا قلمی شد۔

(۱۱۵) نقل فرمان ابو العدل عزیز الدین محمد عالمگیر ثانی

مشعر عطائے جاگیرات بہ سید محب علی ۱۱۶۹ھ ۱۷۵۵ء

سنہ ۱۱۶۷ عالمگیری
فدوی بادشاہ غازی احمد
الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار
الملک مدار المہام آصف جاہ نظام
وزیر الممالک جملۃ
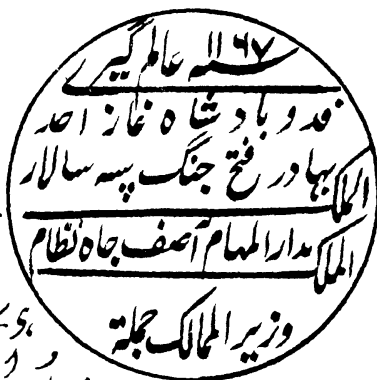
نوٹ:- یہ فرمان جناب سید خواجہ حسن صاحب نظامی کا عطیہ ہے۔ کاغذ دھوا ہو خط شکستہ نہایت پختہ ہے۔ نقطے ندارد طول و عرض ۱ - ۵ × ۶ ۱/۲ انچہ ہے یہ فرمان فریم میں جڑا ہوا ہے۔ ۱۲

صوبہ اودہ بنا بر محال وطن بجاگیر پنڈت رائے عرف نین سُکھ منجم تنخواہ بود در وجہ انعام المتغا
وفرزندان ومتعلقان مشار الیہ بلا قید اسامی وقسمت معافی توفیر حاصل کہ از حسن تبرد د
بر جمع بیفزاید مرحمت فرمودیم واقعہ بست ۲۹ ونہم ربیع الاول ۵ سنہ بموجب تفصیل یادداشت
قلمی شد شرح دستخط ابوالمنصور خان آنکہ داخل واقعہ نماید شرح دستخط واقعہ نگار
کل آنکہ مطابق واقعہ کل است شرح دستخط ابوالمنصور خان آنکہ بعرض مکرر رساند دستخط
جلال الدین حیدر خان آنکہ بست ۲۱ ویکم جمادی الاول ۶ سنہ جلوس والا مکرر بعرض مقدس معلی
رسید شرح دستخط ابوالمنصور خان فرمان والاشان قلمی نماید۔

سنجرپور مقیم پور کمال الدین نگر علاء الدین پور قایم پور خواجگی پور دھم دمودرپور وغیرہ

(۱۱۴) نقل فرمان احمد شاہ بن محمد شاہ بادشاہ

باسمہ سبحانہ وتعالی شانہ

باسمہ سبحانہ وتعالی شانہ

ھو

الغالب

احمد شاہ بہادر ابن محمد شاہ غازی
ابو النصر مجاہد الدین صاحب قران
بادشاہ غازی

صاحب قران ابن میر تیمور
ابن میران شاہ
جہانشاہ ابن بہادر شاہ
شاہ عالم بادشاہ
عالمگیر بادشاہ ابن
شاہجہان بادشاہ ابن
جہانگیر بادشاہ ابن
اکبر بادشاہ ابن
ہمایون بادشاہ ابن
بابر بادشاہ ابن
ابن عمر شیخ
ابن سلطان ابو سعید
ابن سلطان محمد شاہ

احمد
ابو النصر مجاہد
شاہ
الدین بہادر
غازی
فرمان بادشاہ غازی

۵ بہادر خان صوبہ دار گجرات تھے ماخوذ از تاریخ پالن پور صفحہ ۲۸۵ جلد دوم
مصنفہ سید گلاب میاں صاحب میر منشی ریاست مطبوعہ ۱۹۱۴ء ۱۲

نوزدہم ذیحجہ ۲سنہ	جمال الدین پور مشارکت	عدلپور مزرعہ مشارکت	ماردپور مشارکت	وحسادہ مشارکت
بمہر سبید زہا	سمہ [illegible] ام	ال [illegible] دام	سمہ [illegible] ام	سمہ [illegible] ام

مص	بہادرپور راجپوت	رے مشارکت	اللہ دادپور خورد مشارکت
	لہ [illegible] ام	[illegible] ام	سمہ [illegible] ام

(۱۱۶) نقل پروانہ عہد عزیز الدین محمد عالمگیر ثانی

مہر: صدر خان بکرم خان ولد [illegible]

متصدیان حال واستقبال پرگنہ پالی وتعلقات شاہ آباد سرکار خیرآباد صوبہ اختر نگر اودھ بدانند۔ چون موضع جوگی پور وکھمپور وچند قطعات زمین دیگر از آبادی باغات ازقدیم ایام از حضور حضرت خدایگانی ونائبان صوبہ خصوص از اعمال نواب وزیر الممالک بہادر مرحوم بنام شیخ عنایت اللہ وبرادرزادگان شیخ محمد علی وغلام علی وشیخ عبدالرؤف وشیخ عبدالغفور وبیوہ ہای شیخ عبدہادی باشیخ جدہ صاحبہ نبیرزادگان مقرراست لہذا انگاشتہ میرود کہ بدستور پروانہ سابق بنام مشارالیہا واگذارند وبوجہی من الوجوہ مزاحمت نرسانند دریں باب تاکید اکید دانستہ حسب المسطور بعمل آرند۔ بست ونہم شہر رجب المرجب سنہ ۳ جلوس نوشتہ شد۔

نوٹ:- اس پروانے میں جو نامۂ مظفری جلد دوم صفحہ ۷ سے نقل کیا جاتا ہے بجز (۳) جلوس کے سنہ ہجری یا بادشاہ کا نام نہیں مگر مہر میں ۱۱۷۰ھ ہے یہ زمانہ عزیز الدین محمد عالمگیر ثانی بادشاہ کا ہوتا ہے جو ۱۱۶۷ سے ۱۱۷۳ھ تک حکمراں رہا۔ اس حساب سے سنہ جلوس (۳) مطابق ہوتا ہے ۱۱۷۰ھ کے ۱۲۰

واللہ اعلم بالصواب ۱۲۰

چودھریان وقانونگویان ومقدمان وعایا ومزارعان پرگنہ

امروہہ سرکار سنبھل مضاف صوبہ دارالخلافہ شاہجہان آباد

بدانند کہ × چون مبلغ یک لک وہفتاد وشش ہزار ونہصد وچہل و

دو دام از پرگنہ مزبور از تغیر ابوالحسن خان ٭ من ابتدای ربیع

سیچقان ئیل مطابق ضمن بجاگیر سید محب علی ولد سید منصور علی

مقرر گشتہ باید کہ × بالواجب وحقوق دیوانی را از قرار واقع وراس

موافق ضابطہ ومعمول بمشارالیہ جواب میگفتہ باشند × واز سخن

حساب وصلاح وصوابدید موی الیہ بیرون نروند تاریخ ۱۴

شعبان ۳ جلوس محلے گشت رہا

پشت

[illegible]

مقرر اضمن اسم سید محب علے ولد مرزا منصور علے از پرگنہ امروہہ سرکار سنبھل صوبہ دارالخلافہ شاہجہان آباد

از تغیر ابوالحسن خان بموجب التماس از ابتدای ربیع سیچقان ئیل مرحمت شد ×

مہر وضبطدار

فدوی امیدوار کرم فضل اللہ

التماس گذار بندہ

قائم دار

دیوان اعلی

[illegible]

بتاریخ ۱۲ ماہ شعبان سنہ ۳ جلوس

موافق دستور است

نقل بدفتر رسید

مخدوم پور درست	مہدی پور خورد درست	کور سلہ سارکت	عسکری پور خورد سارکت
[illegible] دام	[illegible] دام	[illegible] دام	[illegible] دام
مادھور کلاں سارکت	زمان پور درست	خدمت پور درست	دیوہری خورد سارکت
[illegible] دام	[illegible] دام	[illegible] دام	[illegible] دام

نقل است ہشت ویکم ذیقعدہ سنہ جلوس معلے والا مکرر بعرض مقدس رسیدہ

منظہر علیخان بہادر فدوی محمد شاہ عالم بادشاہ غازی سنہ	مہر	رائے رتن سنگھ فدوی شاہ عالم بادشاہ غازی سنہ ۲	مہر	احمد علیخان بہادر سوئی فدوی شاہ عالم بادشاہ غازی

(۱۱۸) نقل سندِ مطلا بنام نجیب الدولہ

جن کو منصب سہ ہزاری اور غیاث الدین حیدر کا خطاب ملا مورخہ ۳ محرم ۱۱۸۲ھ

بتاریخ چہار شنبہ سوم شہر محرم الحرام سنہ جلوس میمنت مانوس موافق سنہ ۱۱۸۲ ہجری مطابق ماہ برسالہ امارت و نجابت و مرتبت و شہامت وایالت منزلت × دانای مدارج دین و دولت شناسای مراتب ملک و ملت فرازندہ لوای شوکت و حشمت طرازندہ بساط ابہت و عظمت اعتضاد خلافت و فرمان روای × اعتماد سلطنت کشورکشای ظفر پیرای معارک جہان ستانی پیش آرای محافل کامرانی ناہج مناہج ملک و مال بانی مبانی دولت و اقبال دقیقہ یاب سرائر سلطانی رمز شناس × عالم مزاجدانی جوہر مرات حقیقت دوزافروغ شمع یکرنگی و صفا ہمدم دلکشای مجلس خاص محرم خلوت سرای صدق و اخلاص کار فرمای سیف و قلم مدبر امور عالم × قدوہ خوانین بلند مکان عمدہ امرای عظیم الشان مرید مرشد پرست بی ریو رنگ نقاوہ فدویان با فرہنگ استظہار مجاہدان

(۱۱۷) نقل فرمان شاہ عالم بادشاہ غازی حفیظ اللہ ولد اسد اللہ

ہوالعزیز بتاریخ روز جمعہ سوم شہر ذیقعدہ ۳ سنہ جلوس مبارک معلی موافق ۱۱۷۵ھ ہجری مطابق ۲۰ ماہ خورداد بہرسالہ امارت وایالت منزلت شجاعت وشہامت مرتبت مورد مراحم بیکران بادشاہی مہبط عطاف نمایان خلیفہ الٰہی استظہار مجاہدان باعزم افتخار دلیران معرکہ رزم زبدہ فدویان ہواخواہ عمدہ نوا بینان بارگاہ خانہ زاد لایق العنایت والاحسان بخشی الملک مظہر علیخان بہادر ونوبت واقعہ نگاری کمترین بندیان عقیدت آہنگ رائے رتن سنگھ قلمی میگردد حکم صادر شد کہ حفیظ الدولد اسد اللہ بمنصب یکہزاری ذات دوصد سوار وخطاب اسد علیخان سرفراز باشد۔ واقعہ پانزدہم شوال ۲ سنہ بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد۔

شرح دستخط ابہت وحشمت پناہ شجاعت وشہامت دستگاہ مطرح الطاف بادشاہی مورد اعطاف نامتناہی خانہ زاد فدویت نشان ابوالقاسم خان بہادر نائب امارت وایالت منزلت شجاعت وشہامت مرتبت مورد مراحم بیکران بادشاہی مہبط اعطاف نمایان خلیفہ الٰہی استظہار مجاہدان باعزم افتخار دلیران معرکہ رزم زبدہ فدویان ہواخواہ عمدہ نوابینان بارگاہ خانہ زاد لایق العنایت والاحسان بخشی الملک مظہر علیخان بہادر آنکہ داخل واقعہ نمایند۔ مشارالیہ ازفضل وکرم امیدوار است بمنصب ہزار مدات دوصد سوار وخطاب اسد علیخان سرفراز شود شرح دستخط نائب بخشی الملک آنکہ حکم شد منظور۔

ہزار مدات وخطاب ۸ سوار تحریر فی التاریخ شہر صدر سنہ الیہ جلوس مبارک۔ مطابق واقعہ

نوٹ:۔ ۱۷۵۹ء سے ۱۸۵۸ء تک جو ایک صدی کا زمانہ ہوتا ہے کہنے کو یکے یا دیگرے برائے نام بادشاہ ہوتے رہے شاہ عالم۔ اکبر ثانی۔ بہادر شاہ ثانی شاہجہان ثانی بیدار بخت سب کے سب نام کے بادشاہ تھے۔ شاہ عالم ۱۷۶۵ء تک الہ آباد میں برٹش گورمنٹ کی طرف سے پنشن پاتے رہے۔ ۱۸۰۳ء تک سہٹوں کے زیر اثر رہے لیکن ۱۷۸۸ء میں غلام قادر افغان نے نہایت بے رحمی سے اندھا کرڈالا ستمبر ۱۸۰۳ء میں لارڈ لیک نے دہلی پر تسلط کیا تب سے پھر انگریزوں کی طرف سے پنشن ملنے لگی اس کے بعد جو اور بادشاہ ہوئے وہ بھی برٹش گورمنٹ کی پنشن خوار رہے۔ ۱۲۔

نقل خط انور صاد

نزو هزبن صاد خاص بد فتر رسید که غازی الدین حیدر را
پیشگاه خلافت وجهان بانی ابیدوار تفضلات خاقانیت
که بمنصب سه هزار ذات و دو هزار خطاب خانی وبهادری
سرافراز شود شرح دستخط
بخشی الممالک آنکه مطابق صاد خاص بعمل آرند

سه هزار ذات

ا ک سوار

تحریر فی تاریخ　شهر　صد　ره　سنه الیه

(۱۱۹) نقل فرمان شاہ عالم ثانی

متضمن عطائے جاگیر مالیتی ۱ لاکھ ۷۵ ہزار ۸ سو ۶۵ دام جس کی آمدنی نو سورو پیہ تھی مورخہ ۱۷ ربیع الاول ۲۲ جلوس مطابق ۱۱۹۵ھ ۱۷۸۱ء

دریں وقت میمنت اقتران فرمان والاشان واجب الاذعان صادر شد که
مبلغ یک لک و هفتاد و پنج هزار هشتصد و شصت و پنج دام موضع کولیه وغیره
عمله پرگنه شکرپور وغیره سرکار صوبه دارالخلافه شاه جهان آباد که مبلغ نهصد روپیه
حاصل آنست بابت محال جاگیر محمدی خان عرف بهچو خواص در وجه × انعام التمغا
حسین بخش وغیره متعلقان خان مشارالیه با فرزندان تصدیق و یاد داشت
و توفیر آنچه از حسن تردد بر جمع آن بیفزاید از ابتدای ربیع او دیل حسب الضمن
مقرر باشد باید که فرزندان نامدار کامگار و الاتبار و وزرائے ذوی الاقتدار و امرای

باعظم افتخار دلیران معرکۂ ارم × امیر صیانت تدبیر ممالک مدار مشیر روشن ضمیر عالی مقدار
لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام والامتیاز رکن السلطنۃ پادشاہ سلیمان اقتدار
بخشی الممالک × امیر الامرا ناصر الملک نجیب الدولہ نجیب خان بہادر ثابت جنگ سپہ
سردار نوبت واقعہ نگاری کمترین خانہ زادان درگاہ آسمان جاہ عقیدت التیام
اندراج قلمی میگردد وحکم جہان مطاع آفتاب شعاع شرف نفاذ یافت کہ غاز(ی) الدین
حیدر بہ منصب سہ ہزاری ذات و دو ہزار سوار و خطاب خانی و بہادری × سرفراز
باشد واقعہ بتاریخ دوم محرم الحرام سنہ بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد۔

(۱۲۱) خط فارسی من جانب لارڈ منٹو

موسومہ مہاراجہ رنجیت سنگھ پنجاب مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۸۰۸ء مع لفافہ طلائی ٹکلیاں اور افشاں کیا ہوا بخط شکستہ جس کی پشت پر مہر گورنر جنرل بہادر کے دفتر کی ہے۔

مہاراجہ صاحب بسیار مہربان شفیق دوستان استظہار مخلصان سلامت

بعد اشتیاق دریافت مواصلت موفور المسرت کہ متجاوز التحریر × و التقریر است مشہود خاطر مہربانی مظاہر مبدار دسوال وجواب × مطارحاتیکہ از وقت ورود شہامت وعوالیمرتبت × ابہت ومعالے منزلت متکف صاحب بہادر بدربار آن مشفق × بعمل آمدہ کیفیت آن مفصل از ارقام صاحب موصوف بدریافت مخلص رسید بعض مراتبیکہ دراثنائے این گفتگو ہا × بہ ظہور آوردہ موجب تحیر و تاسف خاطر اتحاد مآثر شد × مقتضی برین گشت کہ مخلص بذریعہ قطعہ محبت نامہ کیفیت × مافی الضمیر و مکنونات خاطر خود بحیطہ بیان درآرد × مشتمل مقصود ارتعینات صاحب موصوف بدربار آن مشفق × تبین بودہ کہ معزی الیہ از کماہی خاطراتیکہ عدید شدن آن × بر تو ابدم نسبت بملک آن مشفق مشہور است بخدمت اطلاع دادہ × جہت اندفاع آن طرف اندراز مصلحت و مواففت ہر دو سرکار شود چنانچہ صاحب موصوف تفصیل این اجمال را نصرمحیانہ × درخدمت آن شفیق بمعرض اظہار درآوردہ اند و اگرچہ درحقیقت تقرر اینچنین سررشتہ موافقت خالی از انتفاع × این سرکار ہم نیست زیراکہ گروہ خارلان پنر و ہیکہ تنج زبان رسانے نسبت بممالک سرکار آن مشفق است × از معاندان این سرکار نیز متصور لیکن درصورت پیشقدمی × آن گروہ محفوظ و مصئون بودن ملک آن مشفق از آسیب و تعدی آنہا × بلا اعانت و امداد اہالی سرکار کہ بفضل الٰہی نظر برمراتب قدرت و فرط استعداد و اقتدار خودہا × اسباب حفاظت و حراست ممالک محروسہ بجمیع وجوہ × حاصل و واصل دارد امر محال است ازانجاکہ بظاہر اسباب × صداقت این مقال بروجہ احسن وروش مستحسن منقوش (حاشیہ پر آڑی سطروں سے) خاطر آن مشفق گردیدہ بود × درینصورت بالفعل دریافت این معنے کہ × آن مشفق اقبال سوال مزبور را کہ کمال

عالی مقدار و حکام کرام و عمال کفایت فرجام و متصدیان مہمات دیوانی و متکفلان معاملات × سلطانی و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال ابداً و موبداً در استقرار و استمرار این حکم مقدسِ معلّٰی کوشیده و امهای مرقومه را نسلاً بعد نسلٍ و بطناً بعد بطنٍ خالداً و مخلداً بتصرف آنہا واگزارند و از صواد م تغیر و تبدیل مصئون و محروس دانسته بعلت پیشکش صوبہ داری و فوجداری و مال و جہات و سائر اخراجات مثل قتلغه و محصلانه و داروغانه × و ضابطانه و شکار و بیگار و ده نیمی مقدمه و صدو دوی و قانونگوئی مزاحم و متعرض نشوند و از کل تکالیف دیوانی و مطالبات خاقانی معاف و مرفوع القلم شمارند درین باب تاکید اکید × و قدغن مزید دانسته ہر سال سند مجدد نطلبند و از پیرایۂ کرامت تبلیغ والا تخلف و انحراف نتوازند تباریخ ہفدہم شہر ربیع الاول سال بیست و دوم از جلوس ابد مانوس معلی زیب تحریر یافت

(۱۲۰) حکمنامہ مہری سعادت علی خاں بہادر وزیر الممالک شاہ عالم بادشاہ

باسم سیادت پناہ میر نظام الدین آنکہ بجلدوے حسن و دولتخواہی سرکار دولتمدار قطعات و باغات و اراضیات و گنج و مکانات واقع قصبہ شاہ آباد در سرکار ابد قرار مملوکہ و مقبوضہ سید شاہ مدن ضبط نموده بان سیادت پناہ بلا شرکت غیرے نسلاً بعد نسلٍ و بطناً بعد بطنٍ عطا و معاف فرمودیم باید کہ املاک مذکورہ را در تصرف خود داشتہ خود در امور و الطاف سرکار دولتمدار شناسند تاکید دانند المرقوم یازدہم شہر جمادی الثانی سنہ ۱۲۱۹ھ۔

مہر

وزیر الممالک المہام عمدۃ الملک اعتماد الدولہ آصفجاہ برہان الملک ابو المنصور خان صفدر جنگ شجاع الدولہ یمین الدولہ ناظم الملک سعادت علیخان بہادر یار وفادار سپہ سالار رستم ہند فدوی شاہ عالم بادشاہ غازی ۱۲ - ۱۲ھ

نوٹ:- سید شاہ مدن صاحب کے ایک بھائی سید طاہر عرف قدن صاحب تھے ان کے صاحبزادے سید لال علی تھے جن کے فرزند سید نظام الدین عرف مولوی نظامی تھے مولوی نظامی نے عبد الرحمن خان قندہاری رسالہ دار کے ذریعے سے سعادت علی خاں والی اودھ کی خدمت میں رسوخ حاصل کیا اور نواب صاحب کی رفاقت میں بنارس سے لکھنؤ تک آئے اور نواب سعادت علی خاں سنہ ۱۲۱۲ھ میں مسند نشین لکھنؤ ہوئے تب تجدید سال کے بصلۂ حسن خدمات سنہ ۱۲۱۹ھ میں شاہ مدن صاحب کی بعض املاک جن میں مکانات و باغات و چکات و گنج وغیرہ جو ضبطی میں تھے مولوی نظامی کی عنایت ہوئے۔ ۱۲۔

سنہ فرامین میں کہیں عمدۃ الملک و کہیں حمدۃ الملک اور کہیں حمدۃ الملک ...

نقل لفافہ مطالعہ ساطعہ مہاراجہ صاحب بسیار مہربان شفیق دوستان استظہار مخلصان مہاراجہ رنجیت سنگھ بہادر سلمہ اللہ تعالےٰ موصول باد۔
لفافے کے عرض پر۔ مرقومہ سی و یکم ماہ اکتوبر ۱۸۰۸ء عیسوی مطابق دہم رمضان ۱۲۲۳ھ ہجری

(۱۲۲) نقل فرمان مطالعہ اکبر شاہ ثانی موسومہ کرنل اسکنر سنہ جلوس (۲۰)

جس پر دو طغرے طلائی اور شاہی مہر اور مہر پر چتر شاہی کی شکل بھی بنی ہوئی ہے۔
فرزند ارجمند ۔۔۔ باسم ناصر الدولہ کرنل جیمس اسکنر بہادر غالب جنگ
آن عقیدت نہاد خانہ زاد قدیم این خاندان والا عرضی بامضمون گذرانیدہ کہ ٹھیکہ پتہ ربو پورہ
از ابتدای ۱۲۳۵ھ فصلی لغایۃ ۱۲۵۰ھ واجب شانزدہ سالہ بنام فدوی زیادہ از حضور مقرر است
درامیان ہفت سال منقضی گردید و نہ سال باقیست ازانجا کہ رعایا سقیم و داد آباد
نمود از قلت پیداواری تکیہ از تقاوی بوصول نیامدہ و زر مشخصہ حضور والا سال بسال
و فصل بفصل بلا توقف و بلا عذر از زر عوام ادا نمودہ زیر باری کثیر برداشتہ ام و آیندہ
تصرف ... جہل ہزار روپیہ در آبادی و تعمیر چاہ ہای پختہ صورت فواید و محاصل و گذارہ
این فدوی و غیر تعلق با ستحقاق خانہ زادگی قدیم امیدوارم کہ پتہ مذکور بجمع زر مشخصہ شانزدہ
ہزار روپیہ سالیانہ مساوی بطور استمرار نسلاً بعد نسل و بطناً بعد بطن بنام این فدوی مقرر
گردد کہ باطمینان خاطر بصرف زر دیگر از قرض عوام پرداختہ این فدوی و فرزندان این فدوی
جمع زر مشخصہ حضور ... سال بسال و فصل بفصل داخل خزانہ عامرہ کردہ باشد لہذا بمد نظر
اینکہ آن عقیدت کیش خانہ زاد این خاندان علیا است و در ادای زر مشخصہ و صرف
نمودن زر خطیر وجہ تقاوی و خانہ آبادی مفروض ... زیر بار گردیدہ بمور تفضلات و
پرورش قدیمانہ پتہ ربو پورہ بنو لخاص از ابتدای ۱۲۴۳ھ بجمع شانزدہ ہزار روپیہ سکہ
کلدار سالیانہ مساوی بطور استمرار نسلاً بعد نسل و بطناً بعد بطن بنام ایشان مقرر
کردہ شد باید کہ آن فدوی با فرزندان پتہ مذکور را استمرار نسلاً بعد نسل و بطناً بعد بطن
بتحکیم محکم و مستقل برای علی الدوام بذمہ خود دانستہ بخاطر جمع تمام بصرف زر دیگر پتہ مذکور

منفعت × بل قیام سرکار آنمشفق دران متضمن است منحصر و مشروط برین داشته بودند × که سرداران سکهان اینطرف رود ستلج که از متوسلان و زیر سایه × بحفاظت این سرکار هستند اهالی این سرکار روا دار دست درازی آنمشفق زیر تعلقات انها شود و موجب استعجاب خاطر انجا و تاثر گردیده معهذا هرگاه اینهم بظهور پیوست × که آنمشفق با وجود معقول و مسطور داشتن اینمعنی که در مقدمه × سرداران مزبور از مخلص استصواب و استصلاح بعمل آید × خود مع فوج رود ستلج را عبور ساخته در ممالک آنها × در آمده تسخیر قلعه جات اقدام نموده بودند مکان استعجاب × زیاده از سابق لاحق خاطر مودت ذخایر گردید مشفقا مدارج وفا پرستی و اعتدال پژوهی اهالی سرکار × انگریز بهادر بر آنمشفق و جمیع رؤسا و سرداران اینديار × بخوبی واضح و لائح است × چنانچه قوم مرهٹه در ایام تسلط خود × بممالک سمت شمال هندوستان از سرداران سکهان × پیشکش و خراج میگرفتند و دست اختیار از سر انها × دراز و آنها را زیر اطاعت خود ها میداشتند × لیکن از انجائیکه اهالی این سرکار محض جهت صیانت × ممالک محروسه از دست پیش قدمی و زبردستی قوم مزبور × مجبور آن از تکاب محاربه پرداخته بر ممالک هندوستان × مسلط شده × ایتلاف و انجذاب قلوب سرداران سکهان بذریعه تمشیت سررشته فلاح و بهبود آنها پیش نهاد و خاطر خواه داشته از اخذ پیشکش و خراج مال از هر گونه مطالبه و × مزاحمت اجتناب ورزیده سرداران مذکورین را بالا قید × و حصر درمیان تعلقات انها مختار گردانیده پس هرگاه × اهالی موصوف محض نظر بر رفاه احوال و استقرار اختیار × سرداران مذکور درمیان تعلقات مفوضه انها × از اجرای حکومت و اجبی نسبت با انها دست بردار شده × چه جائے امکان باشد که اهالی موصوف روا دار تحکم × سرکاری و گرینه سرداران سکهان مذکورین توانند گردید × از انجا که همینمعنی بررای رزین آنمشفق نیکو ظاهر خواهد بود × درینصورت مخلص را یقین حاصل که آنمشفق از تقدیم اراده خود × نسبت سرداران مزبورین معطوف العنان خواهند گشت مشفقا زود دی بعضے مراتب [1]

منٹو (منٹو)

---

[1] عبارت نامکمل ہونے سے یہ خط ناتمام معلوم ہوتا ہے مگر اختتام عبارت پر لاٹ صاحب کے دستخط خاتمہ کی دلیل ہیں یہ بھی ممکن ہے اور کچھ عبارت رہی ہو - ۱۲

with sentiments of sincere and respectful con-
-dolence. I fervently Pray that your Majesty
may be supported and comforted by the re-
flection that all things proceed from the Will
of the Creator, and that it has pleased Al-
-mighty Providence to take unto himself
your Majesty's venerable Father after a
long and happy reign.

When time shall have mellowed re-
-collections of a dear Parent, your Majesty
will call up with pleasure to the remembra-
-nce of the amiable qualities which distinguished
His late Majesty, and by which he will
ever live in the memory of those who had the
honor of approaching him.

I now beg leave respectfully to offer my
sincere and heartfelt congratulations on your
majesty's succession to the Throne your ancestors.

May you be blessed with a long life,
Health, Happiness and Prosperity.

Your Majesty's
Faithful Servant

Agra
The 4th October 1837

C. T. Metcalfe

را آباد ساختہ بجمع استمرار سال بسال وفصل بفصل داخل خزانہ عامرہ حضور والا کردہ باشندگی و بہشی پیداوار ذمہ خود شناسند واگر خدانخواستہ تصرف و پایمالی زبردست رو دہد بموجب تحقیقات این حضور انور مجرائی خواہد یافت باید کہ فرزندان نامدار کامگار عالی نسبت والاتبار و وزرای ذوالاقتدار و امرای عالیمقدار و حکام کرام و عمال کفایت فرجام و متصدیان و مہمات دیوانی و متکفلان معاملات سلطانی و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال ابداً و موبداً در استقرار این حکم مقدس معلی بکوشند و بوجہی من الوجوہ سوای از رسشخصہ طلب ننمایند و لوازمہ عہدہ داران و زمینداران و مقدمان پتہ مذکور آنچنان کہ ہر آئینہ در اطاعت و فرمانبرداری اہلکاران آن عقیدت کیش پرداختہ پیداوار سال بسال و فصل بفصل ادا میکردہ باشند نوعی تخلف و انحراف ننوازند بتاریخ بست و ہفتم شہر شوال میمنت اشتمال سنہ ۲ ام از جلوس معلی زیب تحریر یافت ×

---

(۱۲۳) سر چارلس مٹکاف کا خطِ تعزیت مورخہ ۸ اکتوبر ۱۸۳۷ء

موسومہ ابوالمظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ ثانی جو حضرت ممدوح کے والد کی وفات پر لکھا گیا۔

To,

His Majesty
Abool Mozaffar Surajooddeen Mohumud
Buhadur Shah Badshah Ghazi,

May it please your Majesty,
I have received with the deepest sorrow the mournful intelligence communicated to me by Mr Metcalfe of the demise of His Majesty on this melancholy occasion

خدیو مملکت عدل و رافت شہریار کشور داد و نصفت خلد اللہ ملکہ و سلطانہ۔
بر لوح ضمیر منیر مہر تنویر مبرہن و منکشف میگرداند خبر معین و ماموشدن ارادتمند × در عہد ریاست ممالک محروسہ سرکار کمپنی انگریز بہادر متعلقہ کشور ہند بے شبہہ بذریعہ × و واسطۂ علوی واضح خاطر عاطر شدہ باشد بالفعل بپاس اطلاع نجانۂ اخلاص نگار × می درآرد کہ عقیدت اشتمال بتاریخ بست و ہشتم ماہ فروری ۱۸۴۲ء مطابق × شانزدہم شہر محرم الحرام ۱۲۵۸ ہجری بدار الامارۃ کلکتہ داخل گردیدہ انجام و اہتمام امور متعلقہ عہدہ مزبورہ برخود لازم گرفتہ و یقین خاطر خطیر شفقت نظیر × باشد کہ مدارج کمال اکرام و احترام نسبت مرتبہ خلافت منزلت و مراتب خلوص × عقیدت نسبت بذات ستودہ صفات آنخدیو مملکت عدل و رافت و آنخاندان × سلطنت بنیان و تمنائے ابراز آں ہموارہ بپاس لوازم آسایش و × آرامش منسبان آن دودمان وثیقہ کہ از طرف گورنر جنرل بہادر بد سابق سمت وضوح یافتہ از نہ دل عقیدت منزل منقش و منطبع خاطر ارادت مظاہر است و خواہد بود حق سبحانہ و تعالیٰ تا دوام × ماہ و مہر و قیام سپہر آن درۃ التاج افسر سلطنت و شہریاران را نتایج بہدات غیب الغیب مؤید و مشید داراد۔

(البنزا) Ellenborough

نقل خط (۱۲۵)

یہ خط[1] جو ایک بہت بڑے مطلا و مذہب کاغذ پر نہایت خوش خط لکھا ہوا ہے بہادر شاہ ثانی بادشاہ کا ہے جو ۹ رشوال ۱۳ جلوس (۱۸۴۹ء) کو ملکۂ معظمہ کوئین وکٹوریا کے نام لکھا گیا۔

[1] یہ مطول او مفصل خط بلحاظ عبارت آرائی کے بہت غور سے پڑھنے کے قابل ہے۔ چونکہ بہت بڑے کاغذ پر لکھا گیا ہے قلعہ کے عجائب خانے میں تین حصے کر کے آئینہ دار چوکھٹوں میں جڑا گیا ہے۔ لفافہ ایک علیحدہ فریم میں ہے اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ بادشاہ کس خیال کے تھے کہ ولی عہد کی چند روزہ جدائی کا تصور رہی ہے پیچھے ہٹ گئے برخلاف اس کے ملکہ معظمہ کو دیکھیئے کہ اُن کے تینوں صاحب زادے یکے بعد دیگرے ملک ہند میں تشریف

(ترجمہ) بحضور ابو المظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ غازی

التماس آنکہ میں نے اُس اندوہ ناک خبر کو جو مسٹر مٹکاف نے حضور کی رحلت کے متعلق دی ہے نہایت افسوس اور اس الم ناک واقعہ کو مخلصانہ و مؤدبانہ خیالات تعزیت کے ساتھ سنا میں گرمجوشی سے دعا کرتا ہوں کہ حضور کو اس امر کے تصور سے سہارا اور تسلی ہو کہ تمامی امور خلاّق عالم کی مرضی سے وقوع پذیر ہوتے ہیں اور یہ کہ قادر مطلق کی اسی میں خوشی تھی کہ حضور کے والد ماجد کو ایک طویل اور خوش گوار مدت سلطنت کے بعد اپنے نزدیک بلالے۔ جب وقت حضور کے غم (والم) کے اشتداد کو اپنے پیارے والد کی مقدس یاد سے نرم کردے گا تو حضور کو حضور مرحوم کی اُن صفات پسندیدہ کی یادگاری سے جس کے سبب سے وہ ممتاز تھے مسرت ہوگی اور یہی صفات ایسی ہیں جن کی یاد ہمیشہ کے لئے اُن لوگوں کے دلوں میں تازہ رہے گی جن کو (حضور ممدوح) کی خدمت میں باریابی کی عزت حاصل تھی اب میں ادب سے اپنی مخلصانہ اور دلی مبارک باد حضور کی اپنے آبا و اجداد کے تخت پر جلوس فرمانے کی پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔ خداوند تعالیٰ آپ کو عمر درازی، تن درستی اور اقبال مندی نصیب فرمائے۔ حضور کا وفادار خادم۔ سی۔ ٹی۔ مٹکاف۔ مقام آگرہ۔

۴ر اکتوبر ۱۸۳۷ء

(۱۲۴) خط مطلّا العبارت فارسی بخط شکستہ لارڈ الن برا[1]

موسومہ بہادر شاہ ثانی بادشاہ۔ مشعر اطلاع اخذ جائزہ عہدۂ جلیلہ گورنر جنرل در ۱۸۴۲ء

درۃ التاج افسر سلطنت و شہریاری زیب افزائے اورنگ خلافت و جہانداری

[1] یہ خط غور اور توجہ سے پڑھنے کے قابل ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ گورنر جنرل بہادر سلاطین مغلیہ کو کس طرح مخاطب کرتے تھے۔ اس خط کے نیچے صرف لاٹ صاحب کے دستخط انگریزی میں اور بس۔ ۱۲

او تا عموم عوام مرتکب این حرکت ذمیم و بادی این فعل وخیم نشوند و دروغ در نامعدود و نقود
محمود و صلوٰة نامحدود هدیه بارگاه ملایک پناه حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ سلطان العرب والعجم
فخر الانام کهف الامم آفتاب جهانتاب سپهر نبوت سپهر آفتاب علو و عظمت گوهر آبدار
صدف هدایت (حصهٔ دوم) صدف گوهر شهوار شفاعت سید الثقلین سرور
الخافقین مسندآرای مقام قاب قوسین شهسوار مضمار لیلة الاسری عارج معارج اقصی صلوٰة
الله علیه علی نبینا و عموما علی سائر الانبیا خصوصا علی مسیح ابن مریم و علی آله الاطهار و اصحابه
الکبار اجمعین اما بعد تحمید حضرت کردگار و ادای حق ثنای سرور روزگار بر مرآت
ضمیر قدسی تخمیر اعلیٰ حضرت کیوان منزلت سپهر جناب خورشید کوکب آسمان سلطنت
جهانداری درخشندهٔ سمای خلافت و شهریاری جم دارای کاسره و رشک افزای قیاصره
شاه عجم جاه فلک بارگاه خورشید کلاه ستاره سپاه حامی مراسم مسیحیه مکرم مکارم انگلشیه
آنکه آوازهٔ کمال معدلتش سرتاسر آفاق فرا گرفته و صیت عنایت مکرمتش باطراف و
اکناف عالم رسیده از هیبت داور عدلش فلک کج رفتار سرنگون و از خوف
شحنهٔ سیاستش برق اشرار بار نهفته درون و در مصاف معرکه شجاعتش رستم
دوران ترسان و در میدان نبرد شهامتش مریخ فلک برخود لرزان باتباع احکام
اطاعتش سروران نامدار زمانه غاشیه اطاعت بردوشش و بامتثال فرمان واجب
الاذعانش ملوک عالیمقدار حلقه فرمانروایان انگلستان خلد الله ملکها و سلطانها
و افاض علی العالمین برها و احسانها منطبع ضمیر منیرش میگردانیده که نظر بسوابق اتحاد این
دودمان از زمان حضرت خاقان گیتی ستان امیر تیمور گورکان صاحبقران و مجدد از زمان
حضرت جلال الدین عرش آشیان انار الله برهانه بآن خاندان عالیشان و ابقای آن
یگانگت و اتحاد تا این زمان و ظهور اتحاد و عنایت و امداد از آن دولت ابد بنیاد نسبت
باین خاندان عظمت نشان که شمه از کیفیت باین داستان در سابق آوان بذریعه
مکتوب و سفیر بمسامع مجامع آن سر دفتر شاهان ذی شان رسیده است و
احتمال اشاعت اوقات معدلت گستری و رعایا پروری آن کهف امن و امان بر از
تکرار تذکاران بالغ است از سالها ارادهٔ ارسال نور حدقه سلطنت و نور حدیقه حشمت
برخوردار کامگار سعادت اطوار رشید نامدار فرزند ارجمند مرزا محمد جوانبخت بهادر که باوجود

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جواہر زواہر ہزاران ستایش وثنا نثار پایۂ عرش عظمت واجلال وقدیمی کہ اور اق متفرق افراد عالم × حدوث را بشیرازہ بندی جہان آرائی شاہنشاہان والا اقتدار وخواقین نصفت شعار مجلد ومجموع ساختہ ومظلومان کائنات • وملہوفان موجودات را بدادرسی وحق پژوہی × فرمانروایان نصفت پرور وخسروان معدلت گستر از نعمای کامیابی حقوق واجب نواختہ وآلی متلالی فراوان نیایش وا غنا ایثار جناب تقدس نصاب قادر قدیر یکہ از انجا دوائتلاف سلاطین دادگر وبادشاہان والا گہر بہ تشیدہ ترصیص اساس آسایش × وآرامش خلایق پرداختہ وبارتباط وروابط محبت و انضباط ضوابط مودت سرداران عظام وحکام عالیمقام طرح انفتاح امن وامان زمان وزمانیان انداختہ پاسداری عہود معہد مواثیق موثوق بمقتضائے ایۂ کریمہ اوفو بالعہود وخمیرمایۂ ذات بابرکات × ملوک ملکی صفات از تائید حکمت بالغہ اوست تاگروہ تابعین ولاحقین بمجواے الناس علی دین ملوکہم اینطریقۂ انیقہ راپیش گیرند وانتداع نقض عہد وارتکاب خلاف بموادی عظیمہ الذین ینقضون العہد من بعد میثاقہ از تہدید قدرت کاملہ

(بقیہ نوٹ صفحہ ۱۷۵) تشریف لائے اور نہ صرف بیٹے ملکہ ہوبی اور پوتے تک آئے اور خود بادشاہ سلامت مع ملکہ معظمہ کے رونق افروز ہوئے اور اب پھر پرنس آف ویلز ولی عہد بہادر کی تشریف آوری کا خیر مسرت انگیز ہے۔ یہ فرق ہے عزم واستقلال آرادے ہمارے اور انگریزوں کے۔ ہمارے شاہزادے بھونروں کے پلے بھلا کیسے وطن چھوڑ کر باہر نکلتے اس خط میں بات تو صرف اتنی ہی ہے کہ میں شہزادے کو آپ کی خدمت میں بھیجتا مگر اُس کی جدائی اور دوری گورانہ ہوئی۔ یہ بھی صرف کہنے کی بات ہے اور نری سخن سازی ہے ورنہ دراصل بادشاہ کو ایسا خیال بھی تو نہ آیا ہوگا۔ اپنے پندار میں ملکہ سے اظہار خلوص وعقیدت کا یہ ایک ذریعہ ٹھیرایا ہے جسے بے انتہا لمبی چوڑی تمہید اور عبارت آرائی کے علاوہ گہرے سنہری کام سے لیپ دیا ہے۔ اس خط کی انشا پردازی اور عبارت آرائی کی قدر لندن میں کس نے کی ہوگی اور اس کی نفیس مقفیٰ اور مسجع عبارت کی داد کس نے دی ہوگی اور جب اصل مطلب کی طرف غور کیا ہوگا تو بادشاہ کی اولوالعزمی استقلال ہمت وجرأت ملک داری کی نسبت دانایان فرنگ کا کیا خیال ہوا ہوگا ظاہر وباہر ہے۔ اگر اسی مطلب کو سیدھی سادی انگریزی میں لکھوا دیتے تو شاید اس تمام بکھیڑے اور کھڑاگ سے زیادہ موثر اور مفید ہوتا اس میں کلام نہیں کہ یہ خطا وضع الشئ فی غیر محلہ ضرور تھا مگر ہر کسے مصلحت خویش نکومی داند۔ ؎

گدائے گوشہ نشینی تو حافظا مخروش　＋　رموز مصلحت خویش خسرواں دانند (من المصنف) ۱۲

محمود اکاسرہ رشک افزائے قیاصرہ شاہ جاہ فلک بارگاہ خورشید کلاہ محی مراسم مسیحیہ مکرم مکارم انگلشیہ جمشید حشمت فریدون شوکت نوشیروان عدالت حاتم ہمت معدن مروت بیکران منبع الطاف بی پایان ہمشیرہ صاحبہ مشفقہ بسیار مہربان ملکہ معظمہ وکٹوریا صاحبہ خلد اللہ ملکہا وسلطانہا مشرق باد۔

(۱۲۶) ترجمۂ خط انگریزی لارڈ کالون صاحب[ع]

موسومہ ابوظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ دہلی مورخہ ۲۲ر اگست ۱۸۵۷ء متعلق بہ انسداد گاؤکشی

(ترجمہ) بحضور ابوظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ غازی۔

میرے محترم اور شاہی دوست۔ حضور کا رقیمہ مشعر اُن قیود کے جو شہر دہلی میں گاؤکشی کے عمل درآمد کے متعلق عاید کی گئی ہیں مع ملفوفات کے پہونچا جسے میں نے بغور ملاحظہ کیا۔ میرے شاہی دوست جس شرط پر میں نے اعتراض کیا تھا جو مقامی عہدداروں نے عائد کی تھیں اور جس کی بڑی غرض شہر کا امن قایم رکھنے کی تھی فریقین جو اس معاملے کو پیش کرنا چاہتے ہیں اُن کو چاہئیے کہ اس معاملے کو اُن عہدہ داروں کے سامنے پیش کریں جن کو اس کی تحقیقات اور تصفیہ کا پورا اختیار حاصل ہو۔

بمقام مستقر
۲۲ر اگست ۱۸۵۷ء　　　　ج۔ آر۔ کالون۔

ع دراصل یہ خط مرزا جواں بخت کی ولی عہدی کی منظوری کے متعلق ہے۔ خدا جانے جواب بھی کچھ ملا یا نہیں اور ملا تو کیا ملا ع۔ اے بسا آرزو کہ خاک شدہ۔ وہ بساط ہی اُلٹ گئی بادشاہت ہی نہ رہی تو ولی عہدی کیسی اور کس کی؟۔ یہ بھی عجیب بات سوجھی کہ شاہزادے کے بھیجنے کی عوض پنجہ کا چربہ اُترواکر بھیج کر دستگیری کی درخواست کی۔ وقت ہی ایسا پڑھا آن پڑا تھا یہ نہ کرتے تو اور کیا کرتے؟ سہ

آن کہ شیراں را کند روبہ مزاج　　احتیاج است احتیاج است احتیاج۔ ۱۲

صغر سن آثار بزرگی از ناصیه‌اش پیداست و آثار بختیاری از چهره‌اش × هویدا
در نیم یکه شعور کامل نصیب شد اکثر اوقاتش بطلب مرضیات خالق و رضاجوی خلق
وخدمت والدین و رحم بر اهل قرابت و احقاق حق و ابطال باطل و شوق کسب کمال و
اجتناب از خصائل اراذل بدرجهٔ کمال مصروف اند و × وبدین همین خصال با شرافت
جوهر ذاتی خاطر بابدولت را در گرو محبت آن نونهال و همیشه جویای ترقی مدارجش در حال
و مآل میدارد و بخدمت سراپا معدلت مشحون بود تا ملاحظهٔ حال آن ستوده خصال
باعث وفور توجه معدلت × پژوه برحالش شود و نسبت فرزندی که بسبب برادرزادگی
هست و عمه را برادرزاده بپاس خاطر برادر شفقتها بیشتر از مادر می باشد افزایش یابد
و در زمرهٔ فرزندان دست گرفته کشاهان باشکوه را پاسداری این بیشتر می پسندد
تنسک گرود حصهٔ سوم - زیبن حفظ و حمایت آن معدن جود و عدالت از شر حسودان
مصئون و مامون ماند لاکن از وفور محبت و عدم تحمل کلفت مفارقت ازین اراده مانع آمد
درینحال همین مناسب متصور شد که نقش مقصود را بارقام مختصری از احوال این نونهال
و ارسال آن نقش دست این خوشخصال ارتسام یابد یقین است که هرگاه این نقش
بدست آن شاه قوی بازو رسید پاس دست گرفتگی بر ذمت همت والانهمت متحتم و واجب
خواهد گردید و شاهد مقصود از جلباب خفا سر بعرصهٔ ظهور خواهد کشید × توقع از ان
سرگروه سلاطین والاشکوه انیست که بصدر نامهٔ نامی حاوی منظوری و قبول این
مامول آگاه فرموده درین عالم ناتوانی و پیرانه سالی از دست برخ این فکر طمانیت افزای
خاطر فاتر و ممنون هزاران هزار ارشاد و کامی خواهند گردانید × او سبحانه تعالی شانه که ثمرات
حسنات برکافهٔ روزگار نواید دادپروری و نتائج عدل گستری مخصوص بملوک عدالت شعار
منقسم و مرتسم ساخته از زور بازوی اقبال آن انجم سپاه سینه دشمنان پرغم و
آرزومندان استعانت را خوش و × خورم و شاداب داشته همواره آبیاری افضال
لایزال گلستان دولت و سلطنت روزافزون سرسبز و ریان چمنستان عدل و
معدلت شگفته و خندان دارا د الی یوم التناد - **لفافه** - .... دولت سپهر جناب
ثریا قباب رخشنده کوکب آسمان جهانداری و ترى سما خلافت و شهریاری

---

۵ هرکس عقل خود بکمال و فرزند خود بجمال - ۱۲

امید ہے۔ ہم کو ممالک مقبوضہ موجودہ کو وسعت دینے کی خواہش نہیں ہے اور درحالیکہ ہم کو اپنے حقوق اور ممالک پر کسی طرح کی دست درازی نامنظور اور بد انتظامی منظور نہیں ہے تو دوسروں کے حقوق پر بھی کسی طرح کا تجاوز نہ رکھیں گے۔ رئیسان ہند کے حقوق دولت و توقیر و منزلت کا ہم ایسا ہی لحاظ رکھیں گے جیسا کہ خاص اپنا اور ہماری یہی خواہش ہے کہ وہ اور نیز ہماری رعایا بھی اس خوشحالی اور تمدنی ترقی کا حظ اٹھائیں جو صرف اندرونی امن و حسن انتظام سلطنت سے میسر آ سکتی ہے۔ ممالک ہندوستان کے باشندگان کی نسبت ہم اپنے تئیں انہیں فرائض کا پابند کرتے ہیں جن کا کہ ہم اپنی دیگر رعایا کی نسبت پابند ہیں اور ان فرائض کو بہ یمن خداوند تعالیٰ ہم ایمان داری اور دیانت داری سے پورا کریں گے۔ ہم کو اپنی ذات سے دین عیسوی کا یقین واثق ہے اور مذہبی تسلی سے جو شکر گذاری کے ساتھ مقر ہیں۔ مگر ہمارا حق اور ہمارا منشا یہ نہیں کہ ہم اپنے یقین کو اپنی کسی رعیت سے منظور کرائیں۔ لہٰذا ہم یہ ظاہر کرتے ہیں کہ ہماری شاہانہ خوشنودی اور مرضی یہ ہے کہ مذہبی رسوم اور ترقی عقائد کے ہیں بلکہ تمام اشخاص مساوی قانونی حفاظت سے متمتع ہوں گے اور جو اشخاص ہمارے ماتحت و صاحب اختیار ہوں گے ان کو یہ ہمارا سخت حکم ہے کہ وہ ہماری کسی رعایا کی مذہبی رسوم و پرستش میں کسی طرح کی دست اندازی سے باز رہیں ورنہ ہماری نہایت ناخوشنودی کا مستوجب اور مورد عتاب ہوں گے۔ علاوہ بریں ہماری مرضی ہے کہ جہاں تک ممکن ہو ہماری رعایا بلا لحاظ اشخاص و قوم آزادانہ ہماری ملازمت میں وہ عہدے پائیں جن کے فرائض وہ اپنی علمیت لیاقت و دیانت سے باحسن الوجوہ ادا کر سکیں۔ جو محبت باشندگان ہند کو اپنے ملک سے ہے جو آبا و اجداد سے متوارث ہے اس کو ہم بخوبی جانتے ہیں اور ملحوظ رکھتے ہیں پس ان کے تمام حقوق پر پابندی سرکار کے مطالبات جائز کے جو ان سے متعلق ہیں ہم محفوظ رکھیں گے اور نیز ہمارا یہ منشا ہے کہ عموماً تجاویز و نفاذ قانون میں قدیم حقوق رسم و رواج ہندوستان کا بخوبی لحاظ رکھا جائے۔

ہم ان خرابیوں اور مصیبتوں کا جو ہندوستان پر من چلے لوگوں کے افعال کی بدولت آئیں اور جنہوں نے جھوٹی خبروں سے اپنے ابنائے وطن کو دھوکا دے کر کھلی بغاوت پر ابھارا کمال افسوس کرتے ہیں۔ میدان جنگ میں اس بغاوت کے فرو کرنے میں

(۱۲۷) نقل فرمانِ شاہی میگنا چارٹا مورخہ یکم نومبر ۱۸۵۸ء

وکٹوریا بہ فضلِ خدا وارث سلطنت متحدہ گریٹ برٹن و آئرلینڈ مع مضافات متعلقات
جو یورپ، ایشیا، افریقہ، امریکہ اور آسٹریلیشیہ میں واقع ہیں حامی دین۔ ہرگاہ کہ ہم نے
باعث چند در چند قوی وجوہ کے بصلاح و رضامندی علما و فضلائے دین و عمائد و اکابران
مملکت و وکلائے رعایا جو مجلس پارلیمنٹ میں فراہم ہوتے ہیں۔ ممالک ہندوستان
کی حکومت جو اب تک ہماری طرف سے امانتہً زیر اختیار وی آنریبل ایسٹ انڈیا
کمپنی کے تھی اپنے قبضہ تسلط میں لینے کا مصمم ارادہ کیا ہے اس واسطے اب بذریعہ
اعلان ہذا مشتہر و اظہار کیا جاتا ہے کہ بصلاح و رضامندی مذکورۃ الصدر ممالک مذکورہ
کی عنان حکومت ہم نے اپنے دست قدرت میں لے لی ہے اور ممالک مذکورہ میں ہماری
رعایا کو ہدایت کرتے ہیں کہ وہ حقیقی وفادار اور بموافق مطیع ہماری اور ہمارے جانشینوں اور
وارثان کی رہے اور جن اشخاص کو ہم وقتاً فوقتاً ممالک مذکورہ کے انتظام و انصرام
کے واسطے اپنی طرف سے اور اپنے نام سے مقرر کریں اُن کے اختیار حکومت کو تسلیم
کریں چنانچہ ہم نے اپنے معتمد عزیز بھائی اور مشیر چارلس جان وائی کونٹ کیننگ کی فراست
اور لیاقت و خیر سگالی پر خاص یقین کا اعتبار کرکے موصوف الیہ کو ممالک متذکرہ پر مامور کیا
ہمارے نام سے اور ہماری طرف سے حکومت اور فرماں روائی کے واسطے زیر اطاعت
اُن احکام و قواعد کے جو وقتاً فوقتاً اس کو ہماری طرف سے کسی ایک وزیر سلطنت
کی معرفت پہنچتے رہیں گے اپنا اول نائب السلطنت اور گورنر جنرل مقرر کرتے ہیں
اور تمام اُن عہدہ داران اور افسران جنگی اور ملکی جو اب تک وی آنریبل ایسٹ انڈیا
کمپنی کی ملازمت میں تھے زیر اطاعت ہماری آئندہ خوشنودی اور قواعد و قوانین
کے جو آئندہ نافذ ہوں مقرر کرتے ہیں اور تمام رؤسائے ہند کو اعلان کرتے ہیں
کہ تمام عہدنامجات و معاہدات جو مابین اُن کے اور ایسٹ انڈیا کمپنی کے یا اُن کے
زیر اقتدار ہوئے ہیں ہم مقبول و منظور کرتے ہیں اور (نہایت) احتیاط سے اُن کی
پابندی کی جائے گی۔ اور اسی طرح اُن کی جانب سے (بھی) اُن کی تکمیل و تعمیل کی

کہ رحم وکرم اور جاں بخشی کی شرائط اُن تمام لوگوں تک وسیع کی جائیں جو آئندہ پہلی جنوری سے پہلے پہلے ان شرائط پر کاربند ہوچکے ہیں۔ جب خدا کے فضل سے اندرونی امن چین پھر قائم ہو جائے گا اُس وقت ہندوستان کی صنعت وحرفت اور دستکاری کو ترقی اور عامۂ خلائق کے رفاہ اور فلاح کے کاموں کو وسعت دینے اور اُس کے باشندگان کی منفعت کے لیے انتظام وحکمرانی کرنے کی ہماری دلی خواہش ہے اُن کی مرفہ الحالی میں ہماری قوت ہے۔ اُن کی خوشنودی اور رضامندی میں ہمارا استحکام اور اُن کی احسان مندی اور شکرگذاری ہمارا بہترین معاوضہ ہے۔ خدائے قادر مطلق ہم کو اور ہمارے ماتحت ذی اقتداروں کو ہماری رعایا کی بہبودی کی ہماری ان خواہشوں کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(۱۴۸) نقلِ اعلان حضور ملکۂ معظمہ وکٹوریا

چوں کہ پارلیمنٹ کے حال کے اجلاس سے ایک ایکٹ اس نام کا کہ ایکٹ بمراد اس بات کے کہ جناب مرحمت مآب ملکۂ معظمہ کے خطاب والقاب شاہی میں جو سلطنت متحدہ اور اُس کے تابع ملکوں کی بادشاہت سے متعلق ہیں ایک اور لقب اضافہ کرسکیں صادر ہوا ہے اور اس ایکٹ میں لکھا ہے کہ از روئے ایکٹ بابت متحد کرنے ممالک برطانیہ کلاں وآیرلینڈ کے یہ حکم ہوا تھا کہ بعد ایسے متحد ہونے کے سلطنت متحدہ اور اُس کے تابع ملکوں کی بادشاہی کے متعلق خطاب والقاب وہی ہوا کریں گے جو بادشاہ اپنے اشتہار شاہی کے ذریعہ سے جو سلطنت متحدہ کی مہر اعظم سے مزین ہو مقرر فرمائیں اور اس ایکٹ میں یہ بھی لکھا ہے کہ حسب منشائے ایکٹ مذکور اور اشتہار شاہی کے جو مزین بہ مہر اعظم اور مورخہ یکم جنوری سنہ ۱۸۰۱ع ہے ما بدولت کے حال کے خطاب والقاب یہ ہیں وکٹوریا بالفضل خدا سلطنت متحدہ برطانیہ کلاں اور آیرلینڈ کی ملکہ حامیِ دینِ عیسائی۔ اور اس ایکٹ میں یہ بھی لکھا ہے کہ ایکٹ بابت حسن انتظام گورمنٹ ہند کے بموجب یہ حکم نفاذ پایا ہے کہ گورمنٹ ہند جو اس وقت تک مابدولت کی طرف سے سرکار ایسٹ انڈیا کمپنی بہادر کے تفویض میں بطور

ہماری طاقت کا اظہار ہوچکا ہے۔ مگر اب ہم اُن لوگوں کے جرائم جو دھوکے میں پڑ گئے تھے
اور اب اپنے فرائض کے راستہ پر آنے کے متمنی ہیں معاف کرکے اپنے رحم (و کرم) کا اظہار
کرتے ہیں۔

اب بھی ایک صوبہ (اودھ) میں اس خیال سے کہ مزید خون ریزی کا سدباب ہو اور ہماری
مملکت ہند میں جلد امن و امان قائم ہوجائے ہمارے نائب السلطنت گورنر جنرل نے
اُن اشخاص میں سے اکثروں کو جو گزشتہ ناگوار فسادات میں بخلاف ہماری گورنمنٹ
کے مرتکب جرائم ہوئے تھے خاص خاص شرائط سے وعدہ معافی دیا ہے اور اُن اشخاص
کی نسبت کسی شخص سے کسی طرح کی رو رعایت یا مزاحمت نہ کی جائے نہ (کسی قسم کی)
بے اطمینانی عائد کی جائے جن کے جرائم معافی کی دسترس سے باہر ہیں وہ سزا
تجویز کردی جو اُن پر عائد کی جائے گی ہم اپنے نائب السلطنت اور گورنر جنرل کے
مذکورہ بالا فعل کو نظر استحسان سے ملاحظہ فرمائے اور منظور کرتے ہیں۔ مزید براں
ہمارا ارشاد اور اعلان حسب ذیل ہے۔

ہماری مراعات کو تمامی مجرمین تک توسیع دی جائے گی بجز اُن مجرموں کے جنکی براہ راست
شرکت انگریزی رعایا کے قتل میں ثابت ہوچکی ہے یا آئندہ ہو۔ ایسے اشخاص کی نسبت
مقتضائے انصاف ترحم سے مانع ہے جن اشخاص نے دیدہ و دانستہ بطیب خاطر
قاتلوں کو قاتل جان کر پناہ دی یا جو اس بغاوت میں سرغنہ اور بانی مفسدہ تھے اُن
کی صرف جان بخشی کی کفالت ہوسکتی ہے بلکہ ایسے اشخاص کی نسبت سزا تجویز کرتے وقت
اُن حالات کا جن کے باعث وہ حلقہ اطاعت و انقیاد کے تار چھینکنے پر آمادہ ہوئے
تھے بخوبی لحاظ کیا جائے گا اور اُن اشخاص کی نسبت جن کے جرائم بسبب سہل الاعتقادی
ایسی جھوٹی خبروں کے مان لینے کے لیئے جو مفسدہ پرداز لوگوں نے پھیلائیں۔ واقع
ہوئے بڑی رعایت اور فراخ دلی کی جائے گی تمام دوسرے اشخاص کو جنھوں نے
سرکار کے خلاف میں ہتیار باندھے تھے ہم بذریعہ اعلان ہذا تمام جرائم سے جو اُن سے
برخلاف ما بدولت۔ ہمارے تاج (و تخت) اور ہماری قدر و منزلت کے سرزد ہوئے
اپنے اپنے گھروں کو واپس چلے آنے اور باامن اشتغال میں مشغول ہونے پر بلا شرائط
معافی۔ جان بخشی اور عفو تقصیر کا اقرار فرماتے ہیں۔ ہماری شاہانہ خوشنودی یہ ہے

متحدہ کے تابع ملکوں میں سے کسی کے لیے اور کسی میں سکوک اور جاری ہوئے ہیں اور مابدولت کے اشتہار کی رو سے اُن تابع ملکوں کے سکہ جات رائج الوقت اور جائزالرواج قرار دیئے گئے ہیں اُن پر مابدولت کے خطاب والقاب یا اُن میں سے کوئی جزو یا اجزار منقوش ہوئے ہیں اور جملہ نقود جو مطابق اشتہار مذکور کے بعد ازیں مسکوک اور جاری ہوں بلالحاظ ویسے اضافے کے اُن تابع ملکوں کے سکہ جات جائزالرواج اور رائج الوقت رہا کریں تاوقتیکہ مابدولت کی اور کوئی مرضی اُس کی نسبت ظاہر نہ کی جائے۔ مابدولت کے محکمہ واقع مقام ونڈزر سے ۱۸۷۶ء کی ۲۹ راپریل کو مابدولت کے جلوس کے (۳۹) سال میں صادر ہوا۔"

"خداوندکریم جناب ملکہ معظمہ کو سلامت باکرامت رکھے"

(۱۲۹) پیام شاہی شاہنشاہ معظم ایڈورڈ ہفتم

من مقام قلعہ ونڈزر۔ تاریخ ۴ر فروری ۱۹۰۱ء

مابدولت کی والدۂ محترمہ کی وفات حسرت آیات کی وجہ سے مابدولت تخت کے وارث قرار پائے جو بسلسلۂ نسب قدیم ومسند مابدولت تک پونہچا ہے۔ مابدولت ہندوستانی روسائے بااقتدار اور اپنی سلطنت کی رعایا کو اس بات کا یقین دلانے کی غرض سے کہ ہماری شفقت اور عنایت اُن کے شامل حال ہے اور نیز اُن کی خیروخوبی ہماری دلی خواہش ہے تبرسیل تار چاہتے ہیں کہ ہماری طرف سے پیام بعافیت باشند اُن کو پونہچایا جائے۔ ہماری نامور اور مرحومہ مورثہ اس ملک کی پہلی ملکہ تھیں جنھوں نے زمام سلطنت ہند اپنے دست خاص میں لی اور اس برّاعظم کی سلطنت کے ساتھ اپنا قوی تعلق ظاہر کرنے کے لئے قیصر ہند کا خطاب اختیار کیا۔ ملکۂ معظمہ تمام امور متعلقۂ ہندوستان کے ساتھ یکساں طور پر ذاتی دلچسپی ظاہر فرمایا کرتی تھیں اور مابدولت اُس گرویدگی اور ارادت سے بھی بخوبی واقف آگاہ ہیں جو اس ملک کی کروڑ ہا رعایا کی طرف سے اُن کی ذات والاصفات اور اُن کے تخت کے ساتھ ظاہر کی جاتی تھی۔ ملکۂ معظمہ کی باشوکت اور مسندالعہد سلطنت کے اخیر سال جو شریفانہ اور حامیانہ مدد روسائے بااقتدار نے

امانت تھی مابدولت کی تفویض ہو جائے اور یہ کہ آئندہ کے لیئے اور قرین مصلحت یہ ہے کہ نقل و تحویل گورنمنٹ جو حسب مذکورہ کی گئی اُس کی تسلیم و پذیرائی اس نہج پر ظاہر کی جائے کہ مابدولت کے خطاب اور القاب میں ایک اور لقب اضافہ کیا جائے اور اس ایکٹ میں امور مذکور کی تحریر کے بعد یہ حکم ہوا ہے کہ مابدولت کو جائز ہوگا کہ نقل و تحویل گورنمنٹ ہند کی تسلیم و پذیرائی مذکورۂ بالا کی نظر سے اُن خطاب و القاب میں جو سلطنت متحدہ اور اُس کے تابع ملکوں کی بادشاہی سے بالفعل متعلق ہیں بذریعہ اشتہار مشتہرہ مابدولت مُہرِ اعظم سلطنت متحدہ ایسا لقب اضافہ کریں جو مابدولت کو مناسب معلوم ہو لہذا مابدولت نے حسب صلاح مشیران پریوی کونسل کے یہ مناسب سمجھا کہ یہ تعیین و اعلان کر دیں کہ اور اس صلاح سے اور اس صلاح کے موجب اس اشتہار کی رو سے یہ تعیین و اعلان کیا جاتا ہے کہ آئندہ جہاں تک بہ سہولت ہو سکے تمام موقعوں اور تمام دستاویزوں میں جن میں مابدولت کے خطاب و القاب مستعمل ہوں بجز اور بہ استثنائے جملہ چارٹر و معاہدات ملکی اور کمیشن (فرامین مناصب) اور لٹرز پٹینٹ (مکاتیب عامہ) اور گرانٹ (مواہب و عطیات) اور رٹ (پروانجات) اور اپائنٹمنٹ (تقررات) اور اسی طرح کی اور جملہ دستاویزات کے جو سلطنت متحدہ کے باہر اثر پذیر ہوں ان خطاب و القاب میں جو سلطنت متحدہ اور اُس کے تابع ملکوں کی بادشاہت سے بالفعل متعلق ہیں زبان لاطینی میں یہ الفاظ انڈی امپراٹرکس اور زبان انگریزی میں یہ الفاظ امپرس آف انڈیا (قیصرِ ہند) اضافہ کیئے جائیں۔ اس کے سوا مابدولت کی مرضی اور خوشی یہ ہے کہ کمیشن چارٹر، لٹرز پٹینٹ، گرانٹ، رٹ اور اپائنٹمنٹ اور اسی طرح کی اور دستاویزات جو اوپر بالخصوص مستثنیٰ کی گئی ہیں وہ اضافہ نہ کیا جائے اور سوا اس کے مابدولت کی مرضی اور خوشی یہ ہے کہ جملہ سونے چاندی اور تانبے کے نقود جو سلطنت متحدہ کے سکہ جات رائج الوقت اور جائز الرواج ہیں اور جملہ سونے چاندی اور تانبے کے نقود جو آج یا آج کے بعد مابدولت کے حکم سے اسی طرح کے نقوش سے مسکوک ہوں بلا لحاظ اُس اضافے کے جو مابدولت کے خطاب اور القاب میں کیا گیا ہے سلطنت متحدہ مذکورہ کے سکہ جات رائج الوقت اور جائز الرواج متصور ہوں اور سمجھے جائیں اور سوائے اس کے یہ کہ جملہ سکے جو سلطنت

ہندوستانی رؤسائے با اقتدار اور رعایا کی خیر اندیشی اور ارادت پر بھی اُن کا شاہانہ اعتماد ہے یہ باتیں عامۂ خلائق کے ذہن نشین کردی جائیں۔ اس مجمع میں تمام اقطاع ہندوستان سے گورنر اور لفٹنٹ گورنر اور ہر ایک دارالحکومت کے افسران بالادست مدعو کیئے گئے اور اُن کے علاوہ وہ عمائد اور ارکین بھی جن میں بقول لارڈ لٹن گزشتہ زمانے کی قدامت اور زمانۂ حال کی مرفہ الحالی دونوں چیزیں جمع ہیں اور جن سے اس بڑی سلطنت کی شان وشوکت اور پائداری کی بیش بہا تائید ہوتی ہے۔ شہنشاہی مجمع جو جنوری ۱۸۷۷ء کو بمقام دہلی منعقد ہوا اگرچہ اس دربار کی شان وشوکت کے مقابلے میں ماند پڑ گیا تاہم وہ اس حیثیت سے یادگار رہے گا کہ اُس میں پولیٹیکل مصلحت مضمر تھی اور وہ صاف دلالت کرتا ہے کہ اُس سے برٹش انڈیا کی تاریخ میں ایک نئے باب کا آغاز ہوا اور جو تعلق تاج انگلستان کو اپنے مضافات میں سے ہندوستان کے اس بڑے علاقے کے ساتھ ہے آخر کار اُس کی بنیاد صاف وصریح اور مستحکم قاعدے پر رکھی گئی۔ اگرچہ دربار گزشتہ کے انتظامات میں سے اُس مجمع پر بہت سے اعتراض ہوئے مگر حقیقت میں وہ مجمع لارڈ بیکنسفیلڈ کا عقلی اور تاریخی نتیجہ تھا اور اُس نے ایسی اچھی طرح کہ عمدہ تحریر ہرگز اُس سے عہدہ برآنہ ہوسکتی ہندوستان کے لوگوں کے ذہن نشین کردیا کہ جس عملی طور سے ہندوستان انگریزی حکومت کے اور علاقوں کے ساتھ گھل مل کر جزو سلطنت قرار پاگیا ہے۔ اور جس نے اس منفرد بادشاہ کی عہد سلطنت میں ہندوستانی رعایا کی کایا پلٹ کردی کہ یا تو وہ تنہا اور نیم آزاد حکومتیں تھیں یا اب ایک مشترک بادشاہ کے طاقت ور اور خوش دل اعوان وانصار قرار پاگئے ہیں آخر اس عملی طور کی اصلیت اور حقیقت کیا ہے۔ اپنی سلطنت کے پہلے ہی برس میں ملک معظم نے شاہی آداب والقاب میں ایک اور اضافہ کیا۔ چونکہ یہ اضافہ جیسا ہندوستان کے علاوہ حضور عالی کی اور سلطنتوں میں جاری ہے ویسا ہی ہندوستان کی سلطنت میں نافذ ہے لہذا اس محل پر اُس کا تحریر کردینا بھی ضرور ہے۔ ۴ر نومبر ۱۹۰۱ء کو ایک شاہی اعلان مشتہر ہوا کہ شاہی خطابات کے بارے میں جو ایک ایکٹ پچھلے اجلاس میں نافذ ہوا تھا اُس کے مطابق آئندہ کو شاہی القاب وخطاب حسب ذیل ہوں گے:-

"ایڈورڈ ہفتم بفضل خدا سلطنت متحدۂ برطانیہ عظمیٰ وآیرلینڈ و دیگر
سلطنت ہائے آں سوئے بحار وحامی دین وقیصر ہندوستان"

جنوبی افریقہ کی جنگ میں اُن کو دی اور جن بہادرانہ خدمات کی بجا آوری اپنے ملک کی حدود کے باہر ہندوستانی فوج کی طرف سے ہوئی ان سے اُس گرویدگی اور ارادت کا اظہار کافی طور پر کیا گیا ہے۔ ملکہ کی مرضی اور اجازت سے مابدولت ہندوستان تشریف لے گئے اور اُس قدیم اور مشہور سلطنت کے روسائے با اقتدار اور رعایا اور بلاد و امصار سے ذاتی آگاہی حاصل کی جو قومی اثر اُس وقت ہمارے دل پر ہوا مابدولت ہرگز اُس کو فراموش نہیں کریں گے اور ضرور اس بات کی کوشش کریں گے کہ ہر طبقے کی تمام ہندوستانی رعایا کی بہبود کے لیئے ملکۂ معظمہ کے عمدہ نمونے کی پیروی کرتے رہیں اور جیسا کہ ملکۂ معظمہ نے کیا تھا مابدولت بھی اپنے تئیں رعایا کی لازوال خیر خواہی اور ارادت کا مستحق ثابت کریں۔ شرح دستخط ایڈورڈ آر۔ آئی۔" ۱۸۵۸ء کی پہلی نومبر کو تاج انگلستان نے ہندوستان کی زمام حکومت خود اپنے دست خاص میں لی اور اُس موقع پر کوئین وکٹوریا نے جو اعلان فرمایا تھا اُس کا جزو ضروری جیسا کہ معلوم ہے ملکہ کے دست خاص کا لکھا ہوا تھا اُس میں اُنھوں نے ایسے لفظوں میں جو ہمیشہ یاد رہیں گے اُن اصولوں کی صراحت فرما دی تھی جن پر اُن کو ہندوستان کی حکمرانی میں کاربند ہونا مرکوز خاطر تھا اور نیز اُن باہمی تعلقات کی ذمہ داریوں کو جو تاج انگلستان اور رؤسائے با اقتدار اور رعایائے ہندوستان کو وابستہ پاک دگرکرتی ہیں سترہ برس لارڈ بیکنسفیلڈ کے ذہن و قاد نے شاہی ربط وضبط کی طرف مزید رہنمائی کی اور پارلیمنٹ کا ایکٹ یعنی توقیع جو لوگوں میں "شاہی خطابات کے بل" کے لقب سے مشہور ہے نافذ ہوا جس کی رو سے گریٹ برٹین اور آیرلینڈ کی سلطنت متحدہ کی ملکہ ہندوستان کی پہلی قیصرہ بھی قرار پائیں۔ کوئین وکٹوریا نے بذریعہ ایک شاہی اعلان کے جو ۲۸ اپریل ۱۸۷۶ء کو ایوان ونڈزر میں پڑھا گیا۔ قیصر ہند کا خطاب اختیار کیا۔ ۸ اگست ۱۸۷۶ء کو لارڈ لٹن والیسرائے و گورنر جنرل نے اس اعلان کو مشتہر کیا اشتہار دیتے وقت ہز اکسلنسی نے اس کا بھی اعلان کیا کہ سال جدید کے پہلے دن اُن کا ارادہ دہلی میں ایک شاہی مجمع کرنے کا ہے تاکہ تمام ہندوستان میں ملکہ کی رعایا پر اُن شاہانہ خیالات کا اعلان کر دیا جائے جو علیا حضرت ملکۂ معظمہ کو اس کے محرک ہوئے ہیں کہ اپنے شاہی القاب و خطابات میں مزید اضافہ کریں اور مقصود اس اضافے سے یہ ہے کہ اُن کے تاج کے مضافات میں جو ہندوستان کا بڑا علاقہ ہے اور علیا حضرت کو اس علاقے کے ساتھ تعلق خاص کے علاوہ

یہ شہنشاہ جس کے اظہار اطاعت کے لیئے آج ہم سب جمع ہوئے ہیں اہل ہند کی نظروں میں کچھ کم عزیز نہیں ہے۔ کیوں کہ اُنھوں نے اپنی آنکھوں سے انھیں دیکھا ہے اور اپنے کانوں سے اُن کی آواز سنی ہے وہ اب اس تخت پر جلوہ افروز ہوئے ہیں جو صرف شاندار ہی نہیں بلکہ دنیا میں سب سے زیادہ دیرپا ہے اور وہ حقیقت میں انگریزی سلطنت ہے جس کی بڑی قوت ہندوستان کی مقبوضات رعایا کی جان نثاری حضور ملک معظم کی اطاعت پر مبنی ہے اور جو معترض اس سے منکر ہے وہ بالکل نادان ہے۔ جیسا کہ ہندوستان اپنے قدیم افسانوں سے مالا مال ہے خصلت وفاداری پر نازاں ہے جس کو مغرب نے از سر نو مستقل کر دیا ہے مختلف صدیوں میں ہزارہا لوگوں نے ہندوستان کی خواستگاری کی مگر اس نے اپنے تئیں ایسی سلطنت کے حوالے کیا جس کو اس کی وفاداری پر پورا اعتماد تھا تماشہ جو آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں دنیا میں ایسا اور کہیں ہونا ممکن نہیں معلوم ہوتا۔ میرا مطلب اس وقت اس عظیم الشان ازدحام سے نہیں جس کو میں بے نظیر خیال کرتا ہوں بلکہ میری مراد اس مجمع کی غرض اصلی سے ہے اور اُن اصحاب سے جن کے دلی ولولوں کا یہ اظہار کر رہا ہے۔ سو سے زیادہ مختلف ریاستوں کے حکمران جن کی رعایا کی کل آبادی باسٹھ کروڑ سے کم نہیں اور جن کی عملداری کی حدود طول بلد کے (۵۵) درجوں پر پھیلی ہوئی ہیں۔ اس وقت اپنے ایک بادشاہ کی اطاعت کی توفیق کے لیئے حاضر ہیں۔ ہم ان کے اس وفادارانہ جوش کی جس نے ان کو ہزاروں کوس سے باوجود بڑے بڑے فاصلوں کے دلی کھینچ بلایا ہے بڑی قدر کرتے ہیں اور مجھ کو تھوڑی دیر میں بہت فخر حاصل ہوگا جب کہ میں خود اُن کی زبان سے شہنشاہ ہند کی تہنیت کا پیغام سنوں گا۔ جو فوجی افسر اس وقت موجود ہیں یہ ہندوستان کی دو لاکھ تیس ہزار فوج سے انتخاب کیئے گئے ہیں جنھیں اس بات پر ناز ہے کہ وہ شہنشاہ کی فوج ہیں۔ دیسی امرا عہدہ دار یا غیر عہدہ دار جو اس وقت موجود ہیں وہ (۲۳) کروڑ سے زیادہ آبادی کے قایم مقام ہیں اس حساب سے میرے خیال میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ اس وقت دربار میں دنیا کی آبادی کا پانچواں حصہ کچھ بذات خود اور کچھ بذریعہ وکیلوں اور اپنے حکمرانوں کے جمع ہے سب کے دل میں ایک ہی جوش ہے اور سب کے سر تسلیم سریر السلطنت کے سامنے خم ہیں۔ اگر یہ سوال کیا جائے کہ آخر کون سی بات ہے جس نے اس جم غفیر کو کھینچ بلایا

(۱۳۷) درباری سپیچ ایڈورڈ ہفتم

اے شاہزادگان والا تبار و رؤسا رعالی وقار و متوطنان مملکت ہند! پانچ ماہ کا عرصہ ہوا کہ بادشاہ انگلستان و شہنشاہ ہند ایڈورڈ ہفتم نے لندن میں انگلستان کا تاج شاہانہ سر پر رکھا اور عصا رحکومت کو دست مبارک میں لیا۔ اُس وقت مملکت ہند کے صرف چند ہی وکیل اپنی خوش قسمتی سے حاضر تھے لیکن آج شہنشاہ معظم نے اپنے الطاف خسروانہ سے تمام اہل ہند کو یہ موقع دیا ہی کہ ایک ویسی ہی خوشی میں شریک ہوں اور آج یہاں یا ہند کے دیگر حصص میں اس عالی شان تقریب کی خوشی میں کل رؤسا و امرا و سردار جو عمائد سلطنت ہیں اور تمام دیسی و یورپین حکام جن کے ہاتھ میں زمام حکومت ہی اور جو ایسی دانائی اور جاں فشانی سے کام کررہے ہیں جس کی نظیر نہیں مل سکتی اور کل انگریزی اور دیسی فوج جو ایسی نہایت اعلیٰ درجے کی بہادری سے سرحد کی حفاظت کرتی ہی اور لڑائیوں میں اپنا خون بہاتی ہی اور تمام باشندگان ہند بلا امتیاز ملت اپنے رسوم و رواج کے جو باوجود لاکھوں طرح کے جھگڑوں کے سلطنت برطانیہ کی اطاعت کے اظہار میں ایک زبان ہیں جمع ہیں۔ صرف اس غرض سے کہ میں اعلیٰ حضرت کی رسومات تاج پوشی کو ہندوستان میں ادا کروں حضور ملک معظم نے مجھ کو بہ حیثیت وائسرائے کے اس دربار کے منعقد کرنے کا حکم دیا ہی اور صرف اس امر کے اظہار کے لیے کہ اعلیٰ حضرت کی نظروں میں اس دربار کی بڑی وقعت ہی اُنھوں نے اپنے برادر حقیقی ہز رایل ہائینس ڈیوک آف کناٹ کو اس جلسے میں شریک ہونے کی غرض سے روانہ فرماکر ہم کو عزت بخشی ہی۔

چھبیس سال ہوئے کہ آج کے دن اور اسی شہر میں جو ہمیشہ سے شاہانہ جلسوں اور دیگر رسوم کا مرکز رہا ہی اور اسی مقام پر ملکہ وکٹوریا مرحومہ مغفورہ کے خطاب قیصر ہند اختیار فرمانے کا اعلان کیا گیا تھا۔ اس دربار سے ملکہ آنجہانی کو ہندوستان کی رعایا کے ساتھ اپنی گہری محبت کا اظہار مقصود تھا اور ساتھ ہی یہ بھی جتلانا تھا کہ اب سلطنت انگریزی کے سایے میں ان کے باہمی نفاق فرو ہوگئے اور وہ سب یک جہت ہیں ہم آج خدا کے فضل سے ایک چوتھائی صدی کے بعد بھی پہلے سے کہیں زیادہ مشفق ہیں

خود اُن کو بھی اس کی بہت بڑا اشتیاق ہے۔ اگر ماہدولت کا تشریف لانا ہندوستان میں ممکن ہوتا تو نہایت خوشی سے آتے مگر چونکہ یہ بات نہ ہو سکی اس لیئے ماہدولت اپنے برادرِ عزیز ڈیوک آف کانات جن کو ہندوستان کا بچہ بچہ جانتا ہے روانہ فرماتے ہیں تاکہ جلسۂ تاجپوشی میں شاہی خاندان کے قائم مقام بن کر شریک ہوں۔ جب سے کہ ماہدولت اپنی والدہ مکرمہ معظمہ ملکہ وکٹوریا مرحومہ مغفورہ اول قیصرِ ہند کے تخت پر جانشین ہوئے ہیں ہماری یہ تمنا رہتی ہے کہ ہم انصاف اور انسانیت کے وہی اصول برتیں جن سے حکومت کر کے ہماری مادرِ مشفقہ نے اپنی رعایا کے قلوب میں اپنی بزرگی اور عزت پیدا کر لی تھی ماہدولت اپنے تمام باج گزاروں اور اہلِ ہند کے ساتھ یہ وعدہ یہ تجدید کرتے ہیں کہ اُن کی آزادی کو قائم رکھیں گے۔ اُن کے مراتب اور حقوق کی پاسداری کریں گے اور اُن کی بہبودی کی کوشش میں کوئی دقیقہ باقی نہ چھوڑیں گے۔ یہی اصول اور اغراض ماہدولت کے مدنظر ہیں اور خداوند عالم کے فضل و کرم سے امید ہے کہ ان سے قلمرو ہند کو سرسبزی حاصل ہوگی اور ہندوستانی رعایا خوش و خرم رہے گی" اے شہزادگان والا تبار و اے اہلِ ہند یہ الفاظ اُس ملک معظم کے ہیں جس کی رسمِ تاجپوشی کے ادا کرنے کے لیئے آج ہم سب جمع ہوئے ہیں اُن کا ہر حرف اُن افسروں کے قلوب میں جو اُن کے خدمت گذار ہیں محرک یا الہام کا اثر کرتا ہے اور ہر نکتہ خاص و عام کو بلند حوصلگی اور نیک نیتی کا سبق پڑھاتا ہے یہ الفاظ اُن صاحبان کے لیئے جو میرے یا میرے پیشروں کی طرح شہنشاہ معظم کی گورنمنٹ کے بالاصالت آلات ہیں درستیِ اخلاق اور توسیع مملکت کے رہنما ہیں ہندوستان کا انتظام نرمی اور فیاضی سے کرنے کا خیال جیسا کہ آج کل عروج پر ہے ایسا کبھی نہیں ہوا اور وہ لوگ جنھوں نے زیادہ تکالیف برداشت کی ہیں وہ حقیقت میں زیادہ مستحق آفریں ہیں اور جنھوں نے عمدہ کارنمایاں کیئے ہیں اُن کے حقوق بھی بڑے بڑے ہیں۔ ہندوستان کے رؤسا نے مملکت کی گزشتہ لڑائیوں میں اپنے سپاہی اور تلواریں ہمارے نذر کیں اور دیگر مصائب میں بھی مثل قحط و خشک سالی وغیرہ میں اُنھوں نے بڑی اولوالعزمی اور بلند ہمتی ظاہر کی۔ اب جو کچھ اُن کو حاصل ہے اس سے زیادہ اور کیا دیا جا سکتا ہے۔ یہ بات بلا تردید کہی جا سکتی ہے کہ جو امن و عافیت اُن کو حاصل ہے اس میں کبھی کسی طرح کا خلل نہیں آ سکتا تاہم یہ بات ہمارے لیئے نہایت باعث مسرت ہے کہ سرکارِ عالیہ اُن قرضوں کا جو دیسی ریاستوں کو گزشتہ قحط کے موقع پر

ہے تو جواب دیا جائے گا۔ بادشاہ کے ساتھ وفاداری یعنی اُن کی عطوفت اور انصاف پر اعتماد اور اُن کا یہ بھروسہ ایک خیالی بات نہیں بلکہ اُن کے ذاتی تجربے کا نتیجہ ہے اور اُن کے دلی یقین کا اظہار ہے۔ کیوں کہ ملک معظم کی گورنمنٹ نے اس وسیع آبادی کے اکثر حصوں کو حملوں اور بدامنی سے آزادی دے دی ہے سیکڑوں کے حقوق کی وہ حفاظت کرتی ہے اور سیکڑوں کے واسطے معزز روزگار کے فراخ راستے کھول دیئے ہیں اور تمام کے واسطے یکساں انصاف کرنے ظلم سے بچانے اور تہذیب اور امن کی برکتوں کے پھیلانے میں کوشش کرتی ہے اور ایسی سلطنت پر قابض ہونا اول تو آسان کام نہیں پھر اُس کو ایماندارانہ اور منصفانہ طور سے سنبھالنا اور بھی مشکل کام ہے اور سب میں اہم یہ امر ہے کہ سب کو مدبرانہ سیاست سے شیر و شکر کردے۔ یہی مقاصد اور اغراض مدنظر ہیں جس لیئے آج یہ دربار کیا گیا ہے۔ اب میرا یہ فرض ہے کہ آپ کے روبرو حضور ملک معظم کا وہ شفقت آمیز پیغام پڑھوں جس کی بابت آں حضرت نے آپ کو سنانے کے لیئے ارشاد فرمایا ہے۔ وہ ہو ہذا ”ما بدولت کو اس بات سے نہایت مسرت ہے کہ ہم اپنی ہندوستانی رعایا کو ایسے موقع پر جب کہ وہ مابدولت کی رسم تاج پوشی ادا کر رہے ہیں پیغام تہنیت بھیجیں۔ لندن کی تاج پوشی کے جلسے میں ہندوستانی رؤسا اور قائم مقاموں کی ایک نہایت ہی قلیل تعداد شریک ہوئی تھی اس لیئے مابدولت نے وائسرائے اور گورنر جنرل کو اس امر کی ہدایت کی کہ دہلی میں ایک بہت بڑا دربار منعقد کیا جائے تاکہ تمام دیسی رؤسا۔ امرا۔ حکام گورنمنٹ اور اہل ہند کو اس مبارک رسم کے ادا کرنے کا موقع ملے جس وقت مابدولت ۱۸۷۵ء میں ہندوستان تشریف لے گئے اُس زمانے سے ہند اور اہل ہند کی محبت ہمارے دل میں جاگزیں ہے۔ مابدولت کے خاندان اور تاج و تخت کے ساتھ ان کو جو دلی اور سچی محبت ہے وہ بھی مابدولت پر خوب روشن ہے گزشتہ چند سال کے عرصے میں ان کی محبت اور جاں نثاری کی بہت سی شہادتیں مابدولت کے سامنے گزر چکی ہیں اور مختلف معرکوں میں ہماری ہندوستانی افواج نے جو کارہائے نمایاں کیئے ہیں اُن سے مابدولت بخوبی واقف ہیں۔ مابدولت نہایت وثوق سے امید کرتے ہیں کہ تھوڑے عرصے میں ہمارے فرزند دلبند شہزادۂ ویلز اور اُن کی بیگم صاحبہ پرنس آف ویلز ہندوستان میں رونق افروز ہوں گے اور ایسے ملک سے ذاتی واقفیت پیدا کریں گے جس کی بابت مابدولت کی یہ تمنا رہی ہے کہ وہ اُس کو جا کر دیکھیں اور

دیکھ کر یقین ہے کہ ترقی ضرور ہوگی لیکن یہ یاد رہے کہ یہ مستقبل کبھی بہ صورت حال نہیں ہو سکتا جب تک کہ کسی بے نظیر حکومت کی عظمت نہ تسلیم کرلی جائے اور یہ بات صرف زیر سایۂ سلطنت برطانیہ ہی ممکن ہے۔ اور اب میں اس تقریر کو اختتام پر لانا چاہتا ہوں۔ میں امید کرتا ہوں کہ اہل ہند کو یہ مجمع عظیم مدت دراز تک یاد رہے گا اس اعتبار سے کہ یہاں ان کو بڑی تقریب کے موقع پر اپنے شہنشاہ کی ذات اور اُن کے خیالات سے معرفت تامہ ہوئی۔ میں امید کرتا ہوں کہ لوگ جب اس تقریر کو یاد کریں گے اُن کو فرحت اور مسرت ہوگی اور زمانہ شاہ ایڈورڈ ہفتم کا عہد جس کا آغاز ایسا مسعود ہے تواریخ ہند اور سینۂ اہل ہند میں محفوظ رہے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ فرماں روا عالم اور قادر مطلق کی عنایت سے ان کی شہنشاہی اور قوت سالہائے دراز تک قائم رہے۔ ان کی رعایا کی بہبودی روز بروز ترقی کرے۔ ان کے افسروں کے انتظام پر عقل اور نیکی کی مہر ثبت ہو اور اُن کی سلطنت کا استحفاظ و بہبود ہمیشہ برقرار رہے۔"

خدا کرے ہمارا بادشاہ زندہ سلامت رہے"

نوٹ :- انگریزی اسپیچ کا یہ ترجمہ شمس العلماء ڈاکٹر مولوی نذیر احمد صاحب دہلوی کا ہے۔ ۱۲

(۱۳۱) شاہی اسپیچ

ہنایت شکر اور خوشی کا مقام ہے کہ مابدولت و اقبال آج آپ لوگوں کے درمیان یہاں رونق افروز ہیں۔ یہ سال اعلیٰ حضرت اقدس قیصرہ ہند اور مابدولت و اقبال کے لئے بہت سی بڑی رسومات مسعود اور غیر معمولی مگر خوشگوار مصروفیت کا رہا ہے لیکن باوجود عدیم الفرصتی اور فاصلے کے ہماری گزشتہ تشریف آوری ہندوستان کی با مسرت یادگاریں پھر ہمیں اس سرزمین کی طرف کھینچ لائی ہیں جس سے ہم کو اُس وقت دلی اُلفت ہو گئی تھی لہٰذا ہم نہایت اشتیاق سے اتنے لمبے سفر پر اُس ملک کو دوبارہ دیکھنے کے لئے روانہ ہوئے جہاں پہلے بھی اپنے گھر کی طرح ہماری خاطر و مدارات ہوئی تھی۔ اس اقدام میں مابدولت و اقبال نے اپنے اُس ارادۂ سینہ کو پورا کیا ہے جو گزشتہ ماہ جولائی کے شاہی اعلان میں ہم نے ظاہر فرمایا تھا کہ بذات اقدس خود آپ لوگوں کو مطلع فرمائیں گے کہ ہماری تاج پوشی کی رسم مبارک وسٹ منسٹر ایبی بائیس جون

دیئے گئے ہیں یا سرکار اُن کی کفیل ہوئی ہے تین سال تک سود نہیں لے گی اور ہم کو امید ہے کہ وہ لوگ جن سے ایسی فیاضی کا سلوک کیا گیا ہے اس بات کو بخوشی منظور کریں گے۔ اس عظیم الشان ملک میں اور جو کثیر التعداد جماعتیں اور فریق ہیں اور جن کی ترقی اور بہبودگی ہماری دلی تمنا ہے اُن کو بھی ہم بہت جلد کسی ٹیکس کی کمی کا مژدہ سنائیں گے۔ سال حسابی کے وسط میں اعلان کرنا مناسب نہیں کیونکہ ایسے موقعہ پر تخمینہ کرنا بڑا دشوار کام ہے۔ تاہم اگر موجودہ حالت قائم رہی اور جیسا کہ ہم اُمید کرتے ہیں۔ ہندوستان کی مالی بہبودی کا زمانہ شروع ہو گیا تو ہم کو اعتماد کامل ہے کہ ملک معظم کی عہد سلطنت کے اول ہی زمانے میں سرکار عالیہ رعایائے ہند کے ساتھ کسی ٹیکس کی تخفیف کر کے ہمدردی اور شفقت کے خیالات ظاہر کرے گی اور جب وقت کہ مجھ کو ان کا مصیبت کا زمانہ اور اس موقع پر ان کا صبر اور ان کی نمک حلالی یاد آتی ہے تو تخفیف ٹیکس کی تدابیر سوچنے میں مجھے نہایت خوشی ہوتی ہے۔ یہاں اُن رعایتوں اور مہربانیوں کے بیان کرنے کی چنداں ضرورت نہیں جن کا دربار سے خاص تعلق ہے وہ کہیں اور درج ہیں تاہم فوجی افسروں سے میں اتنا کہنے کا مجاز ہوں کہ آج سے انڈین سٹاف کور کا نام موقوف ہو گیا اور آپ سب ملک معظم کی ہندوستانی افواج سے متعلق ہیں۔ اے امراء عالی وقار و ہموطنان ہند جب ہم ہندوستان کے مستقبل پر نظر ڈالتے ہیں تو بلا خطر خزاں اس ملک کی ترقی کا باغ سدا بہار نظر آتا ہے۔ ہندوستان کے متعلق کوئی ایسا مسئلہ نہیں خواہ وہ آبادی کا ہو یا تعلیم کا ہو یا معاش کا جس کو موجودہ تدابیر نے حل نہ کیا ہو بہت سے مسائل کا حل تو اب ہماری آنکھوں کے سامنے ہو رہا ہے۔ اگر برطانیہ اور ہند کی متفق افواج سرحد پر مسلسل امن قائم رکھ سکتی ہیں اور اگر ہند کے فرماں رواؤں اور رعایا یورپین ہندوستانیوں حاکموں اور محکوموں میں اتحاد رہے اور موسم اپنی فیاضی میں مضائقہ نہ کرے تو دیکھیں بھلا ہندوستان کی ترقی کس طرح رُک سکتی ہے۔ ہندوستان بفضل کردگار ایک مستقل قحط ناک۔ بدبخت اور نفاق سے بھرا ہوا ہندوستان نہیں ہوگا بلکہ اس کی تجارت کے چشمے جاری ہو جائیں گے اس کے باشندوں کی عقلیں بیدار ہو جائیں گی۔ اس کی بہبودی روز افزوں ہو گی اور آرام اور دولت کی ہر طرف ریل پیل ہو جائے گی۔ میں اپنے ضمیر اور اپنے ملک کے مقاصد پر بھروسہ کرتا ہوں اور ساتھ ہی مجھ کو اس ملک کے بے انتہا ترقی کے سامان

(۱۳۲) اعلان مراعاتِ شاہی از طرف لارڈ منٹو گورنر جنرل ہند ۱۲ دسمبر ۱۹۱۱ء

"تمام اُن لوگوں کو جن سے یہ احکام تعلق رکھتے ہیں واضح اور لائح ہو کہ حسب الحکم ہز موسٹ ایکسلنٹ میجسٹی جارج پنجم بفضل ایزدی بادشاہ ممالک متحدہ برطانیہ اعظم و آیرلینڈ و برٹش ممالک بحری و محافظ دین و قیصر ہند میں اعلیٰ حضرت کا گورنر جنرل اس اعلان کے ذریعے سے اُن عطایا و مراعات معافیات اور عنایات کا اظہار کرتا اور اُس کی اطلاع دیتا ہوں جو ہز امپیریل میجسٹی نے براہ نوازش خسروانہ اس عالی شان اور قابل یاد موقع پر عطا فرمائے ہیں :- تعلیم - گورنمنٹ ہند نے جو موجودہ طور پر ملک معظم کی مرضی اور خوشی پر عمل کرتی ہے با اجازت سکریٹری آف سٹیٹ ہند یہ تجویز کی ہے کہ سلطنت ہند کے سرمایہ پر تعلیمی ترقی ہند کے حقوق تسلیم کرے اور واجبی تعلیمی مطالبات کے لحاظ سے یہ فیصلہ کیا ہے کہ کوشش کر کے ہند میں تعلیم کو جس قدر ممکن ہو وسیع اور لوگوں کے لیئے آسانی سے حاصل ہونے کے قابل کردے - اس مقصد کے لیئے اس کا ارادہ ہے کہ فوراً ہی عام تعلیم کی ترقی کے لیئے پچاس لاکھ روپئے کا صرفہ برداشت کرے اور گورنمنٹ کا یہ مستحکم ارادہ ہے کہ اس وقت کی اعلان کردہ رقم میں آیندہ سالوں میں فیاضانہ طور پر مزید اضافہ کرے - فوج ملک معظم نے اپنی بحری و بری افواج کی وفادارانہ خدمات کو مہربانی کے ساتھ تسلیم کر کے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اعلان کروں کہ نصف ماہ کی تنخواہ ایسے کل نان کمیشنڈ افسران و ہند کی برٹش افواج کے کل درجے کے محکمجات کے مستقل ملازمین کو جن میں بحساب فوجی تخمینہ جات کے تنخواہ ملتی ہے اور جن کی تنخواہ پچاس روپئے ماہوار سے زائد نہیں - عطا ہو - مزید براں ملک ممدوح نے براہ مہربانی خوشی سے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اس وقت سے افواج ہند کے کل وفادار ہندوستانی افسران وزرا و فوج کے کل افسران و ملازمین میدان جنگ میں دلیری ظاہر کرنے کے تمغہ وکٹوریا کراس پانے کے مستحق قرار دیئے جائیں اور اس دربار کے دس سال کے اندر آرڈر آف برٹش انڈیا کے ممبران میں اس طرح اضافہ کیا جائے کہ اول درجے میں (۵۲) تقررات ہوں اور ان تواریخی رسومات کی یادگار میں اول درجے میں وہ ۲۱ جدید تقرر اور درجۂ دوم میں اُنیس نئے تقرر اس وقت کیئے جائیں اور اس وقت سے ہندوستانی افسران سرحدی فوجی کو اور فوجی پولیس کو مذکورۂ بالا آرڈر میں داخل

کو عمل میں آئی جب خدائے تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہمارے بزرگوں کا تاج قدیمی اور مقدس
رسوم کے ساتھ ہمارے سرِ مبارک پر رکھا گیا تھا۔ علیا حضرت قیصرہ ہند کے ہمراہ ہماری تشریف
آوری سے ظاہر ہے کہ مابدولت واقبال کو وفادار والیانِ ریاست اور فرماں بردار رعایائے
ہندوستان سے کس قدر محبت ہے اور مملکت ہندوستان کی بہبودی اور خوش حالی ہماری
خاطر مبارک کو کس قدر منظور ہے۔ علاوہ بریں ہماری یہ بھی خواہش ہے کہ جو لوگ تاج پوشی کی
رسم مبارک ادا ہونے کے وقت حاضر نہ ہو سکتے تھے اُن کو دہلی میں تاج پوشی کے اعلان
کے دربار میں شریک ہونے کا موقع ملے۔ مابدولت واقبال اور علیا حضرت قیصرہ ہند کو
یہ مجمع عظیم اور اُس میں اپنے گورنر معتمد اولیائے دولت و اولیائے معظم۔ لوگوں کے عمائدین
اور اپنی مملکت ہندوستان کی جنگی افواج کے چیدہ اشخاص کو دیکھ کر مسرت اور خوشنودی
حاصل ہوئی ہے۔ مابدولت کو قلبی خوشی حاصل ہوگئی کہ وہ ہماری ذات اقدس کے قدوم
میمنت لزوم میں اطاعت اور بیعت کا اظہار کریں جو وہ وفاداری سے کرنا چاہتے ہیں
اس احساس سے ہماری خاطر مبارک پر نہایت اثر ہوا ہے کہ اس تاریخی موقعہ پر والیان
ریاست اور رعایا کے خلوص کے جذبات اور بامحبت صادقانہ اظہارات کو ہمارے
ساتھ متحد کرتے ہیں۔ اُن اظہارات کی قدردانی کے لیئے مابدولت واقبال کی رائے
مبارک قرار پائی ہے کہ اپنی تاج پوشی کے جشن مبارک کی یادگار اپنی مرحمت مخصوص
اور الطاف شاہانہ کے بعض علامات سے قائم فرمائیں اور ہم فرمائیں گے کہ ہمارے
گورنر جنرل آج موقع مناسب پر اس مجمع کے حضور میں اُن کا اعلان کریں۔ آخرالامر
مابدولت واقبال اس موقع پر نہایت مسرت سے بذات اقدس خود اُن عہود کی تجدید
فرماتے ہیں جن کی بابت ہمارے معظم اسلاف آپ لوگوں کو مطمئن کر گئے ہیں کہ آپ کے
حقوق اور اختیارات برقرار رکھے جائیں گے اور آپ کی بہبودی۔ رفاہیت اور
خوش حالی ہمیشہ ہمارے مدنظر رہے گی۔ دعا ہے کہ بفضل الٰہی ہماری رعایا کے شامل
رہے اور ہم کو توفیق عطا کرے کہ اُن کی خوش حالی اور اقبال مندی کی ترقی کے
لیئے اپنی سعی بلیغ میں ہم کامیاب ہوں۔ مابدولت واقبال تمام حاضرین اور اپنے
زیر حمایت رؤسا اور رعایا کو مرحمت آمیز شاہانہ سلام پہنچاتے ہیں"

طور پر یا ان کا کچھ حصہ بحکم گورنمنٹ ہند معاف کر دیا جائے یا چھوڑ دیا جائے۔

افواج اپمپیریل سروس۔ افواج امپیریل سروس میں ازراہ قدردانی چند تقررات کا آرڈر آف برٹش انڈیا کے مطابق اضافہ کیا جائے۔

قیدیوں کی رہائی۔ اپنے شاہی ترحم سے ملک معظم نے براہ مہربانی مجھے حکم دیا ہے کہ بعض قیدیوں کو جو اس وقت بباعث جرائم یا بدچلنی کے سزا بھگت رہے ہیں رہائی دی جائے اور جو کل سول قرضہ داران جو جیل خانوں میں ہیں اور جن کے قرضے کم ہوں اور بوجہ فریب کے قید میں نہ ہوں بلکہ بباعث اصلی مفلسی کے ہوں۔ رہا کر دیئے جائیں اور ان کے قرضے گورنمنٹ کی طرف سے ادا کر دیئے جائیں۔ اُن اشخاص کے نام جو ان عطیات رعایات معافیات اور عنایات سے مستفیض ہوں گے مع تفصیل اور شرایط متعلقہ کے بعد ازیں شائع کیئے جائیں گے۔ خدا ملک معظم کو سلامت رکھے"۔ اس کے بعد اُسی جلوس سے دیر میجسٹیز نے دربار ہال کے اندرونی پویلین میں نزول اجلال فرمایا اور تخت پر جلوہ افروز ہوئے اور لوگوں کا یہ خیال تھا کہ اب دربار ختم ہو گیا لیکن جب حاضرین نے دیکھا کہ دیر میجسٹیز کھڑے ہو گئے اور حضور ملک معظم نے گورنر جنرل سے ایک کاغذ لے کر پڑھنا شروع فرمایا تو لوگ ہمہ تن گوش ہو گئے کہ خدا معلوم زبان فیض ترجمان سے اب کس نئی بات کا ظہور ہوتا ہے اور وہ حسب ذیل

دہلی کو پایۂ تخت بنائے جانے اور تقسیم بنگال کی منسوخی کا اعلان تھا:۔ "ہم خوشی کے ساتھ اپنی رعایا کو اعلان کرتے ہیں کہ بصلاح اپنے وزراء کے جو بعد گورنر جنرل با جلاس کونسل سے مشورہ لینے کے کی گئی ہم نے فیصلہ کر لیا ہے کہ گورنمنٹ ہند کا دار السلطنت اب بجائے کلکتہ کے دہلی قرار دیا جائے جو زمانہ قدیم میں رہا ہے۔ اور بباعث اس تبدیلی کے جس قدر جلد ممکن ہو صوبہ بنگال کے لیئے ایک گورنری قائم کی جائے اور علاقہ ہائے بہار۔ چھوٹا ناگپور۔ واڑیسہ کے لیئے نئی لفٹنٹ گورنری اور آسام کے لیئے چیف کمشنری قائم ہو اور ان صوبہ جات کی حلقہ بندی ازسرِنو اس طرح پر اور ایسے تغیرات کے ساتھ کی جائے جیسا کہ گورنر جنرل با جلاس کونسل بہ پسندیدگی وزیر ہند با جلاس کونسل بعد ازاں قطعی طور پر طے کریں۔ ہماری یہ دلی خواہش ہے کہ ان تغیرات کے باعث ہند کا انتظام بہتر طریق پر کر دیا جائے گا اور ہماری عزیز رعایا کی سرسبزی

ہونے کے قابل سمجھا جائے اور یہ کہ جس حالت میں جیسا مناسب ہو خاص عطیہ جات اراضی یامعافی لگان اُن چند ہندوستانی افسران فوج ملک معظم کو دیئے جائیں گے جنھوں نے طویل اور قابل عزت خدمات کی شہرت حاصل کی ہو اور وہ خاص پنشن جواب صرف تین سال کے لیۓ انڈین آرڈر آف مرٹ کے متوفی ممبران کی بیوگان کو دی جاتی ہے۔ اس دربار کی تاریخ سے اُن بیوگان کو تاعمر یا جس وقت تک وہ دوسری شادی نہ کرلیں عطا کی جائے۔

سول سروس۔ مہربانی کے ساتھ اپنے سول ملازمین کی کامیابی اور محنت کے ساتھ انجام دہی خدمات کو قبول کرتے ہوئے ملک معظم نے مجھے حکم دیا ہے کہ ظاہر کروں کہ اُن سول ملازمین گورنمنٹ کو جن کی تنخواہ پچاس روپیئے ماہوار سے زیادہ نہ ہو نصف ماہ کی تنخواہ عطا کی جائے۔

ہندوستانی خطابات کے تمغے۔ مزید براں ملک معظم براہ عنایت خسروانہ یہ حکم دیتے ہیں کہ کل اصحاب کو جنھیں خطابات دیوان بہادر، سردار بہادر، رائے بہادر خان صاحب، رائے صاحب، یا راؤ صاحب عطا ہوئے ہوں یا آئندہ عطا ہوں بطور نشان اعزاز و تکریم اُن کو بیج عطا کیئے جائیں۔

مذہبی وعلمی خطابات کی پنشن۔ اور یہ کہ اُن کل معزز اصحاب کو جنھیں مہامہو پادھیا و شمس العلماء کے معزز خطابات عطا ہوئے ہیں یا آئندہ عطا ہوں قدیم ہندوستانی تعلیم کی عمدہ رپورٹ ہونے پر کچھ رقم بطور سالانہ پنشن کے عطا کی جائے۔

پبلک سروس مزید براں بیادگار اس دربار کے اور نمایاں پبلک سروس کے صلہ میں کچھ اراضیات عطا کی جائیں اور یہ بطور معافی کے پانے والے کی حین حیات تک کے لیئے ہوں۔ یا حسب تجویز لوکل گورنمنٹ شمالی و مغربی سرحدی صوبجات و بلوچستان میں پانے والے کی اولاد نک کی حین حیات تک کے لیئے عطا کی جائیں گی۔

والیانِ ریاستِ ہند۔ اپنے والیانِ ریاست ہند کی بہبودی کے لیئے ملک معظم نے مجھے براہ عنایت حکم دیا ہے کہ یہ اعلان کروں کہ اس وقت سے ریاستوں سے گدی نشینی کے موقع پر نذرانہ نہ لیا جائے اور متفرق قرضے جو ریاست ہائے کاٹھیاوار و گجرات و بھوپال و والیان ریاست میواڑ کی جانب سے گورنمنٹ کو واجب الادا ہیں پورے

ینڈا کی سلطنت۔ آسٹریلیا کی جمہوری سلطنت۔ اور نیوزیلینڈ کی سلطنت نے اپنی بحری افواج مابدولت کے اختیار میں تفویض کردی ہیں جو سلطنت کے لیے اب تک بھی اچھی خدمات کرتے رہے ہیں۔
کینیڈا۔ آسٹریلیا اور نیوزیلینڈ میں زبردست حملہ آور لشکر محاذ کی خدمات کے لیئے تیار کیئے جارہے ہیں اور جنوبی افریقہ کی یونین نے تمام انگریزی افواج کو سبک دوش کرکے تمام اہم فوجی ذمہ داریاں اپنے ذمے لے لی ہیں جن کا انصرام سلطنت کے لیئے بے انتہا قیمتی ہوگا۔
نیوفونڈلینڈ نے اپنی بحری شاہی ریزرو فوج کی شاخ کی تعداد کو المضاعف کردیا ہے اور محاذ کی عملی کارروائی میں حصہ لینے کے لیئے ایک (معقول) تعداد سپاہیوں کی بھیج رہے ہیں۔
کینیڈا کی سلطنت اور پراونشل گورمنٹوں کی جانب سے سامان رسد کے کثیر التعداد اور قابل قدر تحائف میرے بحری اور فوجی دونوں لشکروں اور ممالک متحدہ کی مصائب کی تخفیف کے لیئے روانہ ہوچکے ہیں جن کا لڑائی کی ہلچل میں ہونا لازمی ہے۔
اس طریقے سے میری سلطنت کے ماوراء البحر کے تمام حصص نے باوجودیکہ اُن کے حالات اور مواقع مختلف ہیں اصول اتحاد سلطنت کو یقینی طور پر ثابت کردیا ہے۔

ہندوستانی رؤسا اور رعایا کے نام

اُن بہت سے واقعات میں جن کے سبب سے مابدولت کی سلطنت کے باشندے ایک دم اتحاد اور راست بازی کی محافظت کے لیئے اُٹھ کھڑے ہوئے ہیں کسی چیز نے میرے دل پر اس سے زیادہ اثر نہیں کیا ہے جتنا کہ اُس ولولۂ جاں نثاری نے جو میرے تخت کے ساتھ رعایا اور باج گزار رؤسا والیان ہند دونوں نے ظاہر کیا ہے (اور نیز) اُن کے جان ومال کے فیاضانہ پیشکش نے جو اُنھوں نے سلطنت کے معرکے میں کیا ہے۔
اس معرکے میں پیش قدمی کے لیئے اُن کے ہم آہنگ مطالبے نے میرے دل پر خاص اثر کیا ہے اور اُس محبت اور خلوص کو اعلیٰ ترین درجے پر پہنچا دیا ہے جس کو میں بخوبی جانتا

اور راحت بڑھ جائے گی"

(۱۳۳) ۱۹۱۴ء کا پیغام شاہی من جانب ملک معظم جارج پنجم

حضرت ممدوح کی بالذات حکمران گورنمنٹوں ورعایا کے نام

گزشتہ چند ہفتوں سے نا بدولت کی سلطنت کے کل لوگ خواہ وہ بوم سلطنت کے ہوں یا ورا البحر کے یک دل اور یک جہت ہوکر اُس حملے کی مقاومت اور انسداد کے لیئے جو تہذیب سولیزیشن اور امن انسانی پر کیا گیا ہی ایسے آمادہ ہوگئے ہیں کہ جس کی نظیر نہیں ہی۔ یہ مصیبت ناک معرکہ میرا برپا کیا ہوا نہیں ہی۔ میری ساری پکار امن کی طرف تھی۔ میرے وزراء نے ایسے جھگڑے کو جس کو میری سلطنت سے تعلق نہ تھا ٹھنڈا کرنے اور اختلاف مٹانے کی سرتوڑ کوشش کی اگر میں اُن معاہدات کے علی الرغم علیحدہ کھڑا ہو جاتا جس کی ایک فریق میری سلطنت تھی۔ تو سرزمین بلجیم ویران ہو جاتی اور اُس کے شہر اُجڑ جاتے جب کہ فرینچ قوم کا وجود خود علیٰ معرض خطر میں تھا تو میں گویا اپنی وقعت کو بٹہ لگاتا اور اپنی سلطنت اور نسل انسانی کی آزادی کو تباہ کرتا۔ میں خوش ہوں کہ میری سلطنت کا ہر حصہ اس فیصلے میں میرے ہم خیال ہی۔ معاہدات کی اہمیت حکمرانوں اور لوگوں کے مواثیق کا سب سے مقدم خیال رکھنا برطانیہ اعظم اور اُس کی سلطنت کی ہمیشہ سے میراث رہی ہی۔ میری خود حکمران سلطنتوں کی رعایا نے بلا شائبہ شک ظاہر کر دیا ہی کہ وہ دل وجان سے اس اہم فیصلے سے ہم زبان ہیں جس کے اختیار کرنے کی ضرورت داعی تھی۔ ماورا البحر کی سلطنتوں کی وفاداری اور جاں نثاری کے متعلق میرے ذاتی علم نے مجھے اس امید پر آمادہ کر دیا ہی کہ وہ بطیب خاطر بڑی کوششیں کریں گے اور بڑے نقصانات برداشت کریں گے جو معرکہ حالیہ کے ساتھ مستلزم ہیں جس طرح پورے طور پر انھوں نے اپنی خدمات اور ذرائع آمدنی نا بدولت کے اختیار میں دے دیئے ہیں اس نے مجھے احسان مندی سے مملو کر دیا ہی اور مجھے فخر ہی کہ میں دنیا پر اس امر کے اظہار کے قابل ہوا ہوں کہ میرے ماوراء البحر کے لوگ بھی اس حق بہ جانب معاملے کو کامیاب انجام پر پہونچانے کے لیئے ہی تلے ہوے ہیں جیسے کہ ممالک متحدہ کے لوگ۔

ہے۔ اور یہ ایکٹ بعد میں مکمل ذمہ دارانہ حکومت کا راستہ بتاتا ہے۔ اگر جیسا کہ بادولت
کو کامل امید ہے۔ وہ پالیسی جو اس ایکٹ کی رو سے اختیار کی جاتی ہے۔ اپنے مقصد میں
کامیاب ہوئی تو اس کے نتائج انسانی ترقی کی تاریخ میں نہایت اہم ہوں گے
اور اس وقت مناسب اور برمحل ہے کہ بادولت تمھیں آج اس امر کی دعوت دیں
کہ ماضی پر غور کرو اور ہمارے ساتھ آئندہ کی امیدوں میں شریک ہو۔

(۲) جب سے ہندوستان کی خیر و فلاح ہمیں تفویض کی گئی ہے۔ ہمارے شہنشاہی گھرانے
اور ہمارے خاندان نے اس کو ایک مقدس امانت تصور کیا ہے۔ ۱۸۵۸ء میں ملکہ معظمہ
وکٹوریا آنجہانی نے باضابطہ طور پر اپنے آپ کو اپنی ہندوستانی رعایا کے ساتھ انہیں
فرائض کے احساسات سے وابستہ کیا۔ جن سے وہ اپنی دوسری رعایا سے وابستہ تھیں
اور ان کو ان کی مذہبی آزادی اور قانون کی مساوی اور غیر جانبدار حفاظت کا یقین
دلایا۔ اس پیغام میں جو ہمارے پیارے والد معظم شاہ ایڈورڈ ہفتم نے ۱۹۰۳ء میں ہندوستانیوں
کے نام ارسال فرمایا تھا۔ اعلان کے ساتھ کہ ان کا مصمم ارادہ ہے کہ انہی ہمدردانہ اور
منصفانہ انتظام حکومت کے اصولوں کو غیر متغیر انداز سے برقرار رکھا جائے۔ پھر ۱۹۰۸ء
کے اعلان میں اعلیحضرت آنجہانی نے گزشتہ پچاس سال کے وعدوں کی تجدید کی۔
اور اس ترقی پر ایک نظر بازگشت ڈالی۔ جو ان کی وجہ سے ظہور میں آئی تھی۔
سنہ ۱۹۱۰ء میں تخت نشین ہونے پر خود بادولت نے ہندوستان کے والیان ریاست
اور باشندگان کے نام ایک پیغام بھیجا تھا جس میں بادولت نے ان کی وفاداری اور
مطابعت کا اعتراف کیا تھا کہ ہندوستان کی خوشحالی اور شادمانی ہمارے لیے ہمیشہ
انتہائی دلچسپی اور وابستگی کا موجب ہوگی۔ ایک سال بادولت نے علیا حضرت
شہنشاہ بیگم کی معیت میں ہندوستان کا سفر کیا۔ اور اپنی اس ہمدردی کا جو بادولت
کو اس کے باشندوں کے ساتھ ہے اور اپنی اس آرزو کا جو بادولت کے دل میں ان کی
بہتری کے لیے ہے۔ ثبوت دیا۔

(۳) یہ وہ جذبات محبت و شفقت ہیں۔ جن سے بادولت اور ہمارے پیشرو متاثر
ہوتے رہے ہیں۔ ساتھ ہی پارلیمنٹ اور اس قلمرو کے باشندگان اور ہمارے جو عہدہ دار
ہندوستان میں ہیں۔ ہندوستان کی اخلاقی اور مادی ترقی کے لیے یکساں سرگرمی

ہوں کہ ہمیشہ سے ہندوستانی رعایا کو اور مابدولت کو وابستہ کر دیا ہے۔
ہندوستان کا وہ قابل قدر پیغام خیر سگالی اور یگانگت جو انگریزی قوم کو فروری ۱۹۱۲ء
میں میری واپسی کے وقت دہلی میں میرے دربار تاجپوشی کے سنجیدہ مراسم کے بعد پیش
کیا تھا مجھے یاد ہے اور اس آزمایش کی گھڑی میں ایک بھرپور ثمرہ اور ایک شریفانہ
ایفائے اُس اطمینان کا جو آپ نے دلایا تھا کہ برطانیۂ اعظم اور ہندوستان کا سنجوگ
ناقابل انفکاک طور پر جوڑا گیا ہے پاتا ہوں۔

(۱۳۴) اعلانِ شاہی

(۱۲ دسمبر ۱۹۱۹ء)

جارج پنجم بفضل ایزدی تاجدار دولتہائے متحدہ برطانیہ عظمےٰ و آیرلینڈ و مقبوضات
برطانوی ماورائے بحر۔ شاہ دین پناہ شہنشاہ ہند کی طرف سے مابدولت کے
والسرائے اور گورنر جنرل ہندوستانی والیان ریاست اور مابدولت کی تمام رعایائے
ہند بلا امتیاز نسل و مذہب کو بعد از سلام واضح ہو۔ کہ
(۱) ہندوستان کی تواریخ میں آج سے ایک نیا دور شروع ہوتا ہے۔ مابدولت نے
ایک ایسے قانون کی شاہی منظوری عطا کی ہے۔ جو اُن عظیم تواریخی تدابیر میں شامل ہوگا
جو اس سلطنت کی پارلیمنٹ نے ہندوستان کے نظام حکومت کی بہتری اور اُس کے
باشندگان کے اطمینان کی افزونی کے لیئے وقتاً فوقتاً منظور کی ہیں ۱۷۷۳ء کے
ایکٹ آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی بہادر کے زیر تحت باقاعدہ نظم و نسق اور عدل و انصاف
کے انتظام کی غرض سے وضع کیئے گئے تھے ۱۸۳۳ء کے ایکٹ نے ہندوستانیوں کے
لیئے سرکاری عہدوں اور ملازمت کے دروازے کھول دیئے تھے ۱۸۵۸ء کے ایکٹ
کی رو سے عنانِ حکومت کمپنی بہادر کے ہاتھ سے نکلکر تاج برطانیہ کی طرف منتقل کر دی
گئی اور ہندوستان کی موجودہ پبلک زندگی کی بنیاد پڑی ۱۸۶۱ء کے ایکٹ نے
ہندوستان میں نیابتی مجالس کا بیج بویا اور اُس بیج نے ۱۹۰۹ء کے ایکٹ سے
نشو و نما حاصل کی۔ جو ایکٹ اب قانون کی صورت میں منظور کیا گیا ہے۔ اُس کے
زیر اثر باشندگان کے منتخب شدہ نمائندوں کو حکومت میں مخصوص حصہ تفویض کیا جاتا

کیا گیا ۔ تاآنکہ اب ہمیں نظر آرہا ہے کہ ذمہ دارانہ حکومت کی راہ میں ایک اور قدم بڑھایا گیا ہے۔

(۵) اسی ہمدردی اور بیش از بیش دلچسپی کے ساتھ ہم بدولت اس راہ پر ترقی کے متمنی ہوں گے یہ راستہ آسان نہیں اور منزل مقصود کی جانب قدم زن ہونے میں ما بدولت کی رعایا ہند کے تمام طبقوں اور قوموں کو اس میں بردباری اور استقلال کی ضرورت ہوگی۔ ما بدولت کو اعتماد ہے کہ یہ اعلیٰ صفات یقینی طور پر پیدا ہو جائیں گی۔ ہم نئی مجالس عامہ پر اعتماد کرتے ہیں۔ کہ وہ ان لوگوں کی خواہشات کی دانشمندی سے ترجمانی کریں گی۔ جن کے وہ نمایندے ہیں اور ان عوام کے مفاد کو بھول نہ جائیں گی جنھیں ابھی حقوق انتخاب نہیں دیئے جاسکتے ما بدولت لوگوں کے لیڈروں یعنی آئندہ کے وزرار پر اعتماد کرتے ہیں کہ وہ اس ذمہ داری کے لیئے تیار رہوں گے غلط فہمیوں کو برداشت کریں گے اور سلطنت کے مشترکہ مفاد کی خاطر بہت ایثار سے کام لیں گے۔ اور اس امر کو یاد رکھیں گے کہ صحیح حب الوطنی فرقہ بندی اور جماعت وار حدود کی پابندیوں سے بالاتر ہے۔ اور مجلس قانونی کا اعتماد قایم رکھ کر غیر ضروری اختلاف کو دور کرنے اور عادل اور مہربان حکومت کے ضروری معیار کو قائم رکھنے کے لیئے ما بدولت کے عہدہ داروں کے ساتھ مشترکہ بہبودی کی خاطر شریک کار رہوں گے اس کے ساتھ ہی ما بدولت اپنے عہدہ داروں سے متوقع ہیں کہ وہ اپنے نئے شرکائے کار کا احترام کریں گے۔ اور اُن کے ساتھ مل کر مروت اور ہم آہنگی سے کام کریں گے۔ باشندوں اور اُن کے نمایندوں کو آزادانہ مجالس کی جانب پُرامن پیش قدمی میں امداد دیں گے۔ اور ان نئے کاموں میں زمانۂ ماضی کی طرح ما بدولت کی رعایا کی ایماندارانہ خدمت کے اعلیٰ ترین مقصد پورا کرنے کا تازہ موقع پائیں گے۔

(۶) اس موقع پر ہماری یہ صادق آرزو ہے۔ کہ جہاں تک ممکن ہو۔ ہماری اور اُن لوگوں کے درمیان جو ہماری طرف سے حکومت کے ذمہ دار ہیں۔ رنجش کے تمام نشانات محو کر دیئے جائیں جو لوگ زمانۂ ماضی میں سیاسی ترقی کی سرگرمی میں قانون کی خلاف ورزی کر چکے ہیں اُن کو چاہیئے کہ مستقبل میں قانون کا احترام کریں۔ اور جو باامن اور باقاعدہ حکومت رکھنے کے لیئے ذمہ دار ہیں۔ ان کے لیئے یہ ممکن ہونا چاہیئے کہ ان ناجائز سرگرمیوں کو فراموش کر سکیں جن کا اُنھیں انسداد کرنا پڑا تھا۔ ایک نیا دور شروع ہو رہا ہے۔ لازم ہے

سے مستفید رہے ہیں۔ ہم نے ہندوستان کے لوگوں کو ان کثیر التعداد برکات سے مستفیض کرنے کی کوشش کی ہے۔ جو خدائے تعالیٰ نے ہمیں عطا کی ہیں۔ لیکن ابھی تک ایک عطیہ باقی ہے جس کے بغیر کسی ملک کی ترقی مکمل نہیں ہو سکتی۔ اس عطیہ سے ملک کے باشندگا کا اپنے معاملات کا انتظام اور اپنے مفاد کی حفاظت کرنے کا حق مراد ہے۔ بیرونی حملوں کے خلاف ہندوستانی مدافعت کا کام تو امپیریل مفاد اور افتخار کا مشترکہ فرض ہے۔ مگر اس کے اندرونی معاملات کا انصرام ایک ایسا بوجھ ہے جو ہندوستان جائز طور پر اپنے کندھوں پر اٹھانے کی تمنا کر سکتا ہے یہ بار گران تمام و کمال حیثیت سے اس وقت تک نہیں اٹھایا جا سکتا جب تک کہ وقت کے گزرنے اور تجربہ کے حاصل ہونے سے لوگوں میں اس کے اٹھانے کی طاقت پیدا نہ ہو جائے لیکن اب ان کو تجربہ کی ترقی اور انجام دہی کی قابلیت کے ساتھ ساتھ ذمہ داری کی زیادتی کا موقع دیا جائے گا۔

(۴) ایڈورڈ ولت کی نیابتی مجالس کے حصول کے واسطے اپنے باشندگان ہند کی روز افزوں تمنا کو سمجھتے ہیں۔ اور اسے ہمدردی سے ملاحظہ کرتے رہے ہیں یہ تمنا قلیل ابتدا سے شروع ہو کر ملک کے سمجھدار طبقے میں اپنے اثر کو رفتہ رفتہ مضبوط کرتی گئی ہے۔ تحریک ہر آئینی حدود کے اندر رہ کر اخلاص اور جرأت سے ترقی کرتی گئی ہے۔ اور اس بدنامی کو مٹا کر زندہ رہی ہے۔ جو مختلف اوقات اور مختلف مقامات پر نافرمان لوگوں کے رویہ سے جو حب الوطنی کے بھیس میں سرکشانہ افعال کا ارتکاب کرتے رہے ہیں۔ اس خواہش پر عائد ہوئی ہے۔ اس آرزو کو اسی نصب العین سے جن کے لئے برطانوی اقوام کی دولت مشترکہ جنگ عظیم میں لڑتی رہی ہے اور زیادہ تقویت پہنچی ہے۔ اور اس حصہ سے جو ہندوستان نے ہماری مشترکہ جدوجہد اندیشوں اور فتوحات میں لیا ہے۔ اسے اپنے دعوے میں تائید حاصل ہوتی ہے۔ حقیقت میں سیاسی ذمہ داری کی خواہش کا سرچشمہ ہندوستان کے ساتھ برطانوی تعلق کی بنیاد میں موجود ہے۔ انسانی تواریخ اور خیالات کے زیادہ گہرے اور زیادہ وسیع مطالعے نے جس کا موقعہ اس تعلق سے ہندوستانی لوگوں کو حاصل ہوا ہے۔ لازمی طور پر اس آرزو کو پیدا کر دیا ہے۔ اس کے بغیر ہندوستان میں اہل برطانیہ کا کام نامکمل رہ جاتا ہے۔ اس لیے وہ تدابیر دانشمندانہ تھیں جن سے کئی سال پہلے نیابتی مجالس کا آغاز کر دیا گیا تھا۔ ان کے حلقۂ اثر کو منزل بہ منزل وسیع

کہ اس کا ایک منشا اس مقصد کے لئے ہماری رعایا اور حکام کی باہمی شرکت کے عزم سے
آغاز ہو۔ اس لئے ہم اپنے وائسرائے کو ہدایت کرتے ہیں کہ وہ ہماری طرف سے اور ہمارے
نام پر سیاسی مجرموں کو انتہائی وسعت تک معافی جس حد تک کہ استعمال کرے جو وائسرائے کی
رائے میں امن عامہ کے تناقض نہ ہو۔ ہمارا منشا ہے کہ اس شرط پر اس رعایت کو ان
اشخاص تک وسیع کر دیا جائے جو گورنمنٹ کے خلاف جرائم کی پاداش میں یا خاص فوری قوانین
کے ماتحت مقید ہیں یا جن کی آزادی پر پابندیاں عائد کی گئی ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ ان
لوگوں کو جو اس سے مستفیض ہوں۔ آئندہ روش اس تحریک کی موزونیت کو ثابت کر دیگی
اور ہماری تمام رعایا اس قسم کی روش اختیار کرے گی جس سے آئندہ اس قسم کے جرائم کے
لئے قوانین کا نفاذ غیر ضروری ہو جائے

(۷) برطانوی ہند میں نئے نظام ترتیبی کے افتتاح کے ساتھ ساتھ ہی ہم بدولت نے بخوشی
والیان ریاست کی ایوان مشاورت کی قیام کے لئے منظوری عطا فرمائی ہے۔ ہم بدولت
کو اعتماد ہے کہ ان کے مشورے ریاستوں اور ان کے رعایا کے لئے واقعی طور پر مفید
ہوں گے۔ ان مشوروں کو ترقی دیں گے جو ان کے علاقوں اور برٹش انڈیا میں مشترکہ ہیں
اور سلطنت کی مجموعی سلطنت کے لئے فائدہ مند ہوں گے۔ ہم بدولت اس موقع پر دوبارہ
ہندوستان کے والیان ریاست کو اپنے عزم مصمم کا یقین دلاتے ہیں کہ ان کے استحقاقات
حقوق اور عزت و مرتبہ ہمیشہ برقرار رکھے جائیں گے

(۸) ہم بدولت کا ارادہ ہے کہ اپنے فرزند ولیعہد پرنس آف ویلز کو آئندہ موسم سرما میں ہندوستان
بھیجیں تاکہ وہ ہم بدولت کی طرف سے والیان ریاست کے نئے ایوان مشاورت
اور برطانوی ہند میں نئے نظام ترقی کی افتتاحی رسوم ادا کریں۔ ہم بدولت کی دعا ہے کہ
ان لوگوں میں یک جہتی اور اعتماد نظر آئے جن پر ملک کی آئندہ خدمت گذاری
منحصر ہے تاکہ ان کی کوششیں بار آور ہوں اور ان کا نظام حکومت تدریجی ترقی سے
وابستہ ہو۔ ہم بدولت اپنی تمام رعایا کے ساتھ ہم آواز ہو کر خدائے بزرگ و برتر کے حضور
میں دعا کرتے ہیں کہ اس کی مشیت اور ہدایت سے ہندوستان آگے سے زیادہ خوشحالی
اور فارغ البالی حاصل کرے اور اسے سیاسی آزادی کی انتہائی وسعت نصیب ہو۔

۲۵ دسمبر ۱۹۱۹ء

(۱۳۶) نقلِ فرمان محمد ابراہیم عادل شاہ سنہ ۱۰۵۱ھ

ھو الجلیل

الملک للہ

مہر محمد ابراہیم عادل شاہ

فرمان ہمیون شرف صدور یافت بجانب عاملان حال و استقبال و دیسایان سمت سرگوپہ معلمائے مدگل آنکہ از شہور سنہ اثنی اربعین والف درین ولامفد منہ الامثال لکشما ناگپتی کنگ گیری از روئے صدق نیت وصفائی عقیدت بدرگاہ والا آمدہ و بعتبہ بوسی سرفراز و ممتاز گشتہ درباب ورتنہ و انعام خود التماس نمودہ بنابران از راہ مراحم بادشاہانہ و فرط عواطف خسروانہ ورتنہ و انعام مشارٌ الیہا انچہ درسمت مذکور سالاباد جلیدہ است باو وا بخشیدہ شدہ باید کہ ورتنہ و انعام بموجب سالاباد دنبالہ او نمایند تعلیق نوشتہ گرفتہ اصل فرمان بازدہند برحکم فرمان اشرف روند تحریری ۲۰ شہر ذی الحجہ سنہ ۱۰۵۱ ہجری۔

پروانگی حضور اشرف اقدس ہمیون اعلیٰ۔

(۱۳۷) نقلِ فرمان سلطان محمد ابراہیم عادل شاہ

شیخ نصیر الدین چراغ دہلی

بزیر نگین شہ ہفت اقلیم
شاہنشہ دین محمد ابراہیم

سنہ ۱۰۵۶ھ
۶۱۶۴۶

بہا و فیا در چاور سہ چول و خارج این در جمیع ابواب دیہہ نسبت نصف حصہ برابر
سد پا پنجم پٹیل بغلی را مقرر کردہ دادہ اند بشرط آن کہ چہار چاور زمین سرکار کشت
کردہ چہارم حصۂ انعام در سرکار دادہ دوازدہ آنہ بلوتہ گیرو بعد او ثمرس کلکرنی
برگ و تشریف درہمہ ابواب پان و انعام نیم چاور نہ ٹانک میٹی و کھونکنی در چاور
ہشت کیل بہا و فیا در چاور سہ چول در کشت یک پشتہ یا خوشہ و کیل بشرط یک
چاور زمین سرکار کشت کار ساختہ چہارم حصۂ انعام در سرکار دادہ در دیگر ابواب
مسطور بہ موجب حصۂ پٹیل کلان باشد و بعدا و سونا توم تیلی پھوری رعیت مورو ثی
موضع مذکور برگ و تشریف و ہمہ ابواب پان انعام زمین ربع چاور بشرط آن کہ چہار
چاور زمین سرکار زراعت نمودہ رعیان دیہہ مذکور را آباد دادہ پٹی و بیگار را ورا معاف
و حق دوازدہ بلودہ لہہ کن در آن پولہ و پشتہ یا خوشہ و بندول سڑک و سال سور و مولہ
ثلاثس موافق محصول رعیت گرفتہ در سال دوازدہ ہون برابر در سرکار دہد بنا بر
التماس آنہا بخاطر مبارک اعلی آوردہ بہ موجب پتر و خورد خط فرمان عاطفت ......
بنام پٹیلان و سری کاران موضع مذکور مرحمت شدہ بنوعے کہ میراث مذکور تا غایت
سنہ اثنا و ثمانین تسعمائۃ روان شدہ آمدہ است بہمان دستور درسنۃ ثلاث ثمانین
تسعمائۃ روان دارند ہر کہ از مسلمانان مانع آید بہ غضب خدا گرفتار باشند و از شفاعت
حضرت رسالت پناہ بے نصیب باشد و ہر کہ از ہنود وان خلل نماید در دہرم و کاسی
خود گاؤ کشتہ خوردہ باشد تعلیق نوشتہ گرفتہ اصل فرمان باز دہند و بر حکم فرمان
اشرف روند تحریر فی التاریخ نہم ماہ ذیقعدہ ۹۸۳ھ

۱۲۲ تی حضور اشرف اقدس ہمایوں اعلیٰ

نوٹ :- یہ فرمان علی عادل شاہ بن ابراہیم عادل شاہ بن عادل شاہ کے زمانے کا ہے جیسا کہ مہر سے ظاہر ہے
لیکن تاریخ فرمان کے لحاظ سے اجرائی اس کی ابراہیم عادل شاہ ثانی کے وقت میں ہوئی کیوں کہ ۲۴ صفر ۹۸۸ھ
کو علی عادل شاہ اول کا انتقال ہو چکا تھا اور یہ فرمان ۹ ذیقعدہ ۹۸۸ھ کا ہے - ۱۲

گوکنتور و پرگنہ کشنگی و پرگنہ بلبرگہ و پرگنہ روڑکنڈہ و پرگنہ مسکی و پرگنہ بنگل کوٹ و پرگنہ گرگنٹہ و
گونوار و میدان راؤکوٹ و سمت سرگپہ و سمت پلکنڈہ و پرگنہ تانورگیرہ و ولایت اناگندی
تاحدبندی تنگبھدرا و معاملہ سونڈور و موضع مسٹور بھیرت گانوں آنکہ از شہور سنہ خمس و
خمسین والف دریں ولا احوال دولتخواہی و نیکو بندگی مقام الامثال امرای اورچپا نایک کنک
گیری کار از معرفت عزت و شجاعت دستگاہ فراحدان کار آگاہ عمدہ وزراے عظام زبدہ
امراے کرام نہنگ دریاے مردی و مردانگی گوہر کان فیروزمندی و فرزانگی فارس مضمار
شجاعت مبارز میدان شہامت شایستہ فراوان عاطفت و تحسین سزاوار ہزاران مرحمت
و آفرین خان عالیشان اقبال نشان فرزند رشید سپہ سالار دوران کہ عرش کند سپہر اعلیٰ فضل
فضلا فضل افضل ازہر ملکے بجاے تسبیح آواز برآید افضل فضل شاعہ نیکو خواہان ملک گیر
کشورستان افضل خان محمد شاہی بدرگاہ معلیٰ روشن گردید بنا بران بمراحم بید ریغ شاہانہ و فرط
الطاف خسروانہ نایک موما الیہ را سرفراز و ممتاز گردانیدہ حوالہ خان موما الیہ فرمودہ میراشی
دیسکٹ و نارتلوارگی پرگنہ گنگاوتی نارگونڈگی و نارتعورگی پرگنہ نولی ندبور و
نارتلوارگی ولایت اناگندی تاحدبندی تنگبھدرا فربور و قلعہ کوپل و پرگنہ منگلور و پرگنہ
کوکنتور و پرگنہ کشنگی و پرگنہ بلبرگہ و معاملہ مدگل و پرگنہ روڑکندہ و پرگنہ مسکی و پرگنہ بنگل
کوٹ و پرگنہ گرگنٹہ و سمت سرگوپہ و سمت بلکندہ و سمت کندکل و پرگنہ تانورگیرہ مع الوبات
انبلی دیسائی گنگاوتی و دیسوہ ورتنہ و کاولی و دوبیہ تلوارگی و اتبلی سمت کینر فردو موضع
پلگوریال موضع اربھلی موضع ساتاپور و موضع للشمارپور معاملہ سونڈور ندبور و موضع مسٹور
بھونگا دان مذکور و بعض حق لوازمات ذبت و بھوگوٹہ سابق بنایک مشار الیہ مقرر و مرحمت
فرمودہ شدہ است می باید کہ حسب المسطور مقرر و مستقر دانستہ تمام کمال برحکم بھوگوٹہ سالاٗ
بادونبالہ نایک موما الیہ نمایند و دیگران را دخل شدن ندادہ بعد او باولاد و احفاد او روان
دارند عذر فرمان ہرسالہ نمودہ سال بسال بحسب فرمان تازہ سازند و ہرکہ از طرف شجاعت و
عزت دستگاہ عمدۃ دولت خواہان و فاکیش قدوۃ ہواخواہان خیر اندیش زبدۃ الصایل
والاخوان خلاصۃ الاماثل والاقران رکن الدولۃ القاہرہ سراج فرزند شاہجہی ہوشند
و کسان کہ بنایک موما الیہ خلاف نمایند آنہا بنایک موما الیہ امداد نمودہ بموجب نوشتہ
نایک موما الیہ سرانجام مے نمودہ باشند کہ نایک موما الیہ قدیم کرتی زادہ دولت خواہ

فرمان ہمایوں شرف صدور یافت بجانب عاملان حال واستقبال وسیکھان پرگنہ گنجوٹے آنکہ از شہور سنہ ستہ وخمسین وللف موضع ہریال وبانیگو پال پرگنہ مذکور در وجہ انعام بدل وقف خیرات ولنگر وعود وگل وتیل چراغ روشنائی روضۂ منورہ پیر علاؤ الدین اولا وقدوۃ السالکین زبدۃ العارفین بعد اولاد احفاد او بموجب فرمان اشرف از سال باد بھگوٹہ روان بود درین وقت دیہہ مذکور در وجہ حسین خان جی محالدار جمع نکات روان شدہ است اکنون دہ مذکور از محالدار مذکور وا نمودہ بموجب سند قدیم در وجہ انعام بدل وقف خیرات لنگر وعود وگل وتیل وچراغ روشنائی روضۂ موصوف متعلقہ برہان پور مقرر ومرحمت فرمودہ وا نیدہ شدہ است می باید کہ موضع مذکور مع کل باب وکل وجوہات سوای نانونات اسمی ورسمی انچہ است وپیشتر احداث شود خواہد شد وبعد او با ولاد واحفاد او جاری دارند وار ہٹانہ خارج شناسند درین انعام ہر کہ حرکت شود مناع اجیر متقیہ اثم گردد وہر سال عذر فرمان مجدد نمودہ سال بسال برعین فرمان روا دارند تعلیق نوشتہ گرفتہ فرمان باز دہند تحریر فی التاریخ ۲۹ ذیقعدہ سنہ ۱۰۵۶ھ

(۱۳۸) نقل فرمان محمد ابراہیم عادل شاہ ۱۰۶۵ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فرمان ہمیون شرف صدور یافت بجانب حوالداران وتھانہ داران وسرستان وعاملان وولیسایان ومعاملہ مدگل وقلعہ کوپل پرگنہ گنگاوتی وسمت آنولی وپرگنہ منگلور دپرگنہ
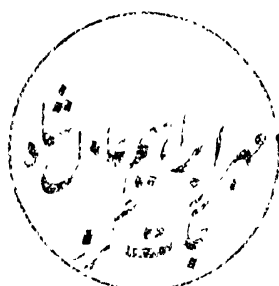
(۱۴۲) نقل فرمان سلطان محمد عادل شاہ سنہ ۱۰۶۶ھ

شیخ نصیر الدین چراغ دہلی سنہ ۱۰۶۶ھ ۱۶۵۵ء

فرمان ہمایون شرف بمد دریافت بجانب حاملان حال و استقبال
و دیسایان پرگنہ گنجوٹی آنکہ از شہور سنہ سین و الف چون موضع ہریال و مانگوپال
پرگنہ مذکور قدیم انعام بدل وقف خیرات و لنگر و عود و گل و روشنائی روضۂ منورہ پیر
علاؤ الدین اولاد قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین مقام موضع برہان پور کہ
درین وقت موجب تحصیل امانت نمودہ حوالہ علی محمد خان موضع سرسنہ نوشتہ روان
شدہ اکنون از راہ مراحم بادشاہانہ و فرط عواطف خسروانہ دو موضع مذکور بروجہ انعام
ابدی و اکرام سرمدی بدل وقف خیرات و لنگر و گل و عود و روشنائی روضۂ منورہ
پیر علاؤ الدین اولاد وی الیہ بدستور سابق مع کل باب خارج شمانہ دیوہ و بابارگ زکوۃ
و انعامات مقرر و مرحمت فرمودہ و پاینده شده است می باید کہ موضع مذکور چنانچہ سابق
دنبالہ نمودہ بدان موجب مع کل باب و کل وجوہات و سایر قانونات رسمی و اسمی
آنچہ در دفتر عالی ثبت است و بیشتر احداث شود دنبالہ نمایند و بعد او بہ اولاد و
احفاد او جاری سازند عذر فرمان ہر سال مجدد نہ نمودہ سال بہ سال بہ تہیہ فرمان
روان دارند و تعلیق نوشتہ گرفتہ فرمان باز دہند تا دانند بر حکم فرمان ہمیون روند

تحریر فی التاریخ بیجدہم ماہ شعبان سنہ ۱۰۶۶ھ
پروانگی حضور خورشید ظہور اشرف اقدس ہمایون اعلے

شامل حال خود دانسته بزودی خود را بشرف بساط بوسی برساند که انشاء الله بعد از آمدن او
بحضور پُرنور وزارت مرحمت فرموده نوعے سرفراز و سربلند خواهم فرمود که محسود اقران
و امثال خود شود و درین باب تاکید بلیغ دانسته برحکم فرمان اشرف اقدس رود و عجالت
الوقت بجهته مزید سرفرازی او خلعت فاخره و خرچ مرحمت فرستاده شده باید که با خذ و
لبس آن برافراز گردیده بزودی خود بحضور فرنور برساند و لمحه توقف نکند تا داند تحریر فی
التاریخ ۸ شهر ربیع الاول سنه ۱۰۶۶ھ

پروانگی حضور اشرف اقدس همیون اعلی

(۱۴۱) نقل فرمان محمد ابراهیم عادل شاہ سنہ ۱۰۶۶ھ

بسم الله الرحمن الرحیم

الملک لله

فرمان همایون اشرف صدور یافت بجانب عاملان و دیسائیان حصار کنکگیری آنکه از شهور سنه
سنه خمسین و الف حصار مذکور در وجه مقدم الامثال والاقران اوړج نایک بدستور قدیم
مقرر و مرحمت فرموده شده است باید که حصار مذکور بدستور قدیم معه کاوله و لوازمه دنباله
نایک مشار الیه نمایند و در قبض و تصرف موی الیه باز گزارند تا دانند برحکم فرمان اشرف
اقدس همیون روند تحریر فی چهارم شهر جمادی الثانی سنه ۱۰۶۶ھ

پروانگی حضور اشرف اقدس همیون اعلی

بجاے تسبیح آوازبرآید افضل فضل حکم فرمود کہ بعلت لاولدی اموال وامتعۂ جوہریان
جمیع اقوام ہنود ان سکنۂ پیٹ شاہپور آیندہ مطابق سابق جمع خزانۂ عامرہ نمودہ
بروارث واران میت بدہند اگر وارث باشد جمیع جوہریان وغیرہ امروے تصدیق
نمایند یادگار بر صفحۂ روزگار ثابت باشند این قولنامہ صحیح است بحکم فرمان
عالم پناہ خان معز الیہ واموال قید معاف کردہ بتاریخ غرہ محرم ۱۰۶۷ھ

اس کے نیچے پندرہ سطریں خط بالبودھ میں منقوش ہیں جو غالباً اس قولنامہ کا ترجمہ ہے۔

(۱۴۵) نقل فرمان علی عادل شاہ ثانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سیادت ونقابت مرتبت نجابت وشرافت منزلت نقاوہ دودمان ارشاد وہدایت خلاصۂ
خاندان رشاد وعرفانیت نیر جہانتاب برج رسالت اختر نور بخش اوج ولایت المختص
لعواطف الباطنی والظاہری شاہ حضرت قادری لفیض ایزدی بہرور باشند بعدہٗ
مخفی نماند کہ سابقاً حقیقت رسیدن مغل بموضع کرپانگی وتیکوتہ نگارش فرمودہ بساعت
تمامتر فرزند ولشکر واحتشام خان عالیشان رفیع القدر بلند مکان مسعود خان را بحضور
النور آوردن نگاشتہ شدہ بود اما تا حال ازمکان متمکنہ عدول نکردند واحوال اینجا ایں است

نوٹ:- یہ اصل فرمان مجھ کو سید احمد صاحب نبیرہ قادری جاگیردار آنا ہسور سے ملا ہے جو نہایت خوش خط سنہری ٹکلی دار
کاغذ پر لکھا ہوا ہے۔ اس پر کوئی تاریخ نہیں ہے مہر ہشتی ہیں صرف محمد یا محی الدین کندہ ہے جو فرمان کے داہنے حاشیہ پر
ثبت ہے اور کسی وزیر کی معلوم ہوتی ہے مگر بلحاظ واقعات. واخر زمانۂ سلطنت علی عادل شاہ ثانی (۱۰۷۰ھ تا ۱۰۸۳ھ) یا اوائل
سلطنت سکندر عادل شاہ کا معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانے میں سید الیاس المخاطب بہ شرزہ خان اور مسعود خان دونوں موجود
تھے اور شرزہ خاں کے نام اورنگ زیب کا فرمان ۱۰۹۳ھ کا اسی کتاب میں نقل کیا گیا ہے جس سے اندازہ اس فرمان کے سنہ
کتابت کا لگایا جا سکتا ہے۔ قدیم زمانے میں ایسے فرامین طبلق اور کمر بند لگ کر آتے تھے اور کمر بند پر ایک طرف القاب
اور دوسری طرف تاریخ تحریر اور حصہ میانی پر نام مکتوب الیہ درج ہوتا پر مہر ہوتی تھی یہ طریقۂ مراسلات کا ہمارے دیکھنے تک نواب مختار
الملک بہادر سالار جنگ اول کی مدار المہامی تک جاری تھا اب انگریزی تہذیب نے ان سب قیود سے آزاد کر دیا۔ ۱۲ من المصنف

کہ لشکر مغل در پے تخریب پرگنہ جمکندی و تیرول وغیرہ ملک معمور شدہ وخان رفیع الشان
شرزہ خان را کہ حکم فرمودہ بودیم معزالیہ راست بدار الخلافہ امروز کہ تاریخ ششم است بمجرد
اطلاع اخبار حادثات رسیدند و کمک در پی مشارٌ الیہ می رسد یقین تصور نمودہ در حالتیکہ
حقیقت مرقومہ بمطالعہ درآید مع فرزند و لشکر و احشام خان معزالیہ راہ دار السلطنۃ پیش
گرفتہ بیایند والا رسیدن بآن سیادت پناہ ممکن و میسر نخواہد شد

یا الدین محی
پ مدد پ

مشہور است کہ کار امروز بفردا مفگن ہان زنہار چون شود روز دگر
نوبت کاری دگر است الحال بجز جنگ وجدال و قتل و قتال صورتی
دیگر مقصود نیست زیادہ آن سیادت پناہ دانا اند

نقل فرمان (۱۴۶)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سیادت و نقابت مرتبت نجابت و شرافت منزلت نقاوۂ دودمان ارشاد و ہدایت
خلاصۂ خاندان رشاد و افاضت نیر جہانتاب برج رسالت اختر نور بخش اوج ولایت
المختص بعواطف الباطنی والظاہری شاہ حضرت قادری الفیض ایزدی بہرہ ور باشند
بعد ہذا مخفی نماند کہ حقیقت فرو گزاشتن لوکری عبد المجید بیرون حصار ہدکل و گرانی خاطر
خان عالیشان رفیع القدر والمکان مسعود خان بسبب تاکید و امداد سند لورو نوشتہ

یا الدین محی
پ مدد پ

معزالیہ کہ بنام آن سیادت مرتبت رسیدہ بجنس ارسال داشتند و مقدمات
دیگر مفصل و مشروح نوشتہ بودند ہمگی روشن شد اگر بہ پالیکاران وغیرہ
تاکید بی اطلاع آن سیادت پناہ کردن بخاطر مبارک داشتیم برای
چہ بآن سیادت مرتبت نگارش میفرمودیم تاحال ہیچ یکے حکم نشدہ .... خاطر خدا
شناس جمعدار ند و معزالیہ چنانچہ دانند و توانند نوشتہ فرستادہ والا ساو استمالت کردہ فرزند
معزالیہ را باسواران و احشام حضور لامع النور بیارند و بوقت رد و بدل شتافتہ در بارہ
سند النور بآن سیادت پناہ آنچہ فرمودہ ایم و مکرر ابعدازروانہ شدن چنانچہ نگارش یافتہ
معلوم رای حقیقت شناس خواہد بود معزالیہ بحکم اشرف درام مصدر قیام و اقدام ......

بن شیخ مخدوم قاضی پرگنۂ مذکور بدرگاہ معلی التماس نمود۔ از اسناد سابق عہدۂ قضائت و خطابت پرگنۂ مذکور انعام اراضی شش کروڑ زمین و یومیہ چہار آنہ و معمول عیدین وغیرہ وسال آیا وبھگوٹہ جاری دارند و نظر عنایت فرمودہ قضائت بنام فرزند غلام حسین مرحمت فرمایند بنابران التماس او بخاطر مبارک اعلیٰ آوردہ غلام حسین بن عبدالنبی را عہدۂ قضائت وخطابت پرگنۂ مذکور انعام شش کڑو زمین وغیرہ حقوق بہ مطابق فرو سابق بہ موجب تفصیل ذیل مرحمت فرمودہ دہانید شدہ است و در سواد پرگنۂ مذکور زمین چہار کڑو و دیگر بہ موضع سدملاپور وایک کڑو بہ موضع ملکاپور و یک کڑو بہ معمول عیدین دہ روپیہ یومیہ چہار آنہ وتیل چراغ مسجد روزینہ پاو پیلی و ہلکے وغیرہ می باید کہ مشارٌالیہ را قاضی وخطیب آنجا مستقل دانستہ آنچہ وقصہ ومعاملہ شرعیہ بودہ باشد باو رجوع کردہ انعام زمین مذکور و یومیہ معمول عیدین وہکی وہلکے وتیل وکل باب کل وجوہات دنبالہ نمایند و بعضی صلاۃ ادرا ے نمودہ باشند ومیراث قضائت بحسب قاعدہ از روان دارند بہ ہیچ وجہ مزاحم معارض نشوند و میراث بعد مشارالیہ باولاد و باحفاد او جاری دارند عذر فرمان مجدد ہر سالہ نکردہ سال بسال ہمین فرمان عنایت روان سازند تعلیق نوشتہ فرمان باز دہند۔ تا دانند و برحکم فرمان اشرف روند تحریر فی التاریخ غرۂ ذی الحجہ ۱۰۶۸ھ

پروانگی حضور خورشید ظہور اشرف اقدس ہمایون اعلیٰ

فدویت وحلال نمکی وخیر طلبی بمراحل مستبعد است و بر فدویت ونکو بندگی معزالیہ تحقیق تمام نیست
ا کر چون حکم فرمائیم سندور... باشد زیادہ ازین نثار حکم والا خواہند گردد ماکہ بر سر مہربانی بیائیم
عہد سند نور را عطا و مرحمت توانیم کرد ا ما معزالیہ را ضرور و لازم است کہ برینوقت حوادث
و آشوب اظہار فدویت کردہ در دفع و رفع حادثات سلطنت سعی نمایند و در پی امور سہل
لشکر و احتشام را مشغول نگردانند و یقین تصور فرمودہ بودیم کہ آن سیادت پناہ تا حال فکر
آوردن معزالیہ ... مات را مرتفع گردانند و عجب از نوشتہ جات و اقوال معزالیہ آمدہ
کہ ہنوز در تردد و تفکر روانگی فرزند نداند و چہار ماہ درنگ و تسویف نمودہ باز شقوق
تازہ درمیان می آرند بر عالمیان ظاہر است کہ انچہ آن سیادت پناہ دلاسا و استمالت
و مہربانی نواب ہمیون باظہار کنند زیادہ ازان ازما بانجام رسانیدن می توانند و ہرگونہ
خیالات واندیشہا کہ کنون خاطر عقیدت ماثر معزالیہ شدہ آنرا بزلال التفات و توجہات
عالیات مصفا ساختہ وغبار آلودگی را بمہر باہیہاے گوناگون و مراحم روزافزون رفت
روب دادہ سرگرم جادۂ طاعت و فرمان برداری دارند و انواع تفضلات و نوازشات
کہ درباۂ معزالیہ مرکوز خاطر اشرف اقدس است بعد از آوردن فرزند معزالیہ مع لشکر
واحتشام منصۂ ظہور خواہد رسید زیادہ بجز شوق قلمی نشد۔

(۱۴۷) نقل فرمان محمد عادل شاہ

الملک للہ

مہر

یا علی مدد و مہر
شاہ قزوم مرتضی بر مہر و ماہ
خسرو عادل علی بعد از محمد
بادشاہ

فرمان ہمایون شرف صدور یافت بجانب عاملان و استقبال و ناڑگوڑ ان و دلیپایان
پرگنۂ ریور کنندہ آن کہ از شہور سنہ ثمان خمسین والف - درینولا فضیلت مآب عبد النبی

فضل فضلا و فضل فضل از ہر ملکے بجاے تسبیح آواز آید کہ فضل افضل خلاصۂ نیکخواہان ملک گیر و کشورستان
افضل خان محمد شاہی سرحوالدار و سیادت و نقابت دستگاہ شجاعت و شہامت پناہ سید داؤد
حوالدار و کارکنان حال و استقبال معاملہ مدگل آنکہ از شہور سنہ ثمان خمسین و الف در نیولا
شریعت پناہ قاضی ابوالحسن بن قاضی خلیل حاکم الشرع معاملۂ مذکور بدرگاہ معلی التماس نمود کہ در وجہ
قضاے خود بر وجوہ زکوۃ معاملۂ مذکور بر محل چھپہ سادیسی[۱] و پردیسی ماہنہ مال و تمسک و پیسکے
بموجب فرمان ما یختلج و بھوکوتہ[۲] سالا باد[۳] سہ صد ہون روانست اما چیزے بہ سند مطلق غیر دست
دار د از نیم بغایت سرگردان و پریشان عالم نظر عنایت فرمودہ سہ صد ہن تنخواہ قضا کہ روانست
از جملہ دوست[۴] ہون مقرر داشتہ باقی یکصد ہن را بر وجوہ زر ابواب دیوانی دہی سکہ ہمیون و کار
عمارت و بعض مبیت مبارکہ متبرکہ معدن الامن بنبع السرور ہفتاد و پنج ہن بغیر محصول و بید اگری
و ساونک و شہرنی و باقیات با بہالبست و پنج ہن مرمت نمودہ فرمان اشرف عاطفت
شد و بنا بران بخاطر مبارک اعلیٰ آوردہ تنخواہ قاضی مشار الیہ بدل قضا بر وجوہ زکوۃ سہ صد ہن
کہ رواست ازین جملہ دوست ہن وجوہ با بہاے زکوۃ مذکور مقرر نمودہ باقی یکصد ہن خود
گذاشت کردہ مبادلہ آن بر وجوہ زر ابواب دیوانی و ہر دو پٹی ہفتاد و پنج ہن و غیر محصول
و بید اگرے و ساونک و شہرنے و باقیات با بہالبست و پنج ہن جملہ یکصد ہن دہانیدہ شدہ
است می باید کہ حسب المسطور مقرر داشتہ مبلغ مذکور بلا قصور تمام و کمال مودی سازند ہیچ باب
و غیر ادا ماندن ندہند و عذر فرمان ہر سالہ نکنند و بر قاضی مشار الیہ معنا و عیدین بہلک
قبابست و چہار ہن بردادنی پٹی روانست اما تمامی ادا می کنند چہ معنی دارد باید کہ بست و
چہار ہن بردادنی پٹی تمام و کمال مودی سازند و برسانند و پنج چاور[۵] زمین و گدہ[۶] شالی چہار

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۲۰ - قاضی محمد امین الدین جنھوں نے مجھے سند دکھلائی - آخر کی تین مہریں پوری طرح
پڑھی نہیں جاتیں - ۱۲

[۱] چھپہ سادیسی - پردیسی - ماہنہ مال - تبسک - پیکی ڈھپکی - نمد کی ڈ کانوں پر سے مٹھی مٹھی اناج
لے لینا - بید اگری ساونک - شرنی وغیرہ یہ سب مختلف اقسام کے معمولات تھے اب سوائے
پھسکی کے کوئی ان کا نام بھی نہیں جانتا - ۱۲
[۲] بھگوٹہ یا دہوات معنی عمل در آمد [۳] سالا باد = سالیانہ [۴] بضم اول کسرہ واؤ و یاے معروف بمعنی دو صد
از غیاث [۵] چار بیگہ کا ایک چاور ہوتا ہے ۱۲ [۶] گدہ - وھنڈی = زراعت شالیزار - ۱۲

(۱۴۸) نقل فرمان سلطان علی عادل شاہ ثانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الملک للہ

فرمان ہمیون شرف صدور یافت بجانب عزت وشجاعت دستگاہ مزاجدان کار آگاہ عمدۂ وزرے عظام زبدۂ امراے کرام نہنگ دریاے مردی و مردانگی گوہر کان فیروزمندی و فرزانگی فارس مضمار شجاعت مبارز میدان شہامت شایستہ فراوان عاطفت و تحسین سزاوار ہزاران مرحمت و آفرین خان عالیشان اقبال نشان فرزند رشید سپہ سالار دوران کرعرض کند سپہر اعلی

لہ مہر بڑی دقت سے پڑھی گئی اس میں یا علی مدد کے بعد یہ شعر کندہ ہے ؎

مہر شاہی زد ز مہر مرتضیٰ بر مہر و ماہ　　　خسرو عادل علی بعد از محمد بادشاہ

یہ فرمان علی عادل شاہ ثانی کے زمانے کا ہے (۱۰۶۷ھ تا ۱۰۸۳ھ) جو قاضی صاحب مدگل کے نام ہے۔ صاحب سند قاضی محمد ابوالحسن تھے جن کے بعد کا سلسلہ یہ ہے۔ قاضی محمد امین الدین و قاضی محمد ابوالحسن و قاضی محمد امام الدین و قاضی محمد اسمٰعیل اور

تحریر فی ۱۲ ماہ محرم سنہ ۱۰۶۹ھ

بانتظام سیادت ونقابت دستگاہ مزا جدان کار آگاہ سید نور اللہ سر خیل ممالک پروانگی حضور پر نور اشرف اقدس ہمیون اعلیٰ۔

(۱۴۹) فرمان موسوئے حجامان

کتبۂ فرمان حجامان کہ برآوردہ در میوزیم دعجائب خانۂ بیجا پور نگاہ داشتہ اند۔

اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ
وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ
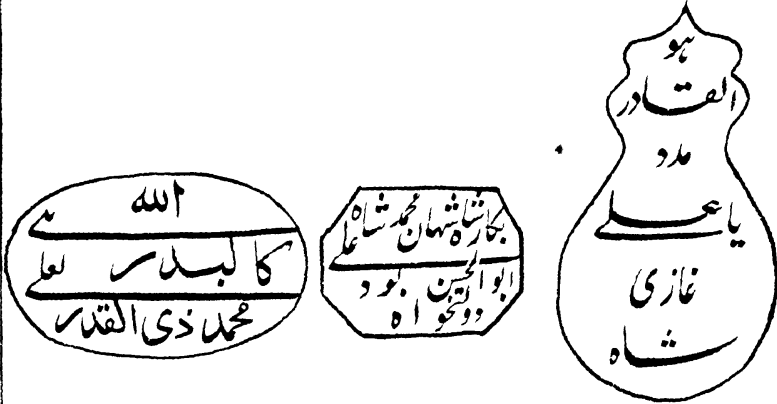
فرمان ہمایون شرف صدور یافت بجانب نائب غیبت وحشا ندار وکارکنان معاملہ بیجاپور آن کہ محمد علی حجام بعرض نواب برسانید کہ در معاملہ مذکور از حجامان کلمپوہ[1] وپراد وغیرہ قانون وغیرہ میگیرند حالانکہ قوم حجامان حقیر اند۔ در خراسان وشہر بیدر از کاریگران ہیچ نمیگیرند برحمت پادشاہان تمام معاف فرمودہ بہ النگ نوبت نطلبیدن امر فرمائید کہ تا از دولت شاہ عالمیان خدمت آستان کردہ بوطن خود آسودہ باشند بنابرین از راہ مرحمت پادشاہانہ کلمپوہ وپراد وغیرہ قانون وغیرہ تمام معاف فرمودہ شدہ است از کاریگران ہیچ نگرفتہ تمام معاف دانند بہ النگ[2] نوبت نطلبند برہمین امر جاری دارند ہرکس کہ منع آید تخلف وتغیر کند لعنت خدا ورسول براو باد۔

[1] آن را می گویند کہ حجامان ختنہ نمودہ چیزے می گیرند وپراد بیعنے عدد نہ ۱۲۰ [2] منقطعہ را گویند۔ ۱۲

کٹروانرا سہ چاور در سواد سہ موضع سمت کرڈی[۱] آنرا در موضع بودیہال یکچاور و در موضع کسر بادی
یکچاور و در موضع ترمری یک چاور و در قصبۂ کرڈکل معاملہ مذکور دو چاور زمین وکدہ شالی چہار
کرو مع کلباب بانعام بالاولاد واحفادی بزرگان قاضی مومی الیہ روان است بدان
موجب بقاضی مشارٌ الیہ بہوگوتہ میشود مقاصایان و پٹیلان دیہاے مذکور از روے
حرکت زمین انعام مذکور کردکردن میدہند در ہرباب برعایاے زمین انعام مذکور تشویش
وآزار میرسانند چہ حد اندازہ آنہا است اکنون پنج چاور کدہ شالی مذکور بانعام قاضی مومی
الیہ منفرد دانستہ مقاصایان و پٹیلان دیہاے مذکور را تاکید بواجبی نمودہ زمین مذکور از رعایاے
کرد کرد انیدہ چنان نمایند کہ حق انعامداران بلاقصور والافتور عاید گردد و برعایاے چاورات
مذکور ہیچ وجہ بین الوجوہ مزاحم و معارض شدن ندھند واگر مقاصایان و پٹیلان دیہاے
مذکور برعایاے چاورات انعام قاضی مشارٌ الیہ باز تشویش وآزار دہند وخلل کنند
چنان تادیب سازند کہ بحال خود بودہ باشند و پنج چاور وکدہ مذکور داخل محصول ونقدیات
وجمیع لوازمات وبیت بیگار وفرمایش وزرابواب دیوانی وہردوپتی وبعض بابہا وکلباب
وکلوجوہات وسایر قانونات اسمی ورسمی وقلمی وقدمی ونقدی وجنسی وکلوجزوی انچہ کہ دردفاتر
اعلیٰ ثبت است وہنیز احداث خواہد شد تمام دنبالہ نمایند وادہ لفر کماندار تہانہ معاملہ مذکور
حوالہ محکمہ شرع شریف بموجب فرمان سابق روانست ہرکہ از امر شرع محمدی تجاوز
دھمال نماید اورا تنبیہ بواجبی سازند وامور شرع محمدی مطیع ومنقاد باشند ومسلمانان متوطنان
قصبہ ومضافات را تاکید کنند کہ بجمیع اوقات براے نماز درمساجد حاضر شدہ بدعاے
دوام دولت ابد پیوند اشتغال باشند وعقدانہ اہل اسلام از قصبہ ومضافات بقاضی
مومی الیہ بموجب بہوگوتہ سالا باد بدہانند وبے اذن قاضی عقدانہ نکنند واگر کسی بکند
تنبیہ بواجبی نمایند وعذر فرمان ہرسالہ نمودہ سال بسال بر تعلین منتہشی دارند دلبداً وبالاولاد
احفاداً و جاری سازند ومعتاد گوسفند بعید اضحی ومیوہ بعید شب برات بموجب سالا باد
بقاضی مومی الیہ میدادہ باشند وتعلیق نوشتہ گرفتہ اصل آن باز دھند تا دانند و برحکم فرمان
اشرف روند۔

---

[۱] بودیہال۔ کسر بادی۔ ترمری یہ تینوں موضع تعلقۂ ہنگنڈ ضلع بیجاپور میں ہیں اور موضع کرڈکل درگاہ کلی لنگسور سے دو میل ہے۔ ۱۲

خلایق آرامگاہ قادری بہ سمن چمن شرافت و سیادت شمع انجمن نقابت و ہدایت مہبط انوار محرم اسرار حارث پیشۂ وحدت دردریائے حقیقت شمع شبستان فیض و ہدا گل گلبن ہدایت و لقی بار ریشا ارشاد ثمرۂ شجرۂ خیر العباد نہنگ بحر اشواق الٰہی محل تفضل کائنات نامتناہی دستگیر خلائق بحر المعانی والحقائق مرکز دائرۂ سعادت و نیک اختری مظہر انوار ہدایت و فیض گستری شاہ ذیجاہ شاہ حضرت نبیرۂ قادری مجلس مولود سعادت اند و حضرت سعادت الانبیا سید الاصفیا گذارندۂ اسرار غیب رسانندۂ اخبار لاریب شمع معراج نبوت و امامت محرم خلوتیان قرب و کرامت نو باوۂ چمن صدق و صفا عرس قطب الاقطاب فرد الاحباب غوث الثقلین قطب الخافقین مختار الفریقین محبوب ربانی معشوق سبحانی مقبول دو جہانی سلطان الجن والانس قدس سرہ میشود لہٰذا از راہ مراحم پادشاہانہ فرط عواطف خسروانہ سمت آنی ہسور معہ دیہہائے متعلقۂ مذبور روزوجہ انعام ابدی و اکرام سرمدی شاہ مشارالیہ موکل باب مرحمت فرمودہ در بابندہ شدہ است بیبا یدکہ سمت معہ دیہہائے مذکور داخل محصول نقدیات و جمیع لوازمات و بیت بیگار و فرمایش وزرالواب دیوانی و پٹی سکۂ ہمایون و کار عمارت و بعضے

نوٹ: یہہ سند عطائے جاگیر آناہسور کی ہے۔ یہہ جاگیر مع مواضع نندی حال ہیبوندنہ۔ مرگھنٹال۔ چپر نہال بطور مدد معاش جاری ہے۔ آناہسو میں آثار مبارک موئے مبارک اور دو پارہ ام دیگر نوشتہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ بخط کوفی ہیں۔ جاگیرات کا محاصل اٹھارہ ہزار سالانہ ہے علاوہ اس کے کنبیڑہ تعلقہ اِنڈی ضلع بیجاپور ایک ہزار نقدی اور ایک ہزار کی محاصل معاش علاقۂ انگریزی جاری و بحال ہے نیز نلنگہ ضلع بیدر میں بھی تخمیناً ایک ہزار کی معاش ہے۔ شاہ نوراللہ قادری اور اُن کے بیٹے شاہ عبداللطیف دونوں نلنگہ ضلع بیدر سے بیجاپور تشریف لائے۔ اُن کے صاحبزادہ شاہ حضرت نبیرۂ قادری جن کے نام یہ فرمان ہے آناہسور آئے تھے مگر بیجاپور میں انتقال ہوا اور وہیں دفن ہیں آپ کے فرزند سید شاہ سیف اللہ قادری آناہسور میں مرے مگر نعش نلنگہ لے جا کر دفن ہوئی۔ اس کے بعد کا سلسلہ حیدر شہید قادری سید محمد قادری شاہ حضرت قادری ہے۔ حیدر شہید صاحب بھی نلنگہ ہی میں مدفون ہیں باقی تین صاحبوں کے مزار آناہسور میں ہیں۔ شاہ حضرت قادری کے دو فرزند سید محمد تاج الدین قادری اور سید شاہ حسین قادری اول الذکر کے فرزند نصیر الدین قادری سجادہ ہیں اور ثانی الذکر کے فرزند سید احمد قادری حصہ دار نصف جاگیر زندہ ہیں۔ ۱۲ ربیع الاول ۱۳۳۳ھ یوم جمعہ کو راقم بھی آناہسور میں زیارت تبرکات کی غرض سے گیا تھا اسی دن بعد العصر یہ سند سجادہ صاحب نے مجھے دکھلائی جن کو پہلے شکوہ فالج کا ہو چکا تھا آٹھ بجے شب کے زیارت تبرکات کی ہوئی۔ سجادہ صاحب کی حالت بالکل اچھی تھی حسب معمول میرے ساتھ کھانا کھایا باتیں کرتے رہے قریب بارہ بجے کے اندر زنان خانے میں گئے دس منٹ نہ گذرے تھے کہ عورتوں کے رونے کی آواز آئی چوطرف سے لوگ دوڑ پڑے معلوم ہوا کہ سجادہ صاحب استنجے کو گئے تھے وہیں گر پڑے اور روح پرواز ہو گئی اِنا للہ وانا الیہ راجعون۔ عمر شریف (۴۸) سال تھی۔ ایسی اچانک موت سے کہ جس کا سان و گمان بھی نہ تھا دل ہل گیا۔ غالباً فالج قلب پر گرا اور گرتے ہی روح پرواز کر گئی۔ ۱۲ من المصنف۔

(۱۵۰) نقل فرمان عادل شاہ ثانی سنہ ۱۰۷۱ھ

فرمان ہمایون شرف صدور یافت بجانب دیسائی پرگنہ تانورگیرہ آنکہ از شہور سنہ احدی سبعین والف بدرگاہ والا روشن گردید کہ شرزہ خان از روے متمردی ولایت عزت دستگاہ شوکت ومہابت انتباہ سلالۂ وزراے ذی شان عمدۂ امراے فیروزی نشان شیر بیشۂ مردانگی نہنگ شجاعت وفرزانگی خان عالیشان نواب عبدالرحیم بہلول خان قابض نمودہ فتنہ وفساد برپا کردہ است لہذا حکم استیصال متمرو ندکور فرمودہ شدہ می باید کہ متعلقان نواب موصی الیہ را مدد وکمک نمودہ با ہنا متفق گشتہ متمرو مذکور را گوشمال نمودہ نیست و نابود سازند اگر درین باب عذر واہمال ورزند آنہارا مستاصل نمودہ خواہند شد درینباب تاکید بلیغ دانستہ حسب الامر اشرف عمل نمایند تحریر بست وہشتم صفر سنہ ۱۰۷۱ہجری۔

(۱۵۱) نقل فرمان علی عادل شاہ ثانی

مہری حیدر علی ابن محمد بادشاہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الملک للہ

مہر

آلہ
زد بتائید
سکہ بر فرمان شاہی
بندہ حیدر علی ابن
محمد بادشاہ

محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم
سلطان محی الدین سید عبدالقادر جیلانی

فرمان ہمیون شرف صدور یافت بجانب عزت ورفعت دستگاہ میران محمد خلیل حوالہ دار و کارکنان حال واستقبال معاملہ مدگل آنکہ از شہور سنہ ثلاث سبعین والف چون درخانقاہ

[illegible] مدگل [illegible] بارہ کوس [illegible] گنگاوتی [illegible]

کگره و سر دیسائی پرگنه مذکور مرحمت فرموده وا نیده شده است میباید که پرگنهٔ مذکور داخل محصول و نقدیات و جمیع لوازمات و بیت و بیکار و فرمایش وزرابواب دیوانی دی سکه ہیون و کاره عمارت و بعضے ثبت متبرکهٔ معدن الامن منبع السرور وکلیات وکلوجوہات دنباله نمایند درقبض و تصرف موعی الیه بازگذارند و عذر فرمان ہرساله نه کنند و نقلش نوشته گرفته اصل فرمان بازه دہند تا دانند برحکم فرمان اشرف روند تحریر فی التاریخ ۱۶ ماه ربیع الاول سنه ۱۰۸۶ھ
پروانگی حضور خورشید ظہور اشرف اقدس ہمیون اعلی

(۱۵۳) نقل فرمان سکندر عادل شاه

بسم الله الرحمن الرحیم
الملک لله

فرمان ہمایون شرف صدور یافت بجانب عاملان حال و استقبال و ناڑگیران و دلیسایان و دیس کلکرنان پرگنهٔ سندہنور آن که از شہور سنه ثمانین و الف درینولا شریعت و مشیخت پناه قاضی شیخ محمد باقر بن قاضی شیخ ملک قاضی پرگنهٔ مذکور بدرگاه معلی واضح نمود که خود را خدمت قضائی پرگنهٔ مسطور قدیم الایام از وقت آبا و اجداد مقرر است و بجهته خدمت قضارت وجه معاش چہار چاور زمین ازان جمله یک و نیم چاور در سواد قصبه پرگنهٔ مذکور و نیم چاور در سواد موضع کناری و نیم چاور در سواد موضع سداپور و نیم چاور در سواد موضع گومری و ربع چاور در سواد موضع بوتل و تی و ربع چاور در سواد موضع ہرٹ نور و ربع چاور در سواد موضع ناڑ سردار و ربع چاور در سواد موضع کنگن ہٹی و مبلغ یک صد ہون نقدیات سالیانه ازان جمله مبلغ سی و ہفت نیم ہون در قصبهٔ پرگنهٔ مذکور و مبلغ شصت و دو و نیم ہون در دیہات

بہیت مبارکہ متبرکہ معدن الامن منبع السرور و زنیلگی و پیپٹیلے و ذریعہ دیسائی و دلیس کل کرنی و
ماو گنڈہ پٹیل و کل کرنی و دوازدہ بلوتیان کل باب کل وجوہات و سائر قانونات اسمی و رسمی
قلمی و قدمی نقدی و جنسی کلی و جزوی آنچہ در دفتر اعلی ثبوت است و پیشتر احداث شود تمامی
دنبالہ نمایند بعد مشارٌ الیہ با ولاد و احفاد مشارٌ الیہ جاری سازند عذر فرمان ہر سالہ مجدد نہ نمود
سال بسال بہ ہمین فرمان روان دارند تعلیق نوشتہ گرفتہ اصل فرمان باز دہند تا دانند تحریر
فی التاریخ بستم ماہ رجب سنہ ۱۰۷۳ھ

(۱۵۲) نقل فرمان سکندر عادل شاہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الملک للہ

مہر نادِ علی

فرمان ہمیون شرف صدور یافت بجانب دیسایان و نارکران پرگنہ گورگنتہ و کو تور مشہور
یمدار و نکوٹ آنکہ از شہور سنہ سبعین و الف چون لنگ نایک دیسائی قریات ککرہ و سمت
بیچال و سر دیسائی پرگنہ مذکور برائے مصلحت بدرگاہ والا آمدہ بود او را یکہ تازہ میدان سر آمد
بیر دلان منتخب و لتخواہان زبدہ رزم آرایان موافق مزاج وہاج شیخ منلح زخمی کرد او میت
شدہ اکنون از راہ مراحم بادشاہانہ و فرط عواطف خسروانہ پرگنہ مذکور در وجہ انعام ابدی
واکرام سرمدی جڑی سو لمیا نایک فرزند لنگ نایک شنزہ دیسائی سمت بیچال و قریات

نوٹ: سکندر عادل آخری بادشاہ خاندان عادل شاہی کا ۱۰۸۲ھ میں تخت پر بیٹھا یہ ہندسمتان گرگنتہ ضلع رائچور کی اسی
کے زمانے کی ہے سمتان ہیں (۲۸۸) مواضع محاصلی ساٹھ ہزار کے ہین۔ سرکار مین سات ہزار پچاس روپیہ سالانہ پیش کش ادا
کرتے ہیں سرا نی گورما شنزہ بہادر والیہ سمستان تھیں جن کا انتقال ۱۳۳۲ھ میں ہوا اب اُن کا متبنی لڑکا جو نواسہ بھی ہے
جڑی سو مپا نایک شنزہ بہادر نابالغ ہونے سے فی الحال علاقہ زیر نگرانی کورٹ آف وارڈز ہے۔۱۲

(۱۵۴) نقل فرمان سکندر عادل شاہ ۱۰۹۵ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الملک للہ

الدین
یل ـــــــ محی
مدد

فرمان ہمیون شرف صدور یافت بجانب مقدم الامثال اوڑچ نایک کنک گیری آنکہ از شہور
سنہ اربع ثمانین والف چون تحفہ کہ بوساطت ایالت و امارت ایاب حشمت و ابہت انتساب
شوکت و مہابت پناہ نصفت و عظمت دستگاہ سلالہ آل طٰہٰ و یٰسٓ خلاصہ اولاد
سید المرسلین نگین خاتم جاہ و تمکین مدبر اقالیم الارضین .... حاتم شجاعت و بختیاری آب
گوہر شہامت و جانسپاری سیف مسلول بازوے شہنشاہی رمح مصقول معرکہ دشمن کاہی
مقدمۃ الجیش معارک ملک گیری و جہانستانی .... آہنگ مہارب فیروزمندی و کامرانی
طراز آئین ابہت و اجلال و گوہر دولت اقبال شیردل رزمگاہ تہور و جلالت شرزہ خصال میدان
تیغ زنی و شجاعت سپہ سالار سپاہ فتح و فیروزی سرلشکر افواج دشمن افگنی و بہروزی قوت ستان
نصرت و کامگاری زوردست فتحیابی و نامداری سرکار وزراے نامدار سردار و امراے عالی
مقدار مطرح انظار عنایت مورد الطاف ...... سرایت خان عالی شان رفیع المکان خلاصہ
وزراے رفیع الشان زبدۂ خواتین زمین و زمان سرآمد نیک خواہان ملک گیر کشورستان جوان
بخت سعادت توامان شرزہ خان قبول بدرگاہ والا نمودہ بود از انجملہ مبلغ پنج ہزار ہُن بابت
باید کہ بمجرد رسیدن فرمان جہانمطاع خورشید ارتفاع ہمگی مبلغ مذکور بحضور وا فرالسرور بمعرفت
عزت و شوکت دستگاہ رفعت و معالی عمدۂ مقربان درگاہ نقاوۂ خیر اندیشان ہوا خواہ
فدوی صداقت شعار ملک اعظم اکرم ملک کلدار بفرستند و بعد از رسیدن زر مذکور بدرگاہ
والاجاہ کتبہ کہ پیش خانمعز الیہ است واپس یاد داده شود و این حکم علیتہ العالیہ را ہرگز بہیچ
احدے اظہار نمایند و پس از وصول زر مذکور صاحب خانمعز الیہ کہ در انحالت بحضور فائض

پرگنۂ مسطور از ان جملہ مبلغ ہشت و سہ ہون درسمت علم نور وہشت و دو ونیم ہون درسمت حویلی و دہ ہون درسمت کونگی و ہفت ہون درسمت دھڑے سگور بطریق انعام ابدی و اکرام سرمدی مقرر است بدین موجب خود را زمین و نقدیات جاری و روانست آنا حکم اشرف منصب قضا را لازم است نظر عنایت فرموده فرمان مرحمت فرمایند تا تقید احکام شرع متین و دین مبین نموده بدعاے دوام خلافت ابد پیوند اشتغال دارد بنابران التماس شریعت پناه بہ خاطر مبارک آورده خدمت قضاے پرگنۂ مذکور مع سمتہا شریعت و مشیخت پناه شیخ محمد باقر بن قاضی شیخ ملک را بدستور سابق مقرر نموده وجہ معاش چہار چاور زمین و مبلغ یک صد ہون نقدیات بہ موجب تفصیل مسطور از سواد قصبہ و دیہات پرگنۂ مذکور مطابق سابق و بانیده شده است می باید کہ زمین و نقد مذکور را داخل محصول و نقدیات و جمیع لوازمات و فرمایش درننہ دیسائی و ولیس کلکرنی و زر ابواب دیوانی و بعضی کلباب وکل وجوہات و سایر قانونات اسمی و رسمی و قلمی و قدمی و آنچہ در دفاتر اعلی ثبت یافتہ است و بعد ازین احداث خواہد شد دنبالہ شریعت پناه نمایند و امور شریعت عز العہده اش ساختہ ممد و معاون قاضی مشار الیہ ہمہ ابواب بوده باشند و چہار پیاده تھانہ حوالہ محکمہ شرع شریف نمایند و ہر سال عذر فرمان مجدد نکرده سال بسال برہمین فرمان مع اولاد احفاد او جاری دارند تعلیق نوشتہ گرفتہ اصل فرمان باز دہند تا دانند بر حکم فرمان اشرف روند۔ تحریر فی التاریخ دہم رمضان سنہ ۱۰۹۱ھ

بپروانگی حضور نور خورشید ظہور اشرف اقدس خاتون ارکی عالی

النور طلب فرمودہ شیخ محمد بن شیخ علی خواصی رکاب را فرستادہ شدہ است حسب فرمودۂ عالی
بعمل آورد تا داند بر حکم فرمان اشرف رود تحریر فی التاریخ دوم صفر المظفر ۱۰۹۵ سنہ ہجری۔
پروانگی حضور خورشید ظہور اشرف اقدس اعلیٰ۔

(۱۵۵) نمونۂ کتابت شکستہ

سلطان البرین و خاقان البحرین خادم الحرمین الشریفین قرین ذی القرنین سمی
نبی الثقلین سلیمان السلطنة و اکوا × و النعمة و لابہتہ و العظمة و الخلافة و العدالة و الرافة
و الاحسان سلیمان شاہ بن سلطان سلیمخان × لازالت عنہ العلیہ ملجا لقاطبہ ما دام السنتہ
سرا بین الکفر و الاسلام صاحب جمال و مطرح آمال حجر رہا × و مخلص صادق الولا ساطع
کستہ بود از ایراد توامان سعادت نصاب معتمد اعاظم السلاطین سمان ..... × میر
سحاق الوامان بمطالعہ مضمون بلاغت مشحون آن ..... و بہ ..... رائے علیہ .....
ورائے سینہ کہ از کمال خصوصیت × و یگانگی انہا و اعلام فرمودہ بودند موصول گست
و ..... مراسم تعظیم و لوازم تکریم متقابل و متقارن داشت ..... چنانچہ شیوہ × مخلصان نیکو خواہ و
محبان را ..... انتباہ است صحائف دعوائے اخلاص سعادت عنوان موسم موقع ہذا
کتاہذا انیطیق الحق × موسح و لطائف سلیمان اعتقاد لہا آرس فصول نطراز ان دعا للمخلص
حجابے شد مصحوب داخل صباح و فرواصل صدق عقیدت و ولا تحفہ مجلس
اعلیٰ و محفل اسنی کہ مصدق چہ عرضہا کعرض التماس میکرد و ہموارہ از حضرت
۱۹ رجب

نوٹ:- یہ دو نمونے ہم نے خطاطی کے دیئے ہیں ہمارے خیال میں یہ کسی کتاب کا ایک ورق روپشت ہی کچھ بھی خطاطی کا ایک بہت پرانا نمونہ ہی جو ایساکچ لپیٹ لکھا ہوا ہی کہ باوجود صاف تحریر ہونے کے جیسا کہ فوٹو سے ظاہر ہی مسلسل پڑھا نہیں جاتا جتنا اور جیسا بمشکل مجھ سے پڑھا گیا ہی اُس کی نقل کر دی ہی اس میں سلطان سلیمان شاہ بن سلطان سلیم خان سے خطاب ہی سلطان سلیم ۹۲۳ھ / ۱۵۱۷ء کے مصر سے بعد فتح ممالک مصر و شام قسطنطنیہ کو روانہ ہوا اور ۹۴۵ھ میں انتقال کیا۔ اس کے بعد خلافت عباسی کا خاتمہ ہوا سلطان سلیم خان کا زمانہ ۹۲۶ھ / ۱۵۲۰ء ہی اس نے اکیاون برس کی عمر میں آٹھ برس نو مہینے سلطنت کر کے انتقال کیا اس کے بعد اس کا بیٹا سلیمان خان تخت نشین ہوا جو تاریخ صاحب قران سلیمان اعظم کے نام سے مشہور ہی۔ بہر حال ہم تحقیق طور پر نہیں کہہ سکتے کہ اس تحریر میں جو سلطان سلیم شاہ میں سلیم خان لکھا ہی اُس سے کون سا بادشاہ مراد ہی۔ ۱۲۰

(۱۵۶) **پشت**

صفاتش در آمد من از کمال محاسن مابرا رہ بیش ازخیال ہمہ عالم از جان ثناخوان او
جہانی ... از فیض احسان او مملکتش چون عرصہ ملک امکان از حیز ابہام نزول ووسون
ہمت عالی
... چوں سلیمان لامکان از احاطۂ فضل ... افزون است آفتاب اقطار آفاق
وفلک جہانے است آفتاب وار از فیض اوراش عرصہ ہا چوعکس
داں احسان بیکرانش برسہ انصاف افطار عاطفتش طراوت داب
شاہی کہ بنصرت الٰہی منہ فرا شاہی دولت خدائی گردوں
اساس از سایہ لطف حق نشانے
بہ ایں جہانی ابکارم چرخ نکتہ کاس آسایش خلق درمیامن شاہی نظلم
... ازعدل وکرم معاوضہ عدلش جو است اورا برعاجہ احتیاج
وفود العصا در افع انوار اسلام منکش روس الکفرہ ومناکل الاصنام قامع آثار
والکفرۃ و للمحیص الحمائی
المواہب من عند اللہ الملک المنان الموافق بجلائل المراتب من حوافر العصر سلطان۔

(۱۵۷) نقل نکاح نامہ نواب تاج الدین خان
بوکالت سید محمد صالح صاحب از مسماۃ روشن آرا بیگم

الحمد للہ الذی جعل النکاح سنت الانام ومتصلا قاطعاً بین الحلال والحرام حصنا التفاحش والاثام والتمعا لل
واما لی الانعم الصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد خیر الانام علی آلہ واصحابہ الدرر والکرام ارسلہ بالہدیٰ ودین
الحق لیظہرہ علی دین کلہ ولو کرہ المشرکون قال النبی صلعم عن النکاح سنتی فمن رغب عن سنتی فلیس منی۔ اما بعد ایں
وثیقہ حجت شرعیہ کہ بزیور صدق آراستہ مبنی وساریت بر آنکہ بتاریخ نوزدہم شہر ذی الحجہ سنہ ۲
جلوس فرخ سیر شاہی بزن خواست و در عقد نکاح شرعیہ خود آورد مسمی نواب بہادر خان چغتا

بر نہج جہ کہ بخشید و تملیک شرعی گردانید در حال صحت و ثبات عقل بہ سمی گل بیگم بنت کمال الدین خان مرحوم و برخور شید رحمت اللہ از انچہ کہ حق و ملک او بود در تحت و تصرف مالکانہ خود داشت تا زمان این تملیک شرعے خالیا عن حق الغیر و عما یمنع جواز التملیک و نفاذہ ہمگی و تمامی یک منزل حویلی کہ مشتمل بر منسوبات متعدد متفقہ مرتبہ مبنی بخشتیت پختہ و غیر ذلک کہ واقعہ است در قصبہ شاہ آباد عملہ پرگنہ پالی مہ کار خیرآباد تابع صوبہ اودہ محدود است بدین حدود اربعہ شرقی آں ملاق است بحویلی حاجی الہی بخش صاحب و حد احمد خان دبنے و غربی آن ملحق است بحویلی لعل خان و عظمت خان و جنوبی آن متصل است بحویلی ارادت خان و فتح خان و شمالی آن پیوست بحویلی کلوانیلی و بھورجی و حد حویلی مددخان و نقیب خان با جمیع حدود و حقوق و مرافق آن داخلی و خارجی از قلیل و کثیر و ما یضاف ینسب الیہا تملیکا صحیحا شرعیا جائزا نافذا و تبض شرعی کرد ملک لہ مذکور محدود مذکورہ را باذن تسلیم مالک مذکور پس باقی نماند مالک مذکور را در محدود مذکورہ ہیچ حقے نصیبی وجہی من الوجوہ و سببی من الاسباب فقط۔ تحریر فی التاریخ بست و دویم [۲۳] جمادی الثانی سنہ ۱۱۲۹ ہجری مطابق سنہ ۶ جلوس میمنت مانوس بادشاہ فرخ سیر خلد اللہ ملکہ۔

گواہ شد گواہ شد گواہ شد گواہ شد گواہ شد (مہر: سید احمد گیلانی) گواہ شد

سید حیدر ابوبا (مہر) — سید سلیمان (مہر) — سید داود (مہر) — حافظ جعفر شاہ — لبینہ خان مہمند — شہد بما فیہ عبد الحلیم بازید خیل — سید محمد صالح

نقل اقرار نامہ (۱۵۹)

(مہر: سید احمد گیلانی محمد صالح ابن)

اقرار نامہ سید محمد صالح بنام بی بی گل بیگم صاحبہ۔ باسمہ سبحانہ تعالی

اقرار کرد و اعتراف صحیح شرعی نمود فخر باسم و نسب خود محمد صالح ولد میر سید احمد گیلانی در حالت صحت نفس و ثبات عقل و جواز تصرفات برانچہ یک قطعہ زمین با بہت خرید خود کہ محدود است بدین حدود اربعہ معروفہ موصوفہ شرقی غربی شمالی جنوبی

خانہ باکو تیلی — خانہ سلطان مہنہار — شارع عام

عوض یک قطعہ زمین مشہور بحویلی بشمیر تنبولی کہ مملوک عصمت و عفت مرتبت بی بی گل بیگم صاحبہ

بہادر ابن زین الدین خان شہید بن نواب عبرت خان نفس نفیس عاقلہ بالغہ زین المستورات تاج المخدرات مسماۃ روشن آرا بیگم بنت سید بہادر ولی خان بن سید نواب حسین خان مرحوم بتزویج وکیلش میر محمد صالح ابن سید احمد بن سید ابراہیم کہ بر صدق وکالت او اختیار نمود شاہدین عاقلین بالیقین شیخ یکا بن شیخ برخوردار ابن شیخ فیروز میر محمد ہاشم بن محمد حسین بن میر سید علی صاحب وکیل سیدہ روشن آرا بیگم فقیر اللہ بیگ ولد دلدار بیگ بن نذیر بیگ کہ بر صدق وکالت او اختیار نمودند شاہدین عاقلین بالیقین مرزا محمد علی بن غیاث خان بن نواب ظفر خان مرحوم و مہر علی بن محمد صالح وکیل مذکور وکیل مذکور بر نفس موکلہ خود را بتاریخ مذکور نرمی وحلال داد ایجاب وقبول من العاقدین مذکورین در مجلس واحد واقع و مردم کہ ایجاب و قبول را می شنیدند و می فہمیدند کا تبین مبلغ یک کرور بست و پنج لک روپیہ رائج الوقت کہ نصف آن شصت و دو و نیم لک روپیہ میشوند ازانجا ثلث موجل واجب الاداست و ثلثان موجل الی انتہا نکاح امن سنت کان نکاحا ان الفعل یوتیہ من یشاء۔ محمد کاظم ولد التفات۔ بہادر خان چغتا۔ شیخ محمد حبیب اللہ ولد التفات خان۔ صالح محمد بن سید احمد۔ محمد فتح اللہ وارد امید شفاعت التفات خان ہندوتی محمد شاہ رجب علی ابن عبداللہ ظفر بیگ ابن مرزا بیگ۔

ل نواب تاج الدین خان جو نواب بہادر خان بانی شاہجہان پور کے پوتے تھے اُن کا عقد مسماۃ روشن آرا بیگم بنت سید بہادر ولی خان ابن نواب سید حسین خان سے قرار پایا اور ایک کرور پچیس لاکھ روپیہ کا دین مہر مقرر ہوا وہ نکاح نامہ یہ ہے۔ ۱۲

(۱۵۸) تملیک نامہ بنام بی بی گل بیگم صاحبہ منجانب سید احمد صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اقرار کرد و اعتراف معتبر شرعی نمود مسمی سید احمد ابن سید ابراہیم گیلانی مرحوم ساکن قصبہ شاہجہان پور عملہ پرگنہ کانٹ گولہ سرکار بدیوان مضاف بصوبہ دار الخلافت شاہجہان آباد در حال جواز اقرار تمام عقل

(نوٹ) شہاب الدین سید احمد صاحب شاہجہان پور اور شاہ آباد دونوں جگہ رہا کرتے تھے دونوں جگہ آپ کے مکانات تھے اور ارادت مندوں کا حلقہ وسیع تھا۔ گل بیگم کے بطن سے ایک صاحبزادی خدیجۃ الکبریٰ اور دو صاحبزادے سید ابراہیم اور سید رحمت اللہ تھے جن کا نام بقاعدہ عرب اپنے جد امجد کے نام نامی پر رکھا گیا تھا سید صاحب نے یہ تملیک نامہ بعہد فرخ سیر لکھ دیا تھا۔ ۱۲

قوم افغان باقر زئی زوجۂ خانزادہ اللہ دیئے خان ولد نواب دلیر خان مرحوم ساکن قصبۂ شاہ آباد سرکار خیر آباد مضاف صوبۂ اختر نگر اودھ فی الحال بصحت اقرار با شرعاً برین جملہ کہ چون سابق موازی لبست بسوہ زمینداری دروبست موضع جیٹ پورہ ساحت عملہ پرگنہ پالی سرکار وصوبۂ مسطورہ ودو قطعہ باغ نودہا وباغ متصل مھینڈہ تالاب سواد قصبۂ شاہ آباد مذکور کہ موسوم بہ باغ چوبے پران ناتھ است ویک منزل حویلی لتعمیر پختہ واقع قصبۂ شاہ آباد مذکور کہ مشہور بکوٹھ پران چوبے است بمسمے محمد علیخان ولد قطب خان زرین کہ ابن الاخت اعیانہ است تملیک بلاعیوض کردہ دوم حالا موازی چہل بسوہ دروبست موضع نوروز پور وموضع سُھاگ پور عملہ پرگنہ پالی مذکورہ ویک محلہ روشن بازار عرف بروا بازار ویک منزل حویلی لتعمیر پختہ داخل اندرون قلعہ واقع شاہ آباد ویک قطعہ باغ کلان معہ تالاب واقعہ سواد قصبہ شاہ آباد مرقوم کہ منجملہ عیوض زرمہر خود از ترکہ خانزادہ اللہ دیئے خان مرحوم کہ زوج من بود در قبض وتصرف مالکانہ خود تا زمان این تملیک بلاعیوض میداشتم بدین حدود اربعہ معروفہ مذکور کما فصلت۔

بسوہ ہا موضع نوروز پور ۴۰ بسوہ

نوروز پور مسطور المتن لبست بسوہ دربست۔ سوہاگ پور مسطور المتن لبست بسوہ دربست محلہ روشن بازار عرف بروا بازار مع اربعہ حدود معروضہ ومطابق مقبوضہ قدیم معہ اراضی [illegible]ن ویک محلہ باغ کلان معہ تالاب وزمین واشجار واقع شاہ آباد مذکور۔

حد شرقی	حد غربی	حد جنوبی	حد شمالی
بیٹی محمد حیات حویلی لتعمیر داخل اندرون قلعہ واقع شاہ آباد حد جنوبی کوٹھا خاص اندرون دروازہ	حد باغچہ علاول خانخیل ومحاذی یکقطعہ مذکور بدین حدود اربعہ یک منزل حویلی محلسرا اے نواب دلیر خان مرحوم حد شمالی شارع عام	محلہ خضر خان دلازاک ومسماۃ زلیخہ داخل حد شرقی دروازہ محلسرا اے کمال الدین خان مرحوم	تالاب غیرہ وباغ نواب کمال الدین خان مرحوم حد جنوبی صحن محلسرا اے نواب دلیر خان مرحوم

بنت کمال الدین خان مرحوم است ومحدود است بدین حدود اربعہ موصوفہ معروفہ

شرقی	غربی	شمالی	جنوبی
حویلی محمد حلیم	حویلی محمد حلیم	حویلی محمد حلیم	بمساۃ عفت خانہ کو مدن بقال

مرقومہ وادیم وبرزمین معوض عنہ قابض شدیم ونماند مقر مذکور را از قطعہ عوض کہ خرید او بود دعوی وحقی وخصومتے وکان ذلک بمحضر من العدول والثقات نوشتہ شد این خط بست چہارم شہر ذیقعدہ ۱۱۲۹ھ ہجری۔

(۱۶۰) نقل تملیک نامہ اللہ دیے خان بنام محمد علیخان

بمہر قاضی فیض اللہ وقاضی نادر الزمان وقاضی ناصر الزمان ومواہیر خانزادہ سعادت خان ولد دلدار خان ومحمد روشن خان وتیمور خان وخرد مند خان بن فتح تیمور خان مرحوم واشرف خان وسعادت خان پسران نعمت خان ولد یوسف خان وعالم خان وقاسم خان وہادی داد خان وحامد خان فرزندان نعمت خان مرحوم وبمہر خواجہ جواہر وبمہر سید امید وبمہر سید فتح محمد ودیگر متصدیان شاہ آباد از قرار تاریخ بست وششم شہر جمادی الاول ۱۱۳۷ھ

آنکہ اقرار کردہ اعتراف صحیح شرعی نمود مساۃ فاضلہ خانم بنت نعمت خان ولد یوسف خان

نوٹ:۔ یہ چوتھے فرزند نواب دلیر خان کے تھے محلہ نالہ میں انکی ڈیوڑھی تھی امیرانہ اوصاف ہیں اپنے باپ بھائیون کے ہمدوش تھے نورنگ پور کا علاقہ انکے قبضہ میں تھا مساۃ فاضلہ خانم نعمت خان بافرزئی کی دختر ان کو منسوب تھیں یہ لاولد رہے ان کے انتقال کے بعد ان کی منکوحہ بیوی علاقہ کی مالک ہوئیں اور انھوں نے اپنے حین حیات میں ملک کی دستاویز اپنے بھتیجے محمد علیخان کے نام تحریر کردی اور اوسپر عمائدین شہر کی مہریں کرا دیں سہاگ پور علاقہ نوروز پور روشن بازار وبڑا باغ اور ایک حویلی جو کمال الدین خان کے محلسرا کیطرف بڑھی ڈیوڑھی میں تھی غرضکہ اپنی ملکیت کی اکثر اشیا اوس میں شامل کردیں اور یہ تملیک نامہ ۲۶ جمادی الاول ۱۱۳۷ ہجری میں تحریر ہوا ہے محمد علیخان جو قطب خانکے فرزند تھے ان کے ورثا میں آخری شخص افضل خان تاریہن ہیں جو لاولد تھے جسپر اس خاندان کا خاتمہ ہوگیا ہے۔۱۲

بر ذمہ مسماۃ پیاری بی بی ولد سندر خان بن جلال خان والدہ امارت پناہ محمد سردار خان زوجہٗ رستم خان طلب داشتم آنرا تمام وکمال مبلغ مذکور گرفتہ در تحت و تصرف خود آوردیم من بعد آن ہیچ حقے و دعوے و خصوصتے بوجہے من الوجوہ و بسبب من الاسباب نیست و نماندہ بنا بران آن انیچند کلمہ بطریق قبض الوصول وجہ بنائے محدودہ مذکورہ را نویسانیدہ دادیم کہ تا ثانیًا حال سند باشد کہ عند الحاجت بکار آید و کان ذلک بمحضر المسلمین تحریر فی التاریخ بست و ششم شہر محرم سنہ ۱۶ جلوس والا مطابق ۱۱۴۷ھ

العبد	العبد	العبد	العبد
غلام محی الدین ولد دانشمند خان مرحوم	قطب الدین ولد دانشمند خان	قمر الدین بندہ درگاہ	ظفر الدین بندہ درگاہ	بی بی جیونی بندہ درگاہ
گواہ شد	گواہ شد	گواہ شد	گواہ شد
عصمت اللہ فدائی جیلانی	عبد الباقی	درویش محمد	خیر اللہ	شیخ محمد طاہر

(۱۶۲) تملیک نامہ سید شرف الدین صاحب عرف شاہ مدن صاحب بنام اہلیہ خود

اقرار کردہ اعتراف صحیح شرعی نمود مخبر باسم و نسب خود سید شرف الدین محمد عرف شاہ مدن صاحب ولد سید عبد الباسط صاحب حموی گیلانی ساکن قصبۂ شاہ آباد پرگنہ پالی صوبہ خیر آباد مضاف بصوبہ اختر نگر اودہ فی الحال بصحت اقرارہ شرعًا ہرا یمعنی کہ منازل محلسرائے قدیم وجدید و حویلیات درونی و بیرونی توشکخانہ و مودیخانہ و دیوانخانہ تعمیر پختہ و کٹرہ مولاگنج معہ اراضی بست و پنج بیگہ پختہ مدخلہ و مشمولہ منازل و گنج مذکور و موازی نہ بیگہ پنج بسوہ پختہ اراضی مسکونہ رعایا واقع دروازہ شمالی گنج مذکور و ہشت بیگہ دہ بسوہ پختہ واقع رخ جنوبی گنج مصرحہ بالا محدودہ بحدود اربعہ مفصلۃ الذیل و موازی چہاردہ و نیم قطعہ باغ انبہ کہ از انجملہ ہفت نیم قطعہ منتشریہ و پنج قطعہ

نوٹ:۔ سید شاہ مدن صاحب کا مزار محلہ مولاگنج لب سڑک پختہ احاطہ میں واقع ہے آپکی مہر میں ۱۱۲۸ھ کندہ ہے۔ ۱۲

بجمیع حدود و حقوق و مرافق و منافع ان اشجار و اثمار و آبار و خاص وارتکان وخاکدان و عملہ حویلی مذکور مع عملہ داخل و لکل قلیل و کثیر و بہا رفیھا و ایضاف و بسبب الیھا خارج از مساجد و مقابر و طرق عامہ و اوقاف مسمی محمد علیخان ولد قطب خان مرقوم الصدر از تملیک بلا عیوض کردہ دادیم کہ قابض و متصرف باشد چنانچہ عقد تملیک بلا عیوض درمیان مملکہ و مملک لہ مرقومین واقع شد و تملیک لہ مذکور و مملک را در قبض و تصرف مملکہ برآوردہ در قبض و تصرف خود آورد تملیکا صحیحًا شرعیًا جائزًا نافذًا پس نماند بعد از عقد تملیک بلا عیوض مملکہ مذکورہ را و من مقدم مقامہا در ملک مرقوم حقے و دعوے و دستخط تملیک بلا عیوض باقرار مسماۃ مذکور بتصدیق گواہی اشرف خان و قطب خان برادران علاتی مسماۃ مذکورہ و مستحسن عالم خان و قائم خان و ہادی داد خان و خانزادخان برادران علاتی مسماۃ مرقوم نوشتہ شد و کان ذالک تحریر مرقوم الصدر شد۔

(۱۶۱) نقل بیعنامہ بنام اہلخانہ نواب کمال الدین خان

اقرار معتبر صحیح شرعی نمودند مخبران باسم و نسب خود ہا ہر یک شیخ غلام معین الدین خان عرف شیخ غلام محی الدین ولد شیخ غلام قطب الدین و شیخ قمر الدین و شیخ ظفر الدین و شیخ کریم الدین و مسماۃ نجیب النسا و مسماۃ جان بی بی ابنان و ابنات دالنشور خان عرف شیخ محمد غوث بن شیخ محمد رضا بن شیخ عبداللہ و مسماۃ رابعہ خانم است بنت حاجی محمد حسین بن حاجی محمد اسمعیل و مسماۃ بی بی گلاب بنت شیخ ولی محمد و مسماۃ بی بی راجی بنت شیخ محمد زمان ولد شیخ محمد داؤد زوجہ ہاے دالنشور خان مذکور فی حال بصحیح اقرار ہم شرعًا بدینوجہ کہ منمقرین مذکورین مبلغ پانصد روپیہ محمد شاہی جید تمام وزن کہ نصف آن دوصد پنجاہ روپیہ موصوفہ میشوند از وجہ قیمت یک قطعہ باغ پختہ کہ موازی آن دو نیم پختہ زمین پختہ معہ یک حصہ چاہ معہ اشجار ہا مثمرہ و غیر مثمرہ و محدود است بدین حدود اربعہ متعینہ ذیل۔

شرقی	غربی	جنوبی	شمالی
آن متصل است بباغچہ مرزا فاضل بیگ	آن ملحق است بباغ بھوریخان	آنملحق است بباغ میران اللہ	آن پیوستہ است بشارع عام و بعض بزمین باغ مذکور

تفصیل حدود اراضی واقع سمت شمالی گنج مذکور۔

شرق	غرب	جنوب	شمال
پیوستہ محلہ شیخ دلدار	ملحق بمسجد سید عبدالباسط صاحب	ملاصق آراضی زرخرید من آنست و شاہراہ	پیوستہ باراضی زرخرید منمقر

تفصیل حدود اراضی واقع سمت شمالی گنج مذکور۔

شرق	غرب	جنوب	شمال
پیوستہ باراضی شیخ دلدار از احد : احاطہ مولا گنج	ملحق باغ حضرت سید عبدالباسط صاحب مرحوم مغفور	ملاصق باراضی دروازہ و دیوار شمالی متصل مولا گنج مذکور	متصق مزار و باغ میر محمد صالح

تفصیل حدود اراضی واقع دروازہ جنوبی گنج مذکور۔

شرق	غرب	جنوب	شمال
متصل باراضی محلہ شیخ دلدار و تالاب	پیوستہ بجانب سکونت رعایا سعادت خان	ملحق سقایہ	ملاصق محلہ شیخ دلدار و احاطہ مولا گنج

تحریر فی التاریخ نہم شہر ذیقعدہ سنہ ۱۱۶۸ھ

(۱۶۳) نقل تصدیق نامہ

متضمن اس امر کے کہ سرفراز خان کو اکبر شاہ ثانی نے پرورش فرما کر خطاب حبیب الدولہ محب الملک افضل الامرا شمشیر جنگ مرحمت فرمایا تھا اور سلاح خانے میں ایک اعلیٰ عہدے قورخانے اور حبیب خاص پر مقرر فرمایا تھا یہ کاغذ ۲۰ ستمبر ۱۸۵۷ء کو بوقت فتح قلعہ انگریزوں کے ہاتھ لگا اور مسٹر امری شوبگر نے عجائب خانے کو تحفہ دیا۔ یہ تصدیق نامہ مطلا و مذہب ہے جس پر دو بڑی شاہی مہریں اور چودہ مہریں اور صاحبوں کی ہیں۔

حضرت محمد اکبر شاہ بادشاہ انار اللہ برہانہ ومرقدہ

ولاتکتموا الشہادۃ ومن یکتمہ فانہ اثم قلبہ واللہ بما تعلمون علیم

از انجا کہ بمقتضائے آیہ کریمہ ادای شہادت دلیل سعادت و

مرہونہ وو قطعہ نشانده وتعریش کرده خود واقعہ قصبہ شاہ آباد مذکور کہ تفصیل اراضی
وحدودات آن در قبالہ جاتش مشروحاً مندرج ومرقوم است بطریق اشترا ورہن
وتعمیر خود ساختہ تحت دتصرف خود میدارم والی یومنا بلا اشباہ سابق الذکر در
قبض وتصرف مالکانہ منفرد بلا شرکت وسہامت غیرے مقرر اند در نیولا بحین حیات
وصحت ذات وثبات عقل ولقاء جمیع تصرفات شرعیہ خود کہ جائز ونافذ است
آن ہمہ عمارات وباغات مشتریہ ونشاندہ خود واز رہن باغات مرہونہ مسطورہ
با جمیع حقوق ومرافق داخلی وخارجی من القلیل والکثیر ہدا خلہ فیہا والخارجیہ عنہا و
ماتیعلق بہا وفیہا من الاثمار والاشجار مثمرہ وغیرہ مثمرہ عقلاً وارادتاً برضا ورغبت
خود بلا اکراہ واجبار غیرے بہ بی بی صاحبہ مسماۃ **خوشحال بائی** منکوحہ خود لوجہ
دین مہر ہبہ وتملیک صحیح شرعی کردہ دادم تملیکاً صحیحاً شرعیاً جائزاً نافذاً مجوزاً منزعاً
صالباً عن الشروط الفاسدۃ وعاریاً عن المعالی المطلبہ وحق الفروعین لفاحش
وعنہما یمنع جواز التملیک وموہوبہ معہ وثیقہ ہبہ نامہ ہذا التسلیم وتفویض ساختہ
مملک لہ را قابض ودخیل گردانیدہ دادم ونیز موہوبہ لہ در مجلس عقد ہذا قبول
تملیک نمودہ قابض ومتصرف گشت قبضاً ومتصرفاً صحیحاً شرعیاً پس نیست
ونماند مرا احد ہو من المعاقدین حق قسم تملیک واسترداد ن احیاناً من بعد ازین اگر کسے
سہیم یا شریک پیدا شود ودعوے نماید باطل وناسموع است شرعاً وعدالتاً
کان ذلک بمحضر من العدول والثقات بنابران اینچند کلمہ بطریق سند تملیک
وہبہ نامہ نوشتہ شد کہ عند الحاجت دلیل قاطع وبرہان ساطع گردد فقط۔

گواہ شد اسد علی

گواہ شد عبدالواحد

تفصیل قطعات باغ مذکور الصدر

باغ مشتریہ ۷ قطعہ　　باغ مرہونہ ۵ قطعہ　　باغ خود نشاندہ

باغ نکری بیگمہ یک　باغ پنجاہ یک　باغ بروا یک　باغ ملکاپور یک　باغ کرم اللہ پور یک　باغ بنگالہ یک　باغ سردار خان یک　باغ چکلہ یک　باغ ممدوخان یک　گلاب باغ یک　باغ ابراہیم سلیم پور ایک

باغ چکلہ نصف　باغ عباس یک　باغ محلہ تکیہ یک　باغ محمود خان سلیمانی یک　لعل باغ ایک　باغ دوندہ قریب باغ اعزاز خان نصف
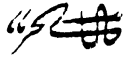
ایشان نیز تعقید و خبرگیری این معنی دانسته از آنہا غلامان آزاد کنانند غلامان برضا و رغبت خود پیش
ہر کس کہ بطور نوکران نوکری نمایند مختارانند۔ نوزدہم ماہ دے سال حراست سنہ یک ہزار و
دو صد و ہشت و چہار مولود محمد ~~تالیف~~ تحریر

(۱۶۵) نقل نکاح نامہ مرزا شہاب الدین و مداری بیگم

سہ شنبہ شب ۷ شوال ۱۲۶۲ھ مہری قاضی مرزا خلیل الرحمن جو نہایت مطلا اور مذہب ہی۔ یہ نکاح نامہ
۲۰ ستمبر ۱۸۵۷ء کو قلعہ معلی میں بوقت قبضہ انگریزی ملا اور مسٹر امری شوئیگر نے
(Mr. Imre Schweiger) عجائب خانہ واقعہ قلعہ کو تحفۃً دیا۔

اطلعت بھذا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی جعل النکاح سنۃ سنیۃ للانام و فصلا قاطعاً متمیزاً بین الحلال و الحرام حصناً حصیناً
عن التفاحش والاثام و تمتعاً فی اللیام و الایام و الصلوٰۃ و السلام علی من جاء بامر فانکحوا
ما طاب لکم من النساء و قال تزوجوا و تناسلوا و تکاثروا فانی مکاثر بکم الامم یوم العرض
و اللقاء و علی آلہ المعصومین و اصحابہ اجمعین اما بعد این وثیقہ صحیحہ شرعیہ نبویہ بزیور صدق
آراستہ مشعر و مبنی است برانیکہ بتاریخ شب ہفتم شوال المکرم ۱۲۶۲ ہجریہ مقدسہ نبویہ
علیہ التحیۃ و الثنا در محفل عقد حاضر آمدہ حافظ نظام علی بن نور محمد کہ وکیل ثابت الوکالت
بالنکاح است از قبیل حق نشین عصمت سماۃ مداری بیگم بنت مرزا مونگا بشہادت
شاہدین العادلین الحرین البالغین احدہما مرزا حسین بخش ابن مرزا بعہ و ثانیہما مرزا عظیم الدین
بن مرزا شجاع الدین وکیل مذکور نفس نفیسہ سماۃ مذکورہ لعوض کابین مبلغ پنجلکھ روپیہ

بقیہ نوٹ صفحہ ۲۴۰: ٹیپو سلطان کی وفات کے مادے یہ ہیں ع

نور اسلام و دین ز دنیا رفت ع شمشیر گم شد ع نسل حیدر شہید اکبر شد

۱۳ ھ ۱۲ (۱۷۹۹ء) ۱۳ ھ ۱۲ ۱۳ ھ ۱۲

باپ بیٹوں کا عالی شان مقبرہ قلعہ سرنگاپٹن ملک میسور میں اب تک بھی بہت اچھی حالت میں ہے سرکار سے اس کی دیکھ ریکھ میں بڑی
فیاضی سے صرف کیا جاتا ہے۔ ۱۲

کتمانش موجب شقاوت است × لهذا از حضرت سلاطین والاتبار عالی وقار علما التقوی وصداقت الثیام ومهذب امور اسلام وفقرا هدایت وصفا شعار کرامت × وضیا وثار رؤسا رشوکت وحشمت تآب وامرای امارت وابهت نصاب این خاکسار ذرهٔ بے مقدار المخاطب به فراز خان × سوال میکند واستشهاد حق خود میخواهد برایمعنی که حضرت عرش آرامگاه این سائل را از عمر شیرخوارگی لظل عاطفت وسایهٔ ملاطفت مثل فرزندان پرورش فرموده بتقرر معلم وادیب به تعلیم وتادیب × مشرف نمود و بسن تمیز بتعین خدمت شایسته وعهدهٔ بائسته اعلیٰ خدمت قورخانه وجیب خاص وبخطاب حبیب الدوله × محب الملک افضل الامرا محمد سرفراز خان بهادر شمشیر جنگ در اقران وامثال مفخر و ممتاز فرموده سند فرمان × والاشان مزین ومسجل بمهر تبرک وطغرا مشعر بمضمون مرقوم الصدور مصدره ششم رمضان المبارک سنه ... یکم جلوس معلی بنام خاکسار صادر وعطا فرمودند چنانچه سائل فرمان کرامت ترجمان را تبرکاً وسنداً بدست × میدارد ونیز تا زمان رحلت فرمودن حضرت عرش سلطانی وحاضر باشی دربار خاقانی مفتخر وسرفراز ماند حضرتی را از حضرات ممدوحین بر صحت اینحال × وصدق هذا المقال اطلاعی و آگاهی باشد حسبتاً لله مهر گواهی خود برین قرطاس ثبت فرمایند که عندالله ماجور وعندالناس مشکور شوند ×

(۱۶۴) نقل فرمان ٹیپو سلطان

در شهر گنجام برادران وخویشان مردم نوکر پیشه وغیره که بیروزگاره هستند آنها را گرفته در پیاده های عاقهٔ ایشان نوشته نوملازم کنانند وغلامان را در سرکار خداداد یک قلم آزاد فرموده شده است

نوٹ :- ٹیپو سلطان نے علاوہ اور بہت سی ایجادوں کے یہ بھی ایجاد کی تھی کہ سنہ ہجری کے بجائے سنہ ولادت نبوی لکھتا تھا دستخط اکثر نبی مالک اس طرح [signature] کرتا تھا اور بعض وقت ٹیپو سلطان بھی اس طرح ٹیپو سلطان لکھتا تھا اس نے عجیب جدت پسند طبیعت پائی تھی حسابی ہندسوں کے لکھنے کا طرز بھی بدل دیا تھا - ہم سب بائیں طرف سے ہندسے شروع کرتے ہیں اور دائیں ختم لیکن ٹیپو سلطان نے اس پرانے طرز ہندسہ نگاری کو بدل دیا - صفر اس طرح لکھتا تھا ○ سنہ ۱۲۱۰ھ کو یوں لکھتا تھا ۱۲۱ سنہ - ٹیپو کے والد نواب حیدر علی خان کے انتقال کا مادۂ تاریخ "حیدر علیخان بہادر" (سنہ ۱۱۹۵ھ) ہے -

مکتوب جوابی سلطان محمد عادل شاہ (۱۶۷)

بجواب خط شاہجہاں بادشاہ

منت ایزد راست کہ درجہان تکبر ومنی ہیچ کس را نگذاشت بلکہ کنندہ نخوت را با خاک برابر ساخت ؎

مراورا رسد کبریا و منی — کہ ملکش قدیم است وذاتش غنی

مراسلہ کہ از دبیران خام طبع نگاشتہ ترسیل دادہ بودند ظاہر وباہر گردید واظہر من الشمس است کہ ایزد بہر کہ تاج شاہی وافسر پادشاہی از روز ازل دادہ اند چہ شد کہ مہر سلیمان علیہ السلام چند روز بازرا سرفراز فرمودہ بودند بازراچہ پارا کہ چنگل زنند واساس قدیم را منہدم ساختہ بدعت نونہند۔ خرگوش ہرچند بہ خواب رود بوقت کارچنان دود کہ عقب گرفتہ را ہلاک می سازد و عتاب ہرچند در تجسس است فاما از شوم طبعی بر طمع گوشت خرگوش در مطرح قیدمی افتد این سخن را از بطون راہ بہ ظہور نہ ونہند بلکہ درخیال ہم نگذارند انچہ پیشکش دادہ ام خواہم داد والصلح خیر واقع است ؎

توہم گردن از حکم داور مپیچ — کہ گردن نہ پیچد از حکم تو ہیچ

نقل فرمان[1] سلطان غیاث الدین بلبن (۱۶۸)

اسمہ اعلیٰ وخمدہ اولیٰ

الواثق بتائید الرحمن ضیاء الدنیا والدین ابوالظفر سلطان غیاث الدین	عبارت
یا ایہا الذین آمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم	مندرجہ
ابوالظفر غیاث الدین محمد بادشاہ غازی سند احد	طغرا ومہر

[1] یہ فرمان اور اس کے بعد کے فرامین مجھے بہت دیر سے دستیاب ہوئے ہیں اسے ہی غنیمت سمجھتا ہوں کہ مل تو گئے۔ دیر آید درست آید۔ لہذا سنین کا سلسلہ اور ترتیب ٹوٹ گئی۔ عبارت اس فرمان کی فارسی اور خط نسخ اسی نہج کا طغرائی جیسا کہ قطب مینار کا ہی فرمان کی پانچ سطریں ہیں۔ خط طغرا ہیں بادشاہ کا نام ”ضیا الدنیا والدین ابوظفر

سکۂ رائج الوقت کہ ثلث آن معجل و ثلثان منہ موجل الی بقاء النکاح بزنی و زوجیت دوجہ
دودمان سلاطین نامدار ٭ مرزا شہاب الدین بن مرزا لکھو دا دو ناکح مذکور نفس نفیسہ
مسماۃ ممدوحہ را بعوض کابین المذکورین ٭ خواست و قبول کرد و در عقد نکاح صحیح شرعی خود
در آورد و بینہما ایجاب و قبول شرعی واقعشد ٭ وعقد نکاح منعقد گشت نکاحاً صحیحاً شرعیاً
جائزاً نافذاً علی سبیل الشہرۃ والاعلان ولا علی طریق الخفیۃ والکتمان قد وقع ذلک فی التاریخ
شہر صدر و سنہ الیہ ہبیصر
اس نکاح نامے کے حاشیے پر شاہزادوں کی گواہیاں حسب ذیل ہیں:۔
مرزا شہاب الدین (ناکح) مرزا لکھو صاحب۔ مرزا ملو صاحب۔ مرزا محمد۔ محمود۔ مرزا سر بلند بخت
مرزا خداداد۔ مرزا ببو۔

(۱۶۶) عرضی جوابی راجہ رتن سین راجہ چتوڑ گڈھ بنام سلطان علاء الدین خلجی

برضمیر آفتاب نظیر آن خدیو کشور گیر مخفی نخواہد بود کہ شاہان دین دار و خواقین معدلت
شعار حرمات محترمات و مخدرات محصنات فدویان خاص و جان نثاران با اختصاص
را ننگ و ناموس خود تصور فرمایند و ذات قدسی صفات خویش از ظل الحق دانستہ مخلوق
الٰہی را زیر سایۂ حفاظت و امنیت خود نگاہ می دارند نہ باغوائے نفسانی و ترغیب شہوانی
از حد حق پرستی و دائرہ خدا شناسی بیرون شتافتہ راہ ناواجب طے نمایند حیف است کہ
مسیحا کار اجل فرماید و خضر طریقۂ گمرہی نماید پاسبان را دزد شدن نشاید و راعی را
گرگ بودن نباید و اگر نیت حق طویت ہمی اقتضائی کند بسم اللہ این گوے و این میدان ؎
بیا و نوش کن پیمانہ چند فدائے مقامت پیمانہ چند
لیکن معلوم ہست کہ در عالم غیرت و ناموس ذرہ با خورشید ہمچشمی می کند و مور با سلیمان مقابل میشود
اینک رخش ہمت و مردانگی ما در صف دست شجاعت و شیر دلی برکف۔
؎ وقت ضرورت چو نماند گریز دست بگیرد سر شمشیر تیز

حکم جہانمطاع شرف یکاریافت کہ اراضی مذکورہ ازمحلقدیم بدستور سابق در قبض و تصرف مشار الیہ
با فرزندان او بحال دارند و درین باب فرمان قلمی سازند فقط

(۱۶۹) نقلِ فرمان ہمایوں بادشاہ ۹۴۸ھ ۱۵۴۱ء

بادشاہ بہادر غازی ہمایون نصیر الدین محمد

لفرمان والاشان شہنشاہ نصیر الدین محمد ہمایون خلد اللہ ملکہ

آزادنامہ بآزادی تجارت قوم بوہیر شیعہ اسمٰعیلیہ بمملکت ہند نوشتہ شد

دریں ایام پرآشوب شہنشاہ ہند ازکج رفتاری فلک سفر دراز اختیار نمود واز گردش لیل ونہار بصعوبت ریگستان
... وار اتفاق افتاد وبہ منازل سفر بیشتر از مردمان بیوفائی ظاہر شد درگمنزل گروہی قوم بوہیر ملاحظہ فرمود کہ از تجارت
اطراف ملک فارغ گشتہ بخانہ خود میرفتند واز نزول لشکر قلیل شہریار گاہ گشتہ بجای بیوفائی لوازم کمر خدمتگذاری
بجان ودل بستہ بمہ تن بمہمان نوازی مصروف شدند و خدمت ہر متنفس بواجبی ادا نمود کہ درین سفر مثل آن منزل
خوشگوار آسایش وآرام نیافت وچند نفر از مغزز ومعتبر برای رہبری وتسہیل سفر بہ تبدیل لباس لوازم
خدمات سلطانی ادا نمودہ تا بحد قلمروی ہندوستان ساندہ وامیدوار عنایات خسروی گشتند بموجب فرمان
والاشان این آزادنامہ تجارت مع اظہار خدمات پسندیدہ عطا فرمود چون سلاطین نامدار کہ باورنگ مملکت ہند
فرازگیر بلا تعصب مذہبی دپناہ از ایذا رسانی مخلوق وبآزادی تجارت حکم فرمایند کہ این گروہ بجز تجارت و
خدمات شاہی کاری دیگر نمیدانند وریکہ افضال خداشامل حال ظل الٰہی شود بعونہ تعالیٰ نتیجہ برخدمات شما بہتر از
بہتر خواہد شد

بتاریخ بست ویکم ربیع الاول ۹۴۸ ہجری بحالت سفر از قلم بندہ بارگاہ آسمان جاہ بیرم خان مرتب شد

نوٹ :- یہ نادر فرمان جناب طیب علی عبد الرسول صاحب شاکر ایڈیٹر "نسیم سحر" جبل پور کا عطیہ ہے۔ اس میں تیرہ سطریں ہیں خط
بنہایت عمدہ اور واضح نستعلیق ہے مگر مرور زمانے سے تحریر مدھم پڑ گئی ہے۔ ۱۲

سال جلوس چہارم مورخہ ۷ شعبان ۶۷۱ھ جس کو رو سے ایک قطعۂ اراضی موازی چار زنجیر جو
۲۴ فروری ۱۲۷۳ء
خواجہ حیدر کا مقبوضہ تھا شاہی قلعہ دہلی کی فصیل کے اندر آجانے سے خواجہ حیدر اور اُن کی اولاد کو معاوضہ میں زمین عطا کی گئی۔

بعرض اشرف اعلیٰ رسید چون کہ سیادت و نقابت پناہ نجابت و صفوت دستگاہ خواجہ حیدر موازی چہار جریب زمین سکنی در بلدہ مفاخرہ دار الخلافت دہلی در قبض و تصرف مالکانہ خود دارد و با اولاد صلبی خویش در انجا آباد است درینولا اراضی مذکورہ درون احاطۂ قلعۂ ظفر اثر محوط گشتہ لہذا حکم جہان مطاع آفتاب شعاع شرف نفاذ یافت کہ اراضی مسطورہ از محل قدیم بدستور سابق در قبض و تصرف مشارالیہ مقرر و مسلم باشد تا کہ مومی الیہ با فرزندان موطن مستقل دانستہ بشت بپشت و بطناً بعد بطن بمحل آباد باشد و احدی بعلت انتقال محال و تجبیع تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی مزاحمت نرساند و ہر قومی را کہ او آباد سازد ارباب امور سلطنۃ در کار پردازان پایتحا[؟] ہند از عہدۂ آنہا معاف دارند الزمست کہ متصدیان حال و استقبال در استمرار این حکم عالی تخلف و انحراف نورزند تحریر فی السابع شعبان سنہ الرابع جلوس مطابق سنہ احد و سبعون و ستمائۃ ہجری۔

بمہر دیوان عدالت رسید
بمہر دیوان اعلیٰ رسید
بمہر دیوان وزارت رسید
بمہر دیوان صدارت رسید

پشتِ فرمان:۔ مقرراً شرح ضمن بموجب التماس سیادت و نقابت پناہ حقائق و معارف آگاہ خواجہ حیدر موازی چہار جریب زمین سکنی در قبض و تصرف مالکانہ این دعاگو می است درینولا در احاطۂ قلعۂ ظفر محوط گشتہ

بقیہ حاشیہ صفحہ (۲۴۳) غیاث الدین سلطان" ہے اور مہر میں" ابوالمظفر غیاث الدین محمد بادشاہ" کندہ ہے حاشیہ پر چار بڑے محکمہ جات سلطنت **دیوان عدالت - دیوان اعلیٰ - دیوان وزارت - دیوان صدارت** - کی تصدیقی شرحیں نقول دفتر میں پہنچنے کی ہیں۔ پشت فرمان پر خلاصہ مضمون درخواست اور حکم صادر شدہ کا ہے جس پر صاد تصحیح کا حرف اول کا ہے بالقلم عہدہ دار تنقیح کنندہ ہے اور جتنی شرحیں حاشیہ پر ہیں سب پر صاد ہے۔ اگر یہ فرمان اصلی ہے جیسا کہ اس کے خط اور مواہیر سے معلوم ہوتا ہے تو واقعی بلحاظ قدامت کے ایک نادر و نایاب چیز ہے۔ یہ فرمان چودھری بہادر علی صاحب ساکن پلول کے پاس ہے۔ اس کی اصلیت میں اگر محل شک ہے تو یہ ہے کہ سلطان بلبن ۶۶۴ھ میں تخت نشین ہوا نہ کہ ۶۶۷ھ یا ۶۶۸ھ میں (دیکھو لون اگزیبشن آف انٹی کوئیٹیز، ص (۴۶)) - ۶۶۴ھ سلہ میری رائے میں یہ پڑھنے کی غلطی ہے سیاق عبارت

(۱۷۱) نقلِ فرمان نورالدین جہانگیر بادشاہ ۱۰۱۹ھ ۱۶۱۰ء

فرمان ابوالمظفر نورالدین محمد جہانگیر پادشاہ غازی

درین وقت فرمانِ واجب الاطاعۃ والاذعان از مسکن عنایت والاحسان

شرفِ صدور وعز ورود یافت کہ بوضوح پیوست

کہ چون فضیلت مآب نزاہت ایاب شریعت شعاری طریقت دثاری حقیقت آثار قاضی شیخ داؤد گجراتی مع اصحاب خود

از مردم فضلاء و بلغاء کہ بجمیع علوم آراستہ و بہمہ ابواب پیراستہ شد چنانچہ دانشمند زاہد و عابد متقی پرہیزگار اند مناسب و لائق

آنکہ کرور یان جاگیرداران متصدیان مہمات حال و استقبال صوبہ گجرات احمد آباد امیدوار بعنایت خسروانہ و نوازش

پادشاہانہ بودہ بدانند کہ فضیلت مآب مشار الیہ و توابعان متعلقان او را بہیچ وجہ من الوجوہ مزاحمت نرسانند بمراسم

اعزاز و احترام بلاکلام نمودہ قواعد تعظیم بتقدیم رسانند سادات عظام و قضات اسلام و مشائخ کرام و علماء انام

و ساکنان و متوطنان و جمہور سکنہ و عموم متوطنہ سرکار احمد آباد صوبہ گجرات حسب الحکم جہان مطاع آفتاب

شعاع عمل نمودہ از سخن صواب کہ ہر آئینہ موافق شریعت غرا خواہد بیرون نرود و بہیچ مذہب پرسش و

مشوش احوال او نکنند و گذارند کہ بحال بوجہ بدعاگوئی دوام دولت قاہرہ اشتغال نمایند و ہر کہ

ازین امر اقدام عدول کند بغضب بادشاہی کہ نمونہ قہر الٰہی است گرفتار خواہد شد درین باب قدغن لازم دانستہ

تخلف نورزند تحریر فی التاریخ ۱۹ شہر جمادی الاول سنہ ۱۰۱۹ ہجری

بر سالہ فضیلت مآب حقائق آگاہ فضائل پناہ مولانا علی احمد جوکی سنہ الحضرت السلطانی مہتابخان نوبت نوبسی حسن آقی محمد سے

نوٹ:- یہ فرمان جناب طیب علی عبدالرسول صاحب ٹھاکر ایڈیٹر "نسیم سحری" جبل پور کا عطیہ ہے۔ اس میں (۱۳) سطریں ہیں خط معمولی صاف نستعلیق ہے۔ ۱۲

(۱۷۰) نقلِ فرمان عالی شہنشاہ جلال الدین اکبر بادشاہ ۹۶۳ھ ۱۵۵۶ء

اللہ اکبر کہ درین وقت فرمان عالیشان ورود یافت کہ چونکہ صلاح اندیش عبادت اندوز داؤد بن قطب شیخ جماعت بوہرہان راحسب التماس او از روے کمال عاطفت والتفات بدرگاہ خلائق پناہ طلب فرمودہ ایم حکام بلاد گجرات سیّما احمدآباد و سید پور و عہدہ داران آن حدود مانع و مزاحم او نشوند و بگزارند کہ خاطر خواہ خود متوجہ آستان بوسی گردد و بہیچ وجہ من الوجوہ تخصیص از رہ گزر مذہب و ملت از ممر زکات و سائر تکالیف خلاف حکم و بر بست تعرض بحال او و اتباع او نرسانند و خانہائے آنہارا کہ مہر کردہ اند کشادہ بتصرف آنہا رگزارند و جمیعکہ بہ کسب و کار و سواد او معاملہ مشغول باشند مانع نیایند و مراعات حال آنہارا لازم دانستہ اصلا طمع و توقع نہ کنند واگر از اموال آنہا چیزے گرفتہ باشند باز گردانیدہ بدہند کہ بعد مدت از تشخیص معاملات آنہا ہر چہ حکم اشرف شود عمل کردہ خواہد شدمی باید کہ کروریان و جاگیرداران و سائر متصدیان مہمات گجرات مشارٌ الیہ را امداد و اعانت نمودہ از رہ ہا بسلامت بگزارند واگر بدرقہ خواہد امداد نمودہ نوعے کنند کہ از محال مخوف بمأمن امن و استقامت بہ آسودگی برسند و مراعات جانب او از لوازم دانستہ درین باب اہتمام تمام لازم شناسند۔

تحریر یکم ماہ دی الٰہی ۱۰۰۲ھ

بدار السلطنت لاہور

نوٹ:- یہ فرمان جناب طیب علی عبد الرسول صاحب شاکر ایڈیٹر "نسیمِ سحر" جبل پور کا عطیہ ہے ۔ ۱۲

و ضابطانہ و داروغگانہ و بیکار و شکار و دہ نیمی و مقدمی و صدد وئی و قانونگوئی و ضبط ہر سالہ بعد تشخیص چک و تکرار زراعت و کل تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی مزاحمت نرسانند و درین باب ہر سالہ فرمان و پروانچہ مجدد نطلبند و اگر در محلّے دیگر چیزے داشتہ باشند آنرا اعتبار نکنند بتاریخ نہم ذیحجہ سنہ سہ از جلوس والا نوشتہ شد۔

پشتِ فرمان

شرح یادداشت واقعہ تاریخ روز جمعہ چہارم شہر ذی قعدہ سنہ ۳ جلوس میمنت مانوس موافق سنہ ہجری ......

ماہ الٰہی برسالہ سیادت و نقابت و نجابت و صفوت دستگاہ مورد مراحم بادشاہی مطرح عنایات شاہنشاہی صدر جلیل القدر مبرک شیخ و نوبت واقعہ نویسی کمترین بندگان درگاہ خلایق پناہ محمد کاظم قلمی می گردد کہ ....

مسماۃ عائشہ وغیرہا مستحقہ و صالحہ اند و از ہیچ ممر وجہ معیشت مقرر ندارند حکم جہانمطاع آفتاب شعاع واجب الاتباع شرف نفاذ یافت کہ موازی یکصد بیگہ زمین افتادہ لایق زراعت خارج جمع ......

..... مدد معاش انہا مرحمت فرمودیم و اگر در محلّے دیگر چیزے داشتہ باشند آنرا اعتبار نکنند بموجب پروانگی مہر عصمت پناہ عفت دستگاہ ماہ بانو تصدیق قلمی شد واقع تاریخ ۲ شوال سنہ ۳ جلوس والا بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد۔

شرح بخط سیادت و نقابت پناہ صفوت و نجابت دستگاہ صدر جلیل القدر مبرک شیخ آنکہ داخل واقعہ نمایند

شرح بخط وزارت پناہ کفایت دستگاہ راجہ رگھناتھ آنکہ

ے سیاق عبارت سے ... تا ہے کہ لفظ متروک سیاہہ ہوگا یا آوارجہ ۔۲

ے بوقت وور کوئی چیز نہیں بوقت روز ہوگا ۔۱۲

(۱۷۲) نقلِ فرمانِ اورنگ زیب

مورخہ ۹ ذی الحجہ سنہ جلوس سوم (۱۰۷۰ھ ۱۶۶۰ء) جس کی رو سے سو بیگہ آراضی پرگنہ سِرولی سرکار سنبھل میں مسماۃ عائشہ کو عطا ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بخط طغرا

مہر شاہی	فرمان ابو المظفر محی الدین محمد اورنگ زیب بہادر عالمگیر بادشاہ غازی

یا فتاح — یا رافع

مہر کی عبارت یہ ہے:-

ابو المظفر محی الدین محمد اورنگ زیب بہادر عالمگیر بادشاہ غازی ۱۰۶۹
ابن شاہ جہان بادشاہ ابن جہانگیر بادشاہ ابن اکبر بادشاہ ابن ہمایون بادشاہ
ابن بابر بادشاہ ابن عمر شیخ میرزا ابن سلطان ابوسعید ابن سلطان محمد میرزا
ابن میران شاہ ابن صاحب قران ثانی

یا واسع — یا نافع

درینوقت فرمان عالیشان سعادت نشان شرف صدور یافت کہ موازی یکصد بیگہ زمین افتادہ لایق زراعت خارجمع از پرگنہ سرولی سرکار سنبھل از ابتدائے فصل خریف سحقان ئیل در وجہ مدد معاش مسماۃ عائشہ وغیرہ حسب الضمن مقرر و مسلّم باشد کہ حاصلات آنرا فصل بفصل سال بسال صرف معیشت خود ہانمودہ بدعای بقار دولت ابد مدت اشتغال مینمودہ باشند می باید کہ حکام وعمال وجاگیرداران وکروریان حال واستقبال در استمرار واستقرار الحکم اقدس اعلیٰ کوشیدہ اراضی مذکور را پیمودہ وچک بستہ تصرف آنہا بازگذاشتہ اصلاً ومطلقاً تغیر وتبدل بدانراہ ندہند وبعلت مالوجہات واخراجات مثل قتلغہ وپیشکش وجریبانہ ومحصلانہ ومہرانہ

لہ فرمان کا خط نستعلیق اور واضح ہے۔ دس سطریں ہیں۔ کاغذ بہت فرسودہ ہو گیا ہے۔ یہ فرمان نواب داؤد علی خاں صاحب رئیس سنبھل نے درباری نمایش ۱۹۱۱ء میں مستعار دیا تھا۔ ۱۲

(۱۷۳) نقلِ فرمان[۱] اورنگ زیب

مورخہ یکم صفر سنہ جلوس (۱۴) ۱۰۸۲ھ/۱۶۷۱ء جس کی رو سے اسی بیگہ اراضی وقوعہ موضع .... صوبہ دہلی میں محمد زمان کو مرحمت ہوئی

بخط طغرا

بفرمان ابوالمظفر محی الدین محمد اورنگ زیب عالمگیر بہادر بادشاہ غازی

۱۰۸۱
عالمگیر بادشاہ غازی
محمد اعظم ابن محمد

بخط طغرا

نشان عالی متعالی بادشاہزادہ محمد اعظم

عالی متعالی

عز ورود یافت کہ موازی ہشتاد بیگہ زمین افتادہ خارج جمع لایق زراعت ....
من مضافات صوبۂ دارالخلافہ شاہجہان آباد از ابتدائے فصل خریف تیکوی ئل در وجہ مدد
معاش محمد زمان .... باشد کہ حاصلات آنرا فصل بفصل و سال بسال
صرف معیشت خود نمودہ بدعاے دولت ابد قرین اشتغال نمودہ باشد می باید کہ حکام
(و عمال) کروریان حال و استقبال این امر والارا مستقر و مستمر دانستہ اراضی مذکورہ پیمودہ
و چک بستہ بتصرف او ...... (واگذارند) و احیاناً و مطلقاً تغیر و تبدیل بدان راہ ندہند
و بعلت مالوجہات و اخراجات مثل قلبنہ و پیشکش و جریبانہ و ضابطانہ و محصلانہ و دہ ادانہ
و داروغگانہ و بیگار و شکار دہ یمی و مقدمی و صدوہی و قانونگوئی و ضبطی ہرسالہ بعد از
تشخیص چک و تکرار زراعت و کل تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی مزاحمت نرسانند
و اگر در محلے دیگر چیزے داشتہ باشد آنرا اعتبار نکنند و درین باب ہرسال سند مجدد
نطلبند تاریخ غرہ ماہ صفر ختم بالخیر و الظفر سنہ چہاردہم جلوس والا تحریر یافت۔

---

[۱] اس فرمان کا خط نستعلیق ہے اوپر کی دو سطریں پھٹ گئی ہیں اب صرف آٹھ ... باقی ہیں۔ ۱۲

داخل واقعہ نمایند۔

شرح بخط واقعہ نویس آنکہ مطابق واقعہ است۔ شرح بخط وزارت پناہ کفایت دستگاہ شائستہ اصناف مراحم و تفقدات راجہ رگھناتھ آنکہ بعرض مکرر رسانند۔

شرح بخط عزت آثار محمد تقی خان آنکہ روز شنبہ پانزدہم ۱۵ شہر ذیقعدہ سنہ ۳ جلوس مبارک ۱۰۷۰ ہجری مقدسہ.........

بخط وزارت پناہ کفایت دستگاہ شائستہ اصناف مراحم و تفقدات سزاوار صنوف عواطف و تلطفات راجہ رگھناتھ آنکہ از ابتدای خریف سچقان ئیل فرمان عالیشان قلمی نمایند۔ ۳۰

شرح بخط سیادت و نقابت پناہ نجابت و صفوت دستگاہ صدر الصدور میرک شیخ آنکہ بگذارند ۱۰۰

صورت تحریر ...... نوشتہ شد ......

بموجب یادداشت واقعہ فرمان عالیشان صحیفہ نوشتہ شد

مشارالیہ	مسماۃ
۷۰ سکہ	حفیظہ
	۱۰ سکہ
مسماۃ	مسماۃ
زینب	جلنے
۱۰ سکہ	۱۰ سکہ

بادشاہ عالمگیر میرک شیخ صدر الصدور

شاہ عالمگیر ضمیر مریدان شد محمد تقی اسد ق سنہ احد

عالمگیر بادشاہ سید مدن غلام سنہ احد

عالمگیر بادشاہ محمد اورنگ زیب بہادر بندہ راجہ رگھناتھ

بتاریخ ۲۵ محرم سنہ ۳ جلوس ثبت شد

فی التاریخ ۳ صفر سنہ ۳ مطلع شد
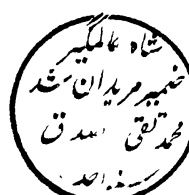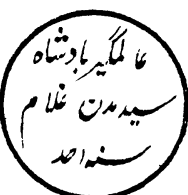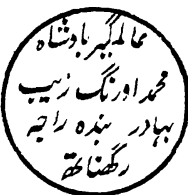
فی التاریخ ۱۲ شہر محرم سنہ ۳ جلوس قلمی شد

فی التاریخ ۷ صفر سنہ ۳ جلوس ثبت شد

برسالہ سیادت و نقابت پناہ نجابت و صفوت دستگاہ مورد مراحم بادشاہی مطرح عنایات شاہنشاہی صدر جلیل القدر میرک شیخ و نوبت واقعہ نویسی محمد کاظم۔

(۱۷۴) نقلِ فرمان مہری محمد شاہ بادشاہ

متضمن عطائے خدمت قلعہ داری ارکی بندری مبارک سورت اور خطاب بیگلر خان ۱۴ ار جمادی الاولی ۳ سنہ جلوس م ۱۱۶۱ھ / ۱۷۴۸ء

لایق العنایت وقار خان بنوازش بادشاہی امیدوار بودہ بداند که درین زمان ٭ میمنت اقتران فضل و کرم خسروانہ ازراہ بندہ پروری اوراہمرحمت خدمت ٭ حراست قلعۂ ارک بندر مبارک سورت وعطاے خطاب بیگلر خان از انتقال بگلر خان حارس متوفی سرمایہ مفاخرت ومباہات بخشید ٭ باید شکر وسپاس عنایات مقدس و معلی بجا آوردہ در محافظت قلعہ و توزوک واحتشام وموجود داشتن ذخیرہ مطابق ضابطہ مستمرہ ٭ جد وجہد فراوان بکمال ہوشیاری وخبرداری تبقدیم رساند درین امور از حضور ساطع النور تاکید موفور داند چہاردہم جمادی الاولی سال سیم از جلوس والا نوشتہ شد

(۱۷۵) نقلِ فرمان محمد شاہی بنام قاضی محمد رضاء اللہ

عمدۃ الملک خان خانان صدر الصدور فدوی راسخ الاعتقاد محمد شاہ بادشاہ غازی

گماشتہای جاگیرداران و کروریان وجمہور سکنہ پرگنہ کنورسکار وصوبہ دار الخلافۃ شاہجہان آباد اعلام آنکہ۔
حسب الحکم جہان مطاع آفتاب شعاع گردون ارتفاع منصب قضای وخطابت پرگنہ مسطور معہ سواد وقصبہ و قریات متعلقہ آن از تغیر محمد تقی محمد رضاء اللہ ولد ناصر الزمان خان مقرر ومفوض گشتہ کہ کما ینبغی بلوازم مناصب مزبور قیام نمودہ شد و در فصل قضایا وخصومت واجراء حدود وتعزیرات واقامت جمعہ وجماعات وترغیب مردم بطاعات والنکاح من لا ولی لہ وقسمت ترکات وحفظ اموال غیب وایتام وتعین اوصیا ونصب قوام مساعی موفورہ

ا؎ اصل فرمان میں اسی طرح ہے۔ در اصل یہ ضابطہ ہے۔ ۱۲

پشتِ فرمان۔ .... دستگاہ مخدوم

.... لـ بہ صوبہ دارالخلافہ ....

.... کہ رقبہ الٰہی پانصد بیگہ است

... امر جلیل القدر منیع الشان عرضداشت کہ موازی ہشتاد بیگہ زمین
افتادہ خارج جمع ... او مرحمت فرمودیم واگر در محلے دیگر چیزے داشتہ باشد
آنرا اعتبار نہ کنند واقعہ بتاریخ دوم شہر ذی حجہ سنہ ۱۴ جلوس والا موجب
تصدیق... قلمی شد شرح بخط فضیلت پناہ صدارت دستگاہ شیخ مخدوم
آنکہ داخل واقعہ نمایند شرح بخط واقعہ نویس مطابق واقعہ است شرح بخط
وزارت پناہ فضایل وکمالات دستگاہ مورد مراحم بیکران مدار المہامی وارث
محمد خان آنکہ بعرض مکرر رسانید شرح بخط رفعت پناہ محمد حسین آنکہ بتاریخ
چہار دہم محرم الحرام سنہ ۱۴ جلوس ہمایون مکرر بعرض عالی متعالی رسید
شرح بخط مدار المہامی آنکہ از ابتدا از فصل خریف تنگوزئیل نشان واجب الاذعان
قلمی نمایند۔

بتاریخ ۹ شہر صفر سنہ ۱۴ ...... جلوس
تعلیقہ بنویسند صاحب توجیہ ... سنہ

ما عـــ سالیانہ بموجب اسناد احکام و
موضع در لبست
موا در نیولا مرحمت شد لب بیگہ زمین افتادہ

بتاریخ ۲۳ شہر صفر سنہ ۱۴
تعلیقہ بنویسند

محمد اعظم بادشاہ بندہ کلیاند اس	منوہر رنگیلے ۱۰۷۴	مخدوم عثمان بن مخدوم عبد اللہ ۱۱۸۱	عالمگیر غلام محمد خان سدرات

فی التاریخ سنہ ۱۴ جلوس والا
مطلع شد ۱۲ صفر

فی التاریخ سنہ ۱۴ جلوس
۱۰ شہر صفر مطلع شد

فی التاریخ ۲۶ صفر
سنہ ۱۴ ... شد

برسالہ فضیلت وصدارت پناہ شیخ مخدوم ونوبت واقعہ رام رائے۔

مجاہدان باعزم افتخار دلیران معرکہ رزم زبدہ فدویان ہواخواہ عمدہ نو آئینان بارگاہ خانہ زاد لایق العنایت و الاحسان بخشی الملک مظہر علیخان بہادر و نوبت واقعہ نگاری کمترین بندہ ہاے عقیدت آہنگ رتن سنگھ قلمی میگردد حکم صادر شد کہ غلام جیلانی ولد لقمان خان بمنصب ہزاری ذات یک ہزار سوار و خطاب غلام جیلانی خان بہادر سرافراز باشد۔

واقعہ ۳ر شعبان ۶ سنہ بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد

بقیہ نوٹ صفحہ ۲۵۴:- بہ شرح بخش مصنفہ شیو پرشاد میں بجا ملتے ہیں) مولوی صاحب موصوف کی فوج برائے چندے بمقام دارانگر قریب قصبہ سنبھل گنگا کے گھاٹ پر متعین تھی اور وہیں قرب میں انگریزی و آصفی افواج متحدہ کا بھی بوجہ سرحد کے کیمپ تھا اتفاقاً افواج ریاست رامپور میں (جوکہ مولوی صاحب موصوف کی کمان میں تھی) اور افواج متحدہ آصفی وانگریزی میں نزاع ہوگیا اور نوبت جنگ وجدال تک پونہچی مگر افواج ریاست کو غلبہ ہوا اور افواج متحدہ کو سخت ہزیمت اور نقصان اٹھانا پڑا یہ واقعہ ۱۱۹۵ھ کا ہے (مولوی قدرت اللہ شوق نے جامِ جہاں نما میں اور تواریخ رامپور میں بھی ذکر کیا ہے) مولوی صاحب موصوف نے رامپور میں ایک احاطہ بناکر اس میں چند عمارات بنوائیں جن میں سے ایک مسجد تعمیر شدہ ۱۱۹۷ھ ہے جو درست حالت میں ہے اور ان کے دیوانخانے کے کھنڈر اب تک اس احاطے کے اندر باقی ہیں یہ احاطہ مولوی صاحب کا کھیر کہلاتا ہے اور محلہ دو محلہ میں واقعہ ہے اور ان کی اولاد کے تصرف میں ہے اور آباد ہے۔ مولوی صاحب مرحوم کی اولاد ذکور واناث کا سلسلہ بہت پھیلا اور متفرق مقامات پر ہے۔ ریاست کنجپورہ۔ سرونج (علاقہ ٹونک) بھوپال۔ بریلی۔ مرادآباد۔ جے پور وغیرہ مقامات میں اب تک ان کی نسلیں بیا اور ان میں ذی وجاہت اصحاب بھی متعدد پائے جاتے ہیں جو گورنمنٹ اور دیسی ریاستوں میں اعلیٰ عہدوں پر مامور ہیں ایک مولوی صاحب موصوف نے

تقدیم رسانیدہ وخطابت را از فرارہ واقع بجا آرد باید کہ برطبق حکم فیض شیم عمل نمودہ مشارٌ الیہ را قاضی وخطیب آنجا دانستہ دست اندازی سومی الیہ در امور متعلقہ الخدمات مستقل دانند و دیگرے را سہیم وشریک اوندانند ومحکوک ومتخالف رابہراو شمارند دریںباب تمدغن دانستہ حسب المسطور بعمل آرند۔ بتاریخ ششم شہر ذی الحجہ سنہ جلوس والا قلمی شد۔

(۱۷۶) نقلِ فرمانِ [۱] عالمگیر ثانی ۱۱۷۲ھ ۱۷۵۸ء

الٰہے

والا

بتاریخ روز جمعہ ہفتم شعبان سنہ ۶ جلوس مبارک معلی موافق ۱۱۷۲ ہجری مطابق برسالہ امارت وایالت منزلت شجاعت وشہامت مرتبت مورد مراحم بیکران بادشاہے مہبط اعطاف نمایاں خلیفۂ الٰہی استظہار

[۱] مولوی غلام جیلانی خاں بہادر مرحوم ولد لقمان خان ولد داؤد خان قوم افغان برکازئی (شاخ یوسف زئی) باشندہ قصبہ کلپانی علاقہ بنیر سے بزمانہ احمد شاہ یا اُس کے قریب قریب اپنے وطن سے وارد ہند ہوئے ان کے خاندان میں علم وفضل موروثی تھا اور یہ خود بھی علوم دینیہ سے فارغ التحصیل تھے بعض اسباب سے سلطنت دہلی کی طرف سے دربار مرشدآباد میں بعہد میر جعفر یا میر قاسم بطور وکیل سلطنت مامور ہوئے بعض خدمات لائقہ کے صلے میں چند فرامین دربارہ انعام وعنایات سلطنت دہلی کی طرف سے ملے جن میں سے بقیہ دو فرمان ہیں بعد زوال دربار مرشدآباد والحطاط سلطنت دہلی انہوں نے اپنا مستقر آنولہ ضلع بریلی کو بنایا جو کہ اُس وقت بہت بڑا شہر اور روہیلوں کا دارالحکومت تھا اور روہیلہ سرداروں مثل نواب سعد اللہ خاں پسر نواب علی محمد خاں وحافظ الملک حافظ رحمت خاں کی رفاقت اختیار کی اور مرہٹوں کے مقابلہ میں چند جگہ معرکہ آرائیاں کیں اور پھر روہیلہ وار میں جو کہ نواب شجاع الدولہ نے بمعونت ایسٹ انڈیا کمپنی روہیلوں سے جنگ کی تھی اور بمقام فتح گنج شرقی واقع ہوئی تھی شریک ہوئے ۱۷۷۴ء ۱۱۸۸ھ مگر اس جنگ میں بہت سے اسباب ناموافق کی بنا پر روہیلوں کو شکست فاش ہوئی اور سب روہیلے آنولہ کو چھوڑ کر رامپور (ریاست) میں آ بسے مولوی غلام جیلانی خاں بہادر بھی یہیں آباد ہو گئے نواب فیض اللہ خاں پسر نواب علی محمد خاں والی ریاست ان کی بہت تکریم ومنزلت فرماتے تھے اور اُن کو مثل دست راست سمجھتے تھے۔ افواج ریاست کے اعلیٰ جرنل بھی تھے (ان کے یہ تذکرے گلستانِ رحمت میں جو کہ حافظ الملک حافظ رحمت خاں کے صاحبزادے کی مصنفہ تاریخ ہے اور تاریخ افاغنہ موسوم

عالمگیر ۱۱۷۰
بادشاہ غاز
زین سنگھ فدوی

عرضی غلام حسنخان دستخطی وزیر الممالک بمہر مہدی قلیخان بہادر رسید
کہ فدوی از فضل وکرم امید وار است کہ مشار الیہ
بمنصب سہ ہزاری ذات یکہزار سوار وخطاب
خانی وبہادری سر افراز شود
شرح دستخط بخشی الممالک آنکہ داخل سیاہہ نمایند

[illegible]

س‍ ہزاری ذات وخطاب
الـ‍ــ سوار
تحریر فی التاریخ شہر صدر سنہ الیہ جلوس مبارک سنہ ۵

مقابلہ نمایند
موافق سر رشتہ است
موافق دفتر است

بقیہ نوٹ صفحہ ۲۵۵ :- نادر کتب خانہ بھی چھوڑا تھا جو اُن کو کئی پشت سے بتوارث پونہچا تھا
مگر اُن کی بعض اولاد نے ناقدری یا بعض مجبوریوں سے ایک کتاب بھی بطور یادگار کے نہ چھوڑی۔
مولوی صاحب اپنے اقران میں شجاعت۔بسالت۔عفت۔راستی وراستبازی میں مشہور تھے۔
ریاست رامپور میں بھی ان کا خاندان اب تک علم وفضل شرافت ووجاہت کے لحاظ سے ممتاز ہی
اور معززین ریاست میں سے شمار کیا جاتا ہی۔ مولوی صاحب موصوف کا سالِ رحلت ۱۲۰۵ھ
اور مدفن اُنہیں کے گھر کے اندر کا قبرستان ہی۔
یہ فرمان اور اس سے اگلا فرمان جناب مولوی رضاء اللہ خاں صاحب نے رامپور سے بھیجے ہیں جن کا سلسلہ صاحب فرامین
میں سے یہ ہی:- رضاء اللہ خاں ولد مولوی ابو الرضا ضیاء اللہ خاں مولوی عطاء اللہ خاں جرنیل خلف مولوی عنایت اللہ
خاں بہادر رسالدار خلف مولوی غلام اکبر خاں کمیدان خلف سپہ سالار مولوی غلام حسن خاں بہادر خلف اکبر جناب مولوی غلام جیلانی
خاں بہادر سپہ سالار افواج ریاست رامپور سند وخطاب یافتہ دہلی سلطنت میں ان دونوں فرمانوں کی بڑی شکر گذاری سے

(۱۷۸) نقلِ فرمان[۱] عالمگیر ثانی

مورخہ ۷ شوال سنہ جلوس ششم (۱۱۷۳ھ / ۱۷۵۹ع) مشعر عطائے موضع دھیر کھیڑہ پرگنہ ہاپڑ بہ ورثائے ہر سہائے۔

باسمہ سبحانہ تعالیٰ شانہ

عبارت مندرجہ مہر مدوّر

طغرا

فرمان ابوالعدل عزیز الدین محمد عالمگیر بادشاہ غازی

(دائرہ) ابو الغالب ۔ ہیچ ہیں ۔ ابو العدل عزیز الدین محمد عالمگیر بادشاہ غازی احد سنہ ۱۱۶۷ھ

(گرد) ابن جہاندار شاہ ابن شاہ عالم بادشاہ ابن عالمگیر بادشاہ ابن شاہ جہان بادشاہ ابن جہانگیر بادشاہ ابن اکبر بادشاہ ابن ہمایون بادشاہ ابن بابر بادشاہ ابن عمر شیخ شاہ ابن سلطان ابوسعید شاہ ابن سلطان محمد شاہ ابن میران شاہ ابن امیر تیمور صاحبقران۔

درینوقت میمنت اقتران فرمان والا شان واجب الاذعان صادر شد
کہ مبلغ یک لک و دو صد و پنجاہ دام موضع دھیر کھیڑہ در بست مع
مزرعہ عملہ پرگنہ ہاپور سرکار و صوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد کہ
سیصد و پنجاہ و پنج روپیہ کلدری حاصل آن نسبت از جاگیر ہر سہائے وغیرہ
در وجہ انعام التمغا و متعلقان مشارالیہما با فرزندان بلاقید اسامی و قسمت
بمعافی توفیر از ابتدای ربیع توشقان ئیل حسب الضمن مقرر باشد باید کہ
فرزندان نامدار کامگار والا تبار و وزرای ذوی الاقتدار و امرای
عالیمقدار و حکام کرام و عمال کفایت و متصدیان مہمات دیوانی و
متکفلان معاملات سلطانی و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال ابداً

۱؎ اس فرمان میں (۹) سطریں ہیں۔ ۱۲
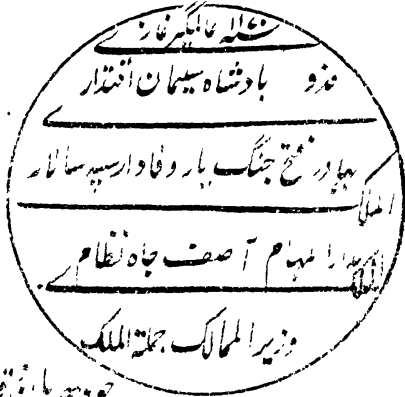
(۱۷۷) نقل فرمان عالمگیر ثانی ۱۱۷۲ھ / ۱۷۵۸ء

شاه عالمگیر غازی
فدوی بادشاه سلیمان اقتدار
بهادر فتح جنگ یار وفادار سپه سالار
المهام آصف جاه نظام
وزیر الممالک جملة الملک

والا

بدانند که ... مضافات صوبه بهار

چودهریان قانونگویان مقدمان رعایا و مزارعان پرگنه چرکانون وغیره

چون مبلغ چهار لک و نوه هزار دام از پرگنات مزبور از تغیر محمد صالح خان بهادر وغیره

من ابتدای سدس ربیع توشقان ئیل مطابق ضمن بجاگیر رفعت پناه غلام

جیلانی خان بهادر مقرر گشته باید که بالواجب و حقوق دیوانی از قرار

واقع و راستی موافق ضابطه و معمول بخان مشار الیه جواب میگفته باشند

و از سمی همسایه و صلاح و صوابدید خان موعی الیه بیرون نروند تاریخ

ششم ذیحجه سنه ۶ جلوس قلمی گشت لها

ضمن دام

معدد لضمن غلام جیلانی خان از پرگنه چرکانون وغیره مضاف صوبه بهار

از تغیر محمد صالح خان بهادر وغیره از ابتدای سدس ربیع توشقان ئیل

مرحمت شده

للعه لک

لعه ر

مذکور اربعه محمد صالح خان بهادر حویلی بهار لو محمد عابد

للعه لک لعه ر

دستخط جو پڑھے نہ گئے

(نوٹ:- یہ فرمان خط شفیعہ میں تحریر ہے بعض الفاظ پڑھے نہ گئے مگر بجنسہ نقل کردیئے گئے ہیں۔)

وموبداً در استقرار واستمرار این حکم مقدس معلی کوشیده موضع مذکور را در بست معه مزرعه نسلاً بعد نسل وبطناً بعد بطن خالداً ومخلداً بتصرف آنها با فرزندان باز گزارند واز عواید تغیر وتبدیل مصئون ومحروس دانسته بعلت پیشکش صوبه داری وفوجداری ومال وجهات واخراجات مثل قتلغه ومحصلانه وداروغگانه بیگار وشکار ودهیمی مقدمی وصدروئی وقانونگوئی مزاحم ومتعرض نشوند وتوفیر کل تکالیف دیوانی ومطالبات سلطانی وانچه از حسن ترددد درجمع آن بیفزاید معاف ومرفوع القلم شمارند دربن باب تاکید اکید وقدغن بلیغ دانسته هر سال سند مجدد نطلبند واز یرلیغ کرامت تبلیغ والاتخلف وانحراف نورزند ببیست وهفتم شهر شوال المکرم سال ششم از جلوس والا نوشته شد۔

پشت فرمان۔ شرح یادداشت واقع بتاریخ روز پنجشنبه ۲۳ شهر جمادی الثانی سنه ۵ جلوس مبارک معلی موافق ۱۱۶۲ هجری مطابق خود استنده از سپاه بسیادت ونجابت مرتبت امارت وایالت منزلت دانای مدایح دین ودولت شناسای مراتب ملک وملت فرازنده لوای شوکت وحشمت طرازنده بساط ابهت وعظمت اعتضاد وقدرت وزیا نروای اقتدار سلطنت وکشورکشائی ظفر پیرای ممالک جهانستانی عدالت آرای محافل کامرانی دقیقه یاب سرائر پادشاهی رمز شناس مراعات وآگاهی جوهر مراتب حقیقت وزیبا فروغ شمع بزرگی وصفا بهره دلکشائی مجلس خاص انجمن خلوت سرای صدق واخلاص کمر فرمای سیف وقلم ... عالم قدوه خوانین بلند مکان کمیدا امرای عظیم الشان وزیر صاحب تدبیر ممالک مدار امیر وشیر ضمیر عالی مقدار لازم الا ختصاص والاعزاز واجب الاحترام والامتیاز رکن السلطنت پادشاه سلیمان اقتدار زیب افزای ممالک جمله الملک مدار المهام آصفجاه

بموجب یادداشت واقعه
فرمان والاشان نوشته شد ۱۷

بنام متعلقان مشار الیہا	بنام متعلقان بھگوانداس	حاصل سالتمام
٥ بیگہ	٥ بیگہ	تمام ١١

١١٠ بیگہ موضع دھیرکھیرہ در بست معہ مزرعہ

بنام متعلقان مشار الیہ	بنام متعلقان بھگوانداس	حاصل سالتمام
٥ بیگہ	٥ بیگہ	تمام ١١

نقل خط انور آنکہ

سند انعام التمغا بہ مہر لہا

شرح عرضی فدوی گذرانیدہ ہرسہا می و غیرہ مزین بہ تخطہ بمہر عبداللہ خان بہادر رسید یک لک و دو صد و پنجاہ دام موضع دھیرکھیرہ در بست مع مزرعہ محلہ پرگنہ ہاپور سرکار و صوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد بجاگیر مردمان تنخواہ است امیدوارانند کہ در وجہ انعام التمغا متعلقان فدویان با فرزندان بلا قید اسامی و قسمت نسلاً بعد نسل و بطناً بعد بطن مرحمت شود بنام دیوان باشد تحلیہ آن بحضرت ایذا مزاحم نشوند معافی توفیر مرحمت شود بنام دیوان باشد دستخط مزین شوند کہ سند انعام التمغا کردہ بدہد

لہا

[illegible]

[illegible]

بست و نہم ذی قعدہ سنہ ظہر رسید لہا

برسالہ سیادت و نجابت مرتبت امارت و ایالت منزلت دانای مدارج دین و دولت شناسای مراتب ملک و ملت فرازندہ لوای شوکت و حشمت طرازندہ بساط ابہت و عظمت اختصاد خلافت و فرمانروائی اعتماد سلطنت و کشورکشائی ظفر پیرای معارک جہانستانی عیش آرای محافل کامرانی دقیقہ یاب سرائر بادشاہی رمز شناس مزاجدانی و آگاہی جوہر مرآت حقیقت و وفا فروغ شمع یکرنگی و صف ہمدم دلکشائی غلب خانہ محرم خلوت سرای صدق و اخلاص کار فرمای سیف و قلم مدبر امور عالم قدوہ خوانین بلند مکان عمدہ امرای عظیم الشان وزیر صائب تدبیر ممالک مدار امیر روشن ضمیر عالی مقدار لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام والاحتشام رکن السلطنة بادشاہ سلیمان اقتدار وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام آصفجاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار۔

آصفجاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار
آنکہ بعرض مکرر رسانند۔
شرح دستخط مدبر الملک اعزاز الدولہ ذکریا خان بہادر منور
جنگ آنکہ بیست و نہم شعبان سنہ ۶ جلوس والا مکرر بعرض
مقدس معلی رسید۔
شرح دستخط وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام آصفجاہ نظام
الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار آنکہ فرمان
والا شان قلمی نمایند۔
اسماعیل بیگہ پختہ
اسماعیل سوروغیرہ
اسم بیگہ لایق زراعت
شرح دستخط وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام آصفجاہ نظام
الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار آنکہ از تنخواہ
ربیع توشقان ئیل عرضی دستخطی ۱۹ جمادی الثانی سنہ ۵
مبارک سیاہہ شوال سنہ ۶
شرح دستخط وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام آصفجاہ نظام الملک
بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار آنکہ بنظر درآمد۔
منظر را شرح سیاہہ
بیگہ موضع دھیرکھیڑہ
المصرہ تنخواہ از پرگنہ ہاپوڑ سرکار و صوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد
از جاگیر بیرسہائے وغیرہ در وجہ انعام التمغا متعلقان
مشارالیہما با فرزندان بلا قید واسامی وقسمت معافی
توفیر مرحمت شد۔

بیگہ موضع دھیرکھیڑہ بدستور معہ مزرعہ

تاریخ بیست و دوم شہر ذی قعدہ سنہ ۵ جلوس والا
بہ تقریر رسالہ اسمعیل بیگ ابواب المال
مد ... مشارالیہ

داخل اوارجہ نویس شد

تاریخ ... ذی قعدہ سنہ ۶ جلوس
والا ... بتقریر ... مشارالیہ

سنہ ۱۱۷۱
سلیمان اقتدار عالمگیر غازی
سپہ سالار فدوی بادشاہ بہادر فتح جنگ
یار وفادار مدار المہام آصفجاہ نظام الملک
وزیر الممالک جملۃ الملک

عالمگیر بادشاہ غازی
عبدالحمید خان بہادر فدوی
محمد..... سنہ احد

غازی
عالمگیر بادشاہ
گنگا داس فدوی

بتاریخ ۲۲ ذی قعدہ سنہ ۶ جلوس فی التاریخ ۱۹ ذی قعدہ ثبت شد

م م

ببست و پنجم شہر ذی قعدہ
سنہ ۶ جلوس والا ثبت شد

(۱۷۹) نقل سند پیشگاہ نظام الملک وزیر عالمگیر ثانی

مورخہ ۱۲ ذی قعدہ سنہ ۱۱۷۳ھ ۱۷۵۹ء سنہ جلوس ششم مشعر عطائے جاگیر موضع دھیر کھیرہ پرگنہ ہاپور بنام ورثائے ہر سہائے۔

مہر وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام آصفجاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ یار وفادار سپہ سالار فدوی بادشاہ سلیمان اقتدار عالمگیر غازی سنہ ۱۱۷۱ھ

متصدیان مہمات حال واستقبال پرگنہ ہاپور سرکار و صوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد بدانند کہ چون برطبق فرمانِ والاشان واجب الاذعان مسطور بیست وہفتم شہر شوال المکرم سنہ ۶ مبارک بمبلغ یک لک دوصد و پنجاہ دام موضع دھیر کھیرہ در بست مع فرزعہ عملہ پرگنہ مذکور کہ سہ صد و پنجاہ و پنج روپیہ کیشری حاصل آنست از جاگیر ہر سہائے وغیرہ من ابتدائے پنجاہ ربیع نوشتقان ئیل مطابق تخمین در وجہ انعام التمغا متعلقان مشار الیہما با فرزندان بلاقید اسامی و قسمت بمعی فی توفیر متقرر گشتہ باید کہ دامہائے مذکور را موضع در بست مع فرزعہ بروفق فرمان والاشان من ابتدائے مسطور نسلاً بعد نسلٍ و بطناً بعد بطنٍ خالداً مخلداً در وجہ انعام التمغا متعلقان مشار الیہما متقرر دانستہ بتصرف عامل اہل انعام واگذارند و بعلت پیشکش صوبہ داری

اسمالسہ
اسمالعلعہ شور وغیرہ
لایق زراعت

شرح دستخط وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام آصف جاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار آنکہ از پنجدہ ربیع توشقان ئیل عرضی دستخطی ۱۹ فصلی سنہ ...... سمالسہ

شرح دستخط وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام آصفجاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار آنکہ بنظر درآمد۔

مقررہ شرح سیاہہ

بیگہ موضع دھیر کھیرہ در بست معہ مزرعہ المؤزہ تنخواہ از پرگنہ باپور سرکار و صوبہ دار الخلافت شاہجہان آباد از جاگیر ہر سہاے وغیرہ در وجہ انعام التمغا متعلقان مشار الیہما با فرزندان بلا قید اسامی و قسمت معافی توفیر مرمت شد۔

بنام متعلقان مشار الیہ	خاص	بنام متعلقان بھگوانداس
بیگہ		بیگہ

نقل خط النور آنکہ

سند انعام التمغا بہ ہند

شرح عرضی فروگذرانیدہ ہر سہاے وغیرہ مزین بدستخط بمہر اسالعہ خان بہادر

رسید کہ یک لک و دو صد پنجاہ دام موضع دھیر کھیرہ دربست معہ مزرعہ کلہ پرگنہ باپور سرکار و صوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد بجاگیر فدویان تنخواہ حسب امیدوار آنکہ دامہای مذکور در وجہ انعام التمغا بمتعلقان با فرزندان بلا قید اسامی و قسمت نسلاً بعد نسلٍ و بطناً بعد بطنٍ دانچہ از سن تردد سرجمع آن بیفزاید مراحم نشوند معاف توفیر مرمت شود بنام دیوان باشد دستخط مزین شود کہ سند انعام التمغا گذرانند۔

بیگہ موضع دھیر کھیرہ دربست مزرعہ

بنام متعلقان مشار الیہ	بنام متعلقان بھگوانداس با فرزندان
بیگہ	بیگہ

کار فرمای سیف و قلم مدبر امور عالم فرد خوانین بلند مکان عمدہ وزرای عظیم الشان وزیر صاحب
تدبیر ممالک مدار منیر روشن ضمیر عالی مقدار لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام والاعتبار
رکن السلطنت بادشاہ سلیمان اقتدار وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام آصفجاہ نظام الملک
بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار و نوبت واقعہ نگاری کمترین بندہ ہای
درگاہ خلایق پناہ لعل سنگھ خلف سنگھ ... بیگ ... دو صد و پنجاہ دام
موضع ... داخل ... پرگنہ ... صوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد
از ... گیر ... بطریق انعام التمغا متعلقان ... ابہما با فرزندان
بلا قید ... قسمت نسلاً بعد نسل و بطناً بعد بطن وانچہ از حسن تردد برجمع آن
بیفزاید مقرر ... بتوفیر رحمت فرمودیم واقعہ ۱۹ جمادی الثانی سنہ ۵ بموجب تصدیق
یادداشت قلمی شد شرح دستخط سعادت ونجابت مرتبت امارت وایالت منزلت وارث
مدارج دین و دولت شناسا ... مراتب ملک و ملت فرازندہ لوای شوکت و حشمت طرازندہ
بساط ابہت و عظمت ... و خلافت و فرمان روای اقلیم سلطنت کشورکشائی ظفر پیرای
مبارک جہانداری زیب آرای محافل کامرانی ... پایہ سریر بادشاہی ... فرشناس مزاجدانی
واگاہی جوہر مرآت حقیقت و وفا فروغ شمع یکجہتی و صفا ہمدم دولت ... مجلس خاص محرم خلوت
سرای صدق و اخلاص کار فرمای سیف و قلم مدبر امور عالم فرد خوانین بلند مکان عمدہ امرای
عظیم الشان وزیر صاحب تدبیر ممالک مدار امیر روشن ضمیر عالی مقدار لازم الاختصاص والاعزاز
واجب الاحترام والاعتبار رکن السلطنت سلیمان اقتدار وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام آصفجاہ
نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار آنکہ داخل واقعہ نمایند۔
شرح دستخط واقعہ نگار کل آنکہ مطابق واقعہ کل است شرح دستخط وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام
آصفجاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار آنکہ بعرض مکرر رسانند شرح دستخط مدیر الملک
اعزاز الدولہ ذکریا خان بہادر منور جنگ آنکہ بتاریخ بیست و نہم شعبان سنہ ۶
جلوس مکرر بعرض مقدس معلی رسید شرح دستخط وزیر الممالک جملۃ الملک
مدار المہام آصفجاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار
آنکہ فرمان والاشان قلمی نمایند۔
اسماعیل بیگ رقیہ

اکبرآباد مع فوجداری حسب الضمن سرمایہ اندوز مباہات ساخت باید کہ شکر و سپاس
این عطیہ بیقیاس جناب دولتمآب والاجاہ آوردہ در تنسیق و انتظام و معموری آن بلاد و تالیف
و استمالت مالگذاران و رعایت خواطر رعایا و قمع مفسدان و انہدام و استیصال مواقع متمردان
و اخراج و ازعاج اہل عصیان و تقویت ضعیفان و تائید مظلومان مساعی جمیل و کوشش فراوان
بعمل آوردہ در تمشیت مہمات بانیہ ہاے درگاہ سپہر اشتباہ و کافہ رعایا و عامہ برایا و منع
منہیات و مسکرات و دفع مفتورات و قطع و فصل عادی و معاملات بر وفق شریعت غراء مساعی
ستودہ بکار برد تا عموم ساکنین آنجا بادل امین و خاطر مطمئن بکسب و پیشہ خود ہا اشتغال نمودہ
شکرانہ درگاہ احدیت و ظل صمدیت بجا آرند و از قوی بر ضعیف حیف و ستم نرود لازم کہ مالگذاران
و زمینداران آن صوبہ فرزند بجان پیوند مسطور را صاحب صوبہ و حاکم مستقل دانستہ از صلاح
و صواب دید او کہ ہر آئینہ موافق حساب و قانون ابد مقرون باشد بیرون نروند درین باب
تاکید اکید ندانستہ حسب الحکم اقدس اعلیٰ بعمل آرند بتاریخ غرہ شہر رمضان المبارک سال نوزدہم
از جلوس ابد مانوس معلیٰ بہ تحریر یافت۔

نقلخط انور آنکہ۔

بر پشت فرمان ۱۷۱

مرزا جہاندار شاہ بہادر

مطمرہ شرح ضمن بموجب سیاہہ خالصہ شریفہ عرض گذرانیدہ وکلاے مرشدزادہ
آفاق مرتب بصاد و مرقد رسید کہ موکل تمام امید وار فضل و کرم اند کہ خدمت
صوبہ داری صوبہ مستقر الخلافہ اکبر آباد مع فوجداری سرفراز شدہ فرمان
والا شان مرحمت گردد واقعہ ۱۷ شوال سنہ ۱۵ مبارک

شرح دستخط

نائب وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام آنکہ
موافق صاد خاص عمل آرند

[illegible]

برساند شرافت و نجابت مرتبت امارت و ایالت منزلت فرازندہ لواے شوکت و حشمت طرازندہ بساط
ابہت و عظمت اختصاص خلافت و فرمانروائی اعتماد سلطنت و کشور کشائی ظفر پیراے معارک
جہانستانی کامگار ے محافل کامرانی جوہر مرآت حقیقت و دانا فروغ شمع یکرنگی و صفا ہمدم

(۱۸۰) نقلِ فرمانِ[1] شاہ عالم بادشاہ

مورخہ یکم رمضان المبارک سال جلوس (۱۵) سنہ ۱۱۸۸ھ جس کی رو سے مرزا محمد جہاں دار شاہ (شہزادہ جوان بخت) کو خدمت جلیلہ صوبہ داری آگرہ سے سرفراز ہوئی -

باسمہ سبحانہ و تعالے شانہ (طغرا)

طغرا

ہو الغالب

فرمان ابو المظفر جلال الدین

(زیر مُہر) ابو المظفر جلال الدین محمد شاہ عالم بادشاہ غازی سنہ ۱۱۷۳ھ محمد شاہ عالم بادشاہ غازی

(مُہر کے گرد) ابن عالمگیر بادشاہ - ابن جہاندارشاہ ابن شاہ عالم بادشاہ

ابن عالمگیر بادشاہ - ابن شاہجہان بادشاہ - ابن جہانگیر بادشاہ

ابن اکبر بادشاہ ابن ہمایوں بادشاہ ابن بابر بادشاہ - ابن

عمر شیخ شاہ - ابن سلطان ابوسعید شاہ ابن سلطان محمد شاہ

ابن میران شاہ بن امیر تیمور صاحب قران -

فرزند ارجمند سعادتمند برخوردار نامدار کامگار نو پدرمنصور بختیار والا نسب عالی تبار گلدستہ بہارستان سلطنت بانی مبانی معدلت غرۂ دور عظمت قرۂ باصرہ شوکت غرۂ ناصیہ حشمت رافع لوای نصرت شیر بیشہ دلاوری و دلیری شہسوار جولانگاہ شہرمردی و شمشیری درۃ التاج خلافت اختر برج سعادت حامی دین متین مروج احکام حضرت سید المرسلین مصباح ابد فروغ جہانبانی مؤسس اساس کوکب فروغ دودمان صاحبقرانی بادشاہزادۂ عالم و عالمیان نور حدقہ جہان و جہانیان نور چشم راحت النفس رفیع القدر علیہ مکان المختص بمزید عنایات ملک المنان مہبط انوار ایزد سبحان عالیجاہی میرزا محمد جہاندار شاہ بہادر حفظہ اللہ تعالی درین ایام میمنت آغاز مسرت انجام فضل و کرم بادشاہانہ آن فرزند ارجمند را العنایت صوبہ داری صوبہ مستقر الخلافہ

---

[1] یہ فرمان مرزا احسن اختر اور مرزا مہر بخت صاحبان شہزادگانِ مغلیہ مقیم بنارس سے ۱۹۱۱ء میں دربار کی نمائش میں مستعار دیا تھا - اس فرمان کی (۹) سطریں ہیں - خط نہایت عمدہ نستعلیق ہے - ۱۲

نہر بر بیشہ دلاوری و دلیری شہسوار عرصہ شیر مردی و شیری درۃ التاج × خلافت اختر برج سعادت
نامی دین مبین مروج احکام سید المرسلین مصباح ابد فروغ جہانبانی موسس اساس گورگانی
فروغ دودمان صاحبقران × بادشاہزادہ عالم و عالمیان نور حدیقہ جہان و جہانبان نور چشم راحت
القلوب رفیع القدر بلند مکان المختص بمیامن ملک منان مہبط انوار عنایت × ایزد سبحان
عالیجاہی صاحب عالم بادشاہزادہ ولیعہد مرزا اکبر شاہ بہادر و نوبت واقعہ نگاری کمترین
خانہ زادان درگاہ فلک احترام بخشی رام × قلمی میگردد حکم جہانمطاع صادر شد کہ محمد غوث خان
بمنصب سہ ہزاری ذات و یکہزار سوار و خطاب غوث الدولہ غوث محمد خان بہادر ×
غالب جنگ سرفراز باشد واقعہ ارشہر جمادی الثانی ۱۲۰۲ بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد

سہ ہزاری ذات یکہزار سوار خطاب
تحریر فی التاریخ شہر صدر سنہ الیہ جلوس مبارک معلی

دلکشا مجلس خاص محرم خلوتسرائے صدق و اخلاص کار فرما سیف و القلم تدبیر آموز امور عالم زبدہ
فدویان خوانین بلند مکان عمدہ امرایان عظیم الشان وزیر صائب تدبیر ممالک مدار امیر روشن ضمیر
عالی مقدار لازم الاختصاص و الاعزاز واجب الاحترام و الامتیاز رکن السلطنۃ بادشاہ سلیمان
اقتدار وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام یار وفادار شجاع الدولہ برہان الملک والا وقار
آصفجاہ ابو المنصور خان بہادر صفدر جنگ سپہ سالار۔

(۱۸۱) نقلِ فرمانِ[۱] اکبر شاہ ثانی

یہ فرمان مہری اکبر ۱۲ شاہ ثانی کا ہے جو بزمانۂ ولی عہدی ۱۲ جمادی الثانی
کو شاہ عالم بادشاہ کے سال جلوس (۴۴)۔ (۱۲۰۶ھ / ۱۷۹۲ع) میں شائع ہوا
مشعر بہ سرفرازی منصب سہ ہزار ذات و یکہزار سوار و عطائے خطاب
غالب جنگ بہ غوث محمد خان۔

الٰہی

ھو الرب الرشید

بتاریخ روز پنجشنبہ ۵ اشہر جمادی الثانی سنہ ۴۴ جلوس مبارک معلی موافق سنہ ۱۲۰۶ ہجری
مطابق ۵ آذر ماہ ۔۔۔۔ برسالہ وکلای نواب قدسی القاب ، بلند جناب
عالمیان تاب فرزندجان پیوند سعادتمند برخوردار کامگار منصور مختیار
والانسب عالی تبار گلدستہ بوستان سلطنت بانی مبانی معدلت ، ثمرہ
دوحہ عظمت قرہ باصرہ سعادت غرہ ناصیہ حشمت رافع لوای نصرت

[۱] یہ فرمان جناب ولی عہد بہادر بھوپال نے درباری نمایش سنہ ۱۹۱۱ء میں مستعار دیا تھا۔ طرز عبارت سے معلوم ہوتا
ہے کہ اس قسم کے اندراج بطور یادداشت عموماً پشت فرمان پر ہوتے ہیں جس سے گمان غالب ہے کہ اصل فرمان تلف ہوگیا
یہ فرمان بلحاظ خطاطی کے بے نظیر اور قابل دید ہے۔ گرد نہایت نفیس جدول بنی ہوئی آٹھ سطریں سیدھی ہیں۔ گیارہ
آڑی۔ پھر پانچ سیدھی ہیں نے کوشش کی ہے جس طرح اصل فرمان لکھا ہوا ہے اسی طرز کی بجنسہ نقل بھی ہو
تاکہ ناظرین کو طرز تحریر کا صحیح اندازہ ہو سکے۔ ۱۲

(۱۸۳) خطؐ من جانب لوئی برکان بنام عطاء اللہ خاں و وزیر خاں ۱۸۰۱ء

۱۲۱۶
بہادر برکان
میجر لوئی

خانصاحبان مہربان عطاء اللہ خاں و وزیر خان سلمہ اللہ تعالیٰ

خانصاحبان مہربان سلمہ اللہ تعالیٰ

سابق در باب طلبی آنمہربان بمقام[2] کست کر
قلمے یافتہ تعجب کہ ہنوز شمول لشکر فیروزی نشدند احوال ہزیمت مقہور
از پیش بہادران عساکر ظفر طراز و غنیمت آمدن توپخانہ و سامان
کارزار درخت او باکشیدن او بہ بنا قلعہ ہانسے استماع در وقت رسیدہ شدہ
احتیاج از قلم دیگر ندارد حالا عزیمت لشکر فیروزی بسمت ہانسے شدہ
مورچال بہ قلعہ قایم نمودہ افواج منصورہ نہضت شہر خواہد نمود اگر
تا حال ہم معتبران آنمہربان معہ نشان زر اقساط حاضر نشوند۔

Major Louis Bourquin کا

ا؎ یہ خط عطیہ نواب ... صاحب بہادر پٹیالے کا ہے جو صاحب موصوف نے نمائش دربار ۱۹۱۱ء میں رکھوایا تھا۔ خط شکستہ ہے لپیٹ کا ہے لفظ کا کہیں نام نہیں۔ خط ہے کچھ بدقت تمام پڑھا جاتا ہے ہم نے اس کو متن میں نقل کر دیا ہے۔ ۲؎ یہ کسی مقام کا نام ہے جو نقطے نہ ہونے کی وجہ سے پڑھا نہیں جاتا۔ ۳؎ خط میں عطاء اللہ خاں یعنی مالیرکوٹلہ اور وزیر خان ان کے بھتیجے کو مخاطب کیا ہے کہ آپ صاحبوں نے ہمارا ساتھ نہ دیا۔ آپ نے غنیم کی شکست کا حال سن ہی لیا ہوگا کہ اُس کی توپیں ہم نے چھینیں اور وہ آخرکار ہانسی کی طرف بھاگا جنرل صاحب کہتے ہیں کہ اب ہم اُس کا تعاقب کرکے وہیں اسے محصور کریں گے۔ اگر آپ صاحبان نے دیر لگائی اور زر اقساط بھی افواج کے ہانسی پہنچنے تک داخل نہ کیا تو آپ کی نسبت حسب مناسب تجویز عمل میں آئے گی الخ۔ مہر میں سنہ ۱۲۱۶ھ ہے تو ۱۸۰۱ء کے مطابق ہوتا ہے۔ یہ خط اغلب ہے کہ جارج طامس کے جہاز گڑھ میں شکست پانے اور جانب ہانسی فرار ہونے کے بعد اور اُن کے تعاقب میں برکان صاحب کے بڑھنے کے پہلے کا معلوم دیتا ہے۔ لفافے پر بھی جنرل برکان کی مہر ہے۔

اس خط پر کوئی تاریخ نہیں ہے۔ نہ سنہ مگر واقعات کے لحاظ سے ۱۸۰۱ء کا معلوم دیتا ہے۔ ۱۲

(۱۸۲) نقل سند شاہ عالم بادشاہ[^۱]

مورخہ ۲۹ محرم سنہ جلوس ۳۹ (مطابق ۱۲۱۲ھ ۱۷۹۸ء) جس کی رو سے کنجپورہ کے نواب گل شیر خان بہادر کو موضع شیخوپورہ درگاہ حضرت شاہ شرف بوعلی قلندر قدس سرہ کے لئے دیا گیا۔

مہر مرہٹی

دولت راؤ

سیندھیا

حضرت شاہ شرف بوعلی قلندر قدس سرہ

12 th May

عاملان حال و استقبال پرگنہ کرنال مضاف صوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد بدانند

دیہولا موضع شیخوپورہ علاقہ پرگنہ مذکور سوائے مصارف درگاہ وسوائے املاک باغات

بدستور ... نواب محمد گل شیر خان بہادر از ابتدائے فصل خریف ۱۲۰۶ فصلی مقرر نمودہ شد

باید کہ ... و انتیار ... را لیہ واگزارند و بوجہے من الوجوہ مزاحم و متعرض نشوند در ینباب ...

... مطلو بعمل آرند۔

یکموضع سوای وجوہات مصارف درگاہ

وسوای املاک باغات

تحریر فی التاریخ بست و نہم محرم سنہ ۳۹ جلوس

نوٹ:- اس کے نیچے مرہٹی عبارت ہے۔ ۱۲

---

[^۱]: یہ سند ... ابراہیم علی خاں بہادر رئیس کنجپورہ نے نمائش دربار ۱۹۱۱ء میں مستعار دی تھی اس میں (۱۰) سطریں فارسی کی ہیں اور نو سطریں مرہٹی کی۔ اوپر ایک مہر چوپلی کی برابر مرہٹی کی ہے اور نیچے ایک مہر دو ... کی برابر مرہٹی کی ہے اور بطور دستخط بھی مرہٹی میں ختم سند پر لکھا ہے۔

सही
سند کے اوپر کی مہر دولت راؤ سیندھیا کی مہر ہے اور مہر کی داہنی طرف کسی انگریز کی چھوٹی دستخط اور تاریخ ملاحظہ ۱۲ مئی ۱۸۱۷ء درج ہے۔ ۱۲

(۱۸۵) سندِ[۱] لارڈ لیک مورخہ ۱۱ ذی الحجہ ۱۲۲۰ھ / ۳۱ مارچ ۱۸۰۶ء

بنام حکام پرگنہ کرنال مشعر عطائے ہفت مواضع جاگیر تاحیات بہ بہادر جنگ خان رئیس کنجپورہ بجلدوئے حسن خدمات وقت تعاقب ہولکر در ملک پنجاب در ۱۸۰۵ء

مہر میں سنہ ۴۵ اور ۱۲۱۸ھ اور ۱۸۰۳ء ہیں پہلا سنہ جلوس ہے دوسرا ہجری تیسرا عیسوی۔

عبارت مہر کی جو بہت صاف ہے یہ ہے:-

در صمصام الدولہ اشجع الملک خاندوران خان جنرل جرار لیک بہادر سپہ سالار فتح جنگ

یکے از عالیجاہان کونسل و سرلشکر افواج بادشاہ انگلستان و کمپنی انگریز بہادر متعلقہ

کشور ہندوستان فدوی شاہ عالم بادشاہ غازی۔

مہر
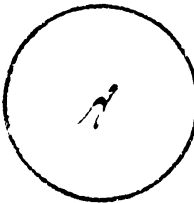
Sd/Lake

عاملان حال واستقبال وچودھریان وقانونگویان ومتعہدان ومزارعان پرگنہ

کرنال بدانند کہ رحمت خان التماس نمود کہ سابق ازیں انچہ ملک درجاگیر بزرگان شانمذکور بود منجملہ

آن قلیلے در تصرف باقیماندہ اوقات بعسرت میگذرد ونیز بنظر آنکہ در یورش پنجاب کہ خصوصیت

---

[۱] اس سند پر ایک بڑی مدوّر مہر ہے جس کی داہنی جانب لارڈ لیک (Lake) کے دستخط بالکل صاف ہیں خط شکستہ مگر واضح اور بابقری ہے سطریں (۸) ہیں یہ سند نواب ابراہیم علی خان صاحب رئیس کنجپورہ نے نمایش دربار ۱۹۱۱ء میں مشتہر کی تھی۔

لارڈ لیک (وائی کاؤنٹ لیک آف ڈیلی اینڈ لسواری) ۱۷۴۴ء میں پیدا ہوئے اور گارڈز (فوجی خدمت) میں چودہ سال کی عمر میں شامل ہوئے۔ آپنے جرمنی۔ امریکہ اور فلینڈرز میں فوجی خدمات ادا کیں اور ابتدائی زمانہ ملود آیرلینڈ میں جو ۱۷۹۸ء میں ہوا انھا آپنے فوج کی کمان کی جہاں آپ کا زیادہ ضرورت سخت گیری اور بے قاعدگی برتنے پر نکتہ چینی کی گئی۔ آپ ۱۸۰۰ء میں کمانڈر ان چیف مقرر ہوکر ہندوستان میں آئے اور اس ملک میں مرہٹوں کے مقابلے میں آپ نے متعدد معرکوں اور مرہٹوں کے شمالی ہندوستان میں قلع قمع کرنے میں بڑی ناموری اور شہرت پائی۔ ۱۸۰۳ء میں سیندھیا سے جو جنگ ہوئی وہ زیادہ تر حسب ایمائے لارڈ ولزلی اس غرض سے چھیڑی گئی کہ فرانسیسیوں کے علاقے کو جو جنرل پیرون نے جمنا کے کنارے قائم کیا تھا تباہ کر دیا جائے۔ جنرل پیرون ایک فرانسیسی سپاہی تھا جو مشہور ڈی بائن (de Boigne) کی جگہ سیندھیا کی افواج باقاعدہ کمان پر مقرر ہوئے اور اپنا مستقر علی گڈھ میں رکھ کر ملک دوآبہ پر بالکل خودمختارانہ طور پر حکومت کرنے لگے۔ مزید براں

(۱۸۴) قولنامہ[1] جنرل پرون کا فارسی خط راجہ صاحب سنگھ مہندر ا بہادر والی پٹیالہ کے نام

مورخہ یکم رمضان ۱۲۱۶ھ ۱۸۰۲ء

ناظم الدولہ سیف الملک ارجلند سپین

بسا میمطالعہ مہاراجہ صاحب مشفق مہربان کرم فرمای حضرت مخلصان مہاراجہ راجگان راجہ صاحب سنگھ مہندرا بہادر سلامت برسانند

مہر	نظام الدولہ ناصر الملک جرنیل پرون بہادر جنگ ....

قولنامہ ———— آنکہ

فیما بین این جانب و راجہ راجگان مہاندر صاحب سنگھ بہادر دوستی و احدیت و طریق برادری قرار یافتہ و دوست دشمن و رنج و راحت طرفین واحد کوید .... کہ بوقت و اسندعاے راجہ راجگان بہادر فوج کمپو برای دوستی و اسلوبی کارہا فرستادہ خواہد شد و وقتیکہ در سرکار اینجانب مطلوب باشد فوج خود معہ فوج راجہ بھاگ سنگھ و بھائی لعل سنگھ و سپاہداران شامل شوند و نیز از طرفین بے راہ بمیان آید و تا عرصہ یک دو ماہ از ہر دو طرف سوال[2] جرح بمیان نہ آید و اگر کسی اہل غرض سخنان نوعدیگر نمودہ خلل در اتحاد کردن خواہد از طرفین بگوش نہ آرد بنابراں ایچنپا کلمہ بطریق قولنامہ نوشتہ دادہ شد کہ ثانی الحال سند باشد و[3] درمیان اندہر گز تفاوت نخواہد شد تحریر فی التاریخ بست یکم شہر رمضان المبارک سنہ ۱۲۱۶ھ عم عہ جلوس[4] والا -

Sd/C.V. Perron

---

[1] یہ ایک قسم کا معاہدہ اتحادی جنرل پرون اور راجہ صاحب پٹیالے ہیں۔ جنرل صاحب نے حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام کو بطور توثیق معاہدہ درمیان میں دیا ہے اور قولنامہ کے ناصیہ پر حضرت مسیح کا نام احتراماً درج کیا ہے۔ علاوہ القاب کے قولنامے کی (۸) سطریں ہیں چنانچہ ادباً ساتویں سطر میں جو جگہ چھوڑی گئی ہے وہ حضرت مسیح کے نام نامی کے واسطے ہے۔ قولنامے کے نیچے پرون کے دستخط بخط انگریزی ہیں جس نام کے ساتھ سہ حروف سی۔ وی اس طرح لکھے ہیں کہ اُن کو سی۔ اس بھی پڑھ سکتے ہیں یا سی سے مراد Comte یا کرنل یا جنرل بھی ہو سکتی ہے۔ یہ قولنامہ ہز ہائینس مہاراجہ بہادر ریاست پٹیالہ نے سنہ ۱۹۱۱ء کی نمائش میں مستعار دیا تھا۔ ۱۲

[2] یعنی حضرت مسیح ۴ -

[3] قدیم زمانے میں چار کا ہندسہ اسی طرح لکھا جاتا تھا اور چھ کا ۶ اور سات کا ۷ - ۱۲

(۱۸۶) لارڈ[ف] منٹو گورنر جنرل کا فارسی خط موسومہ رئیس کنجپورہ مورخہ ۱۸ جنوری ۱۸۰۸ء

سلامت

خانصاحب مہربان استظہار دوستان

مکاتبہ مسرت طراز متضمن استدعائے جاگیر ہفت مواضع واقعہ
پرگنہ کرنال بمہر و دستخط اینجانب با دیگر مراتب دولتخواہی و خیر اندیشیہا
موسومہ نواب صاحب مشفق بسیار مہربان سر جارج بارلو بارنٹ صاحب بہادر
معرفت رفعت پناہ گنیش داس پنڈت رسیدہ موصول بمطالعہ اینجانب
گردید و دریافت مراتب مندرجہ آن و اظہار زبانی پنڈت مشار الیہ
موجب وفور ابتہاج و انبساط خاطر گشت و این جانب از تمامی
مدارج احوال آن مہربان و مراتب خیر اندیشی و وفاداری کہ آن مہربان
کہ در ہنگام مہم گذشتہ نسبت بابالی سرکار انگریز بہادر بتقدیم رسانیدہ اند
بخوبی آگاہی حاصل دارد و شہامت و عوالیمرتبت ابہت و معالیمنزلت
نظام الدولہ سیف الملک ارجلبد ستین بہادر صاحب جانشین دربار معلی
انچہ احوال پیوستہ ارقام پیمانید بخوبی است کہ از روئے آن مراتب
نیکونہادی و حسن رویہ و رفتار ان مہربان زیادہ از سابق منقوش
و مرتسم خاطر می گردد درین صورت استدعائے آن مہربان اینکہ قطعہ سند
جاگیر ہفت موضع واقعہ پرگنہ کرنال مطابق سند عنایتی صاحب عالیجاہ
رفیع جایگاہ صمصام الدولہ اشجع الملک خاندوران خان لارڈ لیک

[illegible]

ف لارڈ منٹو ۱۸۰۷ء سے ۱۸۱۳ء تک گورنر جنرل رہے۔ نواب صاحب کنجپورہ نے ایک خط سر جی۔ ایچ۔ بارلو کو لکھا تھا کہ لارڈ لیک نے جو سات مواضع جاگیر دیئے ہیں ان کی سند دیجائے۔ یہ خط اسی کا جواب لارڈ منٹو کی طرف سے ہے کہ اصل سند کی نقل ہمارے دستخط کے لئے ارسال کی جائے۔ اس خط میں کوئی تاریخ نہیں ہے جو تاریخ اوپر لکھی گئی وہ زبانی روایت کی بنا پر ہے۔ یہ اصل خط نواب ابراہیم علی خاں صاحب رئیس کنجپورہ نے درباری نمایش ۱۹۱۱ء میں مستعار دیا تھا۔ یہ تحریر خط شکستہ میں ہے جو بہت مشکل اور دقت سے پڑھا جاتا ہے۔ ہم نے سطر بسطر بجنسہ نقل کردیا ہے۔ ۱۲

مہاراجہ جسونت راؤ ہولکر × بود مصدر رفاقت و دولت خواہی گردیدہ ہمراہ رکاب ظفر انتساب
عساکر فیروزی ماندہ بجلدوے آنجملہ مواضعات رانور وغیرہ ہفت موضع مفصل الذیل
عملہ پرگنہ مذکور سوای سائر باغات واملاک دائمہ × ومعافی وروزینہ دربن ارتھ کہ قدیم
معمول و مستمراست از ابتدائے فصل ربیع ۱۲۱۳ فصلی تا حین حیات بنام جنگ بہادر خان
خلف الصدق رحمت خان مذکور × از حضور مقرر و مفوض گردیدہ می باید کہ انہا خان مذکور
را جاگیر دار مستقل دانستہ × پیش نائبان متنازالیہ حاضر بودہ ادای با لواجب نمایند و دقیقہ
از دقایق اطاعت و فرمان برداری مہمل و معطل نگذارند و سبیل موی الیہ × آنکہ رعایا و سکنائے
آنجا از حسن سلوک خود راضی داشتہ در تکثیر زراعت × کوشد کہ موجب آبادی و رفاہیت
رعایا گردو دربنباب تاکید مزید دانستہ × حسب المسطور بعمل آرد انہا ×

رانور	جمعیت گڑھ	اونچہ سوار	کھلاس
۲	۲	۲	۲
راین لورہ	پیپل والے	دہ کمبوہان	/
۲	۲	۲	

مرقوم سیوم مارچ ۱۸۰۶ عیسوی مطابق یازدہم شہر ذیحجہ ۱۲۲۰ ہجری المقدسہ

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۷۵:- آپ کو شہنشاہ شاہ عالم کے دربار خاص میں رسوخ حاصل تھا۔ یہ بات مشہور تھی کہ جنرل
پیرون خفیہ طور پر بوناپارٹ سے سازش رکھتے ہیں اور اسی وجہ سے لارڈ ولزلی نے اُن کو ہٹا دینے کا مصمم ارادہ کرلیا۔
جب جنرل پیرون کو علی گڈھ میں شکست ہوئی تو انھوں نے خود اطاعت قبول کرلی۔ بورکن (Borquin)
کمان پر مقرر ہوئے لیکن اُس نے ۱۱ ستمبر ۱۸۰۳ء دہلی کی لڑائی میں لارڈ لیک سے شکست پائی۔ یہ لڑائی ہمایوں
کے مقبرے کے سامنے جو میدان ہے اُس میں ہوئی تھی۔ سب سے بڑی اور فیصلہ کن فتح یکم نومبر کو سواری میں
ہوئی سیندھیا سے صلح ہو جانے کے بعد مرہٹوں کے سردار اندور کے ہلکر نے جنگ کا اعلان کیا جن کے ساتھ بھرت پور
کا راجہ بھی شامل تھا۔ لارڈ لیک نے ویگ پر گولہ باری کی بھرت پور پر باوجود چار حملے کرنے کے بھی ناکامیاب رہے
لیکن راجہ آئندہ اور حملوں سے بچنے کے لئے خواہان صلح ہوا۔ ہلکر اس امید پر کہ رنجیت سنگھ سے کمک ملے گی مستعجلانہ طور
پر پنجاب جا پہونچا لیکن دریائے بیاس کے کنارے پر ہلکر کو صلح کرنی پڑی۔ لارڈ لیک ۱۸۰۴ء میں مرتبہ عالی "پیرج" سے
سرفراز ہوئے مگر چار ہی برس بعد ۱۸۰۸ء میں اس دار فانی سے راہی عالم بقا ہوئے۔ ۱۲

متضاے وفور مراحم خاقانی و فرط تفضلات خسروانی کہ نمونہ افضال نیر دانیست فدویخاص
بیفدت وارادت نشان کرنل جیمس اسکنر را بخطاب ناصر الدولہ بہادر غالبجنگ بین الاعیان
والاقران وفی الامثال والارکان سرفراز وممتاز فرمودیم باید کہ فرزندان نامدار کامگار والاتبار
ووزرای ذوالاقتدار وامرای عالیمقدار وجمیع ارکان دربار جہاندار وحکام ممالک فدویخاص موالیہ
را از جناب فیضمآب بادشاہی بشمول انخطاب × برگزیدہ والقاب پسندیدہ معزز ومباہی
دانستہ انظار عنایت ماید ولت واقبال را باحوال فرخندہ مآل بہادر معزالیہ یوماً فیوماً
متنزاید × وبی نہایت دانند بتاریخ پنجم جمادی الاول سال بیست وپنجم از جلوس ابدمانوس
مقدس معلی زیب تحریر وزینت تسطیر پذیرفت ×

لہ ڈی بوین (de Boigne) مہاراجہ سیندھیا کہ ملازمت سے سبکدوش ہوئے تو آپ کا تقرر ہوا آپ نے بہت سے معرکے دیکھے مگر ۱۸۰۳ء میں جب کمپنی بہادر سے جنگ چھڑ گئی تو دوسرے انگریز افسروں کے ساتھ آپ بھی علیحدہ کئے گئے۔ اس کے بعد آپ نے لارڈ لیک کی ملازمت کی لیکن اس شرط پر کہ آقائے قدیم یعنی سیندھیا کے مقابلے میں نہ جائیں گے۔ آپ کو پرون ہارس نامی رسالے کا جو دہلی کی جنگ سے واپس آیا تھا کمانڈر مقرر کیا گیا تھا۔ آپ ۱۸۰۵ء میں ہلکر کے معرکے میں لارڈ لیک کے ہمراہ تھے۔ لڑائی کے اختتام پر یہ رسالہ توڑ دیا گیا لیکن ۱۸۰۹ء میں آپ ہریانہ کے تصفیئے کے معاملہ میں مقرر کئے گئے۔ گورکھا اور پنڈاریوں سے لڑائی کے لیے۔ (۱۸۱۴-۱۷ء) آپ کے رسالے کی نفری تین ہزار کر دی گئی۔ ۱۸۲۶ء میں آپ نے بھرت پور کے محاصرے اور گولہ باری میں نمایاں کارگذاری کی ۱۸۳۱ء میں آپ مع اپنی رجمنٹ کے روپڑ بلائے گئے جہاں لارڈ ولیم بنٹنک گورنر جنرل اور مہاراجہ رنجیت سنگھ کے ملاقات کا در پہ رہوا تھا۔ ۱۸۲۸ء میں آپ لفٹنٹ کرنل ہوئے اور سی۔ بی کا خطاب بھی ملا۔ آپ اکثر ہانسی میں رہا کرتے تھے اور وہیں آپ کا رسالہ بھی رہتا تھا کشمیری دروازے کے اندر دہلی میں بھی آپ کا ایک عمدہ مکان تھا۔ آپ کا انتقال دسمبر ۱۸۴۱ء میں بمقام ہانسی ہوا مگر آپ کی نعش کو دہلی لاکر سینٹ جیمس گرجا میں دفن کیا گیا دہلی کا یہ مشہور اور عالیشان گرجا بھی آپ ہی کا تعمیر کرایا ہوا ہے جب آپ اُنیارے کی لڑائی میں سخت زخمی ہوئے تھے اور امید زیست کی نہ تھی تو آپ نے منت مانی تھی۔ یہ گرجا اسی منت کے ایفا کا نشان ہے۔ سکنر صاحب کے رسالے کی جگہ فرسٹ D.Y.O لانسرز (سکنرز ہارس) اور تھرڈ سکنرز ہارس ہے۔ آپ کو دہلی میں لوگ عموماً سکندر صاحب کہتے تھے۔ ۱۲

صاحب بہادر فتح جنگ سپہ سالار مزین بمہر و دستخط اینجانب مرحمت
گردد بکمال سرور و ابتہاج خاطر مقرون باجابت ساخت لازم کہ آن مہربان
نقل سند اصل مذکور را برائے مہر و دستخط اینجانب معرفت صاحب جانشین
موصوف پیش اینجانب ارسال دارند و اینکہ درباب دلجمعی و طمانیت
خاطر آن مہربان سپہ سالار ممدوح بہ آن مہربان نگاشتہ اند کہ آنچہ
مکانات از وقت آبا و اجداد آن مہربان مقرر است از آن

پشت پر

رحمت خان ۱۸ ر جنوری ۱۸۰۹ء

(۱۸۷) نقلِ فرمان محمد اکبر شاہ ثانی

مورخہ ۵ جمادی الاول سنہ (۲۵) جلوس مطابق ۱۲۴۶ھ ۱۸۳۰ء جس کی رو سے کرنل جیمس سکنر کو نصیر الدولہ[1]
بہادر غالب جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

باسمہ سبحانہ و تعالیٰ شانہٗ (طغرا)

مہر کے بیچ میں محمد اکبر شاہ بادشاہ غازی ۱۲۲۱
ابو النصر معین الدین سنہ احد
مہر کے گرد بادشاہوں کے نام ہیں

فرمان ابو النصر محمد معین الدین
اکبر شاہ بادشاہ غازی
(طغرا)

درین زمان میمنت اقتران فرمان عالیشان
واجب الاطاعت والاذعان صادر شد کہ

---

[1] یہ فرمان قابل دید ہے نہایت عمدہ چوڑی جدول اور بے نظیر نقش و نگار ہیں۔ کاغذ پر پھولوں کا باغ کھلایا ہے۔ فرمان کی (۷) سطریں ہیں خط ایسا پاکیزہ اور صاف نستعلیق ہے کہ آنکھوں سے لگانے کے قابل ہے۔ صاحب فرمان لفٹنٹ کرنل جیمس سکنر سی۔ بی۔ جو خطاب سے سرفراز ہوئے ناظرین سے اُن کا تعارف کرانا ضرور ہے مختصر حال ان صاحب بہادر کا یہ ہے کہ آپ ۱۷۷۸ء میں پیدا ہوئے آپ کے والد سکاچ تھے جو ایسٹ انڈیا کمپنی کے زمرہ ملازمین تھے ماں آپ کی راجپوتنی تھیں۔ جب

By the demise of His late Majesty the Imperial Crown of the United Kingdom of Great Britain and Ireland has solely and rightfully come to the High and Mighty Princess Alexanderina Victoria, niece of the late Sovereign, who has been duly proclaimed, by the Grace of God, Queen of the United Kingdom of Great Britain and Ireland and Defender of the Faith.

May her reign be prosperous.

Considering your Majesty as a sincere friend of the British Government I have deemed it necessary to communicate the above circumstances for your information.

In conclusion I beg to express the high consideration I entertain of your Majesty and subscribe my self

Fort William
11th September 1837

Your Majesty's Sincere friend
Auckland

(ترجمہ) بحضور ابو نصر معین الدین محمد اکبر شاہ بادشاہ غازی

میرے شاہی اور والا قدر دوست۔ اُن مراسلوں سے جو حال میں انگلستان سے موصول ہوئے ہیں مجھے حضور بادشاہ ولیم چہارم کی وفات کی افسوسناک خبر ملی ہے جن کو خداوند تعالیٰ نے اپنی مرضی سے سات سال کی خوش اور با اقبال سلطنت کے بعد ۲۰ جون ۱۸۳۷ء میں اپنی جوار رحمت میں طلب فرمالیا۔

(۱۸۸) لارڈ آکلینڈ کا خط موسومہ ابوالنصر معین الدین محمد اکبر شاہ ثانی بادشاہ دہلی مورخہ ۱۱ستمبر ۱۸۳۷ء

جس میں لاٹ صاحب ممدوح نے حضور بادشاہ ولیم چہارم کی وفات اور حضور ملکہ معظمہ وکٹوریا کی تخت نشینی کی اطلاع دی ہے۔

To His Majesty,
Abu Nusur Moyeen-ooddeen
Mohummad Akber Shah Badshah
Ghazi

My royal and illustrious friend,

I have learned by dispatches recently received overland from England the mournful intelligence of the death of His most gracious Majesty King William the Forth, whom after a happy and prosperous reign of seven years it pleased the Almighty to call to his Mercy on the 20th of June in the year of our Lord One Thousand Eight Hundred and Thirty seven.

The late Sovereign by his many excellent qualities, had greatly endeared himself to his subjects who deeply and unanimously lament his loss.

ﻟﮧ عبارت ناکمل ہونے سے یہ خط ناتمام معلوم ہوتا ہے مگر اختتام عبارت پر لاٹ صاحب کے دستخط خاتمہ کی دلیل ہیں یہ بھی ممکن ہے اور کچھ عبارت رہی ہو۔ ۱۲

peace of the city, and reference should be made by the parties, desirous of offering a representation on such a point, to those authorities, as having full power to enquire and decide re-garding it.

With sincere wishes of Your Majesty's prosperity.

Your Majesty's Sincere Friend
J. R. Colvin

Head Quarters
22nd August 1854

تمت بالخیر

خاتمۃ الطبع

تاج خسرو نہ رہا تاج سلیماں نہ رہا
نام تو رہ گیا پر ایک بھی سلطاں نہ رہا

جب میں نے فرامینِ سلاطین کے جمع کرنے کا منصوبہ باندھا تھا تو اس کو خیال خام اور امرِ محال سمجھتا تھا مگر ہمتِ مرداں مددِ خدا کے بھروسے پر ایک بہت تھوڑے سرمایہ سے یہ کام شروع کر دیا۔ ع ہر چہ بادا باد ما کشتی در آب انداختیم۔ شروع شروع میں ہر کام مشکل نظر آتا ہے میں بھی مصداق اس شعر کا تھا ؎

ملی ایک گانٹھ جس کو ہلدی کی — وہ یہ سمجھا کہ ہوں میں پنساری

مگر طلب صادق کے ساتھ سعی و کوشش۔ ہمت و استقلال بڑی چیز ہے۔ ع۔ شوق در ہر دل کہ باشد رہبرے درکار نیست + میں نے ہمت نہ ہاری۔ شعر

مرحوم بادشاہ کو اپنی بہت سی صفات حسنہ کی وجہ سے رعایا بہت عزیز رکھتی تھی جو گہرے طور پر متفقاً اُن کی وفات کا ماتم کرتی ہی۔ حضور مرحوم کی وفات سے سلطنت متحدہ برطانیہ اعظم و آیرلینڈ کا شاہی تاج بالکلیہ استحقاقاً علیا حضرت شاہزادی الگزینڈرینا وکٹوریا شاہ متوفی کی بھتیجی کے قبض و تصرف میں آیا ہی جن کے بفضلہ خدا ملکہ سلطنت متحدہ برطانیہ اعظم و آیرلینڈ و حامی دین ہونے کا اعلان باقاعدہ طور پر کیا جا چکا ہی۔

بخیال اس امر کے کہ حضور سرکار برطانیہ کے مخلص دوست ہیں ہم نے واقعات بالا کی اطلاع دینا ضروری خیال کیا۔ خاتمہ پر میں اُس واجب التعظیم خیال کا اظہار کرتا ہوں جو مجھے حضور کی ذات سے ہی۔

میں ہوں حضور کا مخلص دوست۔ آکلینڈ

ضمیمہ فرمان نمبر ۱۲۶

To,

His Majesty Aboo Zaffur Surajooddeen
Bahadur Shah Badshah Ghazi

My most esteemed and Royal Friend,

I have received and attentively perused, Your Majesty's Waseeqa and its enclosures, regarding the restriction which has been placed upon the practice of killing cows in the city of Delhi.

My Royal Friend, the restriction I objected to have been imposed by the local authorities for the paramount object of the preservation of the

خدا نے جس حال میں رکھا ہے وہ بھی بسا غنیمت اور قابل شکر ہے۔ وہ زمانہ بے شک فارغ البالی کا تھا۔ دن عید رات شب برات تھی مگر یہ زمانہ بھی عدل و انصاف اور امن عام کا ہے دور انگلشیہ کئی اعتبار سے خداوند تعالیٰ کی خاص نعمت ہے ہم پر جارج پنجم جیسا ملک معظم حکمران ہے جس کے عہد معدلت مہد میں ہم میٹھی نیند سوتے ہیں۔ شیر بکری ایک گھاٹ پانی پیتے ہیں۔ ہم اعتراف احسان مندی میں کہتے ہیں۔ ؎

تم سلامت رہو ہزار برس ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

اس مجموعہ بلکہ تبرک لیتے ہیں آپ نشیب و فراز زمانہ کے ہر قسم کے رنگ و روپ پائیں گے۔ قدیم بھی اور جدید بھی ان کارناموں سے ہم سبق لیں گے۔ ہمارے پژمردہ دل کنول کی طرح کھل جائیں گے ہماری پست ہمتیں اپنے اسلاف کے حالات چشم عبرت سے دیکھ کر بلند ہوں گی۔ فانوس خیال کی طرح اس مرقعہ میں لیل و نہار کی گردش سب کی سب سامنے آ جائے گی۔ ؎

ستیزیں تر از حکایت ما نیست قصہٗ تاریخ روزگار سراپا نوشتہ ایم

میں نے تا بہ امکان سینو مٹو گراف کا سا نظارہ دکھایا ہے۔ آپ بر امی العین بادشاہوں کی زندۂ جاوید چلتی پھرتی تصویریں دیکھیں گے۔ بھولی بسری باتوں کی یاد تازہ ہو جائے گی۔

انگریز جو کام کرتے ہیں ڈھنگ سے سلیقے سے۔ سارے کام پیسے کا کھیل ہیں۔ یہاں حال یہ ہے کہ جامہ نہ دارم دامن از کجا آرم۔ دل بے اختیار لوٹ رہا تھا کہ انگریزی کتابوں کی طرح یہ کتاب بھی سلاطین فرامین کے فوٹوؤں سے مالا مال ہو۔ مگر ع۔ زری طلبی سخن درین ست + بھر مٹھی روپئے کتاب کے دام دے گا کون؟ برنہج ما لا یدرک کلہ لا یترک کلہ چند فرامین کے فوٹو دیئے سوائے دل نہ مانا۔ ورنہ پھر۔ یہ فرمان کہاں اور ہم کہاں۔

آپ اسی کو غنیمت سمجھئے کہ میں نے نمونہ تو آپ کو دکھا دیا۔

کتاب چھپ رہی تھی آدھی سے زیادہ چھپ چکی تھی ع خدا خود میر سامان ست ارباب توکل را۔ کہ نہ تان گمان ایک فضل و کرم اتم کی ایسی رو آئی کہ فرمانوں کا ڈھیر لگ گیا۔ یہ تائید غیبی اور فضل ربی ہے کہ نہ مانگی مراد ملی ع بے طلب دیں تو مزہ اس میں سوا ملتا ہے + وہ گدا جس کو نہیں خوئے سوال اچھا ہے تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ جناب سید شاہ حسین صاحب قادری چشتی مشایخ سیر م ضلع گلبرگہ شریف نے تین فرمان بھیجے۔ تین فرمان جناب سید خواجہ حسن صاحب نظامی نے اپنے پاس سے عنایت فرمائے۔ دو فرمان جناب مولوی ضیا اللہ خان صاحب رئیس رام پور نے بھیجے جناب پنڈت امرناتھ صاحب ساحر تحصیل دار و اسسٹنٹ رئیس دہلی نے مجھے تجسس اور جویا اور طلبگار پا کر بیڑا پار کر دیا کہ اپنے کتب خانے سے ایک نادر کتاب (Loan Exhibition of Ante

مشکلے نیست کہ آساں نشود　　مرد باید کہ ہراساں نشود

اسی دُھن میں شبانہ روز سرِ دھنتا رہا۔ جاگتے سوتے، سفر و حضر میں بھی یہی خیال پیشِ نظر تھا

درقبضۂ سعی است کلید دررِ روزی　　شیر از کشش طفل پستاں بدر آید

چند ہی دنوں میں میری توقع اور امید سے کہیں بڑھ کر ایک نادر و نایاب ذخیرۂ فرامین کا ہاتھ آگیا ہے

آجائے اگر ہاتھ تو کیا چین سے رہیئے　　سینہ سے لگائے تری تصویر ہمیشہ

ایک سے دو اور دو سے چار دِلہم جرأ دیکھتا ہوں تو یہ کچکول گدائی بھرپور ہو گیا۔ ہے

ذرہ ذرہ بہم شود صحرا　　قطرہ قطرہ بہم شود دریا

دورِ آخر سلاطین مغلیہ کے علاوہ کچھ بہت قدیم زمانے کے بعض نایاب اور نادر الوجود فرامین مل گئے۔

سلطان علاؤالدین خلجی کا ایک خط اور اُس کا جواب **سلطان غیاث الدین بلبن** اور **ہمایوں بادشاہ** کے فرامین میں نے ان جواہر ریزوں کو نعمتِ غیر مترقبہ سمجھکر بڑے اہتمام سے جمع کیا ہے

آمادہ گشتہ ام دگر اینک نظارہ را　＊　پیوند کردہ ام جگر پارہ پارہ را۔

تاریخ ڈنکے پکارسے کہہ رہی ہے اور واقعات بدیہی پیاپے شاہد حال اور ناقل مقال ہیں کہ مسلمانوں میں کوئی بادشاہ اکبر کے لگّے کا نہیں ہوا۔ واقعی وہ اسم بامسمی اور سلاطین مغلیہ کی ناک اور تمام سے لیئے باعث فخر و مباہات تھا ہے

قیس سا بھی نہ اُٹھا کوئی بنی عامر میں　　فخر ہوتا ہے گھرانے میں سدا ایک ہی سے

دوسرے بادشاہ جیسے **جہانگیر شاہجہاں اورنگ زیب**۔ ہے

زباں پہ بارِ خدایا یہ کس کا نام آیا　　کہ میری نطق نے بوسے میری زباں کے لیئے

بادشاہی نہیں خدائی کر گئے۔ اب صرف ان ناموروں کا افسانہ رہ گیا۔ زمانہ ہوا کہ وہ پیوندِ خاک ہوگئے۔ ہے

نسیم بھی ہے چمن میں اور اب صبا بھی ہے　　ہماری خاک سے پوچھو کہ کچھ رہا بھی ہے

دنیا کا یہی حال ہے ع　یکے ہمی رود و دیگرے ہمی آید۔

فنا کے ہاتھوں سے کوئی بچا ہے۔ دیر سویر سب کو یہی سفر درپیش ہے۔ سدا رہے نام اللہ کا ہے

جہاں یاروں کو لے گئی ہے اجل وہیں چلنا ہے **مظہر** ہرزہ عمل

کوئی آج گیا کوئی جائے گا کل یہ جہان تو رہنے کی جا ہی نہیں

خیر اب اُس زمانے کو خواب و خیال سمجھیئے ع　وہ بات کہاں کہ گئی کو وہ کن کے ساتھ۔

کی جیتی جاگتی باعث و فخر زمانہ بہترین و خوشترین باقیات الصالحات یادگار ہی اور جس کے دم قدم سے اب تک سلاطین مغلیہ کا نام نامی اور اسم گرامی چار دانگ عالم میں مثل آفتاب روشن و پرتو فگن ہی وہ ذات ستودہ صفات مجمع محاسن خیر و برکات لاتمناہی ذات اقدس اعلیٰ حضور پرنور بندگان عالی متعالی مدظلہ العالی آسمان بارگاہ ذی عز و جاہ ظل اللہ نواب میر عثمان علی خاں بہادر آصف جاہ نظام عالی مقام مرجع انام شاہ دکن خلد اللہ ملکہٗ و سلطانہ و افاض علی العالمین برہ و احسانہٗ کی ہی۔ ذات اقدس و ہمایوں کے اس علو مرتبت جاہ و جلال کا ہم پلہ اور کون ہی؟

خاصان حق کے خاص ہو نیکوں کے نیک ہو + مثل نگاہ تم میری آنکھوں میں ایک ہو۔

اس خانہ زاد کو اس بارگاہ معلّیٰ سے خصوصیت خاص ہی۔ وہ میرا آقا۔ میرا بادشاہ۔ میں ایک ادنیٰ بندہ بارگاہ سپتینی نمک خوار اور دیرینہ دعا گو۔ میں نے جوش عقیدت و وفا میں چھوٹا منہ بڑی بات بڑی جرأت کی کہ ایک معروضہ گزرانا۔ رجا و بیم کی حالت میں چشم براہ رہا کہ دیکھیئے پردۂ غیب سے کیا ظہور پذیر ہوتا ہی کہ میری عاجزانہ درخواست درجۂ اجابت و قبولیت کو پونہچی۔ خلوص نیت کا ثمرہ ملا۔ شرف منظوری اور خلعت قبولیت پیشگاہ خسروی سے سرفراز ہوا

حاتم کا کرم بخل ہی فیض و کرم ایسا + گردوں کا حشم پست ہی جاہ و حشم ایسا + زبان میں طاقت نہیں کہ اس فرمان عطوفت نشان کا شکریہ یہ ہیچ میرز کیوں کر ادا کر سکے۔ یہاں رونگٹے رونگٹے سے بے اختیار دعا نکلتی ہی منہ مانگی مراد پائی آرزوے دیرینہ باحسن الوجوہ برآئی۔ وہ فرمان عالیشان جو مصدر فیض و کرم و بخشش و عطا سے معمور و مملو ہی تبرکاً بجنسہ ذیل میں درج ہی میرے نزدیک اس کتاب کے لیے خاص کر اور ہمیشہ کے لیئے بالعموم یہ موقعہ بڑے فخر کا ہی دکفیٰ بہ فخراً۔ اس کتاب کے لیئے اس سے بڑھ کر اور کوئی عزت نہیں ہوسکتی۔ یہ کتاب جس بحر ذخار سے نکلی تھی وہیں جا پونہچی۔ یہ اس کے لیئے بڑی فال نیک ہی۔

سالے کہ نکوست از بہارش پیداست +٭ خداوند کریم ہمارے آقائے ولی نعمی بادشاہ ذی جاہ کو دیرگاہ ہمارے سروں پر سایہ فگن اور سلطنت دکن پر باخیر و خوبی خوشی و اقبال و کامرانی سلامت باکرامت رکھے۔

این دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد +

نقل فرمان

کنگ کوٹھی　　اعلیحضرت قدر قدرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی

یکم ربیع الثانی ۱۳۴۴ھ　　مہر طلائی ہی سب سے اوپر چاند تارا بنا ہوا ہی مہر کے گرد بخط انگریزی یہ عبارت ہی۔

H. E. H. The Nizam's Government Hyderabad Deccan

مہر کے بیچ میں "دفتر پیشی صدر المہام حضور پرنور خلد اللہ ملکہٗ"

بخدمت شریف جناب مولوی بشیر الدین احمد صاحب وظیفہ یاب اول تعلقہ دار (مقیم دہلی)

(Antiquities Coronation Durbar 1911) کی یہ کتاب میری نظر سے نہ گزری تھی کہ مغل
میں بچہ شہر میں ڈھنڈورا" اس میں سب سے بڑے پرانے پرانے فرمان ملے۔ ؎ کام رکنے کا نہیں اے دل
ناداں کوئی ✤ خود بخود غیب سے ہو جائے گا ساماں کوئی ✤ اگر از تنگ و دو کی جاتی تو بہت ممکن تھا کہ اور کچھ
فرمانوں کی زیارت نصیب ہو جاتی لیکن فرامین کی تعداد بہ تدریج (۱۸۸) تک پہونچ گئی ہی۔ کتاب کا حجم بھی کافی ہو گیا
ہے اگر ارباب بصیرت و ذوق اس کی قدر کریں گے اور ہاتھوں ہاتھ لیں گے (بشرطیکہ میں بھی جیتا رہوں) تو دوسرا
حصہ بھی مرتب ہو جائے گا ؎ افسانۂ یاران کہن خواندم و رفتم ✤ دریاب کہ لعل و گہر افشاندم و رفتم ✤
تصنیف و تالیف کا شوق میری گھٹی میں پڑا ہے ؎ یارے کہ بدست آمد و سر باختہ بہ یارے ✤ واندر ہمہ
عالم بقدم بود قلم بود ✤ اواخر عمر میں وہ زمانہ آگیا کہ ؎ رسم است کہ مالکان تحریر ✤ آزاد کنند بندۂ پیر
میں پنشن لیکر خانہ نشین ہوا۔ یا کار سے بیکار ہو گیا۔ آخر زندگی کے دن کیسے بسر ہوں، کچھ تو مشغلہ چاہیئے ؎
مے سے غرض نشاط ہے کس روسیاہ کو ✤ ایک گونہ بے خودی مجھے دن رات چاہیئے۔ اب اسی مشغلہ میں لگا ہوا ہوں
مجھے خبر نہیں کہ صبح کدھر ہوتی ہے اور شام کدھر ؎ صبح ہوتی ہے شام ہوتی ہے ✤ عمر یونہیں تمام ہوتی ہے۔
تصنیف و تالیف سے بہتر اور مفید کیا مشغلہ ہوگا۔ ع ہر یں می زیم بر ہمیں بگذرم ✤ ؎
رہتا سخن سے نام قیامت تلک ہے ذوق ✤ اولاد سے رہے یہی دو پشت چار پشت

دھلی جمادی الثانیہ / جنوری سنہ ۱۳۴۴ھ / ۱۹۲۶ء

میری قدر کر اے زمین سخن ✤ تجھے بات میں آسماں کر دیا

حررہ خاکسار حقیر بشیر

بدین مژدہ گر جاں فشانم رواست

ای بہر کار رفیقت قل ہو اللہ احد ✤ ای نگہدار تن و جان تو اللہ الصمد
لم یلد یارت و لم یولد ہمہ جا دستگیر ✤ دافع غم لم یکن مونس لہ کفواً احد

جب یہ فرمان ایک کتاب کی صورت میں متشکل ہو گئے تو مجھے ضرور ہوا کہ اس بیش بہا خزانہ شاہان اولو العزم کو کہاں
نذر گزرانوں یہ فرمان بیشتر سلاطین مغلیہ کے ہیں اس کے پیش کرنے کے لیئے اگر مناسب موقع و محل ہے تو لا محالہ ایسی ہی کوئی
بارگاہ سلطانی درکار ہے جہاں ان کی قدر و منزلت ہو کیوں کہ ع قدر جوہر شاہ بداند یا بداند جوہری ✤ ہر کس و ناکس ما و شما
ان کی پرکھ کے قابل نہیں وضع الشئی فی غیر محلہ سے کچھ حاصل نہیں۔ تلاش و تفحص کی نظر غائر چوطرف دوڑائی مگر میدان
خالی پایا۔ نہ دل ٹھکانہ نظر میں کوئی جچا۔ ؎ ارباب کمال چل بسے سب ✤ سو میں کوئی ایک دو رہے ہیں۔ اتنے
بڑے وسیع اور عظیم الشان ہندوستان جنت نشان میں قحط الرجال موجب اندوہ و ملال ہے۔ ہر پھر کر مجھے صرف ایک فرد
فرید یگانۂ روزگار کا وجود باوجود ملجا و ماوائے بے کساں منبع جود و کرم و فضل اتم۔ مستجمع الصفات، نظر آیا جو شاہان سلف

فرامین سلاطین مغلیہ و عادل شاہیہ بیجاپور وغیرہ کا ایک مجموعہ بنام "فرامین سلاطین" اعلیحضرت کے نام نامی سے معنون کرنے کی نسبت آپ نے اپنے معروضہ مورخہ ۹ ستمبر ۱۹۲۵ء میں جو استدعا کی ہے اُس کے متعلق حکم اقدس شرف صدور پایا ہے کہ اسکی آپ کو اجازت دی جاتی ہے آپ کتاب مذکور اعلیحضرت کے نام نامی سے معنون کر سکتے ہیں۔

ثبت دستخط احمد حسین امین جنگ صدر المہام پیشی

خط تقریظی جناب خواجہ حسن صاحب نظامی دام برکاتہم (مورخہ ۲۳ دسمبر ۱۹۲۵ء)

وارث الادب مولانا بشیر الدین احمد صاحب سلمٰ علیکم آپ نے اردو نثر تحریر کی جو شاندار خدمات انجام دی ہیں وہ ہر شخص کو معلوم ہیں، آپ کے والد ماجد نے اردو زبان میں جیسے عظیم الشان کام کیے ہیں، یقیناً آپ اُن کے صحیح وارث ہیں آپ کی نئی تالیف **فرامین سلاطین** ایک ایسی تاریخی یادگار ہوگی، جس پر آئندہ نسلیں آپ کو ہمیشہ یاد رکھیں گی۔

اعلیٰ حضرت **حضور نظام** کی علم نوازی بھی قابل شکرگذاری ہے کہ اُنھوں نے اس کتاب کو اپنے نام نامی کے ساتھ منسوب کرنے کی اجازت دی یقیناً وہ **سلطان العلوم** ہیں۔

اس کتاب کے شائع ہونے سے مغل بادشاہوں کے درباری طرز خطاب کو دوامی زندگی ہو جائے گی اور اللہ تعالیٰ اس کار خیر کے عوض آپ کے نام اور کام کو بھی دوامی زندگی عطا فرمائے گا۔

دعاگو **حسن نظامی**

---

۵۱ جناب خواجہ صاحب نے کئی برس ہوئے اپنے بہت سے متعارفین کو اُن کی ذاتی حیثیت کے مناسب حال کچھ موزوں خطابات دیئے تھے۔ خاکسار کو **وارث الادب** سے یاد فرمایا تھا جب سے آپ اپنی تحریرات میں مجھے یہی لکھا کرتے ہیں ۵۲ یعنی جناب شمس العلما ڈاکٹر مولوی حافظ **نذیر احمد** صاحب خان بہادر ایل ایل ڈی۔ ڈی او ال۔ مرحوم و مغفور، خدا اُن کو غریق رحمت کرے ۵

مرنا بھلا ہے اُس کا جو اپنے لیئے جیئے جیتا ہے وہ جو مر چکا انسان کے لیئے۔ ۱۲

(تمام شد)

A Rare Collection of the

ROYAL FIRMANS

(ILLUSTRATED)

BY

BASHIR UDDIN AHMAD, M.R.A.S.,

DELHI.

1926.

1st Edition. 1,000 Copies.

rice without Binding .. .. Rs. 3-8-0.

,, with Binding .. .. Rs. 4-8-0.

Postage for Unbound As. 11.

,, ,, Bound ,, 14.

نمبر	نام کتاب	قیمت بلا جلد	محصول ڈاک
۱	رسم الخط۔ املانویسی کے قواعد لڑکوں کے لیئے بہت ضروری تقطیع ۲۰×۲۶ صفحہ ۳۲	۶ر	۳ر
	مبادی الحکمۃ سلیس اردو میں عربی منطق کے قواعد تقطیع ۲۰×۲۶ صفحہ ۱۳۲	عہ ر	۴ر
	ما یغنیک فی الصرف۔ صرف عربی کی بہترین گرامر اردو میں تقطیع ۲۲×۲۹ صفحہ ۶۸	۱۳ر	۴ر
	لکچروں کا مجموعہ دو جلدوں میں تقطیع ۲۰×۲۶ صفحہ ۱۱۹		

نمبر	نام کتاب	قیمت بلا جلد	محصول ڈاک
	(۴۴) لکچر ہیں دونوں جلد	صہ ر	۱۴ر
۲۶	مطالب القرآن۔ قرآن شریف کی تفسیر کا پہلا حصہ جتنا لکھا جاچکا تھا چھاپ دیا گیا۔ تقطیع ۲۲×۲۹ صفحہ ۱۴۸	۸ر	ر / ۵ر
۲۷	امہات الامہ ازواج مطہرات کے حالات (زیر طبع)	۸ر	۵ر

مجھ ناچیز کی تصانیف

نام کتاب	قیمت بلا جلد	محصول ڈاک
اقبال دلہن حسن معاشرت اصلاح معیشت عہ مجلد عار ہ ر عہ مجلد عار ہ ر عہ مجلد عار ہ ر		
لخت جگر دو حصے نعمان اشرف] یہ پانچوں عہ مجلد للعہ ار عہ ر ۔ ہ ر] کتابیں ۱۸×۲۲ تقطیع کی ہیں مراۃ العروس کے طرز کی ہر عمر کی عورتوں کے لیئے ازبس مفید ہیں نمبر ۲ و ۳ و ۴ و ۵ پر گورنمنٹ سے انعام بھی ملا ہے۔		
نیک کرداری کی کتابیں۔ حرز طفلاں بچوں کے لیئے	عہ ر	۴ر
نشاط عمر جوانوں کے لیئے	۸ر	۵ر
عصائے پیری عمر رسیدہ لوگوں کے لیئے	عہ ر	۴ر
شمع ہدایت سب کے لیئے	۱۲ر	۵ر
بچیوں سے دو دو باتیں لڑکیوں کے لیئے	عہ ر	۴ر
مثنوی درد دل سچا اور دردناک واقعہ	۸ر	۳ر
عزم بالجزم۔ استقامت ارادہ پر ایک دلچسپ قصہ	۴ر	۳ر
دیوان بشیر۔ مع مصنف کے فوٹو اور (۲۲۱) دلچسپ نظموں کے مجلد عار	۸ر	۵ر
انشائے بشیر جس میں نہایت بکار آمد خطوط ہیں عورتوں کے لیئے مجلد عار	۱۲ر	۸ر

نام کتاب	قیمت بلا جلد	محصول ڈاک
تاریخ بیجاپور (دکن کی مکمل تاریخ مع (۶۰) فوٹو ۳ حصے مجلد عہ ر	عہ ر	۱ر
تاریخ دہلی۔ تین حصے۔ قدیم زمانے سے آج تک کی تاریخ قابل دید فوٹو (۹) عمارتوں کے قلمی نقشے (۲۰۹) مجلد للعہ	صعہ	عار
لطائف عجیبہ۔ تین حصوں میں فی حصہ	عہ ر	۵
حکایات لطیفہ تین حصوں میں فی حصہ	عہ ر	
امثال الامثال (زیر طبع) محاورات مثلوں۔ پہیلیوں چیستانوں۔ دوہوں کی نہایت مشرح مبسوط لغت دو جلدوں میں ضخیم قیمت مجلد عہ ر	عہ ر	
لطائف عجیبہ اور حکایات لطیفہ کا اگر پورا سٹ لیں تو قیمت میں فی سٹ چھ آنے کی رعایت کی جائے گی۔		

نوٹ

جلدیں بہت خوبصورت اور نفیس سنہری ٹھپّے کی ہیں۔

ملنے کا پتہ

شیرالدین احمد تعلقہ دار کھاری باؤلی دہلی

کابل
دہلی
مالوہ
گجرات
تبت
سیلون